Presented by: Rana Jabir Abbas

مناظرہ و کلام

منہ طرد

فما استمتعتم بہ منھن فاٰتوھن اجورھن فریضۃ

الحمد للہ و المنۃ کہ

رسالہ رائعہ و مجالہ نافعہ المسماۃ

بلہب النیران لاحراق محرق القران

و تقلیبہ وجہ محرم المتعتین و ہما مشروعتان جواب و رد طعن

السنان تصنیف عالم عامل و فاضل کامل ذو الفضایل الباہرۃ المناقب

الزاہرۃ الجناب المولوی السید فضل علی زاد مجدہم الشریف حسب

الارشاد رئیس المؤمنین مروجی ملۃ ابائہما الطاہرین اسدی میدان السماحۃ و قمری

فلک النباہۃ الامیرین الکبیرین و الکوکبین المنیرین زبدتی اولاد بنی الخافقین الجناب

السید باقر حسنین و الجناب السید غضنفر حسنین ادام اللہ

اقبالہما و ضاعف اجلالہما بحرمۃ النبی و آلہ المصطفین

صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علیہم ما طلع المنیرین ۱۳۰۶

ہجریہ مقدسہ صلی اللہ علیہ و آلہ

و سلم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تحفۂ ۱۹۵۹ء
۱۰۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب المشرقین ورب المغربین والصلوٰۃ علی رسول الثقلین الذی خلف فی
امتہ الثقلین کتاب اللہ وعترۃ المصطفین عبدہ وعلیہم افضل صلوات اللہ وسلامہ
اولیائہ للمحبین فمن تمسک بہما نجی فی النشاتین ومن تخلف عنہما ہوی الدارین

اما بعد ۔ ہروان سالک انصاف ورتارکان سبل غی واعتساف پر واضح ہوکہ عرصہ چند ماہ کا ہوا کہ
بوساطت مولوی ذوالفقار علی صاحب پشنماز بلدۂ جونپور کی وہانکی سنیون نی نام سی سمن کی کہ غالباً وہ
اسم فرضی ہی یا شاید درحقیقت مستفتی کا نام ہو ایک استفتا بزبان اردو قرآن شریف کی مارہ مین حضور
فیض معمور جناب مجتہد العصر والزمان دامت ایامہم افادتہ ما دامت الایام والاوان مین بہیجا تہا و جناب مکرمت
مآب نی جواب باصواب اوسکا افادہ فرمایا تہا بعد اوسکی اوسی عرصہ مین کوئی سنی ایک استفتا باب متعہ من
کا یا جناب مستطاب نی اوسکا بہی جواب باصواب ارقام فرمایا بالفعل جواب الجواب اونکا مسمی بطعن السنان
علی من جرح فی القران وقال ما حرمت المتعتان کہ حقیقت مین طعن السنان علی من احرق القران وعلی من حرم
المتعتین وہما مشروعتان اوسکو کہنا چاہیی اس حقیر کی نظر سی گذرا تحریر اوسکی خلاف داب اہل علم واتو
مملو ایسی ہزلیات اور درشتیونسی پائی کہ روزمرہ ارباب فضل وکمال سی بہت دور بلکہ باعث عار وشنار

صاحبان

۲

۵ نوشتہ ان مجاز کی انصاف تعریف
ہیسون ہو موزی ہو ملاحظہ ہو
اور اوسی حال سمن کا ہو کہ ان کا نام
اوسکا کہا کہ سمن ان کا نام
ہو مولوی کفایت علی ہو
وہانکی ہو

Presented by: Rana Jabir Abbas

صاحبان علم و شعور ہی اگرچہ اوسطر کی تحریر بھی حقیر کارہ اور نفور ہی لکن چونکہ ہمو دای مصراع مشہور ہے
کہ لوخ امذاز را پاداش سنگ است * مسود جواب مسطور مستحق اون درشتیون اور زہرلیات سی اشنع کا ہے
حقیر لکھا ہوا اور نظر بمقتضای الضرورات تبیح المحظورات اور بمفاد کلموا الناس علی قدر عقولھم
کی جواب اوسکا اوسکی فہم اور اندازکی موافق لکھا اور بدانست حقیر مسود جواب کو ایسی درشتیون اور زہرلیات
سی منظور یہہ ہی کہ نوبت پہنگڑ کی پہونچا دیجیئی تا کہ اصل مسائل مانحن فیہ مسکوت عنہا اور نسیا منسیا ہوجاوین
اور سلسلہ سخن کا دوسری طرف پہونچی کس نئی کہ اگلی اور پچھلی علما ان مسائل مین بہت ہاتھہ پاون مار چکی ہین
لکن سوای خیبت و خسران کی کچھہ اونکی ہاتھہ نہین لگا ہی واللہ الموفق والمعین مقدمہ قبل شروع
مقصود مین اطلاع بعض امور ضروریہ کی واجب ولازم ہی دانشمندان انصاف دوست کو معلوم ہو کہ جب مسود
رسالہ طعن السنان تسنن بلکہ اسلام سی ہاتھہ اوٹھا کر سنت خوارج پر چلا اور اوسنی براہ عناد باطنی بلا وجہ و
جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین کہ سنیونکی نزدیک بھی خلیفہ چہارم ہین کستاخیان بطور تعریض کرین تو
حقیر کو اوسکی پیر مرشد و نکی خدمت کرنی مین کونسا امر مانع ہوسکتا ہی معرکہ سی بہاگنا پیغمبر خدا کو
دشمنونمین چہوڑنا اور آنحضرت کو وصیت نامہ جو باعث نجات امت کا ضلالت سی تہا نہ لکھنی دینا اور
تہمت ہذیان کی اوس جناب پاک مصداق وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی پر کرنا اور غصب
خلافت بلا استحقاق بجبر کرکی اقتلونی ولست بخیرکم و علی فیکم زبانسی کہنا اور آتش خلافت بکرنا اور
بیت اہلبیت پیغمبر خدا کو جلانا اور جناب سیدہ علیہا السلام کو آزردہ کرنا کہ موجب آزردگی رسولخدا ہی اور
مروان مطرود رسولخدا کو مدینہ مسورہ مین علی الرغم رسولخدا کی بولانا اور اوسکو وزیر کرنا اور قران کو
جلانا کہ یہہ ادنی سی کشکوری اونکی برابر مین قاطعہ اونکی واقعیت مذمومیت کی ہین اور یہہ سب امور کہ
معتقدہ مین موجود ہین انشاء اللہ تعالی اسنادان امور کی اپنی موقع پر مذکور ہون گی اور ایک تعریض و کستاخی
منجملہ اون کستاخیون کی جو مسود رسالہ خلیفہ خوارج مروان نی جناب امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت مین
کی ہین یہہ ہی کہ جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی جواب استفتا مین جو تعریضا ارقام فرمایا تہا کہ دلسوز
خلافت پناہ کی قران سوزی مین طشت از بام افتادہ ہی مسود رسالہ طعن السنان نی تیرہ درونی سی اس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

تعریض کے جواب مین جو تعریض کے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے خلاف
حدیث لا تعذبوا بالنار کے اہل کو جلوایا اگر دلسوزی خلافت پناہ کی قران سوزے سی ظاہر
ہی تو جانسوزی امامت دستگاہ کی انسان سوزی مین باہر ہی بہر بہی فرق ہی کہ وہان ماسوی القران
جلا اور یہان نفس انسان جلا انتہی ماارد نا فقلہ اور یہہ مضمون صفحہ ہفتم مین رسالہ طعن السنان مطبوعہ
شلہ ۱۲ ہجری تہتر ہجری کے کہ بفرمایش مولوے سلطان احمد ساکن شہر بہیرہ ضلع شاہ پور کے
مطبع علوی مین چھاپا گیا ہی موجود ہی مومنین و بنداران و دینداران لصفت شعار بنظر انصاف اس
فقرہ کو کہ جانسوزی امامت دستگاہ کی انسان سوزی مین باہر ہے اور اس تعریض کو دیکھین اور مسود
رسالہ مذکورہ پر تعزیر کرین اور یہی اوس سے پوچھین کہ ماسوی القران کونسا جانور ہی آیا قران ابن
مسعود اور ابی ابن کعب کی کہ جنکی مدارست پیمبر خدا اور حامل التنزیل حضرت جبرئیل نے کی تہی ماسوی القران
تہی آیا قران تیری شیخین کا معمول بہ ماسوی القران تہا جو جلائی گئی آفرین براین فہم علاوہ بران تعریض مسود
رسالہ مذکورہ کی سراسر بیجا ہی کس لئی کہ خالفہ اول کے نزدیک بہی تعزیر شرعی لوطی کے جلانا ہی ہی کما سیجی من
خزانۃ الروایات اور جلانا قرانونکا کہ منزل من اللہ تہی اور بوساطت حامل التنزیل کے پیغمبر خدا پر نازل
ہوئی تہی علی الخصوص قران ابن مسعود و ابی ابن کعب کہ اونکی مدارست بہی ہو چکی تہی کسیطرح جایز نہین اور
اونکا جلانا حرام اور کبیرہ ہے اور صریح مخالفت ہی خدا اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور حامل التنزیل کے
ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا عوان قرانون واجب التعظیم کو ماسوی القران کہنا اور اونکی جلانیکو
لوطی واجب الاہانت کی جلانیکی برابر ٹہہرانا کر جناب امیر علیہ السلام پر تعریض کرنا اسلام کو جواب صاف دینا ہے
اور جواب تفصیلی اسکا اپنی جگہ پر مرقوم ہوگا فانتظر اور لطیفہ یہہ ہے کہ مسود جواب نے جو ذکر قرانون
ابن مسعود اور شیخین وغیرہ کو مشکوک القران و ماسوی القران کہا ہی اور اونپر جرح کیا ہے جیسا کہ عنقریب
اوسکی کلام سے ظاہر ہوگا تو وہ آپہی مورد طعن السنان علی من جرح فی القران ہوا اور الحق امامیہ
کہ سب قرانونکو منزل من اللہ اور واجب التعظیم جانتے ہین اور اونکی جلانیکو باعث احتراق نار جحیم
سمجھتی ہین جیسا کہ مجتہد العصر دام ظلہ فی جواب استفتا مین ارقام فرمایا ہی بحمد اللہ کہ جرح کرنا
قران پر پاک اور بری ہین اس صورت مین نسبت جرح کی اہل حق کے طرف کرنا افترا ہے اور
طرفہ تر یہہ ہے کہ مسود جواب فی خلاف داب مناظرہ کی جواب امامیہ مین اکثر روایات سنیون کی

(۴)

ابی

استدلال اور جواب کی تیار لہی ہے جیسا کہ اوسکی جگہ پر اشارہ کیا جاویگا اور ظاہر ہے کہ یہہ امر صفاحت
بحث اور خلاف عقل ونقل ہے کتب مناظرہ مملو ہین کہ بنای جواب خصم مقدمات مقبولہ خصم پر رکھنا چاہئی ورنہ
ہر اہل باطل اپنی بیہائکی روایات سی احتجاج کرکی اپنی دانست مین اہلحق کو محجوج کرسکتا ہی مثلاً مشرکین ہند اگر مجیب سے
بہی کہین کہ توحید باطل ہے اور بت پرستی اور شرک حق ہی نعوذ باللہ منہ اور برہما خالق عالم اور لشن رازق
سب کا اور مہیس مارنی والا عالم کا ہی العیاذ باللہ منہ خدا کو اسمین کچہہ دخل نہین اور اپنی بیہودہ بیہودہ روایات سے
استدلال کرین تو موافق استدلال مجیب کی استدلال مشرکین کا مجیب صاحب پر تمام ہی وہو مما یضحک منہ الثکلے
اور مخفی نرہی کہ مسود رسالہ طعن السنان نی جو دیباچہ مین رسالہ مذکورہ کی کہا کہ سمس صاحب انگریزی استفتا کیا
یہہ بہتان اوسکا ہی صاحب موصوف پر بہلا اونکو مسائل فروعیہ اسلامیہ سی کیا مطلب اور یہہ کیونکر ہوسکتا کہ
سوال تو سمس صاحب کرتی اور جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ روی خطاب سینوتی طرف کرتی حقیقت
حال یہہ ہے کہ مسود رسالہ مذکورہ سنت ہیو ولیامز اور سرسید تحریف کی گلی ملا کر سمس مستفتی ساکن جرنیور کو
سمس صاحب ٹہرایا اور اب مین شروع کرتا ہون رد مطالب اصلیہ رسالہ مذکورہ مین اور نہ بیانات مجیب کو
سودای عطای شما بلقای شما اوسی کیطرف رد کرتا ہون اور تمام سجاله کا لهب التیران لاحرق

محرق القرآن فعلیہ وجہ محرم المتعتین وہما مشروعتان رکمائب وعلی اللہ التوکل ونفضلہ الاعتصام
وہو المستعان فی کل حین وآن **قال** المستفتی سوال کیا اعتقاد ہی حضرات شیعہ کا ہی قران مروج کے
باب مین آیا ہی قران منزل من اللہ ہی یا کم وکاست اور اسیکی تمسک کرنیکو وصیت کی نبی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نی اور یہی اکبر ثقلین ہے اور اسیکو امیر المومنین نی جمع کیا تہا اور اپنی دستخط خاص سی لکہا تہا اور اسیکو ایمہ
علیہم السلام نی حفظ کیا تہا اور اسی پر صاحب الامر عمل کرینگی اور اسیکو نماز مین پڑہینگی اور اسیکی احکام فرض
اور واجب العمل ہین اور یہی قران ہے کہ جسکا قول وفعل اسکی مخالف ہو تو باطل ہے اور یہی ہی کہ جسمین
تبدیل اور تحریف کو دخل نہین ہے اور یہی ہے کہ جسمین کمی اور زیادتی کو راہ نہین اور یہی ہی
کہ جسکی شان مین ہے انہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ
تنزیل من حکیم حمید یا وہ قران اور تہا اور یہہ اور ہے اگر وہ ہے
تو ویسا فرمائیے اور اگر وہ قران اور تہا تو اوس مین کتنی آیتین تہین اور کیا اوسکو
تہا اور اس مین کتنا اور پہیر ہی اور اب دنیا مین کوئی اوسکا حافظ ہی یا نہین اور کوئی نقل اوسکی

اوسکی کسی ملک مین موجود ہی یا نہین اور موجود ہی تو فرمائی کہان ہی اور اگر موجود نہین تو فرمائی کہان ہی
اور کہان غائب ہوگیا اور کس سبب سی غائب ہوا اور اس قران مروج نی کیونکر رواج پایا اور اس قران
مروج کی تالیف کرنیوالی حضرات شیعہ کی اعتقاد مین مومن تہی یا منافق اگر مومن تہی تو مومن کا یہہ کام نہین
کہ نیا قران بناوی اور کہی کہ یہہ قران منزل من اللہ ہی اور اگر منافق تہی تو مومنو نکو منافقونکی روایات پر اعتماد
کرنا اور اوسکو نماز مین پڑہنا اور اوسکو دلیل شرعی قرار دینا اور اوس سی احکام دینیہ نکالنا دینداری ہی
یا بیدینی سایل چونکہ محض طالب حق ہے ہمواسطی امیدوار ہی کہ اسکا جواب معتبر کتاب سی لکہین تمام شد سوال
سمن قال المجتہد القمقام بسم اللہ الرحمن الرحیم جواب از طرف شیعیان اہلبیت عصمت وطہارت علیہم الصلوٰۃ
والسلام حقیقت حال یہہ ہی کہ جو قران مجید کہ بالفعل مروج اور متداول ہی اوسکو خلیفہ ثالث نی اپنی وقت
خلافت مین جمع کرادیا ہی اور بیشتر جو عہد خلیفہ اول مین جمع کیا گیا تہا اور وہ قران ابن مسعود وغیرہ نے
جمع کیا سکو عثمان محرق القران نی آگ مین جلوادیا اور وہ مزکور اوسکی خاک مین ملوادیا قال المجیب الظریف
اقول بفضل العزیز العلام سبحان اللہ سوال از آسمان جواب از ریسمان مقصود سائل کا یہہ ہی کہ ہر ہر سوال
کی جواب اپنی کتابونسی دیجئی نہ کہ اورونکی کتابون پر حوالہ کیجئی اپنی کتب در کنار بر خلاف منطوق کتب
سنیان باوقار راہ قلب پر چلی اور سر بسی چنیر جہاز کی ملی اقول بفضل العلی اللطیف افادہ جناب
مستطاب مجتہد العصر کا کسیطرح مصداق سوال از آسمان وجواب از ریسمان کا نہین ہی کسواسطی کہ ارباب انصاف
پر مخفی نہین کہ مستفتی نی جواب اپنی سوال کا کتاب معتبر سی مانگا ہی یہہ نہین کہا کہ فقط اپنی کتب سی لکہئی
مجیب ظریف غلط لکہتا ہی کہ سائل بسند کتب امامیہ طالب جواب ہی با ینہمہ جناب مستطاب مجتہد العصر
والزمان دام ظلہ مادامت الایام والاوان نی جواب مسکت مستفتی کا اپنی اور اوسکی مذہب کی کتابون
معتبر سی لکہا ہی کہ یہہ طرز موافق واب مناظرہ کی اور بالاتفاق ابلغ اور انفع ہی مجیب ظریف کو باداے
فضیلت وہمہ دانی اسقدر غفلت اور نادانی فن مناظرہ سی نہایت بعید اور از بس عجیب ہے
گوسالہ ما پیر شدو گاو نشد ۔ اور مجیب ظریف جو عوام کی بہکانیکو موافق منطوق کو خلاف منطوق
بتاتا ہی اور راہ قلب پر چلنا کہتا ہی خلاف نمائی اوسکی ہی منطوق کتب سنیر نکا یہی ہی جو جناب مجتہد العصر
نی ارقام فرمایا ہی کما سبقی عبارت کتبہم بلکہ حقیقت حال وتفصیل احمال یہہ ہی کہ وہ خود خلاف منطوق استفتا
اور جواب کی کہتا ہی اور راہ قلب پر چلتا ہی وہ مطلب استفتا ہی کا نہین سمجہا ہی شعر فہمی عالم بالا معلوم

ہوسی

ہوسی بھلا جب اپنی ہم قوم اور ہم مذہب کا مطلب نہین سمجھتا اور مرام کلام کو اوسکی دریافت نہین کرتا
تو پھر اپنی حضم کا کلام کیا سمجھی گا خلاصہ یہہ ہی کہ مستفتی سنی نے جو استفتا کیا تہا تو پیرایہ سوال مین مستدلان اوسکے
انحصار کتاب منزل من اللہ کی اسی قران مروج مین کیا تہا چنانچہ اسی لئی استفسار کیا تہا کہ اگر سوای اسکی
کوئی قران ہو تو اوسکا پتا اور نشان بتاؤ کہ کہان تہا اور کسکی پاس ہی عرض اس سی یہہ تہی کہ جب دوسرے
قران کا پتا نہ لگی گا تو انحصار اسی قران مروج مین ثابت ہوگا سو جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نے
اوسکی معارضہ اور مقابلہ مین بلباس سوال مین جواب اوسکا دیا اور پتا ٹھیک ٹھیک اور قرانون کا بتا
دیا کہ کان کھولکر سنو اور آنکھہ کھولکی دیکھو کہ سوای قران مروج کی وہ قران تہی جنکو عثمان محرق القران نے
جلوا دیا اور جناب مستطاب نی جو روایات احراق مصاحف مین نقل کین ہین وہ حدیثین متفق علیہ ہین
کہ کتابون صحاح ستہ کی ہی ہین اور کتابون سنیون کی بہی موجود ہین مجیب عطریف نی جو کہا کہ اپنی
کتابون سی نہ لکہا راہ قلب پر چلا ہی قال المجیب العطریف پہلی تو حضرت عثمان کا قران کو جلانا ثابت
نہین جیسا مذکور ہوگا اقول بفضل العلی القوی اللطیف جلانا عثمان محرق القران کا قرانونکو
صحاح ستہ وغیرہ کتب معتمدہ سنیون سنی ثابت ہی انکار مجیب عطریف کا برخلاف تصریحات صنادید ۷
سنیہ کی کون مانتا ہی یہہ روایت صحیح بخاری مین اور دیگر صحاح سنیون مین موجود ہی وامر بما سواہ
من القران فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق حکم کیا عثمان نی کہ ماسوای قران مروجکی
جتنی قران صحیفون اور مصحفون مین ہون جلا دیئی جاوین اور فتح الباری نی بعد ذکر اس بات کی کہ
بعض نی ان یحرق خای معجمہ سنی پڑہا ہی کہا ہی کہ اکثر روایات صریح ہین جلانی ہی مین اور جلانا ہی قاطع
ہوا ہی اور علی سبیل کہا جاتا ہی کہ بعض سنی جوان یحرق کو یخرق بخای معجمہ ثہرا کر چاک کرانا
عثمانکا ثہراتی ہین اس تحریف سی بہی عثمانکا بچا نہین جوبنی کا کسواسطی کہ چاک کروانا قرانونکا اور اوسکے
پرچی پہنک دینا کونسی تعظیم ہی جیسا جلوانا ویسا ہی چاک کروانا دونو اہانت اور مخالفت خدا و
رسول سی خالی نہین قال المجیب العطریف اور بر تقدیر تسلیم ملارمان وہان سی استفادہ کیا جاتا ہی
کہ حضرات شیعہ کی زعم مین خلیفہ اول کا قران جمع کیا ہوا صحیح معتبر تہا یا نہین اگر تہا تو صاحب حق الیقین جو
لکہہ رہا ہی کہ آنحضرت در خانہ نشست و مشغول بجمع کردن قران شد و از خانہ بیرون نیامد تا ہمہ را جمع کرد
و بمسجد آمد عمر گفت کہ احتیاج بقران تو ندارم حضرت فرمود کہ دیگر این قرا را نخواہید دید تا مہدی از فرزندان

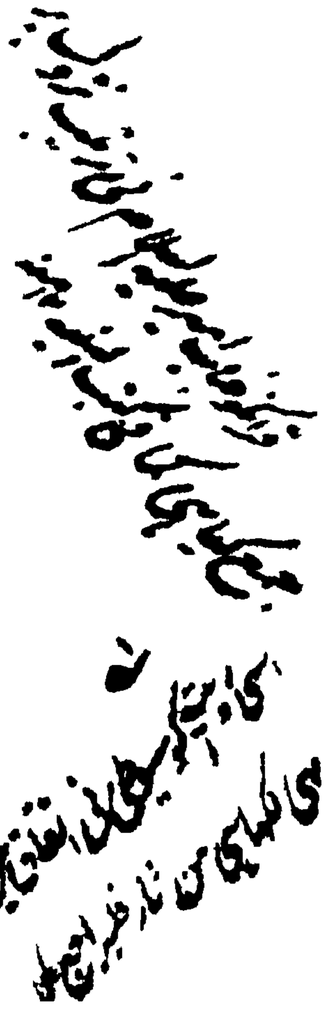
از فرزندان من ظاہر گرداند و بخانہ برگشت اسکی کیا معنی اور اگر نہ تھا تو موجب اعتراف صاحب مجمع
البیان ان القران کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مجموعا مؤلفا علی ما ہو
علیہ الآن الی آخر ما سیجی جناب عثمان کیونکر محرق القران ٹھہری **اقول** بحول اللہ القوی اللطیف مجیب
عظریف فی عبارت حق الیقین مین خیانت کی اور یہہ سمجھا کہ کتاب حق الیقین نایاب ہین ہی خصم اوسکا جو صحیح
النقل کریگا تو اوسکی خیانت اور عذر ظاہر ہوجائیگا یہہ عبارت اوسنی قلم انداز کی ہی پس آنزا مسجدا اورد در
وقتیکہ ابوبکر با صحابہ در مسجد بود بندا کرد با آواز بلند کہ ایہا الناس چون حضرت رسول از دنیا رفت مشغول
غسل و تجہیز او گردیدم و بعد ازان مجموع قرآن را درین حابہ جمع کردم و ہیچ آیہ نازل نشدہ است مگر حضرت
رسول بر من خواندہ است و تاویلش را بمن گفتہ در قیامت نگویید کہ ما ازین غافل بودیم و نگویید کہ من
شمارا بیاوری خود نخواندہ ام و حق خود را بیاد شما نیاوردم و شمارا بکتاب خدا دعوت نکردم عمر
گفت آنچہ از قران با ماست ما را بس است و احتیاج بقران تو مذاریم حضرت فرمود دیگر این قران را
نخواہید دید تا مہدی از فرزندان من این را ظاہر گرداند و بخانہ خود برگشت انتہی ورای اسکی مجیب
عظریف فی بیان مضامین طریف ایسی لکھی ہین کہ صفحہ کاغذ زعفران زار کشمیر ہوگیا اور اوسمین اسقدر لطائف ہین
کہ احصا اونکا نہین ہوسکتا ؎ دامان نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار * گلچین بہار تو ز دامان گلہ دارد ہر
چاہئی کہ صاحبان طبع سلیم سنین اور خطا اوٹھاوین کہ **اولا** خالفہ اول نے کوئی قران جمع نہین کیا ہان
جمع کروانا تو اوسکا زید سے سنینو نکی روایتو لسنی البتہ ثابت ہی اور بقول مجیب عظریف کی اوس
قرانکو خالفہ اول نے بسبب کثرت حروب اور تجہیز جیوش اور رجوع مہمات کی نامرتب رکہا جب خالفہ اول نے
نہ اوسکو جمع کیا اور نہ مرتب کیا تو اوسکو جمع کیا ہوا خالفہ اول کا کہنا یعنی چہ اور **ثانیا** مجیب عظریف نے
جو استفادہ کیا ہی کہ حضرات شیعہ کی زعم مین خالفہ اول کا قران جمع کیا ہوا اگر معتبر تہا تو قول صاحب
حق الیقین کے کیا معنی یعنی قران خالفہ اول کا تو موجود اور معتبر تہا حضرت امیر علیہ السلام نے کیون جمع کیا تو
موجب استدعای مجیب عظریف کی افادہ کیا جاتا ہی کہ قران جمع کروایا ہوا خالفہ اول کا زعم مین حضرات شیعہ کے
اگرچہ معتبر تہا لاکن لایق جلانیکی نہی ہرگز نہ تہا جیسا کہ مجیب اور سنینو نکی نزدیک لایق جلانیکی ہے تہا قران
منزل من اللہ کا جلانا اور قابل جلانیکی جانا سنینو نکو اور اونکی پیشواؤ نکو مبارک رہی اور موجود ہونا
قرانکا کہ بالاتفاق موافق ترتیب نزول کے نہ تہا مانع جمع کرنی قرانکا جناب امیر علیہ السلام کو بہ ترتیب

نزول کے

Presented by: Rana Jabir Abbas

نزول کی نہین ہوسکتا تو قول صاحب حق الیقین کا صحیح اور بامعنی ہے اور تمانا مجیب عطریف
نی یہہ جو استفادہ کیا ہی کہ اگر قران خلیفہ اول کا حضرات شیعہ کی زعم مین معتبر نہ تہا تو عثمان نی جو اوسکو
جلایا محرق القران نہ ٹہری اسکی جواب مین افادہ کیا جاتا ہی کہ عثمان محرق القران نی جنبی قران جلایا تہا
سب زعم شیعہ مین بلکہ بالاتفاق منزل من اللہ اور بلاشبہہ واجب التعظیم تہی پہر جو کوئی قرانون منزل من اللہ کو
جلاویگا عثمان ہو یا مروان وہ محرق القران بلاشبہہ ٹہرلیگا اور اس قول مجیب عطریف سی ثابت ہوا کہ
قران خالفہ اول کا مجیب کی تردیک بہی معتبر نہ تہا اور قابل جلانی کی بہی تہا سبحان اللہ دعوی تسنن کا
کرنا اور قران اپنی خلیفہ کو غیر معتبر کہنا کیا خوش اعتقادی ہے

* اور غیر معتبر جانا قران خالفہ اول کو جہالت اور
بی اعتباری خالفہ اول کی لئی برہان قاطع اور حجت ساطع ہی اور یہہ
جب کہ مناسب تہا اور واجب تہا حضرات شیعہ مین مجیب عطریف کی قران خالفہ اول کا غیر معتبر ٹہرانو وہ خود
جرح کرنیوالا قرانمین اور مورد طعن السنہ علی من جرح فی القران ہوا کہی اللہ المومنین القتال اور جہاں
مجیب عطریف کی بیانی پر انطیفہ یہہ ظاہر ہوا کہ عقائد شیخین اور اعتقاد مجیب عطریف اور سب سنیونمین
مناقض کلی ہے درمیانی کہ شیخین قران زید کو صحیح اور معتبر اور منزل من اللہ اور غیر مشکوک جانتی تہی کہ اوسکو
نماز تراویح وغیرہ مین پڑہتی تہی اوسیکو دلیل شرعی قرار دیتی تہی اور اوسکو لایق جلانیکی نہین جانتی
تہی ورنہ اوسکو جلا دیتی اور مجیب عطریف اور اوسکی ہم مذہب وس قرانکو غیر صحیح اور غیر معتبر اور
مشکوک القران اور سزاوار جلانیکی جانتی ہین اور نہین معلوم کہ عقیدہ شیخین کا حق ہی یا عقیدہ مجیب عطریف
اور اوسکی احزاب کا مگر ظاہر ہین میدان مجیب عطریف وغیرہ کی ہاتہہ رہا کہ اونکی عقیدہ کی موافق ظہور مین
آیا کہ قران رہیگا اور سب قران جلای گئی اور بیچاری شیخین اس میدان مین پس پا ہوئی مدعا بر انکیہ مجیب عطریف
نی جو ذکر اوس قران کا کہ جناب امیر علیہ السلام نی جمع کیا ہی بطور استبعاد کی کیا اور صاحب حق الیقین علیہ
الرحمہ پر تعریض بیجا کی غالباً جہل یا تجاہل اوسکا ہی اگر وہ اپنی مذہب کی معتمد کتابین دیکہتا تو ایسا کلام
بی سر و پا کبہی نا کرتا اب اونکو دیکہی اونمین مصرح ہی کہ جناب امیر علیہ السلام اعلم اور افقہ بقران بلکہ قران ناطق
ہین اور آنحضرت علیہ السلام نی قرانکو موافق ترتیب نزول کے جمع کیا ہی کہ وہ انفع اور مخزن علوم کثیرہ ہے
تاریخ الخلفای سیوطی مین ابی الطفیل سی مروی ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا کہ بخدا کوئی آیت نازل



Presented by: Rana Jabir Abbas

نہین ہوی مگر یہہ کہ تین خوب جانتا ہون اوسکو کہ کس چیز مین نازل ہوی اور کہان نازل ہوی اور کسکی شان مین
نازل ہوئی تحقیق کہ میری پروردگار نی مجھکو دل دانا اور زبان گویا دی ہین اور صواعق محرقہ ابن حجر مین بیہقی
ابن سعد سی مروی ہی اور یہی تاریخ الخلفا مین ابی الفضیل سی مروی ہی کہ خباب امیر علیہ السلام نی فرمایا پوچھو مجھسی
کتاب خدا کو تحقیق نہین ہی کوی آیہ مگر یہہ کہ خوب جانتا ہون مین کہ وہ رات کو نازل ہوی یا دن کو زمین نرم و
ہموار مین نازل ہوی یا پہاڑ مین اور یہہ حدیث بھی صواعق محرقہ مین موجود ہی اور استیعاب مین ابن عبدالبر
سی مروی ہی کہ خباب امیر علیہ السلام نی قرانکو موافق نزول کے لکھا ہی اور اگر ہاتھہ آتا وہ قران تو اوس سے
علم کثیر حاصل ہوتا اور فتح الباری مین ہی کہ مروی ہی خباب امیر سی کہ جمع کیا ہی اوس حضرت نی قرانکو ترتیب
نزول پر کہ اوس سے ناسخ و منسوخ معلوم ہوتا ہی اور اگر وہ قران معمول اور مروج ہوتا تو تحقیق بہت علم اوس
سی ظاہر ہوتی انتہی مقام حیف گاہی کہ خلیفہ ثانی نی ایسی قرانکو کہ جس سے بہت علم ظاہر ہوتی معمول اور مروج
ہونی نہ دیا اور کہا کہ ہمکو تمہاری قرانکی احتیاج نہین اور جواب کتاب مجمع البیان کا آگی آویگا فانتظر
اور نہین معلوم کہ مجیب عطریف نی عبارت مذکور اسجگہ کیون لکہی کہ بی محل محض اور اس کلام مجیب سی غیر مربوط
ہی **قال** المجیب العطریف فراوان حیرت ہی کہ محقق طوسی بعض ظلمہ کو بہتر کار مسینونکی مدرسی کہ خالی قران
و حدیث سی نہتی ہو کو ابن خدام والا اونکو خطاب محرق القران کا نفرمائین اور بچارہ عثمان خیر خواہ امت
شیع امتان کو بسبب احراق مشکوک القران کی محرق القران بتائین **اقول** بفضل القوی اللطیف یہہ
کہانی اور قصہ خوانی مجیب عطریف کے کہ جناب طوسی علیہ الرحمہ نی بعض ظلمہ کو بہتر کار مسینونکی مدرسونکو کہ خالی قران
و حدیث سی تہی ہو کو یا بلا ذکر سند کہنا ایسی جگہہ کہ جہان کلام مورد واقعہ مین ہوا ہی سودای و من الناس
من یشری لهو الحدیث لیضل عن سبیل الله کا ہی اور اوسمین بغیر ظن و گمان کہنا کہ وہ مدرسی خالی
قران اور حدیث سی نہتی خبط محض ہے اولاً قران اور حدیث کا اونمین ہونا اور ثانیاً جناب طوسی علیہ الرحمہ
کا اونکو جلوانا ثابت کیجئی پہر اوسکا جواب پائیگی اور علی سبیل التنزل کہا جاتا ہی کہ اگر بالفرض کتابین
منطق وغیرہ فلسفیات کی کہ اکثر مدرسونمین ہوتی ہین جلوادی گئی ہون تو وہ تو مجیب عطریف کے
نزدیک باعث طعن نہوا اور جلانا قران ابن مسعود و قران ابی بن کعب و قران زید وغیرہ سب قرانونکا
کہ منزل من اللہ تہی اور شیخین اور سب اصحاب مجیب کے اونکو نماز تراویح وغیرہ مین پڑہتی تہی اور اوس سے
احکام و عقاید رسم سنیونمین نکالتی تہی موجب اجر و ثواب کا ہوا سبحان اللہ کیا فہم اور کیا دیانتداری ہے

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے ۵ حیرت دراز دلکہ پیہم حقیقت است * اور زیادہ تر تعجب اور فراوان حیرت یہ ہی کہ مجیب
عطریف کو اپنی امور خاکی پر بھی اطلاع نہین ہی ورنہ ذکر جلوانی مدرسون کا اور تعریض کی خطاب سے
جلہ الرحمہ پر نکرتا ۵ تو بر اوج فلک چہ دانی چیست * چون ندانی کہ در سرای تو کیست * حضرت خاتم
اول نبی یا نسو حدیث پیغمبر خدا کی جمع کی تہین اکیدن تورع کو کام فرما کی اون سب کو جلادیا جیسا کہ کنز العمال
مین ہی اور اسیطرح کتابین حکمت اور اگلی شریعتون کی مثل تورات و زبور و انجیل و صحف باقی انبیا علیہم السلام
کی جو غنایم مین دیار مصر و اسکندریہ و غیرہ سی ہاتہ آئی تہین اور عمر سی حکیم یا طیقوس کہ بعد مسلمان ہونیکی
پہیجی ہوا تہا اور اون کتابون کو با اصلاح ما کمار یا حضرت خلیفہ ثانی کی محض خود رائی سی جلوادین اور مما لفت
وارشاد بر خلاف امیر علیہ السلام کی کہ جلانا کمابون نواصبی اور شرایع سابقہ کا ہرگز جایز نہین ہی حسب التفاقات
بکیا کما فی تاریخ الالفی و طبقات الامم مولانا مجیب عطریف کو اس سی فراوان حیرت کیون نہین ہوتے
کہ اوسکی خالفہ اول نے حدیثین پیغمبر خدا کی جلادین اور اوسکی خلیفہ ثانی نے کتب سماویہ منزل من اللہ کو
جلوادیا اور اوسکی خلیفہ ثالث بالخیر نے تو حاتمہ بالخیر کردیا کہ قرانون منزل من اللہ کو جلوا کر دالمین
جلادیا اور تماشی کے بات یہہ ہی کہ ابتدا مین اسی قول کے مجیب عطریف نی کہا ہی کہ حضرت عثمان کا
قرانو کو جلانا ثابت نہین ہی اور یہان اقرار کیا کہ عثمان نی مشکوک القران کو جلایا گویا کہ رلو وقت
پسندی کی مصاحف محرقہ کو مشکوک القران اور عثمان کو محرق مشکوک القران کہا یہہ تو وہی مثل حافظہ ما
کی مثہری اور نہین معلوم مشکوک القران کیا چیز ہی جن قرانون کی مدایت پیغمبر خدا اور حامل الوحی
حضور مین ہوتی اور جس قرانکو خلیفہ اول و ثانی پڑہین اور ہمیشہ معمول بہ تہراوین اون قرانو کو مجیب عطریف
کا مشکوک القران اور قابل جلانیکی کہنا اپنی بانو پر تیشہ مارنا اور بیخ کنی نسلن بلکہ اسلام کی کرنی ہے
کسواسطی کہ اس صورتین یقول مجیب عطریف اونسی اعلم اور افقہ نہرا کہ اوسکو اون قرانو کی خبر نہین
اور مشکوک کی ظاہر ہوئی ای حضرت مجیب عطریف جیوٹا منہہ بڑی بات خوب ہین ورای بیگی مستقران
جمع کیئی ہوئی اصحاب سیتہ دگی تہی اور باجماع سیتان سب اصحاب باجمعہم مدون ہین اور متواتر
قرانین کچہہ اپنی طرفسی گہٹایا بڑہایا ہوگا اونکی جمع کیئی ہوئی قرانونکو مشکوک القران کہنا اجماع
المقیضین کا قایل ہونا ہی یا انکا اور اونکی عدالت کا اور اونکا حجت ہونی اجماع کا اور برہم زنا مدہب
تسنن کا ہی سہ ۵ اینہا زتو آید و چنین ہا تو کنی * او مجیب عطریف نی حضرت کو غیر خواہ امت جو کہا ہے

Presented by: Rana Jabir Abbas

حیرہ ہی دیکھی پہ بات ہے کی شاید دہن عجیب عطریف بن وہ ہولی کہ عثمان نی علی الاعلم رسولہ
صلی اللہ علیہ والہ کی اپنی عہد خلافت مین مروان و حکم طرید رسول اللہ و جان کو اپنے پر حاکم اور جا
وزیر کیا اور اس امر مین سنت شیخین کو بھی ہاتھہ سی چھوڑا اور سوای اسکی اپنی قوم بنی امیہ کو اطراف
عالم مین حکومت دی کہ اونہون نی خلق خدا کو ایسی ایذائین پہونچائین کہ وہ بیچاری اپنی جانسی تنگ
ہوکر بلوہ پر آمادہ ہوئی اور بالآخر خلافت تباہ کو اونکی مقر کو پہونچایا جیسا کہ کتب تواریخ مین مصرح ہے
اور اوسکی خبارہ کو بی گور و کفن تین دن تک پڑا رہنی دیا اور اوسپر نماز ہرگز نہ پڑہی کما فی صواعق المحرقہ
للدمیری و نہایۃ ابن الاثیر اور تاریخ الخمیس مین یون ہی کہ خبارہ حضرت نعثل کا مزبلہ مین ڈال دیا یہان تک
کہ کتون نی بابن پانو اوسکا کہایا اور جناب امیر علیہ السلام خطبہ شقشقیہ مین کہ باعتراف ابن اثیر و
فیروزآبادی و صاحب مجمع البحار وغیرہ صنادید سینو نکی کلام جناب امیر علیہ السلام ہی فرماتے
ہین الی ان قام ثالث القوم نافجا حضنیہ بین نثیلہ و معتلفہ و قام معہ بنو ابیہ یخضمون
مال اللہ خضم الابل نبتۃ الربیع الی ان انتکث علیہ فتلہ و اجہز علیہ عملہ و کبت
بہ بطنہ یعنی خلیفہ ہوا تیسرا اوس قوم کا یعنی عثمان کہ متکبر اور تن پرور تہا اور حاکم ہوئی ساتہہ اوسکے
بنی امیہ کہ حریص تہی مال خدا کو مثبہ بہر بہری نکلف کہانی تہی حلال و حرام کا خیال نکرتی تہی یہان تک کہ
کھل گئی رسی بٹی ہوئی اوسکی اور جلدی اوسکی قتل مین کی اوسکی عمل بدنی اور گرا دیا اوسکو کثرت اکل و سوء
فی انتہی سبحان اللہ کیا فہم و فراست ہی مجیب عطریف کا کہ ان امور کو خیر خواہی امت سمجہتے ہی کہ جب ابن
مسعود نی ابنا قران حلوانی کو مذیا تو اونکو خوب مارا پیٹا یا خیر خواہی امت کی زعم مجیب عطریف مین تہی کہ
حضرت عمار کو کہ عاشق زار محبوب کردگار تہی ایسا مارا کہ اونکو بیماری فتق کے ہوگئی یا خیر خواہی امت کے
فہم مجیب عطریف مین یہہ ہی کہ حضرت ابوذر غفاری پر ظلم کئی اور اونکو مدینہ منورہ سی بخاطر حضرت معاویہ
خلیفہ خیم نکالا اور یہہ سب امور کتب تواریخ مین مفصل اور مصرح ہین جسکا جی چاہی دیکہلے بالجملہ عثمان
تو خیر خواہ امت کسیطرح نہین ہوسکتا ہان مجیب عطریف خیر خواہ عثمان محرق القران کا البتہ معلوم ہوتا ہے
قال مجیب العطریف چاروں کی بات ہی معرکہ احد دیہا کہ کمتر از معرکہ کربلا نہین یاد کیجئی کہ جب کفار نابکار
نی کلام الہی شہید کئی اور غریب اجاذارون نی اوراق سوختہ حکام نا فرجام کو دئی کسی نکمون پر بنی ماندہ لی کوش
کان مین تیل ڈالکی مبنیا کسکی مساہلت اور مداہنت سی انتقام ہوا آخر فرانکی کیسی مار پڑی کہ طبقہ ارض

گیا اور ہمارا کارخانہ پلٹ گیا مضمون متین من شانہ ان لغیضروں تا دیر نفع کرتا دیدہ سبز تا طبع
آفرین پیش نظر ہی تو بہی نہین خدا کا ذہی طرفہ بہہ ہی کہ یہہ حرکت آپ کرین اور دوسرون کو لی مرین ؎
عمرت دراز باد کہ آنچہ نشنیدہ ایم ؎ اقول بفضل العلی القوی اللطیف لاحول ولا قوۃ الا باللہ
معرکہ اجودہیا کو معرکہ کربلا کی برابر جاننا اور فرزند رسول اور امام و پیشوای خلق خدا حضرت امام
حسین علیہ السلام کی برابر امیر علی جاہل کو ٹہرانا کہ ہنوز جہاد اوسکا بموجب فتوای علمای سنیونکی درجہ
صحت کو بہی نہین پہونچا چنانچہ بڑی بڑی علمای سنیون نی فتوی عدم جواز اوسکی جہاد کی شدومد
لکھی ہین جہالت مجیب عطریف کی ہے ؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؎ مجیب عطریف کی نزدیک
اگر معرکہ اجودہیا معرکہ کربلا کی برابر تہا تو کیون شریک امیر علی کا نہوا امیر علی کی کیا کوئی دم لگی تہی کہ
مجیب عطریف کی نہین ہی اور کلام الہی کو کفار نابکار نی اگر شہید کیا تو قطع نظر اس باتکی کہ کفار نے
پیروی عثمان محرق القران کی کی ہی باعث اوسکی شہادت کی سنی لوگ ہوی مثل مشہور ہی میان
کم زور غصہ بہت لگہن مار کہانیکی سینونکو کیا ضرور تہا کہ کم زور ہوکر زور آور وسنی جاا ولہی اور مقتول
ہوئی اور کلام الہی کو شہید کروایا یارب مگر یہہ کہ سنی لوگ سنت خلیفہ اول پر چلی کہ اوسنی ابتدائے
اسلام مین جسوقت کہ اسلام نی زور نہین پکڑا تہا اور یاور کم تہی با وصف ممانعت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ کی عجیب حرکت کی تہی اور عتبہ بن ربیعہ کی ہاتہہ سی خستہ اور مجروح اور باعث ہتک اسلام ہوا تہا کما
فی معارج النبوۃ وغیرہ ویسا ہی اون سنیون نی ناحق بیٹہی ٹہائی اسلام اور مسلمانونکو خفیف کیا اگر
کم زور ونکو زور آور و نیز جہاد کرنا صحیح ہوتا تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ خالفہ اول کو کیون منع
فرماتی اور ابتدای اسلام مین آپ بہی ہنگام ضعف اسلام کی جہاد کیا کرتی اور مجیب عطریف جو یونکہتا ہے
کہ غریب لیجاندارون نی جب اوراق سوختہ قرا کی حکام نا فرجام کو دئی کسنی آنکہون پر پٹی باندہ لی الی آخر نثر فاتر
یہہ بیل نپہنا اوسکا خالی تجاہل سے نہین کسواسطی کہ یہہ امر توطئت از بام افتادہ ہی کہ معرکہ اجودہیا مین
سنیونکی عالمون نی اپنی آنکہو پر پٹی باندہ لی اور کان مین اپنی تیل ڈالکی بیٹہی اور مساہلت اور مداہنت
کیسی کے کہ اہتمام تو اکیطرف فتوی قتل امیر علی بیچاری کی لکہدئی اور اوسپر اکتفا نکی بلکہ معرکہ لنجودہیا
مین جاکی مجامع ہر اہیون اور سن بیچارہ مین مواعظ اور نصایح عدم جواز اوس جہاد کی اور گناہگار ہونے

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

جسکی مذکور بھی سہانپور تک نہیں ہوا اون سبکو مستغرق کردیا اور اوس بیچارے بیکو تنہا چھوڑ دیا عجب حلیف
کو شرم نہیں آتی جو اپنی علما کے حقارق یاد دلاتا ہی ہاں سچ ہے شرم چہ کسی است بیشیں مردان
بباید اور تعجب آنکی مار پڑے بیکو عثمان محرق القرآن پر یاد کرنا چاہیی کہ کیسی دیہر مار پڑی کہ لب تشنہ اور شکم گرسنہ
اپنی مقر کو گیا اور خبارہ اوسکا مزبلہ مین پڑا رہا اور کتون نی اوسکو کہایا کما مر من کتب لسینیہ اور جناب شیخ
الاسلام فی العالمین جناب مجتہد العصر دام ظلہ نی برخلاف مرضی مختار ریاست کی مکرر فتوی وجواب اتقام
کی کفرہ تمام سنی اور وجوب اعانت مولوی امیر علی کے جو لکہی اور تحریرًا اور تقریرًا خلوت اور جلوت
مین مختار ریاست کو مواعظ اور نصایح اعانت مسلمانونکی کیئی اور حتی الوسع بذل جہد اس امر مین
صرف زیادہ فرمائی مثنوی مولوی مذکور سے کہ قریب مرنی کے کہی ہے بخوبی ثابت ہی اور موافق ومنافق
کی دلونمین کالنقش فی الحجر ہے والفضل ما شہدت بہ الاعداء اور بہہ سب امور ایسی مشہور اور
متواتر ہین کہ اخبار کی برجونمین مطبوع ہوئی انکار ایسی امور کا انکار آفتاب نیمروز ہی ولکن من لا یجعل اللہ
لہ نورًا فما لہ من نور ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✽ چشمہ آفتاب را چہ گناہ ✽ اور مرض غلط فہمی
مجیب کا کچہہ علاج نہین فزادہ اللہ مرضًا کہ چونکہ علمای سنیونکی خوشامد سی مختار ریاست کے
فتوی بغاوت مولوی امیر علی کے اور عدم جواز اوسکے جہاد کی لکہدیئی تہی مختار ریاست نی اعنا مجتہد العصر
کی فتاوی اور مواعظ پر نکی اور بموجب فتوای علمای سنیونکی حکم بغاۃ کا مولوی مذکور اور اوسکی ہمراہیون
پر جاری کیا اب مین نقل پرچہ اخبار سکے کہ متضمن فتوون جناب مجتہد العصر اور علمای سنیونکو ہے
لکہتا ہون منصف لوگ اوسکو ملاحظہ فرماوین وہی ہذا دہلی اردو اخبار تاریخ دوم دسمبر
سنہ ۱۸۵۷ء مطابق ۲ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۷۴ ہجری روز یکشنبہ نمبر ۴۸ جلد ۱ باہتمام منشی محمد حسین پرنٹر و پبلشر
اردو اخبار پریس ایک کارسپانڈنٹ ہماری مقام لکھنؤ سی لکھتی ہین کہ مولوی امیر علی صاحب بحقیقت
قتل ہوئی اور ساتہی چھہ سو آدمی اونکی ساتھہ ماری گئی ماریہ جگہہ گنج شہیدان بنی اور فوج سرکار مین سی آٹھہ
سو آدمے ماری گئی اور چونکہ یہہ سب بہہ دستی گہاگہرا مین بہا دئی گئی کہتی ہین کہ جا رگہری پیشتر اس لڑائی
سی مولوی امیر علی صاحب یہہ مصرع پڑہتی تہی ؎ سر میدان کنی روز دش وآرم ✽ سو شعرانی جو حساب
کیا تو ہمین سی تاریخ نکلتی ہی جناب مجتہد العصر صاحب کو ہی تا نکا ثر انجم ہی اور بہشتی مولوی امیر علی صاحب کو

محل ہین

Presented by: Rana Jabir Abbas

محل مین سنی مسلمانون کی تربی پہلی مسئلہ کہلی مولوی امیر علی صاحب کی جماعت بہی تو ڑی و دادو مین قتل
ہی کر دیا اگر مجتہد العصر صاحب سی جنی مسئلہ پوچہا ایسا دستخط کیا کہ سنی و شیعہ سب راضی رہی چنانچہ سنی
سنی صاحب مین سب نی فرنگی محل کے مولویونکو چہوڑ دیا اور اونکی مذمت اور جو کلمہ کلمہ گو کو چہ چہوڑ
اور در در بدر لگا دی اور مجتہد العصر کے پاس جمعہ کی دن مسجد آصف الدولہ مرحوم مین سنی لوگ جوق
جوق آتی ہین اور اونکی ثنا خوان رہتی ہین ہم واسطی ملاحظہ لوگونکی ایک فتوی مجتہد العصر کا اور ایک
مولوی سعد اللہ صاحب اور مولوی یوسف صاحب کا لکہتی ہین مجتہد صاحب سی کسی نی پوچہا کہ جو لوگ
فیض آباد مین غلام حسین شاہ کی ساتہہ شہید ہو گئی اور کلام اللہ کی ساتہہ جو ہنو دنی بی ادبی کین آپ
آپ کیا حکم فرماتی ہین دستخط مجتہد العصر صاحب قصاص مسلمانان از کافران و قصاص کلام اللہ و نما
نمودن مسجد بر حکام وقت تجویز حاکم شرع واجب است و ہو العالم مسئلہ جو مولوی سعد اللہ صاحب اور مولوی
یوسف صاحب نی لکہنؤ مین مولوی امیر علیصاحب کے بیان کیا یہہ ہی کہ جو کوئی مولوی امیر علی کی ساتہہ مارا جاوے گا
دوزخی ہے جسطرح کتی بلی مرتی ہین اوسیطرح مرینگی سو یہہ بات سنکی بہت لوگ مولوی امیر علیکا ساتہہ چہوڑ کر
چلی گئی انتہی الغرض ہتک اسلام اور قتل مولوی امیر علیکا جو کچہہ ہوا عجیب عطریف کی ہم مذہبونکی بدولت
ہوا طرفہ بات ہی کہ افعال شنیعہ آپ کرین اور دوسرونکو لی مرین اور حقیقت حال یہہ ہی کہ کفران نعمت اور
احسان کی مبنی اسارت کو کا ربند ہونا خاصہ طبیعی اس قوم کا ہی بدگمانی عجیب عطریف کی اور انحراف اوسکا
سادات رفیع الدرجات سی کہ اہلبیت رسالت ہین امر بعید نہین ہے ہمیشہ سی خاندان نبوت کی طرفسی احسان
ہوا کئی ہین اور اوسکی عوض مین اوس قوم سی کفران نعمت ہوا کیا ہی زہ انصاف تو کرو اور برای خدا
حق سے نکذرو کہ پیغمبر خدا لی از ذل کو شہ اف بنا دیا اور اوس خباب کی بدولت وہ بادشاہ وقت ہو گئی بجا
اس احسانکا مدلا یہی تہا کہ پہلی اوسی خباب کے عترت طاہرہ پر ہاتہہ صاف کیا فدک کو جو پیغمبر خدا لی بحکم خدا
اونکو دیا تہا کافی الدر المنثور للسیوطی جین لیا بیت اہلبیت کو جلایا چنانچہ کتاب الامامہ و السیاسہ و کتاب
المختصر فی الاحوال البشر ابی الفدا وغیرہ مین لکہا ہی اور لکڑیون کے لانیکا ذکر ہی کیا شرف لیا ہی کیا کرتے
ہین اور جانکی عوض مین اساءت ہی سی پیش آتی ہین ولنعم ما قیل اصل مدار خطا کند او بعلاف انصاف
یہی ثبات کہ جب مسلمانون نی جامع القران اور محرق القران پر ہلوا کیا اور بالی سند کیا تو مشکین یا نکی کسی

اور یا انجیہ برخلاف کرمیہ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان اوسکی جزا یہ ہوئی کہ جنگ صفین مین جو وہ
مرتبہ باغی لشکر اسلام پر بند کیا گیا اور جب بزور شمشیر لشکر اسلام نے پانی کو لیا تو یہ بمقتضای مدیا ملاکی اون پر پانی
دی دیا اور معرکہ کربلا مین تمام لشکر حر کو حتی کہ دواب کو بھی آب سی سیر کیا یا وصف اسکی یہ فرزند پیمبر کو ایک قطرہ
پانی کا نہ دیا اور کہا جسطرح عثمان پیاسا قتل ہوا تمکو بھی پیاسا قتل کرینگے سبحان اللہ وہان پانی دینی کا
بدلا یہ ملا کہ تہمت قتل کے ذریت طاہرہ پر ہوئی اور یہان فائدہ ہمانت مولوی میر علیکا یہ ہوا کہ مجیب غطریف
اور اوسکی اخراب نی بدگمانی کو کام فرمایا اور آیہ وافی ہدایہ ان بعض الظن اثم کو پس پشت پھینکا فجزاہ
اللہ حق الجزاء اور مجیب غطریف جو معرکہ مولوی میر علی کو باعث اولنی طبقہ اور بلیغی کا رخانہ لکھنو کا
اپنی زعم باطل مین سمجھا اوسکی سمجھ اولنی ہے کسلئی کہ درحقیقت نافرمانی مختاران ریاست کی فرمان شرع سے
اور عمل کرنا اونکا فتوی علمای سینون پر سب وبال دینی اور دنیوی کا ہوا ورآی اسکی حکمتین اور مصلحتین
حکیم علی الاطلاق جل جلالہ کی کسیکو معلوم نہین اوسنی جو حکمتین اور مصلحتین اولنی مین اس طبقہ کی رکھین ہین
وہ ہی خوب جانتا ہی چون وچرا کو اوسمین کیا دخل ہے مجیب ہی خود لکھتا ہی یذھب قوما ویضع آخرین
اوسکی شان ہے علاوہ بران یہہ امر سبکو معلوم ہی کہ مدت سی مرکوز خاطر حکام عدالت فرجام کا تھا کہ بندوبست
جبر ظلم ظالمونکا اور ظلم اہلکارونکا کیجئی اور خلق خدا کو کروایع بدایع آہی ہین ظالمونکی تعدی سی بچایئے
اور اس ملک کا انتظام اپنی طور پر کیجئی چنانچہ پرچون مین اخبار کی یہہ خبر مکرر مطبوع ہوی ہی ایسی صورت مین
واقعہ مولوی میر علیکا باعث اولنی طبقہ کا کسیطرح تصور نہین کیا جاتا اگر پہلی سی یہہ تجویز ہوتی اور قتل امیر
پر یہہ واقعہ اچانک ہوجاتا تو اوس صورتمین ایسا زعم ممکن تھا اگرچہ اوسوقت مین بھی حکم حتمی اوسکا ہوسکتا تھا
بہرحال مجیب غطریف یہہ تو بتاوی کہ دہلی کیون بادشاہ دہلی سی خالی کی گئی اور سارا طبقہ ہندوستانکا کیون
اولٹ گیا بالجملہ علم غیب کا مخصوص علام الغیوب ہے اور تقدیرات زبانی کے لئی اسباب موہومہ ٹہرانا
مجیب غطریف کو مناسب نہین کہ اوسکی مذہب مین ضال مضل کی معلل باغراض نہین ہین والسلام علی من
اتبع الھدی قال المجتہد العلام العریف چنانچہ مشکوۃ شریف مین زید بن ثابت سی ایک روایت طبرانی
لکھی ہے کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ زید نے کہا بعد جنگ یمامہ کے جسمین اکثر قراء قران شہید ہوی مجھکو ابوبکر
نی بولایا اور مشورہ عمر بن الخطاب کے بہت اصرار اور تاکید کی بھیجکر کہ قرانکو جمع کرو چنانچہ امر مین جابجا سی تلاش

کرکے

نے کی قرانکو جمع کیا تا اخیر سورہ توبہ کو تردیک ابو خزیمہ انصاری کی پایا اور کسیکی پاس نہ تھا وہ یہ آیت
تھی لقد جاءکم رسول من انفسکم آخر سورہ توبہ تک اور جو کچھ مینی جمع کیا حفصہ بنت عمر کی ابوبکر کو دی یا
اور اونکی پاس تا دم حیات اونکی رہا بعد اوسکی عمر کے مدت العمر اونکی پاس رہا پھر بعد وفات اونکی تردیک حضرت
اونکی بیٹی کے رہا قال الجیب الظریف اقول بفضل العزیز العلام ہرچند یہہ خلاصہ ناقص ہے اور لفظ
عقل اہل الیمامہ کہ مشکوۃ مین موجود ہے اوسکا ترجمہ شیخ عبد الحق نے در وقت قتل اہل یمامہ لکھا ہے
اور یہان اوسکی عوض بعد جنگ یمامہ کہا تا لوگ جانین کہ شیخین نے بعد قتل قاریونکی قرانکو جمع کیا تو اوسکا
اعتبار نہین لاکن یہہ دونو صنعتین ہمارے مدعا کو چندان منافی نہین تا خواہی نخواہی اسمین اولجھے
پڑین اقول بفضل العلی القوی اللطیف مجیب ظریف نی جو خلاصہ کو ناقص کہا سراسر نقصان عقل
عقل کا ہے اور خواہ نخواہ اولجھا ہے کیا یہہ نہین سمجھا کہ جن فقیر و نہین مشکوۃ کی کیفیت جمع کرنے
زید کے قرانکو مذکور ہے اوسکا خلاصہ جناب مستطاب مجتہد العصر و الزمان دام ظلہ نی تحریر فرمایا ہے
ہان البتہ اول مین جو خلیفہ اول کو اعراض جمع کروانی سے قران کے تھا اور بمقتضای کمال تورع کی جو
کہتا تھا کیف نفعل شیئا لم یفعلہ رسول اللہ یعنی کیونکر مین وہ کام کرون جو پیغمبر خدا نی نہین
کیا اور خلیفہ ثانی نے بار بار استدعا جمع کروانی کی کے اسکا ذکر ضرور نجانا لہذا اقلم انداز کیا اور اسے
اسکی جناب مستطاب نے خلاصہ حدیث کا لکھا ہے ترجمہ سارے عبارت حدیث کا نہین کیا ہے مجیب
ظریف عجب ناقص العقل ہے کہ اپنی ناقص سمجھا اور یہہ جو اوسنی کہا کہ ترجمہ لفظ مقتل اہل الیمامہ
کا شیخ عبد الحق نے در وقت قتل اہل یمامہ لکھا ہے اور جناب مستطاب نی بعد جنگ یمامہ
لکھا ہے مقام تعجب ہے کہ مجیب ظریف معنی اپنی حدیثونکی اور کلام اپنی علما کا نہین سمجھا اور محاورات

فہم ناقص مین اوسکو ہے

زبان عربی اور فارسی بلکہ ہندی سی بہی ناواقف ہی اور با اینہمہ ارادہ ایراد و اعتراض کا اپنی خصم پر
کرتا ہے بھلا عقل کو دخل ہے کہ جنگ یمامہ مین شیخین کب شریک تھی جو عین وقت قتل مین زید کو بلوا کے
فرمایش جمع کرنی قرانکی کرتی وہ تو مدینہ منورہ مین پڑی تھی اونکو جب خبر قتل قراء قرانکی پہونچی تو زید
کو بلوا کی قرانکی جمع کرنی کے فرمایش کے اور اگر بالفرض میدان جنگ مین شیخین اور زید مین ثابت بہی
بہی تو کب ثابت قدم رہتی اور ہوش و حواس جمع کروانی اور کرنی قرانکی اونکو کا ہیکو رہتی ولیکن
مثل ہوتا جو خیبر اور احد اور حنین وغیرہ مین ہوا تھا حاصل یہہ ہے کہ مقتل ظرف زمان ہی اور معنی اوسکے

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

واضع کی ہے مجیب عطریف ناحق اوجھتا ہی ❁ ہر کہ ما فولا دما زو بچہ کرد ❁ ساعد سیمین خود رنجہ کرد ❁ اوسکی حسب حال ہے **قال** المجیب العطریف یہان دریافت کرنا اسبا تکا چاہئی کہ یہہ حدیث سراسر مخل مستدل کے ہی کیونکہ اس سے یہہ بات نکلتی ہے کہ کتابت قرانکی مستحدث نہیں حضرت نے لکھنی کا حکم دیا تہا اور وہ پرچون اور پرزون مین لکھا ہوا منتشر جابجا تہا نہ اوسمین ترتیب تہی نہ ایک مصحف مین جمع تہا اس مقام مین بعض شراح مشکوۃ لکھتی ہین کہ اونمین کچہ آیۃ منسوخ التلاوۃ اور کچہ منسوخ الحکم بہی داخل تہی اسیواسطی ایک مصحف مین جمع ہنوا کہ اوس زمانہ تک احتمال نسخ اور ابدالکا باقی تہا **اقول** بفضل القوی اللطیف ظاہرا مجیب عطریف کو خلل دماغ ہے کہ اس حدیث کو مخل مستدل کہتا ہی نہین معلوم کہ حدیث مذکور جناب مستطاب کے مطلب کے مخل کسطرح پر ہوئی جناب موصوف نے یہان کہان فرمایا ہی کہ کتابت قرانکی مستحدث ہی اور مجیب عطریف نی یہہ جو کہا کہ حضرت نی لکھنی کا حکم دیا تہا اور وہ پرچون اور پرزونمین لکھا ہوا جابجا منتشر تہا نہ اوسمین ترتیب تہی نہ ایک مصحف مین جمع تہا مناقض ہے اوسکی قول کے جو آگی چل کے کہتا ہی کہ ہر سال حضرت جبرئیل حامل التنزیل رمضان المبارک مین تشریف لاتی تہی اور اسی ترتیب پر حضرت کی ہمراہ بطور مدارست کے تلاوت فرماتی تہی الی آخر ما قال بالجملہ مجیب عطریف کو مالیخولیا ہے کہ کلام متناقض کرتا ہے کبہی کہتا ہی کہ پیغمبر خدا کی حیات مین قران غیر مرتب تہا کبہی کہتا ہی کہ مرتب تہا اور حامل التنزیل اوسی ترتیب پر حضرت کی ہمراہ تلاوت و مدارست کرتی تہی اور مجیب عطریف نی یہہ جو کہا کہ بعض شراح مشکوۃ لکھتی ہین کہ اونمین کچہ آیۃ منسوخ الحکم ہی داخل تہی اسیواسطی ایک مصحف مین جمع ہنوا یہہ بہی کلام مجنونانہ ہے کسواسطی کہ قطع نظر اس امر کی کہ یہہ قول بہی صریح ہی کہ حیات پیغمبر خدا مین قران جمع ہنوا تہا قول مذکور آواز بلند پکارتا ہے کہ آیۃ منسوخ الحکم اور منسوخ التلاوت کا داخل ہونا سبب منتشر رہنی اور جمع ہنونی قرانکا ہی حال آنکہ یہہ امر خلاف واقع ہے کیونکہ اس قران مجموع و مروج و مرتب بترتیب عثمانی مین بہی ایات منسوخۃ الحکم داخل ہین غالبا مجیب عطریف قرانکو کبہی پڑہتا دیکہتا ہوتا تو ایسی لغوبات نہ لکہتا مثلا آیہ کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا الوصیۃ للوالدین والاقربین بالمعروف منسوخ الحکم ہی بآیہ میراث اور آیہ فاصفح الصفح الجمیل منسوخ بآیہ سیف ہی اور آیہ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین منسوخ بآیہ فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ ہی کما فی التقاریر

التلاوۃ اور کچہ منسوخ ہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور علی ہذا القیاس ناسیہ بجوی وغیرہ منسوخہ الحکم قرآن مین موجود ہین اگر آیات منسوخہ الحکم کا داخل ہونا
مانع جمع ہونی قرآنکا ایک مصحف مین کیون جمع کیا **قال** العجیب الظریف ہر جب زمانہ وحی کا منقطع
ہوا تو حقتعالی نی موافق اپنی سچی وعدہ انا لہ لحافظون کی خلفای راشدین کو جمع کرنیکا الہام کیا چنانچہ ان
حضرت کی بعد ابتدا اوسکی صدیق اکبر سی بمشورت حضرت عمر اور انتہا اوسکی حضرت عثمان پر بمشورت
حضرت امیر کی قرار پائی لاکن شیخین کے عہد مین بسبب کثرت حروب اور تجہیز جیوش اور رجوع مہمات کے
اگرچہ ایک مصحف مین جمع ہوا لاکن بدستور نامرتب رہا اور عثمین کیوقت مین ایک مصحف مین بہی جمع
ہوا اور ترتیب بہی پایا **اقول** بتوفیل العلی القوی اللطیف عجیب ظریف کی عادت ہی کہ دعوے
بلا دلیل اور تحکمات علیل کیا کرتا ہے شرکت اور مشورت جناب امیر علیہ السلام کی عثمان کی ساتھہ جمع
کرنی اس قران مروج مین ادعای بحت ہی سبحانک ھذا بہتان عظیم موجب داب مناظرہ کے
اثبات اسکا کتب امامیہ سی چاہئی سو کہان ہے اور یہ جو عجیب ظریف نی کہا ختمین کی وقت مین ایک
مصحف مین بہی جمع ہوا اور ترتیب بہی پایا دروغ بیفروغ ہی کسواسطی کہ بالاتفاق جمع اور ترتیب اس
قران مروج کی عثمانکی وقتمین ہوئی ہے عہد جناب امیر علیہ السلام سی اوسکو کچہ علاقہ نہین ہی کتب معتمدہ
سنیونمین بہی موجود ہی کہ اوس محرق القران نی اپنی عہد حکومت مین اسکو جمع کروا کی ملکونمین بہیجا اور سب
قرانونکو جلوا دیا کہ عجیب نی خود بہی اگی چلکی اسکا اعتراف کیا ہی اور یہ جو کہا کہ شیخین کے عہد مین بسبب کثرت
حروب وغیرہ کی نامرتب رہا اولا اس قولسی اوسکی بخوبی ثابت ہی کہ عہد شیخین تک قران نامرتب تہا اور قول
آیندہ مین عجیب ظریف نی جو کہا ہی کہ پیغمبر خدا کی ہمراہ حضرت جبرئیل مرتب پڑہتی تہی وال ہی مرتب ہوتے
پر دھل ھذا الا تناقض وتھافت اور ثانیا بڑا لطف یہ ہی کہ اس امر سی شیخین کی بیدینی اور اعراض
اونکا قرانسی ثابت ہوتا ہی کہ اون بزرگوارون نی قرانکو کہ اصل اصول ملت اسلامیہ اور مبنای احکام شرعیہ
ہی کبہی نہ دیکہا اور اوسکی ترتیب کیطرف ادنی التفات بہی نکیا نہین معلوم کہ تلاوت قران غیر مرتب کے
کیونکر کرتی تہی یا قرانکو کبہی پڑہتی ہی نہتی اور نماز تراویح مین کیا پڑہتی تہی اور اوسمین ختم قران کیونکر
کرتی تہی اور احکام شرعیہ کہانسی نکالتی تہی نکالنا احکام کا غیر مترتب سی متعسر ہے اور ثالثا بڑی
افسوس کا مقام ہی کہ باوصف ادعای حسبنا کتاب اللہ کی اول تو ابوبکر مقتضای کمال تورع کی جمع کروانے
قران پر راضی نہوتا تہا اور کہتا تہا کہ کیونکر مین وہ کام کرون جو پیغمبر نے نکیا کما فی کتب الستینہ من ابعد

باصرار

۲

۲۰

باجود اوسکے عمر رائگی ہوا تو زید سی کہ کاتب وحی تہا اور سب آدمیون پر علم قرائین غالب تہا جیسا کہ تجیب
فی حاشیہ مین استیعاب سی نقل کیا ہی قرانکو جمع کروایا باہیمہ پہلی تو اوس اعلم بالقران نی بی ترتیب
جمع کیا اور پہر اون خلفای وقت نی کہ مدعی خلافت نبی اور حکومت شرع محمدی تہی اوسکو بی ترتیب
و غلط رکہا مارہ برس سے زیادہ بادشاہت کی اگر ایک ایک آیہ ہر روز دیکہتی تو مرتب و صحیح ہو جاتا تہا
اس سی صاف ظاہر ہی کہ اون بادشاہونکو جیسا کہ اہلبیت سی عناد تہا ویسا ہی کچہہ قرانسی اعراض تہا اور نہ
اوس اصل اصول ملت اسلامیہ کی سخت پر ادنی التفات تو کرتی اور لا اقل اتنا تو کرتی کہ آنہہ پہر دن
اور رات مین ایک گہڑی قرانکی تصحیح کے لئی مقرر کرکی ایک ایک آیہ روز صحیح اور مرتب کر لیا کرتی
آخر کہانا بہی تو کہاتی ہونگی رآنکو سوتی بہی ہونگی عجب بات ہی کہ کثرت حروب اور تجہیز جیوش اور رجوع مہمات
نی فرصت کہانیکی اور سونیکی تو دی لکن تصحیح اور ترتیب قرانکی واسطی ایک گہڑیکی آنہہ پہر مین فرصت نہ ہوئی
بالجملہ سینونکی بڑی پیرون نی ثقلین سے خوب تمسک کیا اور وصیت پیغمبر خدا پر کماحقہ عمل کیا ۵
مرحبا شاباش ای حزب خدا کی آفرین ۵ نہین معلوم کہ سینونکی عقل پر کیسی پتر پڑی ہین کہ ایسی ظاہر باتین نہین سمجہتے
ہین اور بیہودہ باتین بناتی ہین ۵ جز کتاب اللہ و عترت زاحمد مرسل نماند * یادگاری کو تو ان تا روز محشر
داشتن * قال المجیب الظریف اور یہہ ترتیب مطابق لوح محفوظ کی ہے کہ اسلامی بیبی کو دخل نہین سوا اسکے
کہ ہر سال حضرت جبرئیل عالم التنزیل رمضان المبارک مین تشریف لاتی تہی اور اسی ترتیب پر حضرت کی ہمراہ بطور
مدارست تلاوت فرماتی تہی یہان تک کہ عام رحلت مین آیہ انہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین
یدیہ و لا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید دو مرتبہ ائی اور وہی ترتیب حضرت کی تعلیم سی بہت صحابیونکو یاد تہی اوسی کی موافق
عثمان کے عہد مین قران مرتب ہوا سو دعوی بلا دلیل بلکہ علیل ہے کسواسطی کہ جب قران مروج عثمانی
وقتین مرتب ہوا تو مطابق اوسکی ترتیب کا لوح محفوظ سی کیونکر ثابت ہوا وحی تو منقطع ہو چکی تہی

قال المعترض الفاضل الاریب اور یہہ ترتیب مطابق لوح محفوظ کی ہے دویم یہہ کہ اسلامی بیبی کو دخل نہین سیوم یہہ کہ ہر سال حضرت جبرئیل ماہ رمضان مین اگر اسی ترتیب پر حضرت ہر سو لحذا آکی ساتہہ مدارست کیا کرتے تہی چہارم یہہ کہ وہی ترتیب حضرت کی تعلیم سے بہت صحابیونکو یاد تہی اوسی کی موافق عثمان کے عہد مین قران مرتب ہوا سو دعوی بلا دلیل بلکہ علیل ہے کسواسطی کہ جب قران مروج عثمانی وقتین مرتب ہوا تو مطابق اوسکی ترتیب کا لوح محفوظ سی کیونکر ثابت ہوا وحی تو منقطع ہو چکی تہی

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

[illegible] اصحاب اور علما بھی سیوطی کی ایسا ہی کہتی ہیں

ف

اتقان سیوطی

میں عایشہ سی روایت ہی کہ سورہ احزاب کی آیتیں زمانہ پیغمبر خدا میں دوسو تھیں جب عثمان نی قران لکھوایا تو اتنی رہیں کہ اب موجود ہیں اور یہی اتقان میں زرین سی مروی ہے کہ ابی بن کعب نی اوسنی پوچھا کہ سورہ احزاب کی کتنی آیتیں ہیں یعنی کہا کہ بہتر یا تہتر آیتیں ابی بن کعب نے کہا کہ سورہ احزاب سورہ بقر کے برابر تھی اور ہم آیہ رجم کو اوسمیں پڑہتی تھی میں پوچھا کہ رجم کو کونسی آیت ہی ابی بن کعب نی کہا الشیخ والشیخۃ زنیا فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور اس روایت کو حاکم نے مستدرک میں صحیح الاسناد کہا ہی اور تفسیر مدارک میں بھی یہہ روایت مذکور ہے اور شرح بزدوی میں ہے کہا عمر نی پڑہا ہمنی آیہ رجم کو اور یاد کیا اوسکو اور عایشہ سی مروی ہی کہ آیہ رجم بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہی جاتی تھی اور تفسیر درمنثور سیوطی میں ابن عمر سی مروی ہی کہ کوئی یہہ نہ کہی میں سب قران پڑہا اور سیکہا وہ کیا جانتا ہی کہ سب قران کتنا ہی کسو بھلی کہ بہت قران جاتا رہا ہی بلکہ یہہ کہی کہ جو ظاہر اوسموجود ہی اوسکو میں سیکہا اور اتقان میں مالک سی مروی ہی کہ جب اول سورہ برات ساقط ہوا ساتھہ اوسکی بسم اللہ بھی ساقط ہوئی اور یہہ امر بخوبی ثابت ہی کہ سورہ برات طول میں برابر سورہ بقر کے تھی اور حاکم نی مستدرک میں ابوسلمہ سی روایت کی ہی کہ ابونضرہ نی کہا کہ میں ابن عباس کے سامنی پڑہا فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی تو ابن عباس نے کہا قسم بخدا کی کہ خدا نی اس آیہ کو اسیطرح نازل کیا ہے اور حاکم نی اسکو صحیح الاسناد کہا ہی اور حافظ ابن مردویہ نی عبداللہ ابن مسعود سی روایت کی ہے کہا ہم عبداللہ ابن مسعود نی ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی عہد میں پڑہتی تھی یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس اور یہی حافظ مذکور نی عبداللہ ابن مسعود سی روایت کی ہے کہ ابن مسعود یوں پڑہتی تھی وکفی اللہ المومنین

Presented by: Rana Jabir Abbas

@yahoo.com
jabir.abbas@

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

حضرت جبرئیل عامل التنزیل قبل ہجرت جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ کی جو مکہ معظمہ مین مدارست قرانکی
بموجب قول مجیب عطریف کی اسی ترتیب عثمانی پر کرتے تہی تو پہلی سورہ بقر اور سورہ آل عمران اور
سورہ نسا اور سورہ مائدہ کیونکہ یہہ سب سورتین مدنی ہین اور نزول مین سورتون یکسی متاخر اور ترتیب
عثمانی مین مقدم ہین قبل نزول اون سورتونکی اونکی مدارست کرتی ہونگی اور قبل نازل کرنی خدا کی اپنے
طرف سے نہ بہتی ہونگی اور یہہ برخلاف امانت اوس امین وحی الٰہی کے ہی بالجملہ مدارست حضرت جبرئیل کے
ترتیب عثمانی پر ثابت نہین ہوتی تو تیسرا دعوی بھی مجیب کا ثابت نہوا اور جو تہا دعوی مجیب عطریف
کا وہی ترتیب حضرت کی تعلیم سے بہت صحابیونکو یاد تہی اوسیکی موافق عثمان کی عہد مین ملاکم وکاست قران
مرتب ہوا غلط محض ہے کئی وجہونسے **اولاً** اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ تعلیم اس ترتیب کے صحابیونکو کرتے
تو موافق عقیدہ سنیونکی لازم تہا کہ ابوبکر وعمر کو سب سے پہلی تعلیم ارتے اور ان دونو کو یہہ ترتیب ضرور یاد
ہوتے کہ تقرب اور مصاحبت ان دونو کی بقول سنیونکی سب صحابسی مراتب زیادہ تہی و ای اسکی سنی روایت
کرتے ہین کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے ما صب اللہ شیئا فی صدری الا وقد صببتہ فی صدر ابی بکر
یعنی جو کچہ خدا نے مجکو تعلیم کیا ہے وہ سب مینی ابوبکر کو تعلیم کیا ہے اور جو علوم اولین وآخرین علام الغیوب نے
مجکو دئی ہین مینی ابوبکر کو دی ہین اسصورت مین لازم تہا کہ ترتیب عثمانی ابوبکر وعمر کو ضرور یاد
ہوتے حال انکہ ہرگز یاد نہی اگر یاد ہوتے تو زید سی دوسری پر قران کو کیون جمع کرواتی اور **ثانیاً**
عجیب عطریف اپنی حواس کو جمع کرکے یہہ تو بتاوی کہ وہ صحابہ جنکو حضرت کی تعلیم سے ترتیب عثمانی
یاد تہی شیخین کے وقتین کہان گئی تہی کہ شیخین کو ترتیب واقعی مطابق لوح محفوظ کی نہ بتائی اور شیخین کو
اور اوسوقت کی اصحاب کو اور مومنونکو ترتیب زید پر کہ خلاف لوح محفوظ کی تہی قران غلط پڑہوایا۔
اور **ثالثاً** مجیب عطریف یہہ بہی بتاوی کہ وہ اصحاب جنکی یاد کی موافق عثمان کی وقتین قران مرتب ہوا
آیا وہی اصحاب تہی علسی زید بن ثابت اور عمر نی قرانکو لیا اور جمع کیا یا دوسری اونکی سوا تہی اگر ایک
ہی تہی تو عجب لطیفہ ہے کہ اونہون نی زید اور شیخین کو اور ترتیب سی خلاف لوح محفوظ کی قران بنا دیا
اور عثمان کو موافق لوح محفوظ کی ترتیب کرنا سبحان اللہ کیا عدالت ہے اور اگر یہہ اصحاب عثمان نے
سوا ئی اصحاب عمری اور زیدی تہی تو ان اصحاب عثمان نے ان شیخین کے وقتین کیون ترتیب واقعی کو ظاہر
کیا اور کاہین سے تیں ڈالکی مینی رہے کہ قرانکو غلط پڑہوانا اونکی نزدیک ثواب تہا اور **رابعاً** مجیب عطریف

فی حاشیہ تہذیب میں زید کو کاتب وحی اور اعلم بالقران لکھا ہے نہیں معلوم کہ زید کیسا اعلم بالقران تھا کہ
ترتیب واقعی موافق لوح محفوظ کے اوسکو یاد تھی ورنہ ابوبکر و عمر کو ویسا ہی مرتب کر دیتا اس سے
ظاہر یہ ہی کہ اسکو پیغمبر خدا نے ترتیب واقعی تعلیم کی تھی نہیں تو اوسکو یاد ہوتی جب زید کو کہ اعلم بالقران اوسکو
مجیب کہتا ہی یاد نہوی تو پھر تعلیم کرنا پیغمبر خدا کا ترتیب قرانکی دیگر اصحاب کو نہ زید کاتب وحی کو نہایت
طریف ہے اور خامساً اتقان سیوطی میں ہی کہ ترتیب سورتون قرانمین اختلاف ہی کہ آیا توقیفی ہی
یا اجتہادی صحابہ سے جمہور علما اسی پر ہین کہ اجتہادی صحابہ ہی اور منجملہ دلایل جمہور کے مختلف ہونا مصحفون
سلف کا ہے ترتیب سورتونمین بعض نے اوسکو ترتیب نزول کے موافق ترتیب دی جیسا کہ مصحف علی کا ہے
پہلی اوسمین اقرا پھر مدثر پھر نون پھر مزمل پھر تبت پھر کورت پھر کویر اور اسیطرح آخر تک اور مدنے تک
اور مصحف ابن مسعود مین پہلی سورہ بقر پھر نسا پھر آل عمران پھر اعراف پھر انعام پھر مائدہ الی آخر تک انفال
اور مصحف ابی کعب مین پہلی سورہ الحمد پھر بقر پھر نسا پھر ال عمران الی آخر تک انفال ابن حجر نی کہا کہ ظاہر اسکا
یہہ ہی کہ اصحاب ترتیب سورتونکی اپنی اجتہاد سی کرتے تھے انتہی اب مجیب ظریف تھوڑسی عقل کہین سے
مانگ لی اور سمجھی کہ اگر پیغمبر خدا اصحابکو ترتیب قرانکی تعلیم کرتے تو اصحاب اوسمین اختلاف نکرتی اور
قران عبداللہ ابن مسعود اور ابی بن کعب کہ یہہ بھی اصحاب سے ہین ترتیب مین مختلف ہوتی اور
یہہ بھی سمجھی کہ عہد خلیفہ اول مین کہ زمانہ پیغمبر خدا سی قریب تھا زید وغیرہ کسی صحابی کو ترتیب سورتونکی
معلوم اور یاد نتھی اگر پیغمبر خدا نی ترتیب سورتونکی اصحابکو تعلیم کے ہوتی اور اصحاب کو یاد ہوتی تو زید بھی
اوسی ترتیب سی شیخین کو جمع کر دیتی بلا پھر عہد عثمان مین کہ زمانہ پیغمبر خدا سی بعید تھا اور اکثر قراء اور حفاظ
شہید ہو چکی تھی ترتیب سورتون اور چھ ہزار کئی سو آیتونکی کیونکر معلوم اور یاد ہونا ممکن ہو سکتا ہے عاقل
کلام موافق ہونا ترتیب عثمانی کا لوح محفوظ سی ادعای بحت اور دعوی بلا دلیل ہے اور مرض سورفہم کا کیا
علاج ہی اور فذلکہ کلام یہہ ہی کہ سب کی سب دعا مجیب ظریف کی بیہودہ منثور ہوئی فیا اولی الالباب النظر
فیہ لئلا یغتر واحذروا من الجدل والاعتساف **قال** المجیب الظریف اب یہہ وہی قران ہے
بعینہ اسمین شیعونکو بھی مجال انکار نہیں کیونکہ فاضل طبرسی مجمع البیان مین اس باتکو یون تصدیق کر رہا ہے
کر ذکر السید الاجل المرتضی علم الہدی ذو المجدین ابو القاسم علی بن حسین الموسوی ان القران
کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجموعا مؤلفا علی ما ہو علیہ الان

واستدل علی ذلک بان القرآن کان یدرس ویحفظ جمیعہ فی ذلک الزمان حتی عین علی
جماعۃ من الصحابۃ فی حفظھم وانہ کان یعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ویتلی
علیہ وان جماعۃ من الصحابۃ کعبداللہ بن مسعود وابی بن کعب وغیرھما ختموا القرآن
علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ عدۃ ختمات وکل ذلک بادنی تامل یدل علی انہ کان مجموعاً
مرتباً غیر منشور وہ ومکتوب وذکر ان من خالف من ائمۃ والحشویۃ لا یعتد بخلافھم
فان الخلاف مضاف الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا اخباراً ضعیفۃ ظنوا صحتھا لا یرجع
بمثلھا عن المعلوم المقطوع علی صحتہ **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف اولاً مخفی نہین کہ
مطلب اس عبارت سے مجیب غطریف کا یہی ہے کہ یہہ قران مروجی وہی قران ہے جو حضرت کے وقت مین
جمع اور مرتب ہوا اور استدلال اس دعوی پر عبارت مجمع البیان سے طرہ استدلال ہے کسواسطے کہ
عبارت مجمع سے یہہ امر ثابت نہین ہوتا اور وہ جو دعوی جو مجیب غطریف نے کیا ہے کہ یہہ قران جمعا نے
وہی قران ہے جسکی جانب نزول حضرت جبرئیل پیغمبر خدا کی ساتھہ ہر سال ماہ رمضان مین
مدارست کرتی تہی اور یہی ترتیب وہی لوح محفوظ کے ہی اور یہی ترتیب حضرت کی تعلیم سے
بہت صحابیونکو یاد تہی اوسیکی موافق عثمان کی عہد مین بلا کم وکاست قران مرتب ہوا اور کمی بیشی
کو اوسمین دخل نہین اور عہد شیخین مین اس ترتیب کی موافق نہ تہا بلکہ نامرتب تہا کما سبق اگر ان دعووں
پر استشہاد بعبارۃ شہادۃ الضب علی دبہ ہی کسواسطے کہ عبارت مذکور سے بنحو من الانحاء ثابت نہین
ہوتا کہ ترتیب قران عثمانی کے مطابق لوح محفوظ کے ہی اور یہہ بہی ثابت نہین ہوتا کہ ہر سال ماہ
مبارک مین حضرت جبرئیل پیغمبر خدا کی ساتھہ بہی ترتیب عثمانی پر مدارست کیا کرتی تہی اور یہہ بہی ثابت
نہین ہوتا کہ پیغمبر خدا کے تعلیم سے بہت صحابیونکو یہی ترتیب یاد تہی اوسیکی موافق عثمان کی عہد مین
بلا کم وکاست قران مرتب ہوا البتہ عبارت مذکور مین یہہ تو مصرح ہی کہ عبداللہ بن مسعود اور ابی بن
کعب وغیرہما نی کئی ختم قرانکی حضرت کی حضور مین کئی تہی اسصورت مین استشہاد مجیب غطریف کا
عبارت مذکور سے مغلطہ بحت اور صرف دہوکا دینا ہے اور ثانیاً سلمنا کہ قران ترتیب عثمانی پر
حضرت کی عہد مین موجود تہا پہر ہمکو کیا ضرر اور مجیب غطریف کو اوسکی موجود ہونی سے اوس عہد مین
کیا فائدہ شاید مجیب کے نزدیک موجود ہونا قران مرتب عثمانی کا عہد کرامت مہد پیغمبر خدا مین باعث

علانی

جلالی سب قرانون کا ہوا سبحان اللہ کیا فہم و دانائی مجیب عطریف کا ہی مجیب عطریف یہہ
تو بیان کری کہ عبارت مجمع البیان کی جو وہ سند مین لایا ہی اوسمین مصرح ہی کہ قران عبداللہ
بن مسعود اور ابی بن کعب اور جماعت دیگر اصحاب کی سکے ختم حضور پیغمبر خدا مین ہوئی تہی پھر یہہ قران
اصحابیون کی جنکی مدارست پیغمبر کے حضور مین ہوا کرتے تہی انکی جلائی کے وجہ مجیب عطریف کی اور اوسکے
عثمانکی نزدیک یہی ہوگے کہ وہ سب قران سنی ہوئی اور مقبول پیغمبر خدا کی تہی اور وجہ بیچ رہی اوسنہ
جلائی جالی قران ترتیب عثمانی کے مجیب اور عثمانکی نزدیک یہی ہوگی کہ وہ پیغمبر خدا نی نہین سنا تہا
اور نہ وہ مقبول ہوا تہا لازم برین فہم و دینداری مجیب حضرت عثمان اور ثالثا جو طعن الحق کا عثمان محرق
القران پر جلوانی قرانون منزل من اللہ کا ہی سو وہ بحالہ باقی ہے وجود ترتیب عثمانی سی حضرت کے
عہد مین طعن مذکور کسیطرح دفع نہین ہوتا مجیب عطریف ناحق تضیع کاغذ و روشنای کرتا ہے اور
رابعا سانہہ قطع نظر کے اس باتسی کہ وجود ترتیب عثمانی کا حضرت کی عہد مین بوجوہ چندکہ قبل سابق مین
مذکور ہوئین ثابت نہین ہوتا اگر بنجاطر مجیب عطریف کے مسلم رکہا جاوی کہ ترتیب عثمانی پیغمبر خدا کی
عہد مین موجود تہی اور مدارست اوسکی بقول مجیب عطریف کے ہوا کرتی تہی تو اوسکی شیخین کے لیے
بڑی قباحت لازم آویگی کسواسطی کہ اسصورتمین بالیقین شیخین کو کہ سنیونکی عقیدہ مین تقرب اونکا
پیغمبر خدا کی ساتہہ بڑہا ہوا تہا اس ترتیب پر اطلاع ضرور ہوگی بلکہ وہ شریک مدارست ہی ہوا کرتے
ہونگی پھر باوجود موجود ہونے اس قران عثمانی مجموع اور مرتب کی شیخین نے زید بن ثابت کو دوسرا قران کیون
جمع کروایا لیا دونو کو اوس قران مقبول خدا و رسول مقبول سی انکار اور انحراف تہا اور اونکو اسی حال
ذبیحہ عقیدہ کا جو بیچ منظور تہا اگر ایسا تہا تو شیخین سنیونکا خلوص اور اخلاص خدا و رسول کے ماہ
قابل تحسین اور آفرین کے ہی اور خامسا مجیب عطریف یہہ تو خیال کری کہ اگر بقول مجیب عطریف کے
قران مرتب و مجموع ترتیب عثمانی حضرت کی عہد مین موجود تہا تو ان ابن مسعود اور قران ابی بن کعب
وغیرہما بہی تو بلاشبہہ موجود تہی اور ان قرانونکی ختم بہی کی حضرت کی خدمت مین ہوئی تہی اس سے
ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نی سب ترتیبونکو رہنی دیا اور ترتیب ابن مسعود اور ابی بن کعب
وغیرہما کو نہ جلوایا اور حال التنزیل حضرت جبرئیل علیہ السلام نی بہی مشورہ اونکی جلوانیکا نہ دیا اور
خدای تبارک و تعالی نے بہی حکم اونکی جلوانیکا نکیا اور حرف اختلاف قرانین کسیکو نہوا اور تدبیر

دفع خوف اختلاف آیندہ کی کسی کو نہ سوجھی محرقہ نوا اور تدبیر یہی اوسکی سوجھی تو سوا جلوانی قرانون
منزل من اللہ کی کوئی نسوجھی ظاہرا بدعت مجیب عطریف کی عثمان محرق القران خدا اور رسولخدا اور جبرئیل
امین سے زیادہ تر دقیق النظر اور دانا بمصالح خلق اور واقف بعواقب امور تھا جو قرانوکو بخوف اختلاف
آیندہ جلوایا اور مجیب عطریف بھی اپنی فہم میں خدا اور رسولخدا اور جبرئیل امین سے اعلم ہے کہ تحسین عثمان نے
قرانوکی جلوانے پر کرتا ہے بالجملہ قرانوکو جلوانا عثمانکا بخوف اختلاف کی قرانمیں سخن سازی مجیب
عطریف کی ہے اور بدولت کج فہمی مجیب عطریف کی یہ طعن عثمان محرق القران پر خوف جم گیا شد مضاف
اور بدترین سیئات محرق القران ہوا بالکال تجبر ہے کہ محرق القران نے باوصفیکہ اکثر سنت ابوبکر پر
چلتا تھا یعنی کیون اوسکی سنت کو چھوڑا ابوبکر تو براہ تورع کرتی قرانمیں باوصف اصرار عمر کے کہتا تھا
کیف نفعل شیئا لم یفعلہ رسول اللہ کیونکر میں اوس کام کو کرون جو پیغمبر خدا نے نہیں کیا اور محرق
القران نے جلوانی قرانون منزل من اللہ میں کہ پیغمبر خدا اور خدای تبارک وتعالی نے اونکی جلوانیکا
حکم نہیں دیا تھا مثل ابوبکر کے نہ کہا کیف نفعل شیئا لم یفعلہ رسول اللہ اور اون سبکو جلوانا
ثابت بدعت مجیب عطریف اور اوسکی خرابی کی محرق القران پیغمبر خدا سے اعلم بلکہ خدای پیغمبر سے اعلم
تھا اور العیاذ باللہ منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ پر تفوق رکھتا تھا استغفر اللہ لا حول ولا قوۃ الا
باللہ بالجملہ حق تو یہ ہے کہ عقل وفہم امر خدادادی ہے ہر کسی نہیں کہ فرقہ کسبیہ کو کسب سے ملجا
کرے بہرحال خاص وعام کان کھول کر سن لین کہ فرقہ حقہ اثنا عشریہ کی نزدیک یہہ قران مروج
اور جنسی قران کہ محرق القران فی جلوانی سب منزل من اللہ اور واجب التعظیم ہین اہانت اور استخفاف
اونکا گناہ کبیرہ ہی اور جلانا اونکا باعث احراق نار جحیم ہے جیسا کہ جناب مستطاب مجتہد العصر
دام ظلہ نے جواب استفتا مین ارقام فرمایا ہی فرقہ حقہ امامیہ کا دین تمسک بثقلین ہے قران شریف
اور عترت طاہرہ دونو متمسک الحق کے ہین مثل ایسے سینوکی کہ جناب سیدہ علیہا السلام کو ایذا
دینا برخلاف حکم پیغمبر کے کما فی صحاحہم اور قرانوکو جلوانا اونکا تیرہ درونی سے دیرہ تھا اور
سنی لوگ اپنی ایمہ کے سنت کو محکم پکڑی ہوی ہین کہ تقویب اپنی اماموں کے استخفاف ثقلین مین
کرتے ہین اور خاص وعام یہہ جان لین کہ سینوکی نزدیک سوای قران مروج کے کہ عایشہ بنت
ابوبکر اور عبداللہ بن عمر کے عقیدہ مین ناقص ہے کما مر مزکب السنیۃ سب کی سب

قران

قران مشکوک اور قابل حلاسیلی ہین یہانتک کہ قران ابن مسعود اور ابی ابن کعب کا جنکی مدارست
پیغمبر خدا اور حامل التنزیل کے روبرو مکرر ہوی تہی اور وہ قران جو معمول بہ خلیفہ اول و ثانی کا تہا مشکوک
اور سوختنی ہین کما اقرر بہ المجیب الظریف مرار بالکلیہ مجیب عطریف کی کیا اوندہی سمجہ ہے
کہ عثمانکو طعن احراق قرانہی بچانا چاہتا ہے اور اپنی سوء فہم سی شخین کو طعن جہل بالقران الصحیح اور
عمل بالقران المشکوک مین پہنسا تہا ولنعم ما قیل ؎ دشمن دانا کہ بی جان بود * بہتر از ان دوست
کہ نادان بود * قال المجیب الظریف اے صاحب حق الیقین اور جناب امام المتشیعین کو نسبت حضرت
امیر کے الزام قران چہپانیکا اور نسبت جناب عثمانکی الزام فرقان حلانیکا باقی رہا فالحمد للہ
؎ خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است * مدوشود سبب خیر گر خدا خواہد اقول بالفضل العلی القوی
اللطیف الزام حلانی قرانونکا عثمان محرق القران پر تو قدیم سے ثابت ہی اور اب مجیب عطریف نے
بہی مزید اوس الزام کو عثمان پر جما دیا کہ سب قرانون منزل من اللہ کو اپنی زعم فاسد مین مشکوک القرانہا
ٹہرا کر اقرار کیا کہ محرق القران تی اون سبکو جلوا دیا فالحمد للہ ؎ خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است *
مدوشود سبب خیر گر خدا خواہد * اور نسبت الزام چہپانی قرانکی طرف جناب امیر علیہ السلام کے بناہ
سجدہ کیا ممکن ہے کہ کوی مسلمان کرسکی اور عبارت حق الیقین ہی جو مجیب عطریف فی بخابت نقل کیے
اور ہمنی اوسکو صحیح کرکے لکہا ہے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نی قرانکا اظہار کیا اور
مسجد مین باواز بلند مجمع صحابہ مین کہا کہ مینی قرانکو جمع کیا ہے قیامت کے دن نہ کہنا کہ ہمکو معلوم
نہا لاکن عمر نے بمقتضاے نفاق دورلی نکے اوسکو رد کیا اور کہا کہ ہمکو تمہاری قرانکی احتیاج
نہین ہم نہین لیتی ہصورت مین عبارت حق الیقین سے چہپانا قرانکا حضرت امیر علیہ السلام
کی طرفسی سمجہنا سوای جنون اور اختلاط عقل مجیب عطریف کی کوئی محمل صحیح نہین رکہتا کسواسطی
کہ عبارت مذکور یہی تو الزام رد کرنے قرانکا عمر پر واضح ہے نہ الزام چہپانی قرانکا جناب امیر پر
کسواسطی یہہ تو ظاہر ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام اپنی قرانکا اعلام اور اعلان کرین اور عمر
اوسکی جواب مین کہی کہ تمہاری قرانکی ہمکو احتیاج نہین اور اوسکی اذنا سب اوسکی سنت کو پڑین
اور قران جناب امیر کو نہ لین تو جناب امیر کا کیا قصور مجیب عطریف کے اس اوندہی سمجہ کا کیا
ٹہکانا ہے کہ الزام چہپانی قرانکا جناب امیر علیہ السلام کے عبارت حق الیقین سے سمجہا

Presented by: Rana Jabir Abbas

حاشا و کلا کہ کوئی مسلمان نسبت الزام بی اصل کے طرف امام معصوم کی کری ہان مجیب غطریف کہ
سنت عمر پر چیتا ہے بموجای مصرع مذکور ۵ ازکورہ ہمان برون تراود کہ دروست * اپنی دلکی پھپھولے
توڑتا ہی اور اظہار اپنی مافی الضمیر کا کرتا ہے حق تو یہہ ہی کہ جب اوسکی پیرنی روز حدیبیہ کے پیغمبر خدا کے
نبوت مین شک کیا اور اعتراضات پیغمبر خدا پر کئی کما فی کتب السنیہ تو مرد و سنی ایسی بڑی پیر کے جو کچھ
ظہور مین آوی تھوڑا ہی مگر اوسکو چاہیئی کہ اگر اوعا مسلمان ہونیکا رکھتا ہے تو ارشاد فیض بنیاد اوس
والا خطاب کا کہ وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى شان اوسکی ہے یاد رکھی کہ علی ساتھہ حق
کی ہین اور حق ساتھہ علی کے ہی اور حق علی کے ساتھہ پھرتا ہی حدیہر کو علی پھرتی ہین کما فی صحاح السنیہ جس
صورت مین کہ حق مثل سایہ کے ساتھہ اوس جناب کی پھرتا ہی تو الزام جہانی قرانکا اوس جناب کے
طرف کسی طرح عاید نہین ہوسکتا گو کوئی شقی اپنی شقاوت اور نفاق باطنی سی اپنی زعم باطل مین الزام دیا چاہے
اور مجیب غطریف نی لفظ امام المتشیعین کا جو لکھا غالبًا اوسکو معنی شیعہ او متشیع کی کہ اطفال متشیعہ خوان
بھی جانتی ہونگی نہین معلوم ورنہ لفظ مذکورہ کو کہتا صاحبان طبع سلیم سنین فی القاموس شیعۃ الرجل
بالکسر اتباعہ و انصارہ و الفرقۃ علی حدۃ و یقع علی الواحد و الاثنین و الجمع و المذکر
و المونث و قد غلب ھذا الاسم علی کل من یتولی علیًا و اھلبیتہ حتی صار اسما لھم خاصۃ
و تشیع الرجل ادعی دعوی الشیعۃ یعنی شیعہ نام ہی خاص اون لوگونکا جو دوست رکھین
علی اور اہلبیت کو اور متشیع وہ شخص ہے جو ادعا کری شیعہ ہونیکا او شیعہ نہوا اور صراح مین ہی تشیع شیعہ
ہونیکا دعوی کرنا اور آپکو شیعہ ظاہر کرنا او شیعہ ہوا داران او ر دوستداران اولاد فاطمہ ہین رضی اللہ
عنہم اور منتخب اللغات مین ہے غالب ہوا عرف مین نام شیعہ کا اون لوگونپر کہ دوست رکھین
علی ابن ابیطالب اور اونکی فرزندونکو رضی اللہ عنہم اور پیروی اور متابعت اونکی کرین انتہی اب ان تصریحات
اہل لغت سی واضح ہے کہ شیعہ نام فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کا ہے چنانچہ اہل سنت بھی اپنی کتابون
مین امامیہ کو بلفظ شیعہ ہی یاد کرتی ہین بلکہ مجیب غطریف نی بھی اسی رسالہ مین جابجا امامیہ کو شیعہ
ہی لکھا ہے مثلا قول اول مین لکھتا ہے اور بر تقدیر تسلیم ملازمان والا سی استفادہ کیا جاتا ہے
کہ حضرات شیعہ کی زعم مین خلیفہ اول کا قران جمع کیا ہوا صحیح اور معتبر تہا یا نہین آہ اسصورت مین مجیب
غطریف کو لفظ امام الشیعہ لکھنا تہا نہ امام المتشیعین کیسواسطی کہ بموجب تصریحات ارباب لغت کے

متشیع

Presented by: Rana Jabir Abbas

متبتع سنی لوگ ہین کہ زبانسی دعا شیعہ ہونیکا کرتی ہین اور حقیقت مین شیعہ علی نہین ہین بروف
ین شیعہ کہلاتی ہین نہ تابع اور پیرو علی کی ہین بلکہ پیرو ابوبکر وعمر اور ابوالحسن اشعری اور ابومنصو
ماتریدی اور ابوحنیفہ کوفی اور شافعی اور مالک اور ابن حنبل اور ابویوسف اور زفر کے ہین اور کیذب
و دروغ دعوی شیعہ علی ہونیکا کرتی ہین کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون تو مصورین
لفظ امام المتشیعین کے معنی یہہ ہوئی کہ امام سنیونکی اور یہہ معنی حقیقت مین صحیح ہین کہ جناب مستطاب
واقع مین امام سنیونکی بہی ہین لکن غالبا یہہ معنی ناپسند اور غیر مرضی مجیب خطرنف کی موکی بہر ایسا لفظ
لکہنا دلیل اوسکی جہالت کی بس ہے **قال** المجتہد العلام العریف اور روایت انس بن مالک مین مذکور
ہی کہ عثمان نی اون صحف کو حفصہ سی منگوالیا اور وعدہ کیا کہ بعد نقل لینی کی واپس کرونگا جب عثمان
نی قرانکو جمع کروایا تو اون صحف کو حفصہ کی پاس بہیجدیا اور اپنی قرانکا ایک ایک نسخہ اطراف ممالک مین
بہیجا اور حکم کیا کہ سوای اس قرانکی جو کچہہ کسی صحیفہ یا مصحف مین ہو اوسکو جلادین **قال** المجیب الخطرنف
اقول الفضل العزیز العلام یہہ خلاصہ اوپر ہی ناقص ہے اسکی پوری بیان کرنی مین اگرچہ فی الجملہ طول
ہی لاکن بحکم ؎ جسقدر ہوی دراز اسکو ضمم ہونی دی ؎ سنبل یا نکو بڑہ جلینی ندی گیسوسی ؎ منظور
اور قبول حاصل مضمون روایت انس کا یہہ ہی کہ شامیون جب جہاد ہونی لگا تو حذیفہ بن الیمان پاس
جناب عثمانی اگر فریاد و فغان کرنی لگی کہ یا امیر المومنین لوگون نی قرارت مین اختلاف ڈال رکہا ہے
سو اس امت کو تباہ نہ ہو کہ یہہ اوسمین اختلاف نکرنی پاوین جیسا یہود اور نصارانی اپنی کتابون مین اختلاف
کیا تب جناب عثمانی اون صحیفونکو ام المومنین حفصہ کی پاس سی مستعار لیا اور زید بن ثابت اور
عبداللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبداللہ بن حارث کو فرمایا کہ ان صحیفونکو مصاحف مین لکہو
اور عند الاختلاف زبان قریش کو مقدم رکہو کہ قران اونکی زبان پر اوترا پہر جب اون لوگون نی اسیطرح
کیا تب حضرت حفصہ کا صحیفہ واپس ہوگیا اور اون مصحفونمین ایک ایک مصحف ہر ایک ملکونمین بہیجا اور
اسوی کو علی اختلاف الروایتین جلانی یا مہاڑنیکا حکم دیا انتہی سرقات مین لکہا ہی کہ مراد ما سوا سے
منسوخ التلاوت ہی سبحتہ نے نی کہا کہ سات مصحف لکہوائی تہی ایک مدینہ مین رہا ایک مکہ مین یا قی
پانچ کو شام اور یمن اور بحرین اور بصری اور کوفہ مین بہیجا شیخ عبد الحق افادہ فرماتی ہین کہ قران
بین باری جمع ہوا تہا ایکمرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی رو برو لاکن نہ مصحف واحد مین اسکا سبب گذر چکا

اور ایکمرتبہ صدیق اکبر کے عہد میں اس اندیشی سی کہ مبادا کچھہ ضایع ہوجاوی لکن بی ترتیب رہا اور ایکمرتبہ
حضرت عثمان کی عہد میں اس خوفسی کہ قرانمین اختلاف نہ پڑی حضرت علیمرتضی شیر خدا اکثر فرمایا کرتے
کہ واللہ عثمان نی کیا خوب کام کیا اور اگر اوس سے یہہ کام انصرام نہوتا تو مین سرانجام دیتا پس اس
حدیث اور اوسکی شرح سنی ثابت ہوا کہ یہہ امر جلیل انشان بہترین حسنات جناب عثمان ہی اور وہ محرق القران
نہین بلکہ محرق ماسوی القران ہین کہ جو باعث اختلاف کا تہا یہی داغ ہی دشمنون کے دلونپر کہ جس بعد اسکے
دخل وتصرف کو گنجایش نرہی اور مثل توریت اور انجیل کے نسخی مختلف قرا کی ہاتہہ نہ آئی کہ کچھہ دانو
جلتا ہ بمیرتا پر ہی ای حسود کین رخبت * کہ از شقت او خبر بمرگ نتوان رست * توانم آنکہ نیازارم اندرون
کسی * حسود را چہ کنم کو ز خود بر نج درست **اقول** بعضل القوی اللطیف خلاصہ روایت انس بن مالک
کا اوسیقدر ہی جسقدر جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی ارقام فرمایا ہی کوئی امر مفید مجیب عطریف کے
کا اوس روایت سی جناب مستطاب نی حذف واسقاط نہین کیا مجیب عطریف نی جو تطویل بلا طائل کے
کچھہ فائدہ اوسکا معلوم نہین ہوتا ما بحملہ حاصل کلام مجیب عطریف کا اس طویل لاطائل سے اسقدر ہے
کہ عثمان نی قران منسوخ التلاوت کو جلوایا یا پڑہوایا تو وہ محرق القران نہوی بلکہ محرق ماسوی القران ہوے
فقط اور یہہ کلام مجیب کا ظاہرا مانا بکلام سکران بلکہ ہجر وہذیان ہی اور بوجوہ شتی ظاہر البطلان کسواے
اول اگر تو وہ سب قران جو عثمان محرق القران نی جلوائی جمع کیی ہوتی اصحاب عدول سنیوکی تہی اصحاب
عدول نے اگر منسوخ التلاوت اور ماسوی القران کو قرانونمین جمع کیا تو عدالت اونکی کہان رہی قرا بعض
دخل وتصرف مومنونکا کام نہین ہے چہ جاکہ اصحاب عدول اور ثانیاً قران ابن مسعود اور ابی بن کعب
کو کہ اونکی مداست پیغمبر خدا اور حامل التنزیل سنے کی تہی ماسوی القران کہنا اور اونکو قابل جلانیکی ٹہہرانا
مشاقت خدا اور رسول اور حامل التنزیل ہے کسلئی کہ وہ قران مقبول خدا اور رسول اور جبرئیل تہی ظاہر ہے
کہ اگر وہ قران ماسوی القران اور قابل جلانی کے ہوتی تو پیغمبر خدا ہی اونکو جلوا دیتی واذلیس قلیس اور
ثالثاً یہہ تو ظاہر ہے کہ جو قران عثمان نے جلوائی اونمین قران غیر منسوخ التلاوت اور منسوخ التلاوت
اگر ہوتا اوسکا اونمین فرض کیا جاوی دونو مخلوط لکہی ہوئی تہی علیحدہ علیحدہ نتہی کہ منسوخ التلاوت
کو جلایا بلکہ منسوخ اور غیر منسوخ کو سب کو جلایا تو محرق القران ہونا اوسکا پہر بہی ثابت ہوا اور **رابعاً**
مجیب عطریف نی کما سوی القران اور منسوخ التلاوت قران معمول بہ شیخین مین تہا یہ تہا تو

Presented by: Rana Jabir Abbas

شیخین نی کو عمداً فعل اور اضہ ہی اوسکو کیون نہ جلایا اور اوسپر عمل کیون کیا اور اگر اوسمین
تو اوسکو محرق القران نی کیون جلایا اوسکو کیون نہ جاری کیا لازم تہا کہ محرق القران اوسکی نقلین بکثو
مین بہیجتا اور اوسیکو جاری کرتا اور رواج دیتا پس ان وجولسنی ثابت ہوا کہ محرق القران نی اپنی نفسہی
نفس امارہ بالسوسی سب قران جلائی عذر بارد مجیب عطریف کا کہ اوسنی منسوخ التلاوت اور ماسوے
القران کو جلایا ابرذن الشلح وبیکار ہے بالجملہ جلوانا قرانونکا بدترین سیئات عثمان ہے مجیب
عطریف کی عجب سمجہہ ہے کہ قرانکی جلاسیکو بہترین حسنات جانتا ہے ۵ اگر ہمین کتب بیت و
این لا یجو کار طفلان تمام خواہد شد ہوا اور یہہ جو مجیب نے کہا کہ حضرت مرتضی علی شیر خدا الکرار فرمایا
تہی کہ واقعہ عثمان نے کیا خوب کام کیا اگر اوس کی یہہ کام اصرم ہوتا تو مین سرانجام دیتا کذب
بحت اور افترای محض ہے اثبات اسکا کتب امامیہ سے چاہیی واسطے رد ذلک مجیب عطریف کو
ہنگام مناظرہ روبروی خصم کے اپنی خانگی روایات معتبرات کا پیش کرنا نچاہیی کہ ضرطات بعیر سے
تہرتی ہین اوسکو لازم ہے کہ موافق واب مناظرہ کے بنا اپنی استدلال کے روایات مقبولہ خصم پر
رکہی کسواسطی کہ اگر اپنی بیانکی روایات سی استدلال کرنا مفاد خصم ہن صحیح اور درست نہری تو بنا
مناظرہ برہم ہوجاویگی اور حق باطل مین تمیز نہوگے الغرض جناب امیر علیہ السلام تو خود بنفس نفیس قران
شریف کو جمع کرچکی تہی جیسا کہ فتح الباری اور اتقان اور استیعاب وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ سے ثابت
ہوتا ہے کما مر مفصلا تو اسسورتمین اوس جناب کی طرف نسبت اس کلام کی کرنا کہ عثمان نی کیا
خوب کام کیا اگر وہ نکرتا تو مین کرتا خلاف عقل ونقل ہے اور مجیب عطریف جو بار بار کہتا ہی کہ عثمان
نی ماسوی القران جلایا جو باعث اختلاف کا تہا یہہ در پردہ اعتراض کرتا ہے پیغمبر خدا بلکہ خدای پیغمبر پر
کہ آنحضرت متفطن نہوئی اور آنحضرت کو معلوم نہوا کہ قران ابن مسعود اور قران ابی بن کعب وغیرہ اصحاب
کی ماسوی القران اور باعث اختلاف اور لایق طرح کے ہین سبحان اللہ کیا دینداری ہے مجیب
عطریف کی کہ مثل یہود وغیرہ کے اعتراضات بلا اصل پیغمبر خدا پر کرتا ہے اور مجیب عطریف نے
یہہ جو کہا یہی داغ ہے دشمنون کی دلون پر کہ من بعد انکی دخل اور تصرف کو گنجایش نہی آ دیا اوسکو
دخل وتصرف عثمانکا قرائن سے معلوم نہین یا جہل کرتا ہے اتقان سیوطی مین کہ کتب معتمدہ سنیہ سے
ہے اور مستدرک حاکم مین اور تفسیر مدارک وغیرہ مین موجود ہی کہ عایشہ کہتی ہی کہ سورہ احزاب کی زمانہ پیغمبر خدا

یعنی دوسو تیس نہیں جب عثمان کی قرات لکھوائی تو آیتی رہیں نہ اب موجود ہیں اور ابی بن کعب کی کہا کہ سورہ احزاب سورہ بقر کے برابر تھا اور ہم آیہ رجم تو اوسمیں پڑھتے تھے کما مر مفصلاً ای حضرت مجیب عقل سے دشمن دشمن تو تصرف اور دخل قرانمیں کرچکی اور دانو اونکا توجل گیا پھر اونکی دلون پر داغ کیون ہوگا یہان بعضے مومنون کے دلوں پر داغ دشمنون کی دخل و تصرف کا قرانمیں ہونا تو بجا ہی اور ظاہر ہے کہ مومن کا کام نہیں ہے کہ قرانمیں دخل و تصرف کرے یہ امر خاص کو اور سینکڑو مسلمہ ہی جیسا جانتے ہیں ویسا قرانمیں دانتو جانا دون **قال** المجتہد العلام المعتمد الہمام شیخ عبد الحق دہلوی نے لکھا ہی کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو صحف حفصہ کے نزدیک تھی بعد واپس کرنیکی پھر وہ بھی جلادی گئی انتہی ملخصاً **قال** المجیب الغطریف اقول الفضل العزیز العلام شیخ کی عبارت سے یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ حفصہ مغفلہ کی صحیفہ کو جناب عثمان نے جلایا بلکہ مرقات میں لکھا ہی کہ جب مروان حاکم مدینہ کا ہوا تو اوسنے بعد انتقال ام المومنین حفصہ کی خوف اختلاف سے جلوایا کیونکہ وہ بی تربیب محض تھا جیسا گذرا جب قران مجمعکردہ جناب عثمان بشہادت امام الائمہ صحت کو پہونچا اور اسواسطے دیگر صادق شارح مشکوٰۃ نے بھی اعلای مذا لکھدیا کہ ویظہر القران بھذا الترتیب عند ظہور الامام الثانی عشر وقتھن یہ تو اب مروان پر بھی جملہ تشنیع اور بہتان کی نہی گئی اور فعل اوسکی شنیع ہوگئی اب یہان کسیکو پیر پھیلانی کے جگہ نہی باقی یہ کہ ع تو مثنوی یا مثنوی من مگو سی مگیم رہا جو ہے اسمیں جسیارا **قول** افضل العلمی القوی الباطن فقہ حدیث صحیح بخاری و مسلم وغیرہ صحاح ستہ ہی وامر بما سواہ من القران فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق یعنی حکم کیا عثمان نے کہ ماسوا اوسکی قرانکی سب قران صحیفی میں ہون یا مصحف میں جلادی جاوین تحریری ثابت ہی کہ عثمان نے حکم جلانی حفصہ کی ماہس کے قرانکا ہی کیا تھا اگر بقول صاحب مرقات اور مجیب غطریف کی قران حفصہ کی ماہس کا کہ معمول شیخین کا تھا کسیطرح چھپا کر زمانہ مروان تک باقی رہگیا تھا اور مروان نے یہ عثمان نے اوسکو جلایا تو وہ بھی عثمان ہی کا جلانا ہی باینہمہ جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نے یہان یہ نہیں فرمایا ہے کہ عثمان ہی نے حفصہ کی قرانکو جلایا تعریض مجیب غطریف کی بجا ہی اور مجیب غطریف نے قران معمول بہ اپنے شیخین کو جو بی ترتیب محض کہا ہے تو سراسر اہانت شیخین کے کی کہ وہ دونو ترتیب قرانکی طرف متوجہ نہوئے جسکی تمسک کی پیغمبر خدا نے وصیت کی تھی اور خلیفہ ثانی نے نسبت ہجر و ہذیان جناب پیغمبر خدا مصداق و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی پر کرکے جسنا کتاب اللہ کہا تا بالطیفہ ہی کو براہ صدق اور ترتیب

jabir.abbas@yahoo.com

لی حسبنا کتاب اللہ تو کہہ سکتے ہی لیکن کتاب اللہ کو بی ترتیب رہنی دیا اور اوسی بی ترتیب کو تراویح وغیرہ
نمازونمین پڑہتی رہی اور اوسی بی ترتیب کو دلیل شرعی قرار دیتی رہے حالانکہ یہہ تو ظاہر ہی کہ جب قرآن بے
ترتیب ہوا جو آیہ مقدم تھا وہ موخر ہوا اور موخر مقدم اور کہین کا آیہ کہین جا پڑا ایک سورہ کا آیہ دوسرے
سورہ مین کی کا مدنے مین اور مدنی کا مکی مین ایک مقام کا آیہ دوسری مقام مین تو معنی ایسی قران بی ترتیب
کی بہ شک خبط ہوگئی پہر اوس غلط اور مخبوط سی نماز کہان صحیح اور استنباط مسائل کیسا الغرض مجیب عطریف سے
خوش بیانی سی قران معمول بہ اوسکی شیخین کا متشکوک القران اور بی ترتیب اور مخبوط نہرا اور شیخین ہی عامل بقران
مخبوط اور غلط رکہنی والی قرا کی نہری الحفظہ قران مین گرفتار رہی عثمان تو محرق القران مشہور تہا شیخین
ہی مدولت مجیب عطریف کی قرا کی غلط پڑہنی والی نماز تراویح وغیرہ مین ہوئی ☜ خمیر مایہ دوکان شیشہ گر
سنگ است * ہمہ شود بلیب خیر گر خدا خواہد * الحمد للہ کہ مجیب عطریف نی اپنی اصحاب ثلثہ کو قرا کی مارہ
مین برابر اور مورد سہام طعن وملام کردیا نماز بخشوکیا تہا روزی گلی پڑی ☜ دشمن دانا کہ بی جان بود دوست
بہتر ازان دوست کہ نادان بود اور مجیب عطریف نی یہہ جو کہا کہ قران جمع کیا ہوا عثمان کا بشہادت امام
الائمہ صحت کو پہونچا دروغ بیفروغ ہی اور دعوی بلا دلیل شہادت امام الائمہ کی کہان ثابت ہوئی اور
ذکر میسی شہادت کا کہ کتب فریقہ امامیہ مین اوسکا اثر اور نشان نہین ہے خلاف واقع مناظرہ اور مغالطہ
صرف ہی اور عبارت ملا صادق شارح کلینی اگرچہ بتصحیح النقل اوسکی سبب دستیاب نہونی کتاب مذکور کے
عمل مین نہین آئی لاکن باینہمہ عبارت مذکور تو سراسر مضر مجیب عطریف اور اوسکی مشرب کے خلاف ہی نہین
معلوم کہ اوسکی عقل اور فہم پر کیا آفت آئی ہے کہ تمیز خار و نافع کی نہین ہوسکتا شارح مذکور کی جو کہا ظاہر
ہوگا قران اس ترتیب سے ہنگام ظہور مہدی علیہ السلام اور رجعت صاحب الامر علیہ السلام کی اور مشہور ہوگی اس
ترتیب سی یہہ کلام صادق نہین آتا مگر اوس قران پر جو بالفعل غائب اور مستور اور غیر مشہور ہی کسواسطے
کہ ظاہر کا ظاہر ہونا اور مشہور کا مشہور ہونا بیمعنی بیجا اور وہ قران غائب و مستور اور غیر مشہور نہین ہی مگر وہ
قران جمع کیا ہوا جناب امیر علیہ السلام کا بترتیب نزول جناب صاحب الامر علیہ السلام کی پاس ہے
اور سبب ذکر فی عمر اور اوسکی بادنا بی غائب و مستوری اور عناد دیرینہ فی بی سب معتمدہ مین
اوسکی جلالت قدر لکہی ہے کما مر اور کلام شارح مذکور کا اس قران مروج پر کہ ظاہر و مشہور ہی ہرگز صادق
نہین آتا کیونکہ یہہ امر اظہر من الشمس وابین من الامس ہے کہ اگر شارح مذکور اس قران مروج کی شان مین لکھتا

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو واجب تہا کہ شارح مذکور یون کہتا ویبقی ھذا القرآن الروح المشھور المرتب ھذا الترتیب
مشہور گو مروجا یضا عند ظہور الامام الثانی عشر یعنی یہی قران حاضر و مشہور و مروج
اسی ترتیب سی ہنگام ظہور صاحب الامر علیہ السلام کی بہی جاری اور مروج اور معمول رہیگا اور مجیب نظر
نی یہ جو کہا کہ اب مروان پر بہی جگہ تشیع اور بہتان کے نرہی ای مجیب صاحب تیری مروان اور حکم پر تیرے
اور تیرے بزرگون کی نزدیک آگی جب اوسنی دخل و تصرف وحی مین کیا تہا اور بجای آل عمران کے قران
مین آل مروان بنایا تہا اور مردود و مطرود رسول لہذا ہوکر مدینہ منورہ سی نکالا گیا تہا کب جگہ تشیع اور بہتان کی تہی
اگر جگہ تشیع کی ہوتی تو علی الزعم خدا و رسول کی وہ طرید رسول لہذا نائب اور وزیر و معی خلافت رسول خدا کا کیونکر
ہوتا اور نیز بخاری اوسی کیون روایت کرتا حالانکہ بخاری ایسا شدید التعصب ہی کہ قران بحق ناطق حضرت امام
جعفر صادق سے روایت نہین کرتا قال المحتہد العلام العریف اور یہہ روایت تو مشہور ہی جبکہ ابن مسعود نے
انکار دہینی کا کیا تو عثمان نے اونکو ضرب و تادیب کی اور اوسنی بر زقران مجید کو لے کی جلوا دیا اور کچہہ با
اونکی صحابیت اور جلالت قدر کا کیا خلاصہ یہہ ہی کہ دلسوزی خلافت پناہ کی قران سوزی مین طشت از بام
افتادہ ہے کہ علمای اہلسنت بہی انکار اسکا نہین کرسکتی قال المجیب الظریف اقول بفضل العزیز
العلام کتب صحیحہ مین اسیقدر ہے کہ جب قرا کی قرائو مین اس حد کو اختلاف پڑا کہ اکثر عوام الفاظ غیر متزلہ
بزہنی لگی اور اختلاف قرارت کو بہانہ بگڑنی لگی اور بعض مصحفون مین مثل مصحف ابی بن کعب کے قرارت
شاذہ تہی اور اکثر آیتین منسوخ التلاوۃ اور بعض الفاظ تغییر و لکی کہ جناب رسالتمآب وقت تلاوت کی بیان فرماتی
فرماتی تہی اونمین داخل اور اسیطرح مصحف ابن مسعود کا حال تہا کہ برخلاف اجماع اور تواتر کی دعای قنوت
کو داخل قران جانتی تہی اور معوذتین کو خارج جیسا استاد کلینی نے بہی تغییر البیت مین ابی بکر حضرمی سے
روایت کی ہے کہ قال قلت لابی جعفر ان ابن مسعود کان یمحو المعوذتین من المصحف قال کان ابی
یقول انما فعل ذلک ابن مسعود برائہ وھما من القران پس انو جو نسی بمشورہ حذیفہ بن الیمان
اور بہت صحابیو نکی کہ جناب امیر بہی اونمین شریک تہی حضرت عثمان نی چاہا کہ ایک مصحف مین قران جمع ہو جو
تا تمام عرب اور عجم کا اختلاف اوٹہہ جاوی اسمین ابی بن کعب نی اپنی مصحف کو بخوشی حوالہ کیا لاکن ابن
مسعود نی نہ دیا اور اون قرارت شاذہ وغیرہ کا اخراج اور معوذتین کی ادخال پر راضی نہوئی خلافت
جناب عثمانسی بی مرضی اونکی کچہہ بہشت مشت ہوئی کسیکا مُنہ چلا کسیکا ہاتہہ جب جناب عثمان نی صحابیت

عذر کئی ابن مسعود اکرام عذر واجبی کو قبول کرین تو حضرت عثمان کی کیا خطا یہ امور باعث طعن سکے نہین ہوسکے
ایسی چیزین عالم سیاست مین کثیر الوقوع ہین خصوصًا جسوقت دین مین رخنہ پڑنی لگی اور خلاف مجمع صحابہ
کہ جسمین جناب امیر بھی شریک ہون کوئی بشریت برداشت نہین کرسکتی اقول بفضل العلی القوی اللطیف مجیب
خطریف عجب شخص اور طرفہ مجنون ہے کہ بار بار دعوی بلا دلیل کرتا ہے اور روایات مجہولہ اپنی بیانکی
مقابلہ خصم مین خلاف داب مناظرہ کی لکھتا ہی اور یہہ تو ہر جاہل و عاقل پر واضح ہی کہ قرانون جمع کی ہوئے
اجماع پر کہ ماجماع اکابر سنیونکی سب کی سب عادل ہین اعتراض کرنا تبشہ اپنی جانپر مارنا اور بیخ کنی
مذہب تسنن کی کرنی ہی ایہا زعمہ تو ہین بالتو ہی حاشی کہ دلسمندان انصاف دوست اپنی میزان
عقل مین اس اعتراض کو سنجین کہ جسب اصحاب [illegible] اور جو خواہش نفس کو
جمعکر لے قرانین کہ [illegible] اور یہہ جائز ہی کہ ابوبکر کو بھی
خواہش نفس سے علیحدہ یا موقوف [illegible] علاوہ برین مصحف ابن
کعب اور عبداللہ بن مسعود [illegible] صدر رسالہ مین لکھا ہی اور یہی عبارت مجمع البحار سے [illegible] صحفہ مین کہ مقبول پیغمبر خدا
اور جبرئیل تھی ہونا قرات شاذہ اور آیات منسوخۃ التلاوۃ اور [illegible] سے سوا اسکے کہ اگر ان
قرانون مین قرات شاذہ اور آیات منسوخۃ التلاوۃ ہوتین اور داخل کرنا ابن مسعود کا سورتون معوذتین اور خلع کو اور خارج
کرنا معوذتین کو گو اپنی رای اور اجتہاد سے کیا ہو جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور حضرت جبرئیل سنا چکی اور
پیغمبر خدا اور جبرئیل امین نے اونکو قبول کیا اور بحال رکھا تو بجا [illegible] سے ہوا اور سب کو معلوم ہو
یا مروان اوسمین مقام گفتگو کا کسطرح نرہا سورتین یہی قران عبداللہ بن مسعود اور ابی بن کعب کے
قران متواتر اور موافق اجماع کی ہوی اور کیسا اجماع کہ پیغمبر خدا اور حامل التنزیل اوسمین داخل ہین اور جو قران
کہ مخالف ان قرانون متواتر اور مجمع علیہ کی تھی جیسا کہ یہہ قران مروج مثلا وہ سب برخلاف اجماع و تواتر کے
ہوئی عجیب عطریف کی اوندہی سمجھ سے کہ متواتر اور مجمع علیہ کو تو غیر متواتر اور غیر مجمع علیہ کہتا ہی اور غیر متواتر
اور غیر مجمع علیہ کو متواتر اور مجمع علیہ کہتا ہی عجب لطف کے بات ہی کہ عثمان نی اپنی رای اور اجتہاد سی جو سبعہ
احرف کو کہ قرانون پر نازل ہوا تھا کلیۃ اوڑا دیا اور سورہ احزاب کو ناقص کردیا آیہ رجم زانی کو نکال ڈالا
یا انکہ پیغمبر خدا کو سنایا بھی ہین سو اجتہاد کدانی عثمانی تو عجیب عطریف اور سب سنیونکی نزدیک مقبول اور

jabir.abbas@yahoo.com

موافق اجماع و تواتر کے نہرا اور قران ابن مسعود کا اور ابی بن کعب کا جو پیغمبر خدا اور جبرئیل امین وحی بقول مجیب علیہ
کی مکرر سن چکی اور قبول کر چکی تہی مخالف اجماع و تواتر کے نہرا ان ہذا لشی عجاب و رای آن جناب بر روایات معتمدہ سنیہ
کی قرارت ابن مسعود کی قرات خبیرہ تہی کہ پیغمبر خدا نے اپنی سال رحلت مین دو مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام
پر عرض کے تہی اور ابن مسعود اوسوقت حاضر تہی منسوخ او رمبدل او نکو معلوم ہوا تہا کما فی الاستیعاب اور یہی استیعاب
مین ہے کہ فرمایا حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو کوئی چاہی کہ قرانکو تر و تازہ پڑہے تو چاہئی کہ قرأت
ابن ام عبد پر پڑہے اسصورتمین قران ابن مسعود کو کہ پیغمبر خدا نی اوسیکی قرارت پر پڑہنی کو ارشاد فرمایا تہا برخلاف
اجماع و تواتر کے کہنا پیغمبر خدا پر اعتراض کرنا ہے اور اجماع و تواتر سینونکا تو عجب حال ہے عہد ابوبکر مین جو
قران زید اعلم بالقران نی جمع کیا اور عمر نے آنپر گواہ بغیر گواہ کے گواہیونکی قبول کیا جیسا کہ روضۃ الاحباب و غیرہ
کتب سنیہ مین ہی تو عہد ابوبکر مین وہ قران مجمع علیہ اور متواتر ہوا اور عہد شیخین سے لیکر اول عہد عثمان
تک وہی قران زید کا اجماع اور تواتر کے موافق بنا رہا پہر جب عثمان محرق القران نے اس قران مروج کو ترتیب
اور جمع کیا تو قران زید کا جو عہد شیخین مین مجمع علیہ اور متواتر تہا خلاف اجماع و تواتر کی نہرا اور لائق جلانیکے
او رمشکوک القران ہوگیا اور یہہ قران مروج مجمع علیہ اور متواتر نہرا سبحانک ہذا بہتان عظیم اجماع اور تواتر سینونکا
کیا ہے ترکیونکا گہروندا ہے اور مجیب عطریف نی روایت ابن سائب کلبی کے جو ذکر کی ہے

یہہ روایت کچہہ مجیب کو مفید او رہمکو مضر نہین اسی قدر ہی کہ جناب صادق
علیہ السلام نی یہی فرمایا کہ پدر بزرگوار میرے فرماتی تہی کہ ابن مسعود نی اپنی رای سے یہہ کیا ہی اور او س حضرت
علیہ السلام نی ابن مسعود کی مصحف پر کسیطرح کی تعریض اور تعرض نہین فرمایا ہے اور کیونکر تعرض فرماتی کہ وہ مصحف
مسموع و مقبول پیغمبر خدا او رمسموع و مقبول حامل التنزیل ہوچکا تہا نہین معلوم کہ مجیب کو نقل اس روایت سی کیا غرض
ہی اگر جناب صادق علیہ السلام یہہ فرماتی کہ مصحف ابن مسعود کا قابل جلانی کے تہا او رابن مسعود لایق ضرب و اہانت
کی تہی تو البتہ مجیب کو روایت مذکور مفید ہوتی و اذلیس علیس غرض جواز احراق مصحف ابن مسعود اس روایت سے
نہین نکلتا اور مجیب عطریف مار بار جو کہتا ہی کہ جمع کرنے مین اس قران مروج کی جناب امیر شریک مشورہ عثمان
تہے دعوی بلا دلیل بلکہ کذب صریح اور افترای فضیح ہی سبحانک ہذا بہتان عظیم اثبات اسکا بدلیل مقبول الخصم
سوافق جناب مناظرہ کی چاہیی والی ہ ولیک او رانکار علم عثمان محرق القران کا ابن مسعود پر انکار آفتاب نیمروزی ہی

فضم کرفی

اعلم کوفی نی اپنی تاریخ مین لکھا ہی کہ عثمان نی قرات عبداللہ ابن مسعود کو متروک کیا اور اوسکو با اجب اوسنے اپنی قران دینی کا انکار کیا وہ جانتا تہا کہ عثمان اوسکو جلا دیگا اور علامہ قوشجی نی کہا عثمان نی ابن مسعود کی تادیب کی تاکہ وہ مطیع اور منقاد ہو اور اتباع کری اور شرح مقاصد مین بہی مثل اسکی ہی اور علی ہذا القیاس کتب تواریخ و سیر مین بہی امر مذکور مفصل اور مصرح ہی اور عجب عطریف ہشت مشت علامون عثمان کی ابن مسعود سے بی مرضی عثمانکی جو کہتا ہی اور کہتا ہے کسیکا مُنہہ چلا کسی کا ہاتہہ قطع نظر اس باتکی کہ خطا غلامونکی عین خطا تھی یعنی عثمانکی ہے یہہ تو حقیقت مین اثبات طعن بی انتظامی کا عثمان پر ہے کہ وہ مدعی خلافت با ادعای علا بنی اور با وصف سلطنت ظاہری کی ایسا تہا کہ اپنی غلامون پر بہی اختیار نر کہتا تہا اور انتظام اونکی ظلم کا اور اون پر سیاست نکر سکتا پہر بلا انتظام امور خلافت کا تو بڑا کام اور بہت مشکل ہے اور عجب عطریف نے یہہ جو کہا کہ ایسی چیزین عالم سیاست مین کثیر الوقوع ہین ظاہر اوہ خلافت نبی کو مثل حکومت حکام جور کی سمجہتا ہے اری بہلی بانس ایسی سیاستین حکام جور کا کام ہے نہ مدعی خلافت پیغمبر کا کہان خلیفہ نبی کہان جور و ظلم علی الخصوص اصحاب نبی پر جبین نبی اور حاملان قران مقبول نبی اور حامل وحی مین ۵ مردم امد حسرت فہم درست تہا اور عجب عطریف عوام کی دہوکا دینی کو جو کہتا ہے کہ اکثر عوام الفاظ غیر منزلہ پر مبنی لکہی تہی اولا یہہ تحکم بحت اور دعوی بلا دلیل ہے اور ثانیا سلمنا تو یہہ تصور تہین محرق القران کو لازم تہا کہ اون عوام کو حد اور تعزیر شرعی سے سیاست اور تادیب کرتا قرانون منزل من اللہ کو عوض مین سیاست عوام کی جلانا یعنی چہ قصور تو عوام کرین اور عوام کی خطا کی مبلی قران علا جاوین یہہ عجب عدالت اور انصاف ہی شاید لا تزر وازرۃ وزر اخری عجیب اور محرق القران نی کبہی سنا ہی نہین پڑہا تو معلوم اور عجیب عطریف یہہ جو کہتا ہے کہ عثمان نی چاہا ایک مصحف مین قران جمع ہووی تا تمام عرب اور عجم کا اختلاف دشمہ جاوی مغلطہ محض ہے کسواسطی کہ پیغمبر خدا نی قران ابن مسعود کا بہی سنا اور ابی بن کعب کا بہی سنا اور اصحابونکی بہی سنی با اینہمہ آنحضرت کو خوف اختلاف کا نہوا اور اوس حضرت نی اوٹہانا اختلاف کا بچاہا محرق القران کون تہا جسنی اوٹہانا اوس اختلاف کا چاہا کہ پیغمبر خدا نی جسکا اوٹہانا بچاہا تہا یہہ اختلاف تو شش وجہ سبعہ احرف کی یا قرارت سبعہ کی تہا کہ مرخص اور ماذون من قبل اللہ تہا ظاہرا عجیب کی نزدیک محرق القران خدا و رسول سے زیادہ علم اور فقہ تہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ قال العجیب العطریف بیان تو سیاست دنیا کی لئی باعتراف شریف مرتضی فی تنزیہ الانبیا خود جناب امیر نی خلاف حدیث لا تعذبوا بعذاب اللہ کہ مروی ایہ اطہار سی ہے اولی کو جلوایا اقول بفضل العلی القوی اللطیف عجیب عطریف فی جو مذہب تسنن کو خراب

صاف دیا اور تقلید خوارج کے راہ عصبیت و عناد کی معترضین بی اصل نفس رسول پر کیون اوسنی اپنی نفاق کو
اظہر کیا معاذ اللہ کہ ید اللہ اور نفس رسول کی سیاست دنیا کی ہو انجناب نی تو دانما محض ترقی اور اقامت دین
لئی للہ اور فی اللہ اجرای احکام وحدود شرعیہ البتہ کیا ہی و من جملہ اوس معصوم کا کہ مصداق علی مع
الحق والحق مع علی ہی اور الحق معہ حیثما دار ہی کما فی صحاح السنیہ لوث سیاست دنیا سی پاک ہے
اور سیاست دنیا کی لئے احراق نبار کہ باعث احتراق نبار ہی مختص باصحاب سنیان ہی عجب ظریف ہے
سیاست دنیا یہہ ہی جو خالفہ اول نے فجار سلمی ہجاری کو بلا و جہ جلایا اور ہنگام اپنی احتضار کی ندامت
اور پشیمانی اوس سے ظاہر کی جیساکہ کتاب مروج الذہب مسعودی اور کتاب السیاسہ والامامہ ابن قتیبہ اور
کنز العمال وغیرہ کتب سنیہ مین ہی اور یہی سیاست دنیا وہ ہی جو خلیفہ ثانی نی بیت اہلبیت کو کہ اوسمین جناب
سیدہ نسا بضعہ رسول خدا اور جناب امیر نفس رسول اور جناب حسنین ذریت طاہرہ آنجناب و اصحاب عبا علیہم السلام
تھی جلایا اور اپنا گھر جہنم مین بنایا جیساکہ اور قصہ ابوالک مالنی کا کتاب استیعاب مین ترجمہ عبداللہ بن عثمان اور ترجمہ
ابی بکر مین اور یہی کتاب المختصر فی اخبار البشر مین اور کتاب عقد ابن عبد ربہ مین اور یہی کتاب کنز العمال مین
اور تاریخ طبری اور تاریخ واقدی اور غرر ابن خزانہ اور کتاب السیاسۃ والامامہ ابن قتیبہ اور جمع الجوامع مین
موجود ہی اور صاحب تحفہ مسروقہ نی بھی تصریح کیا ہی و وجود البعیر دلیل علی البعیر اور خالفہ اول نی ہنگام نزع اوس
سی بھی پشیمانی اپنی ظاہر کی ہی بالجملہ جلانا لوطی کا سیاست دنیا نہین ہی بلکہ وہ لوطیکی تعزیر شرعی ہے چنانچہ آثار
الروایات مین ہی کہ ہدایہ مین لکھا ہی کہ صحابہ باہم موجب لواطت مین مختلف القول ہین کوئی اوسکی جلانیکا قائل
ہی کوئی اوسپر دیوار گرانیکا اور شاہان مین ہی کہ صحابہ نی اختلاف کیا موجب لواطت مین ابوبکر نی کہا کہ دونو
جلائی جاوین اور بعض صحابہ نی کہا اونپر دیوار گرائی جاوی اور ابن عباس نی کہا اونکو مکان بلند سی اوندہا
گرایا جاوی اور پھر سنگسار کیا جاوی انتہی مجیب ظریف کو بادعا فضیلت مذہب کی بھی مسایل معلوم نہین
ع کجا سالہ ما پیر شد و کا و نشد جو اگر اوسکو اپنی مذہب کی بھی مسایل معلوم ہوتی تو لوطی کے جلانیکو سیاست
دنیا نہ کہتا اور جب جلانا لوطی کا اوسکی تعزیر شرعی دیگر اصحاب سنیہ کی نزدیک ہی تو ظاہر ہی کہ جلانا لوطی کا سیاست
دنیا نہوئی پس تعریض مجیب کی جناب امیر علیہ السلام پر کہ وصی و خلیفہ نبی برحق اور قرآن ناطق اور وارث علوم
اولین و آخرین ہین اور حق اونکی ساتھ پھرتا ہی جدہر کو وہ جناب پھرتی ہین اور اوس جناب نی جو کچھ کیا بموجب
شرع شریف کی کیا سراسر بدینی مجیب کی ہی فزاوان حیرت ہی کہ عالم خود ستائی اور پشتوار و کشف الغطا

ما از مودت تعلیما لی جو تعزیر شرعی لوطی پر ہنسا اور لی اللہ جاری کی سو وہ تو مجیب عطریف کی نزدیک
لایق تعریض اور اعتراض کے ہوئی اور خالفہ اول نے کہ معنی اباء اوکلا لہ سی جاہل اور ان لی شیطانا
یعترینی کا قائل تہا یعنی تحقیق شیطان مجہ پر جبر رہتا ہی باتباع شیطان کی غلطی اجتہادی سی اسا جو فجاءہ کو
کو خلاف حکم شرع کی جلایا اور بہر وقت نزع کی اوس سے پشیمان ہوا کہ اوسوقت کی توبہ اور پشیمانی
کام نہین آتی وہ لایق تعریض اور اعتراض کی نہوا سبحان اللہ مجیب عطریف کیا خوش عقیدہ ہی اور کیا خوب
فہم اور فراست رکہتا ہی کنز العمال اور مروج الذہب مسعودی مین کہ کتب معتمدہ سینیونسی ہین اخبار
روایت طولانی مین مذکور ہے کہ ابو بکر نی اپنی مرض موت مین تاسف سی کہا کہ کاش مین فجاءہ سلمی کو
آگ سی نجلاتا بلکہ شمشیر سی مارتا یا رہا کرتا اور یہہ روایت کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ اور کتاب
عقد ابن عبد ربہ مین بہی موجود ہے اور شارح مواقف نی کہا جلانا فجاءہ سلمی کا محض اجتہاد ابو بکر سے
تہا اور علامہ قوشجی نی کہا جلانا فجاءہ سلمی کا آگ سی بسبب غلطی ابو بکر کے اجتہاد مین ہوا اور ایسا مجتہد مین
سی بہت ہوا کرتا ہی اور کنز العمال وغیرہ مین اخبار اسی روایت طولانی مین تاسف ابو بکر کا اوس گستاخی
سی بہی جو بیت اہلبیت کی ساتہہ کی تہی موجود ہی فذلکہ کلام یہہ ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی لوطی پر سیاست
دینا نہین کی بلکہ موافق قول بعض اصحاب اہلسنت اوسکو تعزیر شرعی دی ہی مجیب عطریف یادگار نواصب نے
جو نفس رسول پر تعریض و اعتراض بی اصل کے اور سنت نواصب پر چلا فض اللہ فاہ منتقم حقیقی عظم سلطانہ
اوسکو سمجہی واللہ عزیز ذو انتقام **قال** المجیب العطریف اور ابو موسی اشعری کی گہر کو نواکر پہونکوایا
اقول بعضل القوی اللطیف صاحب تحفہ مسروقہ نی اس اعتراض کو خوارج کی طرف سی نقل کر کے
یون جواب دیا ہی کہ یہہ امر بی اطلاع جناب امیر علیہ السلام کی وقوع مین آیا ہی وہو کما تری اور حقیر کو
اسوقت یہہ قصہ مفصل یاد نہین کہ حقیقت حال اسکی کیا ہے لکن جواب اسکا اسوقت علی تقدیر التسلیم یہی
لکہتا ہون کہ بمفاد حدیث صحیح کے کہ صحاح ستہ مین موجود ہی کہ علی ساتہہ حق کی ہی اور حق ساتہہ علی کے
ہی پہرتا ہی ساتہہ اوس جناب کی جدہر کو وہ جناب پہرتی ہین اوس جناب نی جو کیا حق کیا اور مقام
افسوس ہے کہ مجیب عطریف کی امامو کی نزدیک جلانا بیت اہلبیت کا کہ اوسمین نفس رسول اور
بضعہ رسول اور انہای رسو لخدا انہی بگان ہم زنی خلافت معصوبہ کی توصیح اور جایز بلکہ واجب ہوا
اور جلانا گہر ابو موسی اشعری ہم زن خلافت حقہ کا ما آنکہ خلیفہ ثانی ہی اوس مردود کو کا وقت اور

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرمیی جانبتی تھی مجیب عطریف کی نزدیک غیر جایز اور موجب تعریض کا جناب امیر پر شہر ان ہذا لشی عجاب مسلم
اپنی صحیح مین کئی طریق سی روایت کی ہے کہ ابو سعید خدری نی کہا کہ مین مدینہ مین مجلس انصار مین بیٹہا تہا
کہ ابو موسی خوفناک اور ترسان آیا مینی کہا کیا حال ہے تیرا کیون تو خوفناک ہی وسنی کہا عمر نی مجہکو بولایا تہا
مین اونکی دروازی پر گیا اور تین بار سلام کیا جواب نہ پایا تو مین پہر آیا اب عمر نے مجہسی کہا تو میری مہان
کیون نہین آیا مینی کہا کہ مین آیا تہا اور تمہارے دروازہ پر تین مرتبہ سلام کیا مسینی جواب ندیا مین پلٹ گیا
کہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہی جب کوئی تین دفعہ اذن مانگی اور اوسکو اذن نہ ملی تو پلٹ جاوی عمر نی کہا اپنی لا اور
پلٹ جانے کی گواہ لا ورنہ مین تجہکو سزا دونگا الی آخر الحدیث بالجملہ ابو موسی مستحق ایسی ہی امور کا تہا
کہ یہہ امور وقوع مین آئی تو بجا اور موقع ہو سی **قال** المجیب العطریف طلحہ اور زبیر کی ہتک حرمت کے
اقول بفضل العلی القوی اللطیف مجیب عطریف نی کیا روضۃ الاحباب و تاریخ اعصم کوفی وغیرہ اپنی کتب
معتمدہ مین ان دونونکا حال ضلالت مآل نہین دیکہا یہہ وہ لوگ ہین جنہون نی نقض عہد کیا اور نکث بیعت کے
اور شق عصاے مسلمانان اور برہم کرنا خلافت حقہ جناب امیر علیہ السلام کا چاہا اور عایشہ کو اغوا کر کی ہزارہا نا محرمون
لی گئی اور ہتک حرمت و غرت اور برباد ی ناموس پیغمبر خدا کا ارادہ کیا اور اوس کو نفس رسول و خلیفہ برحق
سی بعیر حق کے لڑوایا اور ہزارون مسلمانان انکی سبب ناحق مقتول ہوئی اور جنمہ حواب پر کتونکی آواز نو
نمو فا شکر عایشہ کچہہ متنبہ ہوئی اور اوسکو ارشاد فیص بنیاد رسولخدا کا ایاک ان تکونی یا حمیرا یاد آیا تو اون
مرشدہ دون نی جہوٹی گواہی دی اور دلوائی کہ اسلام مین پہلی گواہی دروغ دی ہوئی اور بنا گواہی دروغکی اوسی سے
بڑی کافی روضۃ الاحباب تاریخ اعصم الکوفی وغیرہ تو یہہ لوگ مصداق حدیث صحیح لی کہ جو کوئی نئی طریقہ نکالے تو
اوسپر اوسکا گناہ اور گناہ اوس طریقہ پر چلنی والونکا ہوگا نئی گناہونکی اوجہہ مین دب گئی الغرض طلحہ و زبیر سزاوار ہتک
حرمت کی تہی اگر انکی ہتک حرمت ہوسی بجا ہوا بلکہ اونکی ساتہہ جو کچہہ ہوا کم ہوا **اقال** المجیب العطریف اپنی ہمائے
حقیقی عقیل بن ابیطالب کو یہانتک تنگ کیا کہ وہ جنگ صفین سے مراجعت قاصر ہو کر معاویہ سی جا ملے
اقول بفضل العلی القوی اللطیف ؎ جشم بد اندیش کہ برکندہ باد ✱ عیب نماید ہنرش در نظر ✱
مجیب عطریف نی تنگ کرنا عقیل بن ابیطالب کا تعریضا اور اعتراضا جناب امیر علیہ السلام پر جو لکہا سو
ایماندارون و منصفونکی نزدیک تو قابل مدح اور ستایش و سن عالیجناب کے ہی اور وہ تنگ کرنا دلیل ساطع
و برہان قاطع ہی اس امر پر کہ جناب امیر علیہ السلام اورع اور اتقی بمرتبہ قصوی اور مصداق ان اکرمکم عند اللہ

انتقیاکہ کے ہین اور وہ ہر طرحسی قابل مدح کی ہے لایق تعریض و اعتراض کی لاکن مجیب عظریف نے
جو ایسی فضیلت کو پیرایہ اعتراض مین لکہا تو اظہار اپنی نفاق مضمر کا کیا الآ نار تیرشح ما فیہ ۵ از کورہ سمان
برون تراود کہ دراوست * صواعق محرقہ ابن حجر مین کہ کتب معتمدہ سینونسی ہے مذکور ہے کہ بسبب مفارقت
عقیل کا جناب امیر سے یہہ ہے کہ جناب امیر اونکو ہر روز شعیر یعنی جو بقدر کفایت اونکی عیال کے دیتے تہے
ایکدفعہ اونکی عیال نے اونسی خواہش برس کے کہ حنا اور کبھی سبی نبتاہی کی تو عقیل اپنی کفاف ہر روزہ سے
تہوڑا تہوڑا بچانی لگی یہان تک کہ لایق مول لینی روغن اور حنا کی ہوا تب اونہون نی مریس بنایا اور
جناب امیر علیہ السلام کو بہی بولا کی اوسمین شریک دعوت کیا جناب امیر نی پوچہا کہ یہہ کہانسی اور کسطرح بنایا
عقیل نی سارا ماجرا بیان کیا جناب امیر نے پوچہا کہ اوسقدر تمکو کافی ہوتا تہا عقیل نے کہا ہان کافی
ہوتا تہا تب جناب امیر نی اوسقدر کہ عقیل بچاتی تہی اونکی معمولی سی کم کردیا اور فرمایا کہ مجکو اس سبی زیادہ
حلال نہین ہے اور اوس جناب نے لوہا گرم کرکے عقیل کے موہہ کی قریب کیا عقیل نے آہ کی تب جناب امیر
نے عقیل سے فرمایا تم تو اس لوہی کے ٹکڑے سبی جزع اور بیقراری کرتی ہو اور مجکو آگ کے دیتی ہو دوزخ کے
آگ کے عقیل نے کہا مین اوسکی پاس چلا جاؤنگا جو مجکو سونا چاندی دیگا اور جنہا کہلائیگا خنانچہ
معاویہ کی پاس چلی گئی اور ایکدن معاویہ نی کہا اگر عقیل مجکو اپنی بہائیسی چاہا نجانتی تو میری پاس
زہتی اور اونکو نجہوڑتی تب عقیل نے کہا یہ کیا بہائی میری سے صعب تر ہین میری دین کے حق
مین اور تو بہتر ہے یہہ دنیا کے واسطی اور میں دنیا کو اختیار کیا اور تجہسی خاتمہ بخیر چاہتا ہون
انتہی اب ارباب انصاف اس دہیت سینو کو دیکہین اور حقیقی نگذرین اور سمجہین کہ یہہ اعتراض مجیب
کا نفس رسول پر سر سر بجا ہے کسواسطی کہ یہہ تنگ کرنا عقیل کا راہ قناعت کے خوشنودی
کی لیے تہا اور ہر گونہ لایق مدح کی ہے نہ قابل اعتراض کے بخلاف محرق القران کی کہ مارنا اوسکا ابن
مسعود کو جب اونہون نی بنا قران مسموع و مقبول پیغمبر و جبرئیل اور منصوص اور منزل من اللہ
جلانیکو ندیا تو اوس محرق القران نی سیاست دنیا کے لیے اوس صحابی رسول کو مارا اور یہہ
مارنا اوسکا ابن مسعود کو ہر طرح قابل ذم کی ہے نہ لایق تاویل کے نہ سزاوار مدح کی ۵ ببین تفاوت
رہ از کجاست تا بکجا * یہہ قیاس مجیب کا قیاس مع الفارق و فاسد الاساس اور تماسی اول من قاس ہے
شاید مجیب عظریف جناب امیر سی کہنا چاہتا ہے کہ اوس ماجیانی کچہہ خوف خدا کا کیا اول تو ال مسلمانون کا جاوہ ہے

اور ایکی قوم بنی امیہ کو سلایا کما فی التحفہ الشفتیہ وکتب السیر سو ویسا تو جناب امیر علیہ السلام سی ممکن ہے
نہ تہا مال مردم خوری عثمان ہی کو سزاوار تہی اور نی مومن ہی ایسا کر سکتا ہے جا کہ امیر مومنان **قال المجیب الظریف**
اب حضرات شیعہ فرمائین کہ کیا یہہ لوگ صحابہ نہ تہی کہ انکی صحابیت اور جلالت کی رعایت کی جاتی **اقول**
بفضل العلی القوی اللطیف بموجب استدعای مجیب ظریف کی حضرات شیعہ فرماتی ہین کہ حال ابو موسی اشعری
اور طلحہ اور زبیر کا شیعو نسی پوچھنا کیا ضرور ہی محدثین اور مفسرین اور مورخین سنیون نی کونسی بات
اوٹہا رکہی ہی مجیب ظریف صحاح ستہ اور کتب تواریخ مین اپنی مذہب کی حال خسران مآل ابو موسی اور
طلحہ وزبیر وغیرہ کا دیکہلی مجلا ہم بہی کچہ انہین کتابونسی قول سابق مین نقل کر چکی ہین ہان چشم
بینا اور دل دانا چاہیی ورنہ اندہی کے آگی رونا اپنی انکہین کہونا ہی بالجملہ طلحہ وزبیر وغیرہ وہی لوگ ہین
جنہون نی بربادی ناموس پیغمبر خدا کی چاہے اور عائشہ کو ہزاران نامحرمون مین لی گئی اور گواہی جہوٹی
دی اور دلوائی اگر مقتضای صحابیت وجلالت شان یہی ہی تو وای برین صحابیت وجلالت حقیقت
مین یہہ لوگ اجلہ اصحاب سی نہین ہو سکتی پر رعایت انکی صحابیت اور جلالت کی کیسی الغرض جناب مجتہد
العصر دام ظلہ نی جو طعن ضرب وتادیب کرنی عثمانکا ابن مسعود کو تعریضاً کیا ہی سنیون پر تمام ہے
کہ وہ عثمان وابن مسعود وغیرہ کو سب کو اصحاب عدول اور اپنا مقتدا جانتی ہین اور سب انکی نزدیک
ممدوح ہین اور مجیب ظریف نی اوسکا معارضہ جو اسطرح پر کیا کہ جناب امیر علیہ السلام نی بہی ابو موسی اشعری
اور طلحہ اور زبیر کی ہتک حرمت کی اور انکی صحابیت کی رعایت نکی یہہ معارضہ ناتمام اور غیر صحیح ہے
کسواسطی کہ یہہ لوگ اہلحق کے نزدیک مذموم اور لائق ہتک حرمت کی ہین اور حق نفس رسول کی ساتھہ
سایہ کی طرح ہمراہ ہے بلکہ روایات کتب معتمدہ سنیونکی بہی معاضد اہلحق کی ہین اور مجیب ظریف کے
ہٹ دہرمی کا علاج نہین **قال المجیب الظریف** ولسوزی خلافت پناہ کی اگر قران سوزی سی ظاہر ہے
تو جان سوزی امامت دستگاہ کی انسان سوزی مین ماہر بہی فرق ہے کہ وہان ماسوی القران
جلا اور یہان نفس انسان البتہ انکار اسکا اہلسنت کو نہین **شعر** سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست
اقول بفضل العلی القوی اللطیف کبرت کلمة تخرج من افواههم یہان تو مجیب سے
ضبط نہو سکا بی اختیار اپنی نفاق درونی کا اظہار کیا اور تسنن ملکہ اسلام سی بہی ہاتہہ اوٹہایا کہ غیر اضافات
بی اصل مثل خوارج کی جناب امیر علیہ السلام پر لگی اور الفاظ تعریض کی جناب امیر علیہ السلام کی شان مین

Presented by: Rana Jabir Abbas

لکھی کہ جانسوزی امامت وستگاہ کی لانسوزی مین ماہر ہی اور یہ نہ سمجھا کہ معارضہ اوسکا صحیح نہین
ہی کما صرحناہ فی القول السابق اور یہی خطاب مجتہد العصر وام ظلہ کی عثمانی حق مین جو الفاظ تعریف کے
لکھی ہین کہ دلسوزی خلافت پناہ کی قرانسوزی مین طشت از بام افتادہ ہی وہ تو موافق اصول مذہب امامیہ
کی درست ہی اور عجب تعریف کی جاوے گی جو بعین تعریف مبطل کے شان مین الفاظ تعریف بی اصل کے
لکھی اولاً موافق اصول سنیونکی بھی صحیح اور جائز نہین کسواسطے کہ سنیونکی نزدیک بھی بموجب اونکی کتابو
جناب امیر علیہ السلام خلیفہ چہارم اور واجب التعظیم والتکریم ہین اور ثانیاً تعریف نفس رسول کے کہ خدائے
عزاسمہ نی قرانمین اوس خطاب کا ذکر نہین کیا مگر یہ نیکی مشاقت اور مخالفت اور محادہ خدای تبارک
وتعالی کا ہی قال اللہ تعالی ان الذین یحادون اللہ ورسولہ کبتوا کما کبت الذین من
قبلہم صواعق محرقہ ابن حجر مین ابن عباس سے مروی ہے کہ بتحقیق عتاب کیا خدا نی اصحاب پیغمبر
بہت جگہ اور یاد نہین کیا علی کو مگر نیکی کے ساتھ اسمعو نہین عجب عظریف بسبب تعریض اپنی خلیفہ چہارم
کی زمرہ سنیہ سی خارج اور فرقہ نواصب مین داخل ہوا ورای اسکی اس پر بھی ترقی کے کہ تشنن کو پہونچا
کیا سلام سی بھی موندہ موڑا کہ قران مجید واجب التعظیم کو اور لوطی واجب الاہانت کو برابر کر دیا اور اپنی
زعم باطل مین لوطی کے جلانیکو کہ مثل اوسکی ابوبکر سی واقع ہوا اشنع قران منزل من اللہ کی جلانے
سی شہرایا زہی دین و دیانت عجب عظریف کی کیا یہہ نہین سمجھا پدرست خاک ابا عالم پاک ہے
کہان لوطی انسان ناپاک واجب الاہانہ اور لایق قتل اور احراق کہان قران شریف کلام خدای پاک مسلمانو
دین وایمان اور شفا اور رحمت عالمیان بالجملہ عجب عظریف کو قران شریف سی کسقدر عداوت دلی ہی کہ
اوس کلام پاک کی درپی اہانت ہی صابق مین تواوسنی قران منزل من اللہ کو مشکوک القران اور لایق
جلانیکی کہا اب جہان لوطی ناپاک کی برابر کردیا بموجای حب الشی یعمی ویصم عجب عظریف کو محبت
عثمان محرق القران نی اندھا اور بہرا کر دیا ہی کہ وہ نہ خدا کی سنتا ہی نہ رسول کی نہ قرانکو دیکھتا ہی نہ
کو آیا نہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم
حمید کو جانتا ہے نہ حدیث انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی
ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی واحدہما لزیفتر حتی یردا علی الحوض کو
مانتا ہی اور اوسکی نصرت کی وجہ قران شریف سی بجز اسکی معلوم نہین ہوتی کہ اوسمین بہت سی آیتین جناب

Presented by: Rana Jabir Abbas

امیر علیہ السلام کی شانمین ہین چنانچہ صواعق محرقہ ابن حجر مین ہی کہ ابن عساکر نی ابن عباس سی روایت کی
ہی کہ نازل نہین ہوا کتاب خدا مین کسی کی شانمین جو کچھ کہ علی کی شانمین نازل ہوا ہی اور یہی ابن عساکر نے
ابن عباس سی روایت کی ہی کہ تین سو آیتین علی کی شانمین نازل ہوی ہین اور مجیب غطریف مار مار دہرا کر
لئی جو لفظ ما سوی القرآن کا مکہتا ہی اور کہتا ہی کہ ما سوی القرآن کو عثمان نی جلایا سو غلط محض ہی ہم مکرر لکہتے
ہین کہ ہرگز و ہرگز کسی معلوم ہی کہ عثمان محرق القرآن نی سب قرآن منزل من اللہ کو جمع کیا ہو سی اصحاب عدول
سینونکی تہی جلا دی علی الخصوص قرآن ابن مسعود کا کہ قرات اخیرہ تہی اور پیغمبر خدا نی اپنی سال رحلت مین
دو مرتبہ حضرت جبرئیل پر عرض کیا تہا کما فی الاستیعاب اوسکو بہی محرق القرآن نی بجبر و تعدی چین کر جلایا
نہین معلوم کہ مجیب غطریف نی ما سوی القرآن کونسی جانور کا نام رکہا ہی کہ وہ جلایا گیا اگر مجیب کی عقیدہ مین
اصحاب سینون نی قرآنمین کچہ دخل کر کی اوسکو ما سوی القرآن اور مشکوک القرآن کر دیا تہا تو صداقت اونکی کہان
رہی کیا صداقت اسیکا نام ہی کہ وحی اور قرآنمین دخل کرین اور قرآنکو مشکوک کر دین مجیب غطریف کو شرم
نہین آتی کہ اپنے اصحاب کو عدول بہی کہتا ہی اور اونکی جمع کی ہوئی قرآنکو مشکوک القرآن اور ما سوی القرآن
بہی ٹہراتا ہی اور لطیفہ یہ ہی کہ وہ قرآن جو عثمان محرق القرآن نی جلائی کسیطرح باظہار مجیب کی بہی ما سوی
القرآن محض نہین ہو سکتی کیونکہ وہ قرآن جو جلا ہی گئی اونمین آیات منسوخہ اور تغییر بہی یا
محکمہ کی ساتہہ مخلوط تہی پہر ہمارا قرآن محض کہانسی ہوئی اور آل اس تقریر مجیب کا یہہ ہوا کہ محرق القرآن
نی اون قرآنون منزل من اللہ کو جلایا جنمین آیات محکمہ اور آیات منسوخہ الفاظ تغییر کو چنکر اور علیحدہ نکال
کر جلا دیا اور اوسمین جو قرآن مخلوط تہا اوسکو چنکر اور علیحدہ نکال کر رہنے دیا اور جلایا کچہ بہی ثابت ہوا
کہ اوس مجموع مخلوط قرآن اور تغییر اور آیات منسوخہ اور آیات محکمہ کو سب کو جلا دیا یا ہمان آیش در کاسہ
ہوا اور مجیب غطریف اور اوسکی پیر محرق القرآن کو کسیطرح جہنکارا اس عذاب سے نکال سی نہین ہوا

قال المجتہد العلام المعترف بکمہ فخر رازی نی نہایۃ العقول مین کہا ہی کہ جلا ڈالنا باقی مصحف کا رحقیقت
نہایت تعظیم تہی کہ مبادا کوئی پرزہ اوسمین سی زمین پر گر پڑی تو باعث اہانت اوسکی اور سبکی کا ہوگا
سبحان اللہ جلانا قرآنکا تو تعظیم تہرا اور گرنا اوسکا زمین پر باعث تحقیر کا ہوا حال آنکہ جلال الدین سیوطی
نی کتاب اتقان مین قاضی حسین سی نقل کیا ہی کہ اوسنے کہا کہ جلانا قرآنکا خلاف احترام ہی اور جو چیز کہ
خلاف احترام ہو وہ اہانت اور استخفاف ہی انتہی **قال المجیب الظریف** اقول بفضل العزیز العلام جس مصحف

کہ مخلوط منسوخہ اور تغییر سی ہو اوسکو جلانا ہرگز خلاف احترام نہین ہو

ہین نفع متصور ہوا وسکی اصلاح مین علما کا اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ جلا دینا چاہیی اور بعضوی کہتی ہین
دہو ڈالنا چاہیئے لاکن محققین تعقیب کرتی ہین کہ جو قران من حیث انہ قران ہی جیسی یہہ قران مروج الآن
اسکا جلانا بہتر نہین کیونکہ اسمین گو زیادت ہی بلکہ دہو کر اسکی سیاہی کو کسی مکان طاہر مین ڈال دین یا
دبا دین کہ یہہ ہر مرض کے دوا ہی اور ہر درد کی شفا اور جو قران من حیث انہ قران نہین جیسی مصاحف محرقہ
خباب عثمان اوسکا دہونا بہتر نہین کیونکہ احتمال حرفونکی رہ جانیکا ہی بلکہ اوسکو جلا ڈالنا چاہیئے تا اثر اختلاف
کا باقی نرہی جیسا کہ خباب عثمان نے کیا پس قول رازی کا ناظر ہی اس معنی کے طرف اور قول قاضی کا ناظر
ہی اوس معنی کے طرف اس تقدیر پر تعارض بین القولین اٹھ گیا اور رازی سی قاضی راضی ہوا اقول
بفضل العلی القوی اللطیف اولا عجب خطریف کہ عادی تحکمات اور دعوان بلا دلیل کا ہی اوسنے قران
من حیث انہ قران کہا اور مصاحف محرقہ عثمانکو قران من حیث انہ قران ہونیکا انکار کیا یہہ سب دعوی بلا دلیل
ہین اوسکو لازم تہا کہ پہلی قران من حیث انہ قرانکی تعریف بیان کرتا تا کہ معلوم ہوتا کہ مصحف مروج پر وہ
تعریف صادق آتی ہی اور مصاحف محرقہ محرق القران پر صادق نہین آتی ظاہر اوہ تعریف قران من حیث
انہ قرانسی جاہل نہوگا مگر اوسکو چونکہ دہوکا دینا عوام کو منظور ہی اور اپنا مدار کار مغلطہ پر رکھا ہے
اسو اسلی تعریف قران من حیث انہ قرانکی نہ لکھی اب رہا بحث حقیقت اور تعریف قرانکی سو جب کہ
قران من حیث انہ قران تو اوسی کو کہتی ہین جو کلام خدا بوسطہ حامل التنزیل حضرت جبرئیل امین علیہ السلام
کی خدای تبارک وتعالی کا بہیجا ہوا مشتملبر اوامر و نواہی وغیرہ احکام شرعیہ وقصص انبیا و امم سابقہ پیغمبر
خدا پر بتدریج نازل ہوا اور ہر آیت اوسکی معجز ہی اور یہہ تعریف مصاحف محرقہ عثمان پر بہی صادق آتی
ہی مجیب خطریف نے جو مصاحف محرقہ عثمان کو کہا کہ وہ قران من حیث انہ قران نہ تہی مغلطہ بحث یا سو
فسطائیت محض ہی ورای آن اگر مصاحف محرقہ محرق القران بقول باطل مجیب کی قران من حیث انہ
قران نہون تو ابن مسعود اور ابی بن کعب و شیخین سینونکی شیخی کرکری ہوتی ہی کہ انہون نے اون
قرانونکو جو قران من حیث انہ قران نہتی قران من حیث انہ قران ٹہرایا اور علی ہذا القیاس مجیب بقول مجیب
خطریف کی مصحف زید بین نفع متصور نہتا تو حلیفہ اول اور ثانی اور حفصہ نے اوسکی اضاعت بحرق یا غسل کیون
کی اور اوسکو اپنی پاس کیون رکہا اور تراویح وغیرہ مین اوسکو کیون پڑہا اور ابن مسعود نے اپنی جمع کی
ہوئی قرانکی دینی مین کہ بقول مجیب خطریف کی لغو و بی نفع تہا کیون انکار کیا اور ضرب و شلاق اونہا سے

(۴۷)

کلام مجیب نقلا و ازالہ اوسکی
عبث اور لغو ہونا کہ مصحف
القران کا نافع ہوی ہوا ہے

شاید دانست مجیب کی شیخین اور حفصہ اور ابن مسعود وغیرہ اصحاب کبیرکی جعل و بی تمیز تھی کہ جس قرآن
مین نفع متصور نتہا اوسکو نافع سمجھتی تہی اور لغو و نافع مین اونکو تمیز نہتی و جب الاطاعت کی اطاعت
نکی اور اوسکو اپنا معمول نہ کیا حاصل کلام یہ تطویل بلاطائل مجیب عطریف کی لغو اور تفصیل محققین کی خالے
از تحقیق ہے مصاحف محرقہ اور صحف عثمانی مروج تسبتی سب قرآن من حیث انہ قرآن ہین اور سب مین
نفع متصور ہی اور تعظیم سبکی واجب اور عناد سب کا گناہ کبیرہ ہی اور ہذیانی والا جنبی ہی اور مجیب عطریف نے
پہلی قول مین تو انکار جلانی قرانکا کیا اور کہا پہلی تو حضرت عثمان کا قرانکو جلانا ثابت نہین جیسا مذکور ہوا
اور بعد ازان کہا کہ عثمان نی ماسوی القران کو جلایا اور اب یہان کہلے کہلا اقرار جلانیکا کیا اور کہا جو قرآن
من حیث انہ قران نہین جیسے مصاحف محرقہ خباب عثمانکی اوسکا دہونا معتبر نہین بلکہ اوسکو جلانا چاہیے
تا اثر اختلاف کا باقی نرہی جیسا خباب عثمان نی کیا منصف لوگ اس تہافت اور تناقض کلام مجیب کو
دیکہین اور مثل مشہور ما قتلہ نا شد کو خیال مین رکہی بالجملہ جلانا عثمان محرق القران کا قرانون من حیث انہ
قرانکو ثابت ہی اور طعن امامیہ کا محرق القران پر جلانی قرانون منزل من اللہ کا خوب جا ہوا ہے
اور فخر رازی نی جلانی قرانکو جو تعظیم کہا اور قاضی حسین نی اوسکو اہانت و استخفاف کہا اس طعن
امامیہ سی دونون نی انکار نہین کیا ہمارا مطلب بخوبی ثابت ہی قاضی اور رازی آپسمین دونو چاہیں
ہول دہپا ڑین چاہین لپا ڈکی کرین وہ جانین اونکا کام جلانی ہمکو کیا ضرور ہی کہ اونکی ہنسی مین ہم
پانوڑ الین ہمکو کسی نی قاضی نہین کیا جو ہم قاضی اور رازی کا انصاف کرین کون خطا پر ہی اور کون
صواب پر مجیب عطریف جو رفع تعارض اونکی قولون مین چاہتا ہی اوس سی کیا ہوتا ہی ہمارا اصل طعن
جلانی قران من حیث انہ قرانکا محرق القران پر کہا موجود ہی اوسکا رفع ممکن نہین قال المجیب العطریف
اب حقیقت مین جلانا ایسی قرانکا جس سی اختلاف اور تکفیر فیما بینہم ہو باعث بڑی تعظیم کا ہوا اقول
بفضل العلی القوی اللطیف مصاحف محرقہ کی منزل من اللہ اور قران من حیث انہ قران ہونے
مین تو کسیطرح کا شبہہ نہین اور خدای تبارک و تعالی قرانکی شانمین فرماتا ہی وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ
مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ اور فرماتا ہی قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ
ان آیتون اور آیات دیگر سی ثابت ہی کہ قران شریف مومنین کی لئی رحمت اور شفا اور سبب ہدایت
کا ہی تو مجیب عطریف جو قرانکو سبب اختلاف اور تکفیر فیما بینہم کا کہتا ہی العیاذ باللہ تکذیب خدا ہے

تبارک

Presented by: Rana Jabir Abbas

تبارک وتعالی کی کرتا ہی اوز تکذیب خدا ورسول اور قرانکی کفری ورای ان اگر مصاحف محرقہ
عثمان باعث اختلاف اور تکفیر فیما بینہم کی ہوتی تو خدای تبارک وتعالی کہ عالم الغیب والشہادۃ ہی خود حکم اوسکے
جلانیکا کرتا اور پیغمبر خدا صلعم اونکو جلا دیتی وا دلیس قلیس اور مجیب عطریف قرانکی جلانیکو جو باعث بڑے
تعظیم کا کہتا ہی اوسکو چاہیئی کہ پہلی اپنا چچا قاضی حسین جھوڑا لی من بعد اگر اوسکو خواہش باقی رہیگی تو
فحول امامیہ اوسکی بچا پڑنی اور زبر کرنیکو حاضر ہین **قال** المجیب العطریف اگر یہہ امر باعث اہانت کا ہوتا
تو کوئی صحابی جلانی نہ دیتا **اقول** یفضل العلی القوی اللطیف مجیب عطریف کیا نہین جانتا کہ محرق القران
تو باسامان تہا کسی صحابی کا کب سنتا تہا اگر کسی صحابی کی سنتا ہوتا تو کیون مرتا اور خاص مدینہ مین
حیوانات اوسکی جنابکو کیون کہاتی اجلہ اصحاب نبی عزل ظلمہ بنی امیہ مین اور ترفیہ رعایا اور برایا مین کیسے
کیسی اوس حق ناشنو کو نصیحتین لین اوسی لیلی ایک بیسی کما فی کتب التاریخ وعلی ہذا القیاس اکثر اصحاب
سنیونکا یہی حال تہا کہ کسیکی سنتے نہ تہے اپنی خودرائی پر عمل کیا کرتے تہے خلیفہ ثانی نی بہی توریت اور انجیل اور
زبور اور صحف انبیای سابق کو کہ غنایم مین دیار مصر اور اسکندریہ وغیرہ سے ہاتہ آئی تہی خودرائی سے جلوا
دیا اور مخالفت جناب امیر علیہ السلام پر کہ جلانا کتابون کو انکیں اور شرایع سابقہ کا ہرگز جائز نہین لیکن
یکیا حکام مرحلہ خامس تاریخ الامم وطبقات الامم مجیب عطریف نی جو کہا اگر یہہ امر باعث اہانت کا ہوتا
تو کوئی صحابی جلانی مدینا یہہ اوسکی سخن سازی ہی **قال** المجیب العطریف جناب عثمان نی جیسی بمشورہ بچاس
ہزار صحابیونکی کہ بہترین اونمین جناب امیر المؤمنین تہے قران صحیح کو جمع کیا ویسا ہی بصوابدید اونہین نو گونکی
جلوا دیا اسمین اگر جناب عثمان مورد طعن رکیک ہین تو جناب امیر اور دوسری اصحاب بہی اسمین شریک
ہین **اقول** یفضل العلی القوی اللطیف یک نشد دو شد ابہی تک بہتان شرکت جناب امیر علیہ السلام کا
عثمانکی ساتہہ جمع کرنی قران مروج مین کرتا تہا اب دوسرا افترا شرکت جناب امیر علیہ السلام کا جلانی قران مین
بموجب رای رزین علی الطنبور نغمتہ اور چہیڑا معاذ اللہ کہ جناب امیر علیہ السلام شریک مشورہ عثمانکی جمع کرنی اور جلانے
قرانمین ہون لاحول ولا قوۃ الا باللہ مجیب عطریف بمفاد مصراع مشہور گوسالہ ما پیر شد و گاو نشد عجب
پیرنا مانع ہی کہ اتنک طریقہ استدلال سی واقف نہین ثبت العرش ثم انقش پہلی شرکت جناب امیر علیہ السلام کے
جامع القران اور محرق القران کی ساتہہ جمع کرنی اور جلانی قرانمین کتب امامیہ سی ثابت کر لینا پہر متصدے
اوسکی لکہنی کا ہوتا اور مثل مشہور ہی کہ لاکہہ لکہیرہ کی یہان یا جھونی کی زبان مین مجیب عطریف کو لازم ہے

کسنام پچاس ہزار صحابیونکی جو شریک مشورہ عثمانکی جمع کرنی اور جلانی قرانین تھی بیان کری اور شرکت اونکے
موجب داب مناظرہ کی ثابت کری وانی لہ ذلک باجملہ مجیب لی بنا اس رسالہ کی تحکمات اور دعوون بلا
دلیل اور بہتانون اور خیانتون پر نقل عبارت کتب فرقہ حقہ امامیہ کی اور مغلطون پر رکہی ہی اور یہہ امور خلاف
شان وشایان علما اور فضلا ہین قال المجیب العظریف اور یہہ جو فرمایا کہ سبحان اللہ جلانا قرانکا تو
تعظیم ٹہرا اور گرنا اوسکا زمین پر باعث تحقیر کا ہوا یہہ بات شان اجتہاد اور شایان دادسی نہایت دور ہے
کیونکہ اس سی ثابت ہوا کہ گرنا اوسکا زمین پر اور لگد کوب ہونا اونکی استنباط مین باعث تحقیر کا نہین حالانکہ
جلانا اور پیر کی نیچی لانا صورت تحقیر مین دونو برابر ہین کوئی انمین مابہ الامتیاز نہین اور سلمنا کہ جلانا باعث
تحقیر اور اہانت کا ہی لاکن اور کی پہلی پر ہنسنا اور اپنا ٹیٹر ندیکہنا صاف انصاف کی گلی پر چہری چلانا ہے کلینی
بروایت زید بن جہم ہلالی امام جعفر صادقؑ سی لکہ رہا ہی کہ انہ قراء ولا تکونوا کالتی نقضت غزلها من
بعد قوة انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان یکون امة ہی ازکی من امتکم
فقلت جعلت فداک ایمة قال ای واللہ قلت انما یقرء ارب قال وما ارب ای واو
بیدہ ھکذا اہانة ونانی کہ قران صحیح کرنا اعتراف ملازمان کی قابل التعظیم اور واجب العمل ہی اوسکا زمین
پر دی مارنا اور اہانت سی اوٹہا پہینکنا اہانت ہی یا سوی القران کا جلانا اقول بعقبس العلی اللطیف
اگرچہ یہہ رسالہ مجیب عظریف کا علاوہ مغلطون اور خیانتون اور دعوون بلا دلیل وغیرہ کے
ضعف تالیف اور سستی عبارات اور وہن مضامین سی بہی مملو ہی لکن اس خادم الطلبہ نی اس خیال سے
کہ نزاع لفظی شان محصلین سے دور ہی ان امور کا تعرض نہین کیا مگر اسجگہہ کہ مشار الیہ لفظ اس سے کا اور مآل
لفظ کیونکہ کا این عبارت مجیب مین کیونکہ اس سی ثابت ہوا کہ گرنا اوسکا زمین پر آہ سمجہہ مین نہین آتا
لہذا استفسار کیا جاتا ہی کہ مشار الیہ سی اوس لفظ کی اور مآل سی اس لفظ کی مطلع کیجئی آمدم برمطلب کہ خود
مجیب عظریف نی اسجگہہ صاف انصاف کی گلی پر چہری چلائی ہی کہ باتباع صاحب تحفہ مسروقہ کے
نقل روایت زید بن جہم ہلالی مین داد تحریف کی دی اور خیانت عجیب کے بہلا صاحب تحفہ کی نوہی کے
بہی ہوئی نہین شاید مجیب عظریف کی بہی انکہو نمین پہلی یا ٹیٹر ہی کہ کلینی مین اوسکو نہ دیکہہ لیا اور
اوس خائن کذاب بادکار مسیلمہ کذاب کی قول پر اعتماد کرکی بی تامل اوس حدیث صحیح کو غلط لکہدیا کتاب
مستطاب کلینی نایاب نہین جسکا جی چاہی جاہی دیکہہ لی کہ حدیث مذکور مین لفظ اہانة کا نہین ہی صاحب تحفہ

مسروقہ

مسروقہ یا دکا رہیو دنی یا اور کسی نے لفظ مذکور اپنی طرفسی تغلیط عوام کی واسطی بڑہا دیا ہی فویل لھم
مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون ورای ان روایت مذکور ہی جو دہلوی اور مجیب
عطریف نی نسبت جناب صادق علیہ السلام کی قرانکا زمین پر دی مارنا اور اہانت سی اوٹھانیکا العیاذ
باللہ منہ طرفہ استنباط اور عجب خبط و احتیاط ہی اور کمال تعجب اور فراوان حیرت ہی کہ مجیب عطریف اور
صاحب تحفہ مسروقہ ضمیر مونث بارز متصل کو جو لفظ فطرحہا مین ہے راجع طرف قرانکی کہ لفظ مذکر ہی کرتے
ہین اور ہرگز یقین نہین آتا کہ صاحب تحفہ مسروقہ اور مجیب عطریف ایسی امر واضح سی کہ اطفال ضریرے
خوان پر بہی مخفی نہین اندہی ہون بلکہ بلاشبہہ اونہون نی دیدہ و دانستہ اپنی آنکہہ پر پٹی باندہ لی اور حیا کے
آنکہہ بند کرلی اور اضلال عوام کا جا ہا ورنہ ظاہر ہے کہ اولا لفظ اہانتاً کا اصل حدیث مذکور مین مذکور نہین اور
ثانیاً لفظ قرانکا بہی اوسمین مزبور نہین اور ثالثاً حضرت کی ہاتہہ مین ہونا قرانکا بہی اوسوقت کہین سی مستفاد نہین
ہوتا اور رابعاً یہہ ہا ضمیر مونث بارز کا جو فطرحہا مین متصل ہے طرف لفظ قرانکی کہ مذکر ہی ممکن نہین پہر صاحب
تحفہ اور مجیب عطریف نی کسطرح اور کہانسی نکالا کہ براہ اہانت حضرت نی قران کو زمین پر پہینک مارا اور کسطرح
تجویز کیا کہ ضمیر مونث فطرحہا کی قرانکی طرف راجع ہوسکتی ہے کیا آیہ وقرانا فرقناہ لتقرأہ علی
الناس علی مکث ونزلناہ تنزیلا اونہون نی نہین دیکہی بالجملہ ضمیر فطرحہا کی راجع بدکی طرف ہے
کہ مونث سماعی ہے اور خلاصہ اس فقرہ حدیث کا یہہ ہی کہ جب ندین جہم نی کہا کہ لوگ ارنی پڑہتی ہین تو حضرت
نی ہاتہہ اوٹہا کر اور جنبش دیکر جیسا یہان بہی استفسار کی وقت ہاتہہ کا اوٹہانا اور ہلانا دستور ہی فرمایا
وما ادب نی پہر ہاتہہ کو گرایا فذلکہ کلام اس روایت مین طرح کرنا اور گرانا ہاتہہ کا مصرح ہی گرانا قرانکا
اور پہینک دینا اوسکا اور لکد کوب کرنا کسیطرح پایا نہین جاتا مجیب عطریف اور اوسکی پیروی نی قرانکا پہینک
دینا اور لکد کوب کرنا کہانسی نکالا اسطرحکا کذب و افترا اور مغلطہ عوام بہی نہین کرتی اور نہین دیتی ہین چہ جائکہ وہ
لوگ جو ایکو سلک علما مین منسلک کرتی ہین و اصیتا زمانہ نا پرسان نی نوبت مناظرہ کی ایسی از کیا سی پہونچائی
کہ ضمیر مونث کی لفظ مذکر کے طرف راجع کرتی ہین اور حدیث مین اپنی طرفسی لفظ اہانت کا کہ اصل حدیث مین
نہین ہے بڑہاتی ہین فالی اللہ المشتکی من الدہر اذا احسن ندم من ساعتہ واذا اساء
اصر علی اساءتہ الحاصل مجیب عطریف پیرو اور بچہ لکو عمر کا ہی اوس بی ادب نی براہ نفاق اور جہت بانے
کی جو نسبت ہجرو ہذیان کیطرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مصداق وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی

کی تو عجیب خطر یفیا رشاد فیض بنیاد انی تارک فیکم الثقلین کو بھی بچہ وندیان جانتا ہی اور تسا حنی او
ر یا دبی ثقلین کے خطاب مین کر رہا ہی قرانکو تو مشکوک القران اور ماسوی القران کہکر لایق جلانی کے کہتا ہے
اور خطاب صادق علیہ السلام پر کہ عترت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور ثقل ثانی اور شقیق قران ہین افترا پینک دینی اور
لکد کوب کرنی قرانکا کرنا ہی اعوذ برب الناس ملک الناس الہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی
یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس اور مذہب حق امامیہ مین تو ثقلین واجب التعظیم بلکہ تمسک
بثقلین کے کون کر رہا ہی اور تحقیر واہانت کون وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون اور مخفی نرہی
کہ مجیب خطر یف بار بار جو لفظ مشکوک القران اور ماسوی القران لکھتا ہی مغالطہ بحت ہی سب کو معلوم ہی کہ محرف
القران فی قران منزل من اللہ جمع کئی ہوئی اجلہ اصحاب سینونکی کہ بقول اونکی عدول ہین جلائی ہین اور وہ سب
قران من حیث انہ قران نہی کما مر سرارا قال المجیب الظریف اور علاوہ اسکی عظمت قرائکی تو یہہ ہی کہ اسکو تلاوت
لوگونسی دور رکھی اور طہارت کی جگہ نہ پڑہی اور اوسکی تلاوت کو زندگی مین باعث برکت اور مرنی کے
بعد سبب مغفرت کا سمجھی سو یہہ شیعونکو کہان نصیب صاحب استبصار فرما رہی ہین کہ لا باس ان یتلو الحائض
والجنب القران اور من لا یحضرہ الفقیہ مین پڑہنا قرانکا جای ضرور ہین بقدر آیۃ الکرسی کی جائز کہا اقول
بفضل القوی اللطیف تعظیم قران مجید کی دل اور زبانسی نصیب شیعیان ائمہ اطہار ہی ہی کہ اوسکو منزل
من اللہ اور واجب التعظیم اور واجب العمل اور اوسکی اہانت اور استخفاف کو گناہ کبیرہ اور اوسکی جلانی کو باعث
احتراق نار جحیم اور اوسکی جلانی والی کو جہنمی جانتی ہین اور بموجب وصیت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی قران
اور اہلبیت سی تمسک کرتی ہین بخلاف سینونکی کہ وہ قرانون منزل من اللہ جمع کئی ہوئی زید اعلم بالقران کو
کہ معمول بہ اونکی شیخین کا تہا اور قران جمع کئی ہوئی ابن مسعود اور ابی بن کعب اور سب قرانون منزل من اللہ
جمع کئی ہوئی اپنی اصحابون عدول کو مشکوک القران اور لایق جلانیکی کہتی ہین اور اونکی جلانیکو بڑی تعظیم اور
بہترین حسنات جانتی ہین اور مقام سہر ہٹنی کا یہہ ہی کہ لکہنا اس قران مزوع عثمانیکا پیشاب سی اور جلد پیتہ
پر بناہ بجدا جایز جانتی ہین سبحان اللہ کیا عظمت قران مجید کی ان ناپاکون نی نزدیک ہی کہ سنی والون کے
رونگٹی کہڑی ہوتی ہین بعید نہین کہ آسمان ان پر گری اور صاعقہ غضب آکہی انپر ٹوٹی اور لطف یہہ ہے
کہ باینہمہ اقوال سخیفہ اور عقاید فاسدہ مجیب خطریف یادگار سوفسطائیہ انکیو اور اپنی اہل نحلہ کو تعظیم کرنیوالا
قران مجید کا کہتا ہی اگر تعظیم یہی ہی تو معلوم نہین کہ تحقیر اور اہانت کیا ہی فی شرح مختصر الوقایہ للفقیہ الفاضل

الی المقام

ابوالکارم الخضر صاحب دیکن مغفرہ راوان یکتب بہ علی جبھتہ شیئا من القرآن قال ابوبکر الحکاف
انہ یجوز فقیل لہ لو کتب بالبول وعلی جلد المیتۃ قال لو کان فیہ شفاء فلا باس بہ کذا فی
فتاوی عثمان خان خلاصہ یہ ہی کہ لکھنا قرآن کا پیشاب سے اور جلد میتہ پر شفا کی واسطے جائز ہی اور
اسمیں تعظیم قرآن کی ہی والوں کو منہ میں پیشاب کرین باقی رہا یہ کہ حائض اور جنب کو پڑہنا قرآن مجید کا استبصار میں
لاباس لکھا ہی اور من لایحضرہ الفقیہ میں بعقبہ آیۃ الکرسی کی جای ضرورین میں پڑہنا جائز رکھا ہی سو یہ مسئلہ خلافی ہی
بعض علما کی نزدیک جنب اور حائض کو پڑہنا قرآن مجید کا مطلقا حرام ہی اور بعض کی نزدیک مطلقا مکروہ اور ایک
جماعت کی نزدیک سات آیۃ سی زیادہ پڑہنا مکروہ ہی بہرحال یہہ امر قابل طعن اور تعریض کی نہین ہوسکتا اسباب
کچھ سینونکی مذہب مین یہی ہی خزانۃ الروایات مین کہتا ہی کہ خوارزمی اور سغنانی مین ہی کہ ابی حنیفہ کی نزدیک
پاک نہین کہ جنب سورہ فاتحہ کو بسبیل دعا کی پڑہی اور میزان شعرانی اور رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ مین للساہی کہ
ابی حنیفہ کی نزدیک جنب اور حائض کو پڑہنا بعض آیہ کا اور مالک کی نزدیک پڑہنا ایک دو آیہ کا جایز ہی اور داؤد
کہتا ہی کہ جنب کو پڑہنا ساری قرانکا جایز ہی جیسی حایض ویسی پڑہی اور تفسیر فتح العزیز تالیف عزیزی دہلوی
مین پڑہنا دعاؤنکا جای ضرورین جایز لکھا ہے بالجملہ جو امور کہ مجیب کی مذہب مین ہی جایز ہین تعریض
وتعرض اونکا بجا نہی ہے قال المجیب الظریف اور عوام کہ اکثر خواص شیعون کی موت وحیات مین قرآن کے
بدلی ضمیر اور دبیر کی مرثیہ پر اکتفا کیا اب کہین منہ سی ہوتی کہ تعظیم کون کر رہا ہی اور تحقیر کون وسیعلم الذین
ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵ لازم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی * کو مشت خاک ما ہم بر در فتادہ
اقول بفضل العلی القوی اللطیف اولا قرآن کی بدلی کوئی اثنا عشری مرثیہ پر اکتفا نہین کرتا موت مین
نہ حیات مین یہہ تو افترای محض ہی مجیب ظریف کا بلکہ تلاوت قرآنکی وقت تلاوت کرتی ہین اور مجالس عزاے
امام حسین علیہ السلام مین البتہ مرثیہ اور احادیث مصائب بہی پڑہتی پڑہاتی ہین اور بیکسی گریہ وبکا کرتی
ہین اور مستحق مثوبات اخرویہ ہوتی ہین کسواسطی رونا مصائب اہلبیت علیہم السلام پر اقتدا اور پیروے
جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی ہی جیسا کہ حدیث ام سلمہ اور ابن عباس سی کہ صواعق محرقہ ابن حجر
اور صحیح ترمذی اور شرح برزخ وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ مین ہی معلوم ہوتا ہی اور مجیب ظریف نی ذکر
مرثیہ کا بطور تعریض کی جو کیا اولا اوسکی وجہ یہہ ہی کہ مرثیون مین ذکر ظلم یزید وشمر وغیرہ کا اہلبیت پیغمبر پر
ہوتا ہی اور اس سی تقبیح یزید امام ششم مجیب کی اور تقبیح شمر وغیرہ پیشواون مجیب کی ہوتی ہی سو وہ

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور صکو نا گوار ہی اور یہ کیا امام ششم سیبویہ کا ہونا موافق معرفا بن مجبر مین کونسی مستند بیشہ سی ہے صحیح
اور شمار بعون اویون اور محدثون سی سنیون کی ہی چنانچہ ابو اسحاق سبیعی نا کہ امام مدحثین سیبویہ سی ہی بیشتر
راویونکا شمر سی کیا ہی کافی للاستیعاب اور محمد بعون بہی راویون تدسی اور تابعی جلیل القدر سیبویہ کی تو کیا
ہی کافی مہذب الکمال فی علم الرجال اور ثانیاً مجیب عطریف کی مسامحہ فی حوصوت اور حیات بن قرا کی بدلے
کافی اور ناجینی اور دہ شوکت وطنبور کی گفت پر حال کہ ایسی بڑی کتاب کیا ہی مجیب عطریف اس علت الشامخ کو کیون
بھول گیا اپنی پیرون پر تعریض کیون نہین کرتا یا انکہ سیبویہ کی کتب فقہ مین لکھا ہی کہ شیطان انکی دبر مین انگلی
کرتا ہی وہ اوس سی متلذذ ہوکر وجد اور حال مین آتی ہین اور ناچتی ہین بالجملہ جو کوئی انصاف کریگا وہ کہیگا کہ
مجیب عطریف اور اوسکی اہل کلاڑ ہی تعظیم قرانکی کررہے ہین کہ اس قران مزوج کا لکھنا چیتاب سی جایزا اور درست
جانتی ہین اور قرانون منزل من اللہ جمع کیی ہوئی بیچ کے صدول کا جلانا ثواب اور مہترین حسنات سمجھتی ہین
وسیعلم الکفار لمن عقبی الدار قال المجتہد لعلم العریف اب ہم پوچھتی ہین کہ کیا اعتقاد ہی حضرت
سیبویہ کا مقدمہ ہین کہ جو مصاحف عہد ابوبکر و عمر مین لکھی گئی تہی اور وہ قران جو ابن مسعود وغیرہ اصحاب نے
جمع کیی تہی اور عثمان نی انکو جلا یا منزل من اللہ تہی اگر کہو منزل من اللہ اور واجب العمل تہی تو پھر کیون جلادی
گئی اور اوسمین کتنی بتین نہین اور اوسمین کیا مذکور تہا اور اون مصاحف مخرقہ مین اوس قران مزوج مین
کتنا ایسا پیرہ تہا اسکا بتانا تمکو لازم ہی ہمسی کیا پوچھتی ہو یہ طرفہ ماجرا ہی کہ تم جلاؤ اور ہمسی پوچھو کہ کیا ایسا پیرہ تہا
اگر کہو کہ ایسا اختلاف نہا کہ جیسا اختلاف قرا تو نہین قرار سبعہ یا عشرہ کی ہی تو یہ نہین ہوسکتا اسواسطی کہ ایسا
اختلاف تو اب بہی موجود ہی پھر اسکو کیون نہ جلادیا اور اوسکو جلایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اختلاف قرا
نہا اور یہ ایسا پیرہ نہا جسکا بتانا کہ وہ قران کہان گئی اور دنیا مین کوئی اوسکا حافظ ہی یا نہین ہے اور کوئی نقل اوسکی
کسی ملک مین موجود ہی یا نہین اگر موجود ہی تو فرماہی کہان ہے اور اگر موجود نہین ہی تو ایہ و ناقر لحافظون
کسطرح صادق ہوگا و یاتیہ الباطل من بین یدیہ و لا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید نہا ترجم
اہسنت کی کیونکر صحیح ہوگا قال المجیب العطریف اقول بفضل العزیز العلام جب حقیقت حال قرانکی مل گئی
اور بنا مغالطہ کی ہل گئی تو مستفتی کی ساری سوال آپ پر آتی ہی اور آپ کی ساری جواب جاتی رہی بیان اسکا
یہ ہی کہ مصاحف مخرقہ گرچہ منزل من اللہ تہی لکن بسبب بی ترتیبی اور انتشار اور خلط قرات شاذہ اور ایات
منسوخہ اور بعض الفاظ تفاسیر کے علی الخصوص بکثرت داخل ہونی دعای قنوت اور خارج ہونی معوذتین کی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

منسوخہ اونکو مخلوط رہنے دیا عثمان نے دیسکو کیون جاری نہ کیا اوس محرق المصاحف کو لازم تہا کہ اوسکی تعلیم
میں بھیجدیتا اور ثالثاً اگر خلط آیات منسوخہ کا مقبول عجیب غطریف کی ماعث جلالی قرآن کا ہی تو عجیب غطریف
کو لازم ہی کہ اس قرآن مروج عثمانی کو بھی جو ادی آیات منسوخہ اسمین اسوقت تک مخلوط ہین مثلاً آیہ کتب علیکم
اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا الوصیة للوالدین والاقربین بالمعروف اور آیہ فاصفح
الصفح الجمیل منسوخ بآیہ میراث اور آیہ سیف ہین و علی ہذا القیاس کما مضیٰ سابقاً اور رابعاً عجیب غطریف
جو کہتا ہی کہ داخل ہونا دعای قنوت اور خارج ہونا معوذتین کا قرآن ابن مسعود مین باعث اوسکی جلا نیکا ہوا
یہہ بھی مغالطہ بحت ہی کسواسطے کہ حسب قران ابن مسعود کی مدارست پیغمبر خدا اور حامل التنزیل حضرت جبرئیل کے
دور و مکرر ہو چکی اور پیغمبر خدا اور حامل التنزیل نے اوسکو قبول کیا اور رد نکیا تو وہ قران تو مطابق لوح
محفوظ کی اور مقبول پیغمبر بلکہ مقبول خدای پیغمبر ہوا پھر اوسمین اور اولیای عثمان کو جگہہ گفتگو کی کسیطرح باقی رہی
اور نہ مقبول ہوئی اوس قرآن کی حضور پیغمبر اور خدای پیغمبر مین کسیطرح وہ لایق جلا نی کی نہین ہو سکتا بلکہ بنا بر روایات
معتمدہ سنیونکی قرات ابن مسعود کی قرات اخیرہ تہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سال رحلت مین دو
مرتبہ عرض ہوئی تہی اور آنحضرت نے اوس قرات کی ستایش کی تہی اور موافق اوس قرات کی پڑہنے کا حکم
کیا تہا سو تمین بجبر و تعدی لینا اور جانا اوس قرات کا کہ موافق قرات منسوخہ کی تہا سوای کفر و نفاق اور
مشاقت خدا و رسول کے کوئی محل صحیح نہین رکھتا اور داخل ہونا قنوت اور خارج ہونا معوذتین کا جب
پیغمبر خدا اوسکو قبول کر چکی بلکہ اوسیطرح پر پڑہنے کو حکم فرما چکی سبب احراق قران عبداللہ بن مسعود کا نہین
ہو سکتا البتہ سبب احراق اوسکی حرف کا سبعہ مجتمع ہو سکتا ہے پس اسمین کہ کتب معتمدہ سنیونسی ہی موجود
ہی کہ قرات ابن مسعود کی قرات اخیرہ تہی کہ پیغمبر خدا نے اپنی سال رحلت مین دو مرتبہ حضرت جبرئیل پر عرض کی
تہی اور ابن مسعود اوسوقت حاضر تہی مسموع اور مسدل اونکو معلوم ہوا تہا اور یہی استیعاب مین ہی کہ فرمایا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو کوئی چاہی کہ قرآنکو تر و تازہ پڑہی جیسا کہ نازل ہوا ہی تو چاہیے کہ قرارت ابن
ام عبد پر پڑہی اور عجیب غطریف نے یہہ جو کہا کہ مصاحف محرقہ مین آیات متفقہ علیہا اتنی ہی نہین جتنی قرآن
مروج مین ہین اور مذکور اونمین یہی تہا جو اسمین ہی اور اختلاف اور ایرپیرکان لم یکن تہا یہہ مکذب عایشہ
اور ابن عمر کی ہے کہ وہ دونون آیات متفقہ علیہا مثل آیہ رجم وغیرہ کی مصاحف محرقہ مین جس قران مروج سے
زیادہ رہتی ہین اور یہی بقول منکرہ عجیب کی مکذب بحت اور دعوی بی دلیل ہین بغیر حجت و اثبات کی قابل اعتنا کے

نہین

مینے کو لازم ہی کہ اپنی ان دعوو کو مدلیں معقول الحکم ثابت کری قولہ ایچ ولوچ ما جہ طالت لہ بی ہن قال
المجیب لعطراف بموجب آیہ کریمہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے دنیا مین اوسکی ہزارون حافظ موجود اور موافق آیہ کریمہ انہ لکتاب
الباطل کے ہر ملکون کیا ہر قریون مین نقلین اوسکی مشہود و متداول ہی کروڑون پیر و جوان شاذ و نادر کہون
ابجد خوانکو جابجا سی زبانی یاد ہی کہولکر آنکہ دیکہ لو صاحب ہاتہہ کنگن کو آرسی کیا ہی قال الفول بفضل
العلی القوی اللطیف سبحان اللہ سوا ان آسمان جواب نہ رسیمان اسمجہہ خوب مطبق ہوا ہی بہ خوش گفتہ
سعدی در زلیخا ہ الایا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا ہ ندای عام ہی خاص و عام کو اس مغلطی مجیب عطرایف
کو دکہین کہ جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی تو یہ فرمایا تہا تاکہ وہ مصحف جو عہد ابوبکر و عمر مین لکہے
گئی تہی اور وہ قران جو ابن مسعود وغیرہ اصحاب نی جمع کئی تہی کہان گئی اور دنیا مین کوسی اونکا حافظ ہی تاہین
الی آخر ما افاد و مجیب عطرایف نی اوسکی جواب مین براہ مغالطہ ہن قران مروج کا حال تہا یا اور جنکا حال بونجہانتا
اوسکو بتا سکا مجیب عطرایف کو جواب مستفسا جناب مستطاب کا لکہنا تہا نہ مغلطی سکے جال جلنا بالجملہ ہر پیر و
جوان بلکہ ہر خاص و عام جانتا ہی کہ مصاحف محرقہ کا کوئی حافظ موجود نہین اور نہ کسی ملک و قریہ مین نقلین
اوکمی مشہود اور نہ کسی ابجد خوان بلکہ کسی حافظ و عالم سنی کو مصاحف محرقہ زبانی یاد ہی کہولکر آنکہ دیکہ
لو صاحب ہ ہاتہہ کنگن کو آرسی کیا ہی ہ مجیب عطرایف کو باید حنیف عقل و فہم سی تسویہ کا تند کیا
ضرور تہا قال المجیب العطرایف قران مجید صحیفہ تہی یا مصحف فاطمہ نہین کہ خلاف لطف و اصلح غار سر من رای
مین مستور ہی اقول بفضل العلی القوی اللطیف مستور ہونا قران مجید کا غار سر من رای مین کسنی کہا اور کسکا
عقیدہ ہی حقیقت حال تو اسقدر ہی کہ جب عمر نی مصحف جمع کئی ہوئی جناب امیر علیہ السلام کو دیکہا اور کہا
ہمکو تمہاری قرا کی احتیاج نہین تو جناب امیر علیہ السلام اوسکی رواج سی مایوس ہوئی اور ملجا ہو کر اوسکو اپنے
پاس و رایتی البیت من رکہا کہ اولاد امجاد آنجناب مین لاالی آخر نسل امام ثانی عشر تک پہونچا اور اونکی پاس
ہی رہا وہ جناب بحکمہ خدای تبارک و تعالی تشریف رکہتی ہین اور غار سر من رای تو مقام غیبت کا ہے
نہ مقام ایکی رہنے کا ہ ابتک منوی مغز سخن سے آگاہ ہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہ اور بعثت انبیا اور
رسل کے اور انزال کتب کا اور تقرر اوصیا کا خدا کی طرف سی لطف و اصلح بحال خلق ہی مگر خلق کا نمانا کیہ ضرور
اوسکی لطف و اصلح سونی مین نہین ہو جاتا بلکہ ضرر دکر ہیگا اور نمانتی کا خلق کیطرف عاید ہوتا ہی جناب امیر علیہ السلام
نی مقتضای لطف و اصلح بحال خلق کی کلام اللہ کو جمع کیا اور اظہار اوسکی جمع کرنیکا بھی کیا پہر نہ اور اوسکا

نی ہو رد کیا اور اوسکو نہ لیا تو لطف و اصلح مین کچھ خلل اور ضرر نہوا بلکہ ضرر منع کرنی لطف و اصلح کا حایہ تھا
غسران مآل خلیفہ کے اور اوسی ذنب کی ہوا اور جناب امیر علیہ السلام اوسکی چھپانی والی ہوئی اور وہ قرآن
چھپنی والا نہ ٹہرا جانچہ ظاہر ہے کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ جن و انس پر مبعوث ہین اور مومن و کافر
سب کی سب امت آنحضرت ہین اور قرآن سب کی ہدایت کی لیئی براہ لطف و اصلح نازل ہوا ہی پر جو کفار ایسا
قرآن مروج کو نہین لیتی اور نہین پڑہتی اور اوسپر عمل نہین کرتی تو لطف و اصلح ہونی قرآن مین کیا خلل ہے
بلکہ ضرور کرنی اور عمل نکرنیکا کفار پر ہی اور جب کفار قرآن کو نہین لیتی تو خواہ مخواہ اونپر پہنچایا نہین جاتا اور اس
صورت مین نبی اور وصی اور مسلمان لوگ چھپانی والی قرائتی نہین ٹہرتی تعریض مجیب محظریف کی بیجا ہی اور مجیب محظریف نے
ذکر مصحف فاطمہ علیہا السلام کا جو تعریضاً کیا اور حاشیہ منہ مین خلاصہ عبارت جلاء العیون کا لکہا سو خلاصہ غلط اور بیجا ہے
جلاء العیون مین یہہ نہین ہی کہ جبرئیل علیہ السلام جناب سیدہ علیہا السلام پر وحی لاتی تہی اوسکی عبارت سے تو ظاہر
ہوتا ہی کہ جناب سیدہ علیہا السلام بعد رحلت جناب سرور کائنات علیہ و آلہ افضل الصلوات کی مفارقت مین اوس
جناب عالی قباب کی نہایت ملول و محزون رہتی تہین حضرت جبرئیل علیہ السلام بطور تعزیت کی تشریف لاتی تہی
اور جناب سیدہ علیہا السلام کو تسلی دیتی تہی اور اوکی والد ماجد کے مراتب رفیعہ کی خبر دیتی تہی اور اونکی بعد جو اونکے
اولاد پر واقع ہونی والی تہا اوسکی بہی خبر دیتی تہی اور جناب امیر علیہ السلام کو مکلو تحریر فرماتی تہی مخفی نرہے کہ اس عبارت
مین لفظ وحی کا نہ بصراحت ہی نہ کنایہ سو مجیب محظریف نے اپنی طرفسی بڑہا ہی اور زیادتی تحریف کی اوس پر کاربند ہوئے
دی ہی اور آلی حضرت جبرئیل علیہ السلام مین تعزیت اور تسلیہ جناب سیدہ علیہا السلام کی واسطی کچھہ استبعاد نہین
ہی کسواسطی کہ احادیث سنیہ سی ثابت ہی کہ جناب سیدہ علیہا السلام اور حضرت مریم علیہا السلام سلیمانی کی نزدیک
ہمرتبہ ہین اگرچہ حقیقت مین جناب سیدہ علیہا السلام افضل ہین تفسیر بیضاوی مین ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا ہی کہ مرد بہت سی کامل ہوی ہین اور عورتونسی نہین کامل ہوئی مین مگر چار عورتین مریم بنت عمران اور آسیہ
بنت مزاحم اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور جب اناحضرت جبرئیل کا حضرت مریم کی پاس اور کلام
کرنا اوسنی قرآن مجید مین مصرح ہی تو جناب سیدہ کی پاس تعزیت مین آنی اور کلام کرنی مین کیا مقام استبعاد
کا ہی خدای تبارک و تعالی فرماتا ہی اذ قالت الملائکۃ یا مریم ان اللہ اصطفیک و طہرک و
اصطفیک علی نساء العالمین اور فرمایا ہی اذ قالت الملائکۃ یا مریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ
منہ اسمہ المسیح ابن مریم اور تفسیر جلالین مین تفسیر ملائکہ مین حضرت جبرئیل اور تفسیر نساء العالمین مین اسوانے

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com

رہا یہ بیہم لکھا ہی **قال المجیب اللطیف** اور تہذیب طوسی یا کافی کلینی ہی کہ برعکس ہر آیت وارشاد صندوق
نفیہ مین مجبور رہی کہ مبادا کوئی تورانی دیکھکر دو ایک اعتراضین جڑی پیر اوس سی بچپا جہڑانا مشکل پڑی **اقول**
بفضل العلی القوی اللطیف تہذیب و کافی وغیرہ ہدایت وارشاد کی واسطی موجود ہین جسکا جی چاہی دیکہی اور
مہتدی ہو مگر وہ لوگ جو صراط مستقیم علی سے کہ حقیقت اوسکی صراط علی حق نمکہ سی ثابت ہی اعراض کہتی
ہین اور مورد ان الذین لا یؤمنون بالاخرۃ عن الصراط لناکبون ہین وہ کب حق کیطرف مائل ہوتے
ہین وہ تو مصداق ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ ولہم
عذاب عظیم کی ہین اور کسی تورانی کا کیا چلک وچانہ ہی جو تہذیب و کافی پر اعتراض کرسکی مجیب عطریف شاید
اوسکو مثل اپنی مذہب کی کتب احادیث وغیرہ کی سمجہا ہی کہ جب کوئی منصف اوسکو دیکہتا ہی ایک نہ ایک اعتراض
جڑ دیتا ہی عجب عجب احادیث ومسائل وہین مذکور ہین صحیح بخاری مین لکہا ہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا قیامت کی دن
بعضی رجال میری امت کو دوزخ کیطرف لیجائینگی مین کہونگا میری اصحاب میری اصحاب ملائکہ کہینگی یہہ مرتد ہوگئے
تہاری بعد اور یہی صحیح بخاری اور تفسیر سنیہ معتمدہ مین ہے کہ عائشہ اور حفصہ نی فریب گانٹہ کر پیغمبر خدا سی کہا
تہاری منہہ سی بوی بدآتی ہی اور صحیح ترمذی مین ہی کہ عائشہ کو خطاب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی اپنی کاندہے
پر چپڑہا کی ناج سردونکا دکہایا العیاذ باللہ منہ اور لکہا ہی کہ خطاب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی روبرو تو غنا
اور دف نوازی ہوتی رہی جب عمر آئی تو غنا اور دف نوازی موقوف ہوئی اور حضرت نی فرمایا شیطان عمر کے
سایہ سی بہاگتا ہی سبحان اللہ عجب عقیدہ سنیونکا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ تو امور شیطانی مین مصروف
ہون نعوذ باللہ منہ اور عمر کی آنے کی ساتہہ وہ شیطانی امور موقوف ہوجاوین اور صحیحین وغیرہ مین ہی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ میری لعد بارہ خلیفہ ہونگی کہ دین حقکو قائم کرینگی اور اکابر سنیونکی نزدیک ایک
خلیفہ رسول اون بارہ خلیفونمین یزید پلید ہی کہ باعث اقامت دین کا ہی اور امام حسین خلیفہ نہین ہین اور
صحیحین مین ہی کہ خطاب سالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ نی مرض موت مین قرطاس مانگا کہ وصیت نامہ لکہدی اور امت ضلالت
سی محفوظ رہتی عمر مانع ہوا اور کہا پیغمبر کو ہذیان ہی اور صحیحین اور اونکی شرحونمین ہی کہ ابوبکر و عمر نی خطاب سیدہ
علیہا السلام کو ایسا آزردہ کیا کہ وہ تا دم مرگ اونسی نہ بولین اور یہہ دونو شریک دفن خطاب معصومہ نہوئی اور لطف یہہ ہے
ومن اغضبہا فقد اغضبنی یونہ بنی ما اذہا ہی صحیحین مین موجود ہی یعنی پیغمبر خدا نی فرمایا
کہ جسنی فاطمہ کو آزردہ کیا مجہکو آزردہ کیا اور صحیحین مین ہی کہ عباس عم رسول اور خطاب امیر علیہ السلام ابوبکر و عمر کو کاذب

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ورثہ ہوا اور خان جہانی ہی اور صحیح بخاری مین ہی کہ عمر نے واقعہ اہ کو حکم سقوط نماز کا کیا اور صحیح بخاری مین ہی کہ عمر نے
مجنونہ کو حکم رجم کا دیا اور روضۃ الاحباب مین ہی کہ ایک عورت حبشیہ نے جبہ مہینے کی نکاح اور علوت صحیحہ سے بچہ حبشی عثمان
نے حکم اوسکی رجم کا کیا جناب امیر علیہ السلام لشکر عثمان کی پاس تشریف لی گئے اور فرمایا اقل مدت حمل کے جبہ مہینے ہے
اور آیہ وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا پڑہی اور فرمایا کہ زنا اس عورت کا متیقن نہین ہے تب عثمان نے رجم کو
منع کیا اور دوسری روایت مین ہی کہ رجم اوسکی نہی اور نفقہ لیسر اور کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ وغیرہا مین ہی اگر مرد مشرق
مین ہو اور عورت مغرب مین یا بالعکس اور مرد اوس عورت سے نکاح کرے اور اوس زن مغربیہ کی اولاد پیدا ہووے
تو ابو حنیفہ کے نزدیک اوسکی اولاد اوسی مرد سے ثابت ہوگی اور صاحبین کے نزدیک نہین اور فتاوی
قاضی خان مین ہی کہ اگر کوئی شخص اپنی دو بہنون و بیٹی وغیرہا محارم کی ساتھ نکاح اور جماع کرے تو اوسپر حد
شرعی نہین اگرچہ وہ شخص یہہ بھی کہے کہ مین اسکی حرمت سے واقف ہون اور ہی تفسیر کبیر مین ہی کہ جو لڑکی نطفہ
زانی سے پیدا ہووے تو شافعی کے نزدیک وہ لڑکی اپنی باپ پر حرام نہین ہی اور فتاوی کافوری مین ہی کوئی شخص اپنی زوجہ سے
غائب ہووے دو برس تک نہ آوے اور وہ عورت دوسری مرد سے نکاح کرلی اور ہر سال ایک بچہ جنی تو ابو حنیفہ کی نزدیک
یہہ سب اولاد پہلی زوج کی ہے اور بزازیہ مین ہے اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اوسیوقت قبل
ملاقات مشکوحہ کو طلاق دی اور بعد جمیع مہر کے وہ عورت بچہ جنی تو نزدیک مالک اور شافعی احمد حنبل
کی یہ بچہ اوسی مرد کی ثابت ہوگا اور اگر پندرہ برس تک اوسی گھر مین رہی اور نہ آیا بلکہ کہی تو ابو حنیفہ کی نزدیک قرار
دعوی کا مقبول ہی کما فی اطال الباطل اس سے مستثنی نمونہ مردون کی واندکی از بسیاری کہ کتب معتمدہ و صحاح ستہ
سینون مملو ہین اسمون سے ہر ایک کو خوف اور ڈر اس امر کا کوئی ایراد نہ کرے کہ ایک دو کتاب سے
سی بہانہ مشکل پڑیگا سینکو چاہیے اور بفضلہ تعالی الحق اور الصدق کا ایسی اعتراضات اور مضحکات سے
پاک ہین عجب عطریف کو لازم ہی کہ اپنی مذہب کی لغویات کو دیکھکر شرمائی اور مثل مشہور پر کہ شرم جہ کنی بست
کہ پیش مردان بیاید عمل نکری قال العجب العطریف خاصہ قران پاک کا ہی کہ کسی منافق ناپاک کو یاد نہین ہوتا
اسی باعث نقصان کو وہ سیاہ اپنی عیب پوشی کا شرائی ہین حال شاہد قران نقاب انگاہ بکشاید
ایمان زاہد خالی از غوغا اقول بفضل العلی القوی اللطیف اولاً جب سینون پاک کی یہان للمنافقین
پاک کہا بیشتر اور حدیثہ پر صحیح ہے کما فی فتاوی قاضی خان معاذ اللہ منہ تو عجب عطریف قران کو
جو پاک کہا عوام کی دھوکا دینی کو کہا اور ثانیاً سنو لہا کہ قران منافق ناپاک کو یاد نہین ہوتا ہے کہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت ورازنا بلکہ بہیم طبیعت ہست ۞ لاریب اس سبب سی ابوبکر وعمر کو کہ سرگروہ منافقان تھی یاد نہوا اگر یاد ہوتا تو زید سی فرمایش جمع کرنیکی کرسکتے اپنی یاد پر آپ جمع کرلیتے اور ابوبکر نے تو زید سی فرمایش کرکی جمع کروایا پھر تعجب غطریف کی اوسکو دیکھا ہی نہین کہ بی ترتیب ومنتشر پڑا رہا پڑہنا اور یاد کرنا کیسا ان عمر فی مارہ برس مین صرف ایک سورہ بقر تو یاد کی تھی کما فی الدر المنثور للسیوطی اور یہہ تو ظاہر ہی کہ اگر عمر کو قران یاد ہوتا تو آیہ قتطار کیون نہ یاد ہوتی اور زن بردہ نشین سی کیون الزام کہاتا اور کیون کہتا کہ کل الناس افقہ من عمر حتی الخدرات فی الحجال کما فی الکشاف وغیرہ من التفاسیر اور یہی اوسکو آیہ یتیم کیون یاد نہوتی اور فاقد الماء کو حکم بسقوط نماز کیون کرتا کما فی المشکوۃ ولنعم ما قیل ؎ جمال شاہد قران نقاب آنگاہ کشاید ۞ کہ دار الملک ایمان را بیاراید خالی از غوغا ۞ بالجملہ مجیب غطریف کو ذکر کرنا اس خاصہ قران کا مناسب نہ تھا کہ اوسکی شیخین ہدف سہام طعن وملام ہوئی قال المجتہد العلام العریف اور اگر کہو کہ مصاحف محرقہ ہرگز منزل من اللہ نہ تھی اور یہی قران مروج منزل اللہ یہی تو عہد شیخین مین اور اوایل عہد عثمان مین کونسا قران تھا اور کسپر عمل کیا جاتا تھا اور تراویح مین کیا پڑہا جاتا تھا اور تالیف کرنی والی اون مصاحف کی اعتقاد حضرات سنیہ مین مومن تھی یا منافق اگر مومن تھی تو مومن کا کام یہہ نہین ہی کہ کوئی بنا قران بنالیوی اور کہی کہ یہہ منزل من اللہ ہی اور اگر وہ اصحاب کہ جنہون نی پہلی قران جمع کیا تھا وہ منافق تھی اور اونکا جمع کیا ہوا غلط تھا تو مقام تعجب ہی کہ شیخین نی اپنی وقت مین اون منافقون سی کی نہ خلوا دیا اور اوسکو مقبول کہا اور احکام شرع کی اوس سی نکالی اور نمازون مین اوسی پڑہا اور وہ لوگ ہی اصحاب تھی پھر حدیث اصحابی کالنجوم باتیہم اقتدیتم اہتدیتم تمکو یاد ہی یا بالکل فراموش ہوگئی قال المجیب الغطریف اقول بفضل العزیز العلام عہد شیخین اور اوایل عہد جناب عثمان مین اوس قران محرق کی پڑہنی کے کیا حاجت تھی اقول بفضل اللہ تعالے القوی اللطیف مجیب غطریف نی یہہ جو کہا عہد شیخین مین اور اوائل عہد عثمان مین اوس قران محرق کی پڑہنے کی کیا حاجت تھی اولا مشار الیہ اوس قران محرق کا معلوم نہین ہوتا کون ہے اور ثانیا ہم کہتی ہین اگر حاجت قرانون محرق کی اوسوقت مین نہ تھی تو خلیفہ ثانی نی خلیفہ اول سی جمع کروالی قران محرق کا کیون اصرار کیا اور اس فعل عبث پر مصر کیون ہوا اور خلیفہ اول نے اس فعل لغو اور عبث مین زید سی کیون مبالغہ کیا اور زید نے کہ کاتب وحی تھا اور علم قران مین سب لوگون پر غالب تھا کما فی الاستیعاب اس فعل عبث مین کیون اہتمام بلیغ کیا اس لغو اور فعل عبث مین اسقدر شد ومد واصرار ومبالغہ مجانین کا کام ہے نہ خلفای واصحاب پیغمبر کا ؎ دشمن دانا کہ بی جان بود ۞ بہتر از ان دوست کہ نادان بود ۞ مجیب غطریف نی اپنی شیخین کو

ہے اور لاہی اور عاجت بنا دیا فالحمد للہ قال مجیب الظریف ہزار ونکو قران اسی ترتیب سی یاد نہی جوا
ہے اور حضرت نبی جبرئیل سے دورہ کیا تہا اور اوسی یاد پر عمل کیا جاتا تہا اور تراویح مین پڑہا جاتا تہا اقول
بفضل اللہ القوی اللطیف اولا یہہ دعوی بلا دلیل قابل اصغا کی نہین اور اسی ترتیب پر کہ عہد عثمان مین ہوئے
ہزار ونکو یاد ہونا قطعی وجود اس ترتیب کی محال اور خلاف عقل اور غیر ممکن ہے اور سابق مین ہم یہ مضمون کو بسط
و توضیح سی لکہہ چکی ہین فتدکر اور دورہ کرنا حضرت کا جبرئیل سے قرات ابن مسعود پر تہا نہ اس ترتیب غیر موجود پر
بیظہر من الاستیعاب اور ثانیا اگر بزعم باطل مجیب عطریف کی ہزار ونکو قران اسی ترتیب سی یاد تہا تو اون ہزار و
نی شیخین کو کیون نہ لکہوا دیا اور جب زیدنی دوسری ترتیب پر شیخین کو جمع کرا دیا تو اون ہزارون نی شیخین اور
زید سی کیون نہ کہا کہ یہہ ترتیب تمہاری غلط و بیکار ہی ہمکو جو ترتیب حضرت کی تعلیم سی یاد ہی وہ صحیح ہی بڑے
افسوس کی بات ہی کہ اصحاب عدول سنیون نی باوصف یاد ہونی اس ترتیب کی شیخین سنیونکو قران
غلط کا قاری اور عامل رہنے دیا اور اونکو متنبہ نکیا اور ترتیب صحیح نہ بتائی اور اونکی خلافت اور اپنی عدالت
مین بٹا لگایا اسصورت مین مجیب عطریف یا تو اون ہزارون اصحاب کی عدالت سی ہاتہہ اوٹہائی یا اپنی شیخین کے
جہالت اور سبقیلی کا قائل ہووی کہ اونہون نی باوصفیکہ ہزارون اصحاب کو قران صحیح یاد تہا زید سے
قران غلط بنوایا ہیجگہہ یہہ شعر حسب حال مجیب عطریف کی ہوئی ؎ دلکو رؤون و یا جگر کو حسن * مجہکو دونو نسے
آشنائی تہی * اور ثالثا بر تقدیر فرض محال قرانکا اس ترتیب پر یاد ہونا ہزار ونکو اگر تسلیم بہی کیا جاوے
تو ہزار ونکی یاد سی کیا کام خلیفہ اول اور ثانی کو کہ باعتقاد سنیونکی خلیفہ وقت اور امام جمعہ وجماعت و تراویح
تہی ہرگز اس ترتیب سی یاد نتہا اگر یاد ہوتا تو زید سی کیون جمع اور ترتیب کرواتی پہر مجیب عطریف اسکا جواب
دی کہ یہہ دونو بزرگ ذات اپنی عہد خلافت مین کس قرانکی تلاوت کرتی تہی اور تراویح مین کونسا قران
پڑہتی تہی اور احکام شرعیہ کس قرانسی نکالتی تہی یہہ قران نہ اونکو یاد تہا نہ اونکی پاس تہا اور اونکا جمع کروانا
ہوا قران بقول مجیب کی غلط اور غیر مرتب اے رنتشر تہا اور جن ہزار ونکو بقول مجیب کے یاد تہا وہ تو مقتدی
تہی امام جمعہ وجماعت و تراویح نتہی اونکی زبان تو امام صاحب کی منہہ مین نہین آجاتی ہوگی اور اونکی یاد امام صاحب
کی پیٹ مین گہس جاتی ہوگے بالجملہ کسیطرح یاد مقتدیونکی امام کے کام نہین آتی اور احکام شرعیہ تو خلفاے
وقت کہ سنیونکی مجتہد نہی نکالتی ہونگی سوا ونکو قران مروج یاد تہا اور جن ہزار ونکو بزعم باطل مجیب عطریف
کی یاد تہا وہ نامعلوم اور رطابا تہی احکام شرعی نہین نکالتی تہی اسصورت مین اس ہذیان سی مجیب کو

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرنی رہنمائی اور کاغذکی کچھ حاصل نہوا اور مجیب جب سوالات جناب مجتہد العصر دام ظلہ کا جواب ندی سکا
تو مغلطہ کی راہ چلا اور کہا کہ عہد شیخین اور اوائل عہد عثمان مین ہزارونکو قران اسی ترتیب سی یاد تہا اور اسیسے
یاد پر عمل کیا جاتا تہا اور تراویح مین پڑہا جاتا تہا اری عقل کے دشمن اگر شیخین اون ہزارونکی یاد پر جنکو اسی ترتیب
سی یاد تہا عمل کرتی ہوتی تو زید سی دوسری ترتیب پر قران کیون جمع کرواتی یارب مکریہہ کہ شیخین نی زید سے
قران جلوانی کیبواسطی جمع کروایا تہا اوسپر عمل کرنیکی لئے **قال** المجیب الغطریف اور جمع کرنی والی اون
مصحفونکی بیشک مومن تہی اگر کسیکو کچھ شبہہ قرات شاذہ وغیرہ مین پڑا تو عند الاجماع وہ ہرگز اپنی شبہہ پر
نہ اڑا کیونکہ مومن کایہہ کام نہین کہ نیا قران بناوی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف مجیب غطریف کو
سوائی انکار بدیہیات اور دعوون بلا دلیل کے کچھ کام نہین آری پہلی ابن مسعود تو اپنی قرارت پر ایسی اڑے
کہ اپنی جان کھوئی مجیب نی جو کہا مومن کایہہ کام نہین کہ نیا قران بناوی شاید شیخین و ابن مسعود اور زید مجیب کے
نزدیک مومن نہ تہی کہ اونہون نی نیا قران بنایا تہا **قال** المجیب الغطریف اور شیخین نے جو اپنی عہد مین جمع کروایا
بسبب محاربات کفار اور دفع خصوم اور مشاغل بسیار کی وجہ ترتیب کے نملی اس باعث نامرتب جمع رہا
اور احکام شرع کی نکالنی اور نمازونمین پڑہنی کچھ اوسپر موقوف نتہی بلکہ ہزارونکو یاد تہا اوس موجب نمازون
مین پڑہی جاتی تہی اور احکام شرعی نکالتی تہی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف تعرض سقم عبارت کا
کہ نزاع لفظی ہے ہمنی یکقلم نہین کیا سقم مضامین مجیب کی طرف البتہ دیکہا جاتا ہی بڑی حیرت اور نہایت
افسوس کا مقام ہی کہ شیخین سنیون نی زید سی کہ سبینونکی نزدیک علم قران مین سب ناس سے غالب تہا اور کاتب
وحی بہی تہا اور بڑی صحابیون مین تہا جیسا کہ مجیب نے سابق ازین حاشیہ منہ مین لکہا ہی نہایت اصرار و تاکید سے
قران جمع کروایا پہلی تو اوس اعلم بالقران نی بی ترتیب جمع کیا پہر اوسپر طرفہ یہہ ہی کہ اون خلفای وقت
نی اوسکو صحیح نکیا اور غلط اور بی ترتیب رکہا وہ دونو خلیفہ بارہ برس سی زیادہ خلیفہ رہی لاکن صحت قران پر
کہ اصل اصول ملت اسلامیہ ہی ہرگز متوجہ نہوئی اگر ایک ایک آیہ ہر روز دیکہتی تو مرتب اور صحیح ہو جاتا اور
لا اقل اتنا تو کرتے کہ آٹہہ پہرون اور رات مین ایک بجی گہڑی قرا نکی صحت کی واسطی مقرر کرکی ایک ایک آیہ ہر روز
صحیح اور مرتب کرلیا کرتی آخر نکہانا بہی کہاتی ہونگی رات کو سوتی بہی ہونگی عجب بات ہی کہ محاربات کفار اور دفع
خصوم اور مشاغل بسیار نی فرصت کہانی اور سونی کی دی قرا نکی صحت کی واسطی ایک گہڑی
کی آٹہہ پہر مین فرصت ندی اور ہم اس سی بہی درگذری اور بفرض محال تسلیم کیا کہ اون حکام وقت کو فرصت صحت

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرا کی عملی ۔ کان کیا ایکدفعہ زبان ہلانی کی ہی فرصت تھی چند اصحابکو کہ سب کی سب سینونکی ترویک صدور
قرا کی صحت پر مقرر کردیا ہوتا حاصل کلام اس سے صاف ظاہر ہی کہ اون خلفای وقت کو تلقین سنی جنسی شک
کو پیغمبر خدا نی وصیت کی تھی کچھ کام نتھا جیسا اونکو اہلبیت پیغمبر سی خلاف تھا ویسا ہی قرا السنی اعراض وانکار تھا
اور ہزارون کو یاد ہونا جیسا کہ مدعی کہتا ہی قطع نظر اس امر کہ یہہ ادعای محض بلا دلیل بکار آمد شیخین کی نماز پر ہنی کو
اور استنباط مسائل کو نہین ہوسکتا ہین جو امام نماز تہی اونکو یاد نتھا ہزارون جو ماموم تہی اگر اونکو یاد ہونا کیا جاے
تو بیفایدہ ہی نماز مین امام قرات کرتا ہی نہ ماموم بالجملہ مجیب عطریف نی جو استفسارات اخباب مجتہد العصر دام ظلہ کا
مذبانال قول کر گیا منصف لوگ دیکھین کہ خباب موصوف نی استفسار فرمایا تھا کہ تالیف کرنیوالی مصاحف محرقہ کے
مومن تہی یا منافق اگر مومن تہی تو مومن کا یہہ کام نہین کہ کوئی بنا قران بنا لیوی اور کہی کہ یہہ منزل من اللہ ہی اور اگر منافق
تہی اور اونکا قران جمع کیا ہوا غلط تھا تو شیخین نے اپنی وقت مین اون منافقونسی لیکی کیون نہ جلوادیا مجیب اور اولیاے
مجیب پر اسکا جواب قرض رہا قال المجیب العطریف ہمکو بیشک حدیث اصحابی کالنجوم یاد ہی جیسا کہ اونہون نے
کیا اور کہا ہم اونکی اقتدا کرتی ہین اقول بفضل العلی القوی اللطیف یہہ بہی مجیب کا ادعای لیسا نے
اور دعوی بلا دلیل ہے اگر یہہ حدیث اوسکو یاد ہی وہ اقتدا سب اصحاب کے کرتا ہی تو قران جمع کئی ہوئی اصحاب پر
اعتراض کرتا ہی اگر اقتدا ابن مسعود کی مثلا کرتا تو اونکی قرا کو موجب روایت استیعاب کی منصوص بہی تہا تلاش کرتا اور
اونکی قراءت منصوصہ پر عمل کرتا علاوہ بران مطلب مجیب عطریف کا اس عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ سب اصحاب
کی اقتدا کرتا ہے اور یہہ امر غیر ممکن ہے کسواسطی کہ اکثر اصحاب باہم متناقض اور آرای اونکی آپسمین متناقض ہین اور
اقتدا متضادین کی محال ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ مجیب عطریف نی قران کی بارہ مین اقتدا اپنی شیخین کے نکی کہ
اونکو نی قران نہیں کو مسلم اور مقبول کہا تھا اور مجیب عطریف اوسکو مشکوک القران اور بی ترتیب اور قابل جلانے
کہتا ہی بلکہ مجیب نے بارہ قرا مین اقتدا عثمان کی بہی نکی اگر اوس محرق القرا کی اقتدا کرتا تو اس قران مروج کو بہی
مجیب عطریف جلا کر عثمان محرق القرا کی روح کو خوش کرتا کسواسطی کہ خلط آیات منسوخہ وغیرہ جو اسباب
جلانیکی مصاحف محرقہ مین باعتقاد مجیب کی تہی اس قران مروج مین بہی موجود ہین کما مر بلکہ اس قران مروج
مین علاوہ خلط آیات منسوخہ کی لحن اور غلطی بہی بقول عثمان اور عایشہ کی تا ہنوز باقی ہے جب بقول مجیب کے
خلط آیات منسوخہ وغیرہ موجب احراق ہوا تو لحن اور غلطی تو بطریق اولے باعث احراق کا ہوگا تفسیر کبیر مین
ذیل مین تفسیر آیہ والمقیمین الصلوۃ والمؤتون الزکوۃ کی ہے کہ عثمان اور عایشہ نی کہا تحقیق قران

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہین لحن اور غلطی ہے اور اتقان مین ہے کہ عایشہ نی کہا ان ھذان لساحران اور والمقیمین
الصلوۃ والمؤتون الزکوۃ اور ان الذین امنوا والذین ھادوا والصابئون خطای کاتبونسی
ہی قال الجیب الظریف تمکو البتہ یہہ حدیث فراموش ہے کہ اونکی اقتدا سی دور ہو اور سوا دو چار صحابیونکی سب سے
تفوز ع اینہاز تو ایدہ وچنین ہا توکنی اقول بفضل العلی القوی اللطیف شیعیان علی ابن ابیطالب کہ مبشر باولیت
دخول بہشت عنبر سرشت ہین کچہ مجنون نہین کہ نیک و بد کو نہ پہچانین اور سوفسطائی بہی نہین کہ انکار بدیہیات
کاکرین یہہ صفات حسینونکو مبارک رہین بالجملہ الحق تو تابع حقکی ہین امتثال امر خدا و رسول کرتی ہین باحکام قرآن
مجید پر چلتی ہین جنہون نی خدا و رسول کے اطاعت کی اور تعلین سے بموجب وصیت پیغمبر خدا کی تمسک کیا اور سے
محبت رکہتی ہین ماناون لوگونسی البتہ نفور زہین جنہون نی خدا و رسول کے اطاعت نکی پیغمبر خدا کی فرمان واجب الاذعان
کو نماناجنگ احد اور ہوازن و حنین وغیرہ مین پیغمبر خدا کو اکیلا دشمونمین چہوڑکر جادسی بہاگی اور جیش اسامہ سی تخلف
اور پیغمبر خدا مصدق وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی کیطرف نسبت بحیرہ وہذیان کی العیاذ باللہ
منہ کی اور آنحضرت کو وصیت نامہ کہ سبب نجات خلق کا ضلالت سی تہا نہ لکہنی دیا اور بعد انتقال اوس جناب پاک کے
خاندان نبوت کو کورنکی سی پامال ظلم وستم کیا فدک مقبوض جناب سیدہ علیہا السلام کو کہ پیغمبر خدا نی بحکم خدا
ہنگام نزول آیہ وآت ذی القربی حقہ کی دیا تہا کما فی الدر المنثور وغیرہ غصب لیا اور بیت
اہلبیت کو کہ اوسمین اصحاب عبا تہی جلایا جیسا کہ جمع الجوامع سیوطی اور عقد ابن عبد ربہ اور استیعاب مین بتحویف
باحراق بیت مصرح ہی بجا ارشاد فیض بنیاد فاطمۃ بضعۃ منی من اذاھا فقد اذانی ومن
اذانی فقد اذی اللہ اور من اغضبھا فقد اغضبنی کو پس پشت پہینکا مروان مرید رسول
منان کو علی الرغم پیغمبر خدا کی وزیر بنایا اخواکر کی ہزارون ناہموار نہین لی گئی اور ننگ ناموس پیغمبر خدا کیا اور اوس
کو نفس رسولسی لڑوایا اور گواہی دروغکی مانی ہوی بہلا الحق ایسی ناکسونسی کیونکر نفور نہون کہ مقتضای اسلام
وایمان یہی ہی کہ ایسی لوگونسی نفرت کرین ولنعم ما قیل ؎ فدک زہرا کا جس باغی نی چینیا * اوسی بوبک
سی ہم رکہتی ہین کینہا * جلایا حسنی گہر بنت نبی کا * جہنم ہو نشیمن اوس شقی کا * جلائی جس شقی نی مصحف
پاک * فروزینہ ہوا وزخ کا وہ بیباک * مجیب ظریف ہی کو اقتدا ایسی ناکسونکی مبارک رہی ؎ اینہاز تو ایدہ
وچنین ہا توکنی * اور ہمسنی جو کچہ اصحاب حسینونکی خوارق عادات لکہی ہین سب صحاح ستہ اور کتب معتمدہ
حسینونمین موجود ہی جسکا جی چاہی دیکہہ لی اور ہمنی شیعیان علی علیہ السلام کو جو مبشر باولیت دخول بہشت عنبر سرشت

jabir.abbas@yahoo.com

اوہ ہاتیہ کوہ

لکھا ہی ہیو جہ نہین لکھا ہی کتب معتمدہ سنیون مین مانند صواعق محرقہ ابن حجر وغیرہ مین موجود ہی کہ اخرج احمد
فی المناقب انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اما ترضی انک معی فی الجنۃ والحسن والحسین
وفی رتبتنا خلف ظھورنا وازواجنا خلف ظھورنا وشیعتنا عن ایماننا وعن شمائلنا
اور اسی کتاب مین ہی اخرج ابن سعد عن علی قال اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اول من یدخل الجنۃ انا وفاطمۃ والحسن والحسین قلت یا رسول اللہ فجبونا قال من
وراءکم یعنی ابن سعد نی جناب امیر سی روایت کی کہ حضرت امیر کہتی ہین کہ خبر دی مجھکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نی کہ تحقیق پہلی بہشت عین مین داخل ہونگا اور فاطمہ اور حسن اور حسین جناب امیر کہتی ہین کہ مینی عرض کیا یا رسول اللہ
پھر دوست اور شیعہ ہماری فرمایا پیغمبر خدا نی تمہاری پیچھی بہشت مین داخل ہونگی قال المجتہد العلام العریف اور
فرمائی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نی جو اپنی امت کو وصیت کی تہی کہ مین تم مین چھوڑتا ہون کتاب اللہ
اور اہلبیت اپنی کو کہ یہہ دونو جدا ہونگی تا وقتیکہ وارد ہون میری پاس حوض کوثر پر مراد اوس سی کونسا کلام اللہ
تہا اگر یہی قران مروج تہا تو یہہ عہد عثمان مین مروج ہوا اوسوقت کہان تہا اور وہ قران جو جلائی گئی وہ تو نزل
من اللہ تہی تو پھر اہلبیت اور قران مین عہد عثمان تک جدائی لازم آئی شاید اس حدیث وصیت مین اتنا فقرہ
رہگیا کہ عہد عثمان سی انمین آپسمین جدائی نہوگی تا ورود حوض کوثر مگر توجیہ اس فقرہ شریفہ کی کہ مین چھوڑتا ہون تم مین
کتاب اللہ اور اہلبیت کو کسطرح کرو کی قال المجیب النظریف اقول بفضل العزیز العلام سبحان اللہ حدیث وصیت کو
خوب سمجھی اقول بفضل العلی القوی الاطیف مجیب نظریف کو ماشاء اللہ چشم بد دور مغلطہ باز مین بڑا دخل ہے
جس جگہ ستور طبع بلید حضرت کا چل نہین سکتا وہان راہ سیدہی مناظرہ کی چھوڑکر اولٹی راہ مغلطی کی پکڑتی ہین
جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی استفسار فرمایا تہا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نی جو اپنی امت کو
وصیت کی تہی کہ مین تم مین کتاب اللہ اور اپنی اہلبیت کو چھوڑتا ہون مراد آنحضرت کی کونسا کلام اللہ تہا سو
مجیب نظریف کی ستور طبع بلید نی یہان کندہا ڈال دیا کچھہ جواب بن نہ آیا اوسکی جواب کو قلم انداز کرکی
اور طرف کا رستہ لیا الحق سی کہتی ہین حدیث وصیت مین مراد آنحضرت کی کونسا قران تہا اسکا جواب بھی
مجیب اور اولیای مجیب پر قرض رہا قال المجیب النظریف اگر اسکی یہی معنی ہین تو نسبت بمذہب شیعہ انقلاب
عظیم پیدا ہوگا کیونکہ باعتراف علمای اور بنابر تصریح صاحب حق الیقین کی ثابت ہی کہ قران کامل جسکو جناب
امیر نی جمع کیا تہا امام غائب کی پاس غائب ہی جب وہ ظہور فرمائین گی تو یہہ بھی نکلی گا اسصورت مین

ہین احمد وبزار احمد اسحاق احمد ماتریدی اور ابوحنیفہ کوفی اور شافعی وغیرہ کی اعمال واقوال فاعلی تو سمجھتی ہین اور قران مجید کو کلام مصدر یتعالی

جبتک خاب امیرنی جمع نکیا تہا اور جبکہ جمع کرکر غائب کردیا تو اس مابین مین اور بعد غائب کردینی کی کیا وجہ
اتم تک یہی جدائی لازم آئی اقول بفضل العلی القوی اللطیف حدیث وصیت کی یہی معنی ہین کہ کتاب اللہ اور
عترت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ تا ورود حوض کوثر جدا نہونگی اور اس معنی سے کسیطرح کا انقلاب مذہب حق شیعہ مین
نہین ہوسکتا اور جدائی ثقلین مین نہین ہوتی کسواسطے کہ ظاہر ہی کہ مراد آنحضرت کی کتاب سے حدیث وصیت مین
وہی قران ہی کہ جو اپکی عہد کرامت عہد مین خاب امیر علیہ السلام کی پاس موجود تہا نو یہہ قران مروج کہ عہد عثمان مین
جمع اور مرتب اور موجود اور مروج ہوا مراد آنحضرت کی نہین ہوسکتا کہ پیغمبر خدا کی عہد مین اس ترتیب کا وجود ہی نہ تہا
اگر ہسکا وجود ہوتا تو شیخین سے نیونکی زید سے کیون جمع کروائی اسصورتمین ثابت ہوا کہ مراد آنحضرت کی وہی قران
کامل ہی جسکو قران ناطق نی جمع کیا ہی اور استیعاب وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ سے واضح ہی کہ خاب امیر علیہ السلام
نی ایام حیات پیغمبر خدا مین ترتیب نزول جمع کیا ہی اور وہ قران باعتراف ابن سیرین وغیرہ اکابر سنیونکی
منبع علم کثیر ہی تو جسوقت پیغمبر خدا نی فرمایا تہا کہ مین دو چیز یہارہی تم مین چہوڑ تا ہون اوسوقت کتاب خدا مجموع اور
مرتب خاب امیر علیہ السلام کی پاس کہ باب علم پیغمبر تہی موجود تہی اور جب اجد حلت خاب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ
کی اور غصب خلافت کی باوصفیکہ خاب امیر نی مجمع صحابہ مین باواز بلند فرمایا کہ مینی قران کو جمع کیا ہی عمر نی
اوس کتاب خدا کو رد کیا اور نہ لیا اور کہا ہمکو تمہاری قرانکی حاجت نہین تو نا چار ہوکر خاب امیر نی اوسکو اپنی
پاس اور اپنی اولاد امجاد مین کہا کہ درجہ مدرجہ خاب صاحب الامر علیہ السلام تک پہونچا اور اب اونکی پاس موجود ہے
اور ورود حوض کوثر تک عترت پیغمبر خدا سی جدا نہوگا تو کسی وقتمین تفرقہ ثقلین مین نہین ہوا کسواسطے کہ وہ قران
کامل تو وقت وصیت پیغمبر خدا کی بہی موجود تہا اور ابتک آنحضرت کی عترت کی پاس بہی موجود ہی مجیب عطریف
بتاوی کہ انقلاب عظیم مذہب حقیمین اور تفرقہ ثقلین مین کسوقت ہوا اور کیونکر لازم آیا اور مجیب عطریف اپنی بدینی سے
جو بار بار نسبت قرانکی غائب کرنیکی خاب امیر علیہ السلام کیطرف کرتا ہی غلط محض ہے خاب امیر اگر اوسکی جمع اور
ترتیب کی اطلاع کسیکو نکرتی اور مجمع اصحابمین کہ مسجد مین تہا اوسکو نہ لاتی اور باواز بلند نفرماتی کہ مینی قران جمع کیا ہے
اور پیغمبر خدا نی سب قران مجہکو سکہایا ہی اور تاویل اوسکی بتائی ہی قیامت مین نہ کہنا کہ ہم اوس سی غافل تہی تو مجیب عطریف
کا کہنا اور نسبت غائب کرنیکی اوس باب مدینہ علم کیطرف ہوسکتی تہی مجیب عطریف عجب بدین ہی کہ جس مردود نے
اوس قران کامل کو رد کیا اور کہا ہمکو تمہاری قرانکی حاجت نہین اور اوس قرانکو نہ لیا اور نہ کسیکو لینی دیا اور اوس
قران کامل کے غائب ہونیکا باعث ہوا اور اوسکو چہپوایا اوسکا ذکر نہین کرتا اور ناحق افترا نفس رسول پر کرتا ہے

ضعف و قوت میں برابر ہوں تو قول بعقل العلی القوی اللطیف قطع نظر اس امر کی کہ روایت استیعاب
اور مرقات کی وہ نور روایات عامیہ سنی ہے درحقیقت میں دونو وضعی ہیں ضعیف کہنا ملا قاری کا خبر محمد بن سیرین
کو اور قوی کہنا روایت اعظم الناس آہ کو تحکم محض اور دعوی بلا دلیل ہی بلکہ نسبت کرنا روایت اعظم الناس آہ
کا طرف جناب امیر علیہ السلام کی افترای محض اور روایت وضعی صرف ہی نہیں بلکہ وضع اور افترا کی ناصیہ الفاظ اور
معانی روایت مذکور پر موجود اور ظاہر ہیں کئی وجہ سے اولاً یہ کہ روایت زید بن ثابت سی جو صحیحین اور مشکوۃ
اور روضۃ الاحباب وغیرہ کتب معتمدہ سنیون میں ہی ثابت ہی کہ بعد جنگ یمامہ کی عمر کی یہ رای ہوی کہ قرآن کو
جمع کروائی ابوبکر کی پہلی تو اور شتر عمری کی کیف تفعل شیئا لم یفعلہ رسول اللہ کیونکر وہ کام کرون
میں جو پیغمبر خدا نہیں کیا بالآخر عمر کی زبانی صرار والحاح سی ابوبکر کو راضی کیا تب ابوبکر کی زید بن ثابت کو حکم جمع
کرنیکا دیا چنانچہ زید اور عمر کی جمع کیا اور ابوبکر کی تو کوئی قرآن جمع نہیں کیا بلکہ اوسنی بقول مجیب عظریف
کی جمع کئی سوئی زید کو کبھی نہ دیکھا ہی نہیں غیر مرتب اور منتشر اور غلط رہنی دیا اسصورت میں اعظم الناس
فی المصاحف جہرا اول من جمع کتاب اللہ زید بن ثابت یا زید و عمر ہوئی ابوبکر کہانسی کو دیڑا اور اگر اس
امر کا خیال کیا جاوے کہ صرار عمر کی کیا اور حکم ابوبکر کی دیا اور جمع زید کی کیا تو یہ تینون مصداق اعظم الناس آہ
کی ہوتی ہین ابوبکر اکیلا تو کسیصورت سی مصداق اوسکا نہین ہوسکتا پھر جناب نیر کہ درحقیقت معصوم اور بقول
عبد العزیز دہلوی کی تحفہ مسروقہ میں سنیونکی نزدیک بھی صغائر و کبائر سی محفوظ ہین کذب و غلط کیون فرمانے
اور اجرید و عمر کا ابوبکر کیطرف کیون نسبت کرتی اگر فرماتی تو یون فرماتی اعظم الناس فی المصاحف جہرا ابوبکر و عمر
و زید بن ثابت ہم اول من جمع کتاب اللہ اس بیانسی کا شمس فی رابعۃ النہار روشن ہوا کہ روایت اعظم
الناس آہ جو ملا علی نے مرقات میں لکھی ہی وضعی محض ہے شائبہ صحت کا نہین رکھتی اور ثانیاً اول من جمع
کتاب اللہ تو ابن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہ اصحاب ہین ہمنون نی حیات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی قرآن
جمع کئی تہی اور آنحضرت سی دوری اپنی قرانونکی کئی تہی ابوبکر کی کہ بعد وفات جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
کہ اپنی عہد خلافت مین زید سی قرآن جمع کروایا تو وہ اول من جمع کتاب اللہ نہین ہوسکتا اور کوئی مجنون
بھی ایسی صورت مین ابوبکر کو اول من جمع کتاب اللہ نہین کہیگا یہ حال کہ جناب امیر علیہ السلام اور تاکنا مجیب
عظریف فی کمرہ لکھا ہی کہ وہ قرآن زید بن ثابت کا غیر مرتب اور منتشر رہا کہ شیخین کو اوسکی ترتیب اور صحت
کی فرصت نملی اور وہ قرآن مشکوک القرآن اور قابل ہونیکی تہا سی واسطے جلایا گیا جو کہ صحیح نکرنا کتاب اللہ کا

اور غلط جھوڑنا اوسکا گناہ عظیم ہی تو ابوبکر تو اعظم الناس فی المصاحف اتما نہانہ اعظم الناس اجرا مصورین تھے نہین کہ جناب امیر ایسی بڑی گنگار اور ریاکار کو ماجور اور ثواب اور بڑا نیکوکار فرماوین بالجملہ وضعی ہونا روایت اعظم الناس اجرا کا اظہر من الشمس ہے اور رابعا بر تقدیر فرض محال اگر روایت اعظم الناس اجرا کو صحیح فرض کیا جاوے تو مجیب لطیف اور ہ علی قاری اور سب سنی جس طرحی ناگہانی اور آفت ارضی وسماوی سی بھاگتی ہین اوسی مین اوندھے گرینگی کسواسطی کہ اس تقدیر پر ہم پوچھتی ہین کہ وہ قران جمع کیا ہوا ابوبکر کا کہ بقول مجیب کی قول آیندہ مین آجاوے ہی اور پسندیدہ جناب امیر علیہ السلام یہی ہی کہان ہی اور اگر نہین ہی تو کیا ہوا اور کہان غائب ہوا اور کیون غائب ہوا اور کوئی اوسکا حافظ ہی یا نہین ہی اور اگر ہی تو کہان ہی اور کس ملک اور کس شہر مین ہی غرض کہ جتنی سوال کہ مستفتی سنی نی ہمسی کی تھی وہی سب سوال ہم سینونسی کرتی ہین اور ظاہر احواب اسکا سینونسی بجز اسکے کہ عثمان یا مروان سگ زردنی اوسکو جلایا کچھ بن نہ آوی گا اور اسصورتمین طعن جمانی قران منزل من اللہ کا محرق العرآن پر ثابت اور مستحکم ہو جائیگا اور مجیب لطیف اور اوسکی اولیا خائب و خاسر ہونگی بیچارون نی جناب امیر علیہ السلام پر افترا کیا تھا اور اپنی بچنی بچانی کی لئی ایک روایت مصنوعی اوس جناب کیطرف نسبت کی تھی سو بچنا اور بچانا تو معلوم اور زیادہ تر اوسی بلا ی نی درمان مین پھنس گئی ولعنۃ ما قیل ؎ بیچارہ خر آرزوی دم کرد ۔ نایافتہ دم دو گوش گم کرد **قال** المجیب اللطیف پھر اوسی کتاب مذکور مین ہی کہ رنقد صحت مراد جمع سے حفظ پر اسمین ہی یا جمع بالافراد لیکن جمع ابوبکر کا اجماعی ہی کہ احتمال زیادتی و نقصان معتدبہ کا نہین رکھتا اور اسی جہت سی جناب امیر نی حضرت ابوبکر کے جمع کو پسند کیا اور کلمہ دعا سی خود پسند کیا **اقول** بعونہ تعالی اللطیف القوی باللطیف اولا اجماعی ہونا جمع ابوبکر کا اور اوسمین زیادتی اور نقصان معتدبہ کا احتمال نہونا اور جناب امیر کا اوسکو پسند کرنا یہ سب کی سب دعوی بلا دلیل ہین موجب رد مناظرہ کی اثبات انکا دلائل معقولہ منقولہ سی چاہیے ورنہ ذکر اوسکا مغلطہ بحت ہی اور ثانیا مجیب لطیف عجب چیز ہی وہ عجب متناقض کلام کرتا ہی ہمارے قران زید کو جسکو جمع ابوبکر کا کہا اجماعی بھی کہتا ہی اور زیادتی و نقصان معتدبہ سی اوسکو پاک بھی بتاتا ہی اور پسندیدہ جناب امیر بھی اوسکو کہتا ہی اور مابین مین اوسکو مشکوک القران اور منتشر اور غیر مرتب اور غلطاور قابل طعانی کی بھی کہہ چکا ہی سو جلنا اوسکا بجا اور بہتر بھی بتاتا ہی تعتبروا یا اولی الابصار **قال** المجتہد المحقق العلامۃ اللطیف اب ہم پوچھتی ہین کہ وہ قران کیا ہوا اور کہان غائب ہوا اور کوئی اوسکا حافظ اور اوسکی علم کثیر کا عالم ہے یا نہین ہی اور اگر ہی تو کہان ہی اور کس ملک اور کس شہر مین ہی اور جتنی سوال کہ تمنی ہمسی کی تھی تمسی

ہی پی جاتی ہین اوسکا جواب تم پر لازم ہی قال المجیب العطریف اقول یفضل العزیز العلام یہہ سوال فرع ہی
صحت آبن سیرین کا حال آنکہ جب وہ روایت مخدوش ٹہری تو اب اس سوال کی گنجایش نرہی اقول یفضل العلی
القوی اللطیف بحمد اللہ تعالی شانہ وضعی ہونا روایت اعلم الناس اجرا ابوبکر کا قول سابق مین بوجوہ وجیہہ
مدلل ثابت ہوچکا تو روایت ابن سیرین کی اوسکی نسبت صحیح ٹہری اور جب وہ صحیح ٹہری تو وہ سوال
جو جناب مجتہد العصر دام ظلہ نے کی مین بحالہ بحال و باقی ہین مجیب عطریف اور اوسکی ذناب جواب اونکا فرما
رہا تھا قال المجیب العطریف جکہ بنا بر زعم ملازمان والا کی مستفتی کا سوال اور حلیا یا گیا کہ وہ پوچہی گا کہ یہہ قران
حاضر اوس غائب کا عین ہی یا غیر اگر عین ہی تو پہر ناقص ہونیکی کیا وجہ اور امام جعفر صادق نے کیون اوسکو زمین
پر پہینک دیا اور جدائی سین اور اہلبیت مین کہان لازم آئی اور اگر غیر ہی تو کیون نماز مین پڑہتی ہو اور اوسپر عمل
کرتی ہو اوس قران کو کیون نہین ڈہونڈتی تا قول یفضل العلی القوی اللطیف مجیب عطریف نی یہہ جو پوچہا کہ
یہہ قران حاضر اوس قران غائب کا عین ہی یا غیر اس امر کا ہم سے پوچہنا کیا ضرور ہی مجیب نی اپنی مذہب کی کتابین کیا
نہین دیکہین یا تجاہل کرتا ہی اوسکی مذہب کی علمانی تصریح کی ہی کہ قران کامل جمع کیا ہوا جناب امیر علیہ السلام کا
بترتیب نزول اور منبع علوم کثیرہ ہونکا سرچشمہ اور یہہ قران حاضر بترتیب نزول نہین ہی تو غیریت اور روی ترتیب
کی اوسیکی علما کی اقوال سے ثابت ہی اور علی ہذا القیاس روایتین یعنی نقصان آیات و حروف کی ہی اس قران حاضر مین
بقول عائشہ اور ابن عمر وغیرہ کی صحاح اور کتب معتمدہ سنیہ سے گذر چکین تو قران حاضر کا بقول اونکی خلیفہ زادی اور
خلیفہ زادہ حافظہ اور ام سلمہ وغیرہ کی ہی سنیونکی کتب معتمدہ سے ثابت ہی تہا اس صورتمین ناقص ہونیکی وجہ مجیب کو
اپنی معتقدون اور علما سے پوچہنا چاہیے نہ ہمسے و ما علینا الا البلاغ یہہ امر تو مجمع علیہ سنیونکا ہی کہ قران حاضر کو عثمان نے
لغت قریش پر جمع کروایا ہی اور باقی لغات کو ترک کروایا ہی حال انکہ قران مجید سات لغت پر نازل ہوا ہی اونمین
سے ایک لغت کا رکہنا اور چہ کا ساقط کرنا صریح منزل من اللہ سے نقصان کرنا ہی اور مجیب عطریف بار بار جو افترا
امام معصوم جناب صادق علیہ السلام پر کرتا ہی کہ قران کو زمین پر پہینکا قبحہ اللہ وعید لعنۃ اللہ علی الکاذبین کو
پہنچتا ہی نعوذ باللہ کہ معصوم سے ایسا امر صادر ہو ہم اوپر مفصل لکہہ چکے ہین کہ کسیکو بی ایمان نی اور اوسکی
تقلید سے مجیب عطریف نی سنت یہود پر چلکر حدیث زید بن جہم مین تحریف معنوی کی اور برخلاف قواعد نحو کے
ضمیر مونث کی قرا کی طرف کہ لفظ مذکر ہی پہیر کر معصوم پر قران کی پہینکنی کا افترا کیا ہی حالانکہ عبارت حدیث مذکور
سے قرا کا پہینکنا نہ بصراحت نکلتا ہی نہ کنایہ تا للہ لتسالن عما کنتم تفترون فانظر ثم وانکمن الجاہلین

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور چونکہ یہہ امر بھی مجمع علیہ بین ہی کہ اس قران حاضر کو عثمان نے جمع کیا ہی اور قران کی اپنی عہد خلافت مین جمع کیا ہی تو
یہہ قران حاضر وصیت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی ہرگز موجود نتھا تو فرمانا آنحضرت کا کہ مین تمہارے درمیان ثقلین اور اہلبیت کو چھوڑتا
ہون اس قران حاضر پر کسیطرح صادق نہین آتا تو اسمین اور اہلبیت مین جدائی وقت وصیت سی اسکا جمع ہونیکی وقت
تک ظاہر ہی عجیب عظریف یہہ کیا کہتا ہی کہ اس قرانمین اور اہلبیت مین جدائی کہان لازم آئی رہا اس قران حاضر کا
مومنون کو نماز مین نہ پڑہنا اور اسپر عمل کرنا اور قران کامل کا نہ ڈہونڈنا سو اوسکی صورت یہہ ہی کہ جب عمر نے قران کامل کو
رد کیا اور اوسکو غائب کروایا اور اوسکی جگہ ناقص اور عثمانیہ اور عثمانیہ نے بھی اوسکی سنت پر چلکر اور قران کامل کو
ڈہونڈنے اور روان کرنیکی بجائے اوسکو اور غائب کیا تو حضرت امیر علیہ السلام سی عبارت حاصل
حاصل ہوئی نا وقتیکہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام ظہور فرماوین اور جب آنحضرت کی عبارت سی عمل کیا تو تمسک ثقلین
بھی ہوگیا ماحصلہ تا رویو دسوال مستفتی اور مجیب عظریف کا کہ اوسنے سنیے عنکبوت سی تھا درہم برہم اور پارہ
پارہ ہوگیا اور مجیب عظریف والیہ نی کیون وسکو ظاہر کیا اور نی نشان دکہا قران پڑہنی پڑہانیکو اور تہا یار کہنی اور چہپانے
کو اسمین تین چہپانا اور ملانا دونو برابر ہی اقول نفصل یعنی القوی للطیف فی التحقیق قران پڑہنی پڑہانیکو
آیا ہی نہ رکہنی اور چہپانیکو لاکن جب بی ایمان لوگ وسکو زمین اور زمانے عہد اوسکو نہ مین اور رعایت اوسکی
کی ہون تو قرانکا اور ایمہ کا اسمین کیا قصور ہی مجیب عظریف سی پوچہتا ہون کہ اگر منکرین نبوت حضرت عیسی علی نبینا علیہ
السلام مثلا مجیب سی پوچہین کہ حضرت عیسی مع ابیت وارتفاع خلق کے واسطی آئی تہی یا آسمان پر چلی جانی اور غائب ہوگئے
واسطی تو اوسکا کیا جواب دیگا جو اسکا جواب دی وہی ہماری طرفسی بھی سمجھو اور حقیقت حال یہہ ہی کہ شیخین سنیون کو بعد
رحلت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خلافت پر بغصب قابض ہونی قرانسی کچھہ کام نتہا اونہون نی اگرچہ قران جمع
امیر کی لوگونکی دکہانی کی لئی زید بی قران جمع کروایا لکن اوسکا پڑہا کیا کبھی اوسکو دیکہا بھی نہین اگر دیکہتی اور پڑہتی
تو منتشر اور بی ترتیب اور غلط کیون رہتا پہر بہلا وہ قران جناب امیر علیہ السلام کا کب لیتی اور پڑہتی عمر بی صاحب
کہدیا کہ ہمکو تمہاری قرانکی حاجت نہین اور عثمان محرق القران نی شیخین کی بہی ترقی کی کہ سب قران صحابہ سی چہین کے
جلائی اور اپنی جمع کئی ہوئی مین موافق اپنی زعم فاسد کی لحن اور غلطی رہنی دی پہر ایسی خرابیونکی بعد عہد کرمت مہد
جناب امیر علیہ السلام کو وہ لوگ جو سنت شیخین پر قایم تہی کب لیتی تہی علی الخصوص اوسنصورتمین کہ عائشہ اور
مروان اور عمر عاص اور معاویہ اور ابو موسی اشعری وغیرہ کو جنکے دل اونکی جسم کرنی والی خوف خدا اور ڈر
کرنی والی قران کامل کے موجود نتہی اور علی القیاس سلاطین عہود ائمہ علیہم السلام تک جنکے حکام اور مدعیات

نکتہ ثانی آنکہ سنت رسول و اہلبیت مین مصروف ہین وہ قرآن کامل کو کب ظاہر اور رائج ہونے دینے ہین اور ایہ
علیہم السلام کیونکر اوسکو ظاہر کرسکتے تھے بالجملہ ایہ علیہم السلام نے قرآن کامل کو ہرگز نہین چھپایا بلکہ بے ایمان لوگ اوسکی
چھپانی کی باعث ہوئے اور اونہون نے چھپوایا اور ایہ نے چاہا کہ لوگ اوسکو نہ پڑہین لوگون نے اوسکو نہ پڑہا مقصود تھا
نہ پڑہنی اور چھپوانی کا قصور خلق کیطرف عاید ہی نہ ایہ علیہم السلام کیطرف تو اس چھپنی کو کہ بدولت بے ایمان لوگون کے
ظاہر نہوسکا جلانیکی برابر جانا انصاف کی گلی پر چھپری پھیرنا ہی **قال المجیب** العطریف ہمپر جو سوال وارد تھی لفظ بلفظ
ہمنی دفع کی آپ پر جو عاید ہی مع سوالات مستفتی کے حرف بحرف دفع کیجئی نری تقیہ کی نہ لیجئی ہر شقونکا جواب
سمجھکر لکھئی بات تہکانیسکی کہیی دیر کا مضایقہ نہین کہ عقلانی کہا ہی ؎ سخن بی تامل بگفتار دم ✽ نکو گوئی
گر دیر گوئی چہ غم ✽ اسکی بعد کا شعر کسی اور سی پڑہو ایجئی کا **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف مجیب عطریف
جو کہتا ہی ہمپر جو سوال وارد تھی لفظ بلفظ ہمنی دفع کئی غلط محض کہتا ہی البتہ ہر جگہ نری مغالطہ کی لی ہی مثلاً جناب مستطاب
مجتہد العصر نے سوال کیا تہا کہ جو مصحف عہد ابوبکر و عمر مین لکہی گئی تھی اور وہ قرآن جو ابن مسعود نے جمع کیا تہا تا وقتیکہ
گئی اور دنیا مین کوئی اونکا حافظ ہی یا نہین اور کوئی نقل اوسکی موجود ہی یا نہین اگر موجود ہی تو فرمائیے کہان ہے
اور اگر موجود نہین تو یہ انا نحن لہ لحافظون کسطرح صادق ہوگا و لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ و لا من
خلفہ تنزیل من حکیم حمید مابین مرعوم اہلسنت کی کیونکر صحیح ہوگا مجیب عطریف نے اسکی جواب مین نری
مغالطی کی لی اور کہا کہ بموجب کریمہ انا نحن لہ لحافظون کی دنیا مین اوسکی ہزارون حافظ موجود اور موافق آیہ لا
یاتیہ الباطل کے ہر مکون کیا ہر قریون مین نقلین اوسکی مشہود ہونے سی کرورون پیروجوان شاد لاکہون مجید
خوان کو جابجا سی زبانی یاد انتہی منصف لوگ دیکہین یہہ تو سوال از آسمان جواب از ریسمان ہوا جناب مجتہد العصر
دام ظلہ نے حال مصحفون عہد شیخین کا اور قرآن ابن مسعود وغیرہ کا پوچہا کہ کوئی اونکا حافظ جہانین ہی یا نہین ہے
اور اگر ہی تو کہان ہی نے آخر ما افاد مجیب عطریف اوسکا جواب ندی سکا اور مصاحف مستفسرہ کا حال بیان کرسکا
نری مغالطہ کی راہ چلا اور براہ مغالطہ حال قرآن مروج کا جسکا استفسار تہا بیان کیا جناب مستطاب تو حال قرآن ابن
مسعود وغیرہ قرآن شیخین کا پوچہتی ہین مجیب حال قرآن مروجکا کہتا ہی ہایل حال نماز کا پوچہتا ہی مجیب حال روزہ
کا اوسکی جواب مین بیان کرتا ہی اور بہر شوخ چشمی سی کہتا ہی کہ ہمپر جو سوال وارد تھی لفظ بلفظ ہمنی دفع کئی اور جناب مجتہد
العصر دام ظلہ نے استفسار فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے جو اپنی اصحاب و امت کو وصیت کی کہ مین تم مین چھوڑتا ہون
قرآن اور اہلبیت کو سو اوسکو نسا قرآن تہا یہہ قرآن مروج تو عثمان کی عہد مین جمع ہوا وصیت کی وقت موجود نہا بجواب عطریف

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسکا بھی جواب ندی سکا اور نہ بتایا کہ مراد آنحضرت کی حدیث وحیت مین کونسا کلام اللہ ہی اور یہی جناب مجتہد العصر دام ظلہ نی فرمایا کہ استیعاب مین بروایت محمد بن سیرین اور روایت عبد الرزاق کی جو موجود ہی اوس سی ثابت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نی قرانکو جمع کیا ہی تبا ؤ وہ قران کیا ہوا اور کہان غائب ہوا اور کونسی اوسکا حافظ اور اوسکے علم کثیر کا عالم ہی یا نہین اگر ہی تو کہان ہی اور کس ملک اور کس شہر مین ہی آئی آخر ما افاد مجیب غطریف اسکا بھی جواب مذی سکا روایت موضوعہ اظلم الناس احرا ابوبکر کہ وضعی ہونا اسکا مدی الرای مین ظاہر ہی جیسا کہ ہم اوپر بوجوہ عدیدہ وضعی ہونا روایت مذکورہ کا ثابت کر چکی ہین تضعیف روایت محمد بن سیرین اور روایت عبد الرزاق کنیوا سطی ہمکے اور ذوہنی کا سوار کرنا اور علی ہذا القیاس ہر جگہ مدار اپنی جوابونکا دعوون بلا دلیل اور مغالطون پر اور اپنی خاصے روایتون پر کہ قطعا خلاف واقع مناظرہ ہی رکھا ہی بالجملہ سوالات جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ کی سب کے سب بحالہا باقی ہین مجیب غطریف نی یہہ جو کہا کہ بمعنی لفظ بلفظ سب دفع کئی یہہ بھی مغالطہ بلکہ کذب محض ہے جو لوگ کہ ادعا علم کا کرتی ہون اونکو کذب اور مغالطہ بازی نامناسب ہی جواب فاضلانہ لکھنا چاہئی نہ کلام عامیانہ

ع زن بی تامل بکفتار دم * نکو گوی گر دیر گوئی چہ غم * منطق آدمی بہتر است از دواب * دواب از تو بہ گر نگوئی صواب * قال المجتہد العلام العریف اور تحقیق یہہ ہی کہ یہہ قران مروج اور جتنی قران کہ محرق ہوئی ہم سبکو من انزل اور واجب التعظیم اور قابل التکریم جانتی ہین اور اہانت اور استخفاف اونکا گناہ کبیرہ ہی اور احراق اونکا باعث احتراق نار جحیم ہی قال الجہبذ الغطریف اقول بفضل العزیز العلام نام خدا اتنی عرصی کی بعد اتنا فقرہ جو زبان مبارک سی نکلا تو وہ بھی بنای شیعیت کو برہم کر رہا ہی اقول بفضل العلی القوی اللطیف جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی جو ارقام فرمایا ہی بھلی سی بھی فرما رہی ہین مجیب غطریف نی جو کہا اتنی عرصی کی بعد اتنا فقرہ زبان مبارک سی نکلا یہہ بھی مغالطہ بلکہ کذب صریح ہی اور جناب مستطاب مجتہد العصری جو کچھ ارشاد فرمایا ہی حق حقیق بلا شک و شبہ اور مجملا عقاید حقہ فرقہ حقہ اثنا عشریہ ہی اور اوس سے بنای شیعیت کا برہم ہونا یعنی یہ عقیدہ فرقہ حقہ کا نہیں ہے اور نام خدا را بنسی الحق کے بھی نکلتا ہی ہان برہمی بنا سے سنے ہونی کے البتہ اوس سی ہوتی ہی کہ استحقاق جہنم والی قرانونکا نار جحیم اور کبیرہ ہونا استخفاف قران مجید کا خلاف عقاید سنیہ ہی کسواسطی کہ سنیونکی نزدیک عثمان بسبب جلانی قرانکی مستحق منقبات اخرویہ کا ہوا اور مجیب کے نزدیک جلانا قران منزل من اللہ کا بہترین حسنات عثمانکا تھا کما اقر سابقا اور آی آن لکھنا قران مجید کا پشاب سی معاذ اللہ سنیونکی مذہب مین صحیح ہے کما مر من فتاوے قاضیخان اور ما ہیہمہ اور تعظیم قرانکا کرنی ہین شرمانی نہین سبحان اللہ کیا خوب تعظیم قرانکی سنیونکی مذہب مین

ہی خالی عنہ استہزا وہو حسبنا ونعم الوکیل امصور تین قول مجیب کا کہ یہہ فقرہ بنای شیعیت کو برہم کررہا ہی کذب محض ہے اگر یون کہتا کہ یہہ فقرہ بنای سنیت کو برہم کررہا ہی تو راست و درست ہوتا **قال** المجیب العظریف قرانکو بایخوارین پڑہنا اور حایض کو حکم تلاوت کا دینا کیا خوب تعظیم ہی **ع** بر رغم مدعی نام زنگی کافور **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف جواب اسکا کتب معتمدہ سنیہ سی مفصل گذرا کہ داؤد کی نزدیک سارا قران پڑہنا اور ماننے علمای سنیہ کی نزدیک کچھہ آیات پڑہنا جنب اور حایض کو صحیح ہی اور تفسیر فتح العزیز مین ہی کہ بایخوار مین دعا ونکا پڑہنا جایز اور مسنون ہی فالظر ثم بالجملہ تعریض کرنا ایسی امور کا کہ مذہب سنیون مین بہی جایز ہی بچیا ہی سے **قال** المجیب العظریف ابہی گذر چکا کہ حضرت امام جعفر صادق نی قران سرتب اور صحیح کو اہانت کی راہ سے زمین پر پہینک مارا **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف ہمنی اوپر تفصیل تمام لکہا ہی کہ یہہ افترای بحت ہی کافی کلینی وغیرہ کتب امامیہ مین اسکا اثر اور نشان بہی پایا نہین جاتا ممکن نہین کہ امام معصوم اہانت قرانکی کرین مجیب عظریف اور اوسکی اصحاب پر لازم و واجب ہی کہ دیدہ و دانستہ اذہی نہ بنین اور گمراہی کی کنوین مین اوندہی مکرین کافی کلینی مین حدیث زید بن جہم کو دیکہین کہ اوسمین قرانکا زمین پر پہینکنا بصراحت ہی نہ بکنایت کما فصلنا فتذکر ولا تکن من الجاہلین **قال** المجیب العظریف اور خواجہ طوسی نی سنیونکا مدرسہ جلوایا کہ جاے قران سنعدد ہ سنی تہا اور اودکے معرکہ مین حدام والانی جو عظمت قرانکی کی اور وہ باعث برہمی ریاست منصوبہ کے ہوئی کالشمس علی رابعۃ النہار ہی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف ان امور کا بہی جواب مفصل اوپر گذرا اور معرکہ اودہ مین بہی باعث اہانت قران اور قتل امیر علی کے سنیونکی علما ہوی ہین اور جب سنیونکی مذہب مین قران مجید کا العیاذ باللہ مثہ پیشاب سے لکہنا جایز ہی تو اور اہانت کس شمار مین شاید سنیونکی نزدیک قرانکا جلانا بجز اجتناب سنی لکہنا بڑی تعظیم اور تکریم ہی ورنہ سہل انگاری احکام شرع شریف کی اور شیوع فسق و فجور کا جیسا باعث برہمی ریاست منصوبہ دہلی کا ہوا تہا ویسا ہی بیان بہی ہوا اور قتل امیر علی کا علت برہمی ریاست کا نہین ہوسکتا جیسا کہ زعم باطل مجیب عظریف وغیرہ کا ہی کما مر مشروحا **قال** المجیب العظریف اگر یہہ باتین موجب اہانت اور استخفاف کی ہین تو اب کون مرتکب گناہ کبیرہ کا ہی اور نار جہنم کسکا خطیرہ اور اگر یہہ باتین اہانت اور استخفاف کے نہین تو قران غیر مرتب اور شکوک کو بنظر رفع فساد کی جلانا اور یہود و نصارا کا اختلاف منانا وغیرہما اہانت اور استخفاف کا نام ہوگیا مقام الزام ہی **ع** ابتک نہوئی مغز سخن سے آگاہ * لاحول ولا قوۃ الا باللہ **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف مجیب عظریف بار بار مکرر ان خرافات کی کرتا ہی ہمکو بہی جواب مکرر لکہنا

پڑتا ہی

Presented by: Rana Jabir Abbas

بزنا ہی مجیب لی جو کہا اگر یہہ باتین موجب ہانست کی ہین تو کون مرتکب کبیرہ کا ہی مشار الیہ لفظ یہہ کا ہین معلوم نہین
کون ہی بہرحال حقیقت حال لکھی جاتی ہی کہ قرانکا پڑہنا جنب اور حائض کو سینونکی یہان ہی جائز ہی اور پڑہنا دعاونکا
پاینجانہ مین ہی اونکی یہان درست ہی کما مر مرارا تو جوازان امور کا مشترک بین الفریقین ہوا مجسکو اعتراض کرنا ان امورکا
تیشہ اپنی پانو پر مارنا ہی رہا جلانا قرانون منزل من اللہ کا اور اوسکا پیشاب سمجھنا کہ موجب ہانست اور استخفاف
کا ہی مختص ہے سینون اور اونکی اماموںسی تو وہ ہی مرتکب گناہ کبیرہ کی ہین اور نار جہیم اونہین کا خلود ہی اور الحمد للہ
کہ ایسا الحق اور الحق ان امورسی پاک و بری ہین اور قرانکی بیحرمتی کا رمین پر افترای محض ہی امام معصوم پر اور مشکوک ہونا
قرانون اصحاب عدول سینونکا یعنی جہ اور غیر مرتب کہنا قرانون محرقہ کو تحکم بحت ہی اور بلا بینہ مقبولہ یہہ دعوے
مجیب کا غیر مقبول ہی اور حق یہہ ہی کہ جلانا قران مرتب اور غیر مرتب کا اہانت اور استخفاف اور باعث احتراق نار
جہیم ہی جیسا کہ قاضی حسین نے بہی کہا اور رفع فساد اور اختلاف کا جو مجیب بہانہ پکڑتا ہی وہ ہی محض ہے جب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نی کہ آنحضرت کی سامنی قران ابن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہ موجود تہی فساد اور اختلاف کا خوف نکیا عثمان
محرق القران کو کیا منصب تہا مجیب لطریف نی کیا حدیث مشکوۃ کی جو جناب مستطاب مجتہد العصر نی اسی جگہ لکہی کہ
بن حکیم اور عمر مین اختلاف سورہ قران کی پڑہنی مین ہوا عمر ہشام کو کہینچکر پیغمبر خدا کی خدمت مین لی گیا اور ماجرا بیان کیا
کہ آنحضرت نی فرمایا کہ یہہ قران نازل کیا گیا سات حرفون پر پڑہو جسطرح کہ میسر ہو قال المجتہد العلام الطریف اور نیز بر
روایات سبعہ احرف کی جو اختلاف اونمین تہی وہ از جملہ ساتون حرفونکی تہی کہ قران مجید اونپر نازل ہوا تہا چنانچہ مشکوۃ
مین لکہا ہے کہ خلیفہ ثانی نے خود فرمایا ہی کہ سنا مینی ہشام بن حکیم بن حزام سی کہ پڑہتا تہا سورہ فرقانکو برخلاف
اوسکی جو مین پڑہتا تہا اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی مجھکو پڑہایا تہا پس قریب تہا کہ مین اوس سے
اوسیوقت بہڑ جاؤن لاکن مینی اوسکو چہوڑ دیا یہان تک کہ فراغت کو تمام کیا پیر تو مین ردا اوسکی گلی مین ڈالکے
کہینچلایا اور گہسیٹتا ہوا جناب رسالت پناہ کی پاس لے گیا اور کہا کہ سنا مینی اس سی پڑہتا ہی سورہ فرقان کو برخلاف
اوسکی کہ مجھکو آپ نی تعلیم کیا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نی مجھسی کہ چہوڑ دی اسکو بعد ازان ہشام
سی فرمایا پڑہ تو اسطرح سی پڑہتا ہی اوسنی پڑہا اوسی طورسی کہ پہلی مینی اوس سی سنا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا اسی طورسی یہہ سورہ نازل کیا گیا ہی پہر مجھسی فرمایا کہ تو بہی پڑہ مینی بہی پڑہا فرمایا کہ اسیطرح سی نازل کیا
گیا ہی مین اوسوقت حیران ہوا کہ دونو کو فرمایا کہ اسیطرح نازل ہوا پہر حضرت نی فرمایا کہ یہہ قران نازل کیا گیا ہے
سات حرفو پر پس پڑہو جسطرح سی کہ میسر ہو قال المجیب العظریف اقول بفضل العزیز العلام سبعہ احرف کی تفسیر مین

علما کا اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ سات لغت مراد ہی کہ وہ قریش اور ہوازن اور ہذیل اور یمن اور ثقیف اور بنی تمیم ہی لیکن قریش نسبت اور زبانون کے فصیح ہے بسبو اسطی اول قران اسی زبان پر نازل ہوا پھر توسع کی لئی چند دن تک ان اور زبانون مین بھی اجازت رہی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد اوس سے سات قرات مشہورہ ہی کہ سب متواتر ہین اور اونمین سبھون پر حکم قرانکا ثابت کہ اونپر صحت نماز اور حرمت مس جنب اور حائض وغیرہ مرتب ہی اور بعضی کہتے اور بھی مراد لیتی ہین لیکن انحصار صحت کا انہین دو نومین ہے اور یہہ اختلاف لغت سبعہ کا انہین قرات سبعہ کیطرف رجوع کرتا ہی جسکی تفصیل مشکوۃ مین روایت ابن شہاب کے موجود ہی کہ اوسنی کہا کہ بلغنی ان تلک السبعۃ الخ حرف انما ہی فی الامر الذی یکون واحدا لا یختلف فی حلال ولا حرام الا علی قاری اور شیخ عبد الحق اسکی تحت مین افادہ فرماتی ہین کہ یعنی مرجع ہر ایک کا طرف ایک معنی کی ہی اگرچہ لفظ مین اختلاف ہو بسو اسطی کہ لغات سبعہ اور اسطرح قرات سبعہ مین اختلاف نہین ہوتا اور اگر اختلاف ہو اسطرح پر کہ مثبت منفی ہو حاوی اور حلال حرام یا بالعکس تو یہہ قرا نمین درست نہین کہ یہہ موجب اختلاف کثیر کا ہی حالانکہ خداوند پاک فرماتا ہی ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا اور ہرگاہ یہہ قران من عند اللہ ہی تو اختلاف کثیر کو اسمین راہ نہین اب تقریب ملا رمضان واللہ کی ناتمام رہی ورد امن جناب عثمانکا نہان نقصان سی پاک ہوا ۵ تو پاک باش برادر مدار از کس باک ۴

قول فصل العلی القوی اللطیف مجیب عطریف نی یہہ طویل بلا طائل کہ مقدمات اوسکی منقوض اور مدخول ہین واسطی انتشار اوران سامعین کے کی ہی حقیر نی جواب تفصیلی اسکا بحذف تطویل نہ لکھا اسقدر پر اکتفا کرتا ہون کہ اولا مجیب عطریف یہہ بتاوی کہ عمر تو بقول سیوطی کی معاصف اول بلکہ اتالیق پیغمبر کا اور اعلم اصحاب تھا کہ اکثر وحی اوسکی رای کی موافق نازل ہوتی تھی کیا بخاتا تھا کہ قران سات لغت پر نازل ہوا اور مرجع لغات سبعہ کا قرارت سبعہ کیطرف رجوع کرتا ہی اور مرجع ہر ایک کا طرف ایک معنی کی ہی اگرچہ لفظ مین اختلاف ہو پھر اوسکو ہشام بن حکیم سی بھڑنی کی کیا وجہ کہ پڑھتا ہشام کا موافق تعلیم جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی تھا اور قرات ہشام اور قرات عمر مین اختلاف کثیر یعنی تبدیل مثبت بمنفی اور انقلاب حلال بحرام یا بالعکس تھا اور علی القیاس عثمان کو بھی معلوم ہوگا کہ قران سات لغت پر نازل ہوا ہی اور مرجع لغات سبعہ کا قرات سبعہ کیطرف رجوع کرتا ہی اور مرجع ہر ایک کا طرف ایک معنی کے ہی اگرچہ لفظ مین اختلاف ہو ورای آن یہہ بھی دیکھ چکا تھا کہ پیغمبر خدا نی قران ابن مسعود اور ابی بن کعب کو کہ باہم ترتیب مین مختلف تھے رہنی دیا تھا اور عمر اور ہشام کی اختلاف پر جو سورہ فرقان کی ترہنی مین تھا آنحضرت نی دونو کو رہنی دیا تھا اور فرمایا تھا کہ قران سات حرفو پر نازل ہوا

پر ترجمہ

پر بہ جسطرحسی کو میسر ہو مطلع ہو کا پیر اس عثمان محرق القران کو کیا امر باعث جلانی قرانون منزل من اللہ کا ہوا اور کیا
جواب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ فی طعن نقصان کرنی کا قرانین عثمان پر نہین کیا ہی جواب مستطاب موصوف تو طعن خلاف
قرانونکا اوس محرق القران پر کر رہی ہین مجیب عظریف اپنی ذہن وقاد سی طعن نقصان قرانکا عثمان پر بیان کیا ہے
اور اس طعن کے جواب دہی شروع کی ہے اور جلانی کی جواب کو تا تمام چھوڑا جہنی کے لئی کوشی و ہوشمندی کوشہ تو
ملنا نہین خندق بن کرتا ہی گیا تھا نماز بخشوانی روزی گلی پڑی مصورین حقیر کہتا ہی کہ جب قران نازل ہوا سات حرف پر
اور وہ سا تون حرف منزل من اللہ خواہ مراد اوس سی سا لغت مذکورہ ہون خواہ سات قرات مشہورہ قران مروج
مین نہین ہین تو تقریب جواب مستطاب کے تمام ہی اور زین عثمان محرق القران کا علاوہ احراق قرانکی حرم نقصان
قرانین بھی الودہ ہی اور نہونا سا تون لغت کا قران مروج مین باعتراف مجیب عظریف کی ثابت ہی کہ وہ سا تون اوس
لکھ چکا ہی کہ عثمان نی زید بن ثابت و عبد اللہ بن زبیر و سعید بن عاص و عبد اللہ بن حارث جمع کرنیوالون
قران مروج کو حکم دیا تھا کہ عند الاختلاف زبان قریش کو مقدم کہو کہ قران اونکی زبان پر اوترا ہی چنانچہ اون لوگون
نی کہ متصدی جمع کرنی قران کی تھی اسیطرح کیا اور علی ہذا القیاس سا تون قرارت بھی اسمین نہین ہین **فاقول** المجیب
من بعد اگر کچھ شبہہ رہی تو مجمع البیان کی عبارت ملاحظہ کیجئی کہ وہ بھی تائید کر رہی ہی **اقول** بفضل اللہ تعالی
القوی اللطیف جل مرکب سی خاص علام سبکو محفوظ رکھی عبارت مجمع البیان مین تائید عبارت عثمانکی احراق
اور نقصان قرانسی کہ مجیب کا مطلب ہے نہ صحت پائی جاتی ہی نہ کفایت بلکہ مطلب سعدی دیگر ہست اوس
سی تو تائید مقبول خدا و رسول ہوئے اور نافی رکھنی قران ابن مسعود اور ابی بن کعب کے ظاہر ہی وہ عبارت
یہ ہی وان جماعۃ من الصحابۃ کعبد اللہ بن مسعود و ابی بن کعب وغیرہما ختموا القران علی
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ عدۃ ختمات وکذلک بادلی تامل یدل علی انہ کان مجموعا متا
غیر منشور ولا منبوث یعنی عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہما ایک جماعت اصحاب نی قران مجید کو
کئی مرتبہ پیغمبر خدا کی حضور مین ختم کیا تھا اور یہہ دلیل ہے اس امر کے کہ قران مجید پیغمبر خدا کی عہد مبارکہ مین مجموع
و مرتب تھا منتشر اور پراگندہ نہ تھا انتہی اس عبارت مین قران مروج عثمانی کا ذکر اور اوسکی کمال و نقصان کا بیان
بیتصریح ہی تکنا یا اور اوسکی جمع اور ترتیب تو عہد صلالت مہد خلیفہ ثالث بالخیر مین ہوی ہے پیغمبر خدا کی عہد
مین اسکا وجود ہی نہ تھا اور نہ حضور مین اون والا جاب کے ختم کیا گیا اب عقلا سمجھہ لین کہ عبارت مذکور کسکی تائید
کر رہی ہے الحق امامیہ کی یا مجیب عظریف کی اور مبلغ علم مجیب کا بھی پر کہہ لین اور یہہ امر ہر کسیکو معلوم ہی کہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

قران عبداللہ ابن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہ جنکی کئی ختم پیغمبر خدا کی حضور مین ہوی تھی سب کی سب عثمان محرق
القران نے جلا دیئی اور اپنی جمع کیئی ہوئی قرانسی سانتون حرف ہی جن پر قران نازل ہوا تھا اور ڈالدیئی تو طعن احراق
قران منزل اللہ اور نقصان قران منزل من اللہ دونو ہر ثالث بانجبر کی دامن مین بندہی اور اوسکی گلوی و گردن
مین آویزان ہین اور مالہ اور ما علیہ عبارت مجمع البیان کا اوپر بسم مفصل لکھہ چکی فانظر ثم قال المجتہد العلام
العریف اور مختی نرہے کہ یہہ سات حرف غیر قرانون قرا سبعہ کی تھی کہ وہ حرف باقی نرہی اور یہہ باقی ہین مانند
قرات ابی بن کعب اور ابن عباس کے کہ آیہ متعہ کو اسطرح پڑہا ہی فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی
فاتوھن اجورھن فریضۃ جیسا کہ تفسیر کبیر مین مذکور ہی اور ابن اثیر جزری نی بہی اسکا اقرار کیا ہی کہ سبعہ
احرف سوای قرارت سبعہ کے ہین قال المجیب العظریف اقول بفضل العزیز العلام جو لوگ قائل ہین کہ
سبعہ احرف غیر قرات سبعہ ہی مراد اونکی غیر لغات سبعہ نہین اور نہ لغات متناقضہ اقول بفضل العلام اللطیف
اسجگہہ کلام مجیب عظریف کا خالی تعقید لفظی اور معنوی سی نہین ہے ظاہر ایہہ اولجہا مطلب کا عمدا ہے
تاکہ ہر کوئی عجز مجیب پر مطلع نہو اسلی حقیر کو ضرور ہوا کہ تار و پود اولجہا ہوا مجیب عظریف کا سلجہا دون اور
خلاصہ ارشاد فیض بنیاد جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ کا اور جواب ناصواب مجیب عظریف کا لکھون
تاکہ عام و خاص آگاہ ہون کہ یہان مجیب نی اپنی عادت بانوکم کیئی ہین اور کار کہ اپنی متوال مغالطہ برجائی ہے
سمجھنے نرہے کہ جناب مستطاب نی ارشاد فرمایا ہی کہ بنا بر روایات سنیہ کی قران مجید سات حرف پیغمبر نازل ہوا ہی اور بنا بر
ابن اثیر و غیرہ صاحبان سنیہ کی سات حرف غیر قرات سبعہ کے ہین اور وہ سانتون حرف اس قران مروج عثمانی مین باقی
نہین اور وہ قرات سبعہ باقی ہین مانند قرات الی اجل مسمی کے تو موجب روایات سنیونکی قران مین نقصان
فی الجملہ ثابت ہوتا ہی فقط اسکی جواب مین مجیب عظریف کو لازم تہا کہ باقی رہنا سانو حرفونکا اس قران مروج مین
کرتا سو اس امر کا ثابت کرنا تو اوسکو ممکن نہوا ناچار اوسنی اولجہا مطلب کا اور مغالطی مین دالنا سامعین کا چاہا پھر
بمقتضای الحق یعلو و لا یعلی کے اسی تحریر و تقریر اوسکی زبان قلم سی نکلی کہ امید جناب مستطاب دام ظلہ کا
خوب سمجھ گیا کسواسطی کہ اوسنی کہا کہ جن لوگونکی نزدیک سبعہ احرف غیر قرات سبعہ ہین مراد اونکی سبعہ حرف سے
لغات سبعہ ہی کہ وہ قریش و ہذیل و ہوازن اور ہذیل اور یمن اور ثقیف اور بنی تمیم ہی فقط اس تقریر عجیب سے
اعتراض نقصان فی الجملہ قران کا منزل من اللہ سی نہ اوٹہا اگر لغات سبعہ قران مروج مین باقی ہوتی تو البتہ اعتراض مذکور
دفع ہو جاتا اور باقی رہنا لغات سبعہ کا قران مروج مین تا اعتراف مجیب عظریف کی ثابت ہی کما اشرنا الیہ سابقا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

قال المجیب الظریف کیونکہ تقدیر اول پر عدم اتمام کلمۃ اللہ لازم آتا ہی اور یہہ خلاف کریمہ وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا جایز نہین اقول مفضل العلی القوی اللطیف اسمقام مین مجیب ظریف عجب کلام مخبط کر رہا ہی نشہ محبت عثمان مین جو ہی ہوقت کی چڑہی ہی کلام مستانہ کر رہا ہی اوسکو تو لازم ہی کہ باقی رہنا لغات سبعہ کا اس قران مروج مین ثابت کری اور بجیا عثمانکا تقیص قرانسی چہوڑا ہی سو وہ اوس سی ہو نہین سکتا ناچار غلطی کی جال چلتا ہی اور کہتا ہی کہ سبعہ احرف سی لغات سبعہ مراد ہین اور اوسکو اپنی رایست مین مدلل کرتا ہے حالانکہ اس استدلال کی کہ فضول محض ہے کچہ حاجت نہین سلمنا کہ سبعہ احرف سی لغات سبعہ ہی مراد ہین پہر و لغات ہی تو عثمان نی اس قران مروج سی اوڑا دی تو طعن نقصان کرنی عثمانکا سبعہ احرف کو قرانمین جیسا تہا ویسا ہی رہا اور بانیہہ کہ کلام بی محل کر رہا ہی لطف یہہ ہی کہ دعوی کچہ کرتا ہی اور دلیل کچہ لاتا ہی صاحبان عقل سلیم سنین کہ دعوی مجیب کا یہہ ہی کہ مراد سات حرفونسی جن پر قران نازل ہوا ہی لغات سبعہ مذکورہ ہین اور دلیل اس دعوے پر یہہ لاتا ہی کہ اگر لغات سبعہ اوس سی مراد نہون تو ناتمام ہونا کلمۃ اللہ کا لازم آتا ہی اور یہہ دلیل اوسکی دعوے پر منطبق نہین ہوتی بلکہ اس دلیل کو مدعای مجیب ظریف سی کچہ مناسبت نہین اولا اگر سات حرفونسی لغات سبعہ مراد نہ لئی جاوین تو ناتمام ہونا کلمۃ اللہ کا غیر مسلم ہی ثانیا عدم اتمام ہرگز لازم نہین آتا مجیب ظریف کو لازم ہے کہ وجہ ملازمہ کی بیان کری اور ثانیا تو فرضا کہ عدم اتمام کلمۃ اللہ لازم آتا ہی تو یہہ ایراد مجیب کا اون علمای سلف پر نہوگا جو سبعہ احرف سی قرات سبعہ یا اور کچہہ مراد لیتی ہین یہان مثل مشہور صادق آئی نامرد ہاتہی گہر کے فوج کو ماری اور ثالثا مجیب ظریف کو معنی کلمۃ اللہ کی نہین معلوم اور مطلب آیہ وانی ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ کا نہین جانتا اوسکو لازم تہا کہ اپنی مذہب کی کتابین پہلی دیکہہ لیتا بعد ازان مقصدی استدلال کا اس آیہ سی ہوتا خلاصہ آیہ شریفہ کا جیسا کہ جلالین وغیرہ تفاسیر سنیہ مین ہی یہہ ہی کہ احکام وموا عید خدای تبارک وتعالی کی تمام ہین اونمین نقص اور خلف کو راہ نہین پہلا مضمون کو مدعای مجیب ظریف سے کیا علاقہ کہ اوسکا مدعا تو یہی ہی کہ سات حرفونسی لغات سبعہ مراد ہین اوری پہلی بات اگر سبعہ احرفی لغات سبعہ مراد نہ لئی جاوین تو احکام اور موا عید خدا تعالی مین کیا نقص اور خلف ہوگا یہہ تو وہی مثل ہوئی ماری کہنا ہو نے کا مجیب ظریف اور بر تقدیر ثانی تبدیل مثبت منفی اور منفی مثبت یا استعمال حلال بحرام اور حرام بحلال ناگزیر ہی اور یہہ موجب اختلاف کثیر ہے اقول مفضل العلی القوی اللطیف مجیب ظریف سی جواب تو سر انجام ہو نہین سکتا تو اوسنی مغلطی کے راہ پکڑلی باتین خارج از مطلب بنا رہا ہی اسکا جواب نہین دیتا کہ تو ان

حرف اور لغات سبعہ کو عثمان نے ۷ امین سے لیوں اور ۔۔۔ کہتا ہی تو کیا کہا ہی کہ سبعہ احرف سے لغات قبائل
مراد نہیں ہیں بلکہ فضول و سخی کیا ہوا ہی کہ ہم کہتی ہیں کہ لغات مناقضہ اوس سے مراد ہیں تاکہ تبدیل مثبت منفی
اور منفی مثبت یا انقلاب حلال بحرام و حرام بحلال ہو اوی لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور عجیب عظریف
یہ بھی سمجھ لے کہ آیہ فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی کے مناقض آیہ مذکورہ والا قیہ کا نہیں
ہی اگر مناقض ہوتا تو ابن عباس اور ابی بن کعب عمران بن حصین اجلہ اصحاب صدر اول سینکڑوں اس قرأت کو کیوں
اختیار کرتی قال العجیب العظریف قطع نظر اباحت کی سبعہ بھی اسکو روا نہیں رکھتی چنانچہ صاحب مناہل العرفان
کریہ لا مبدل لکلماتہ وھو السمیع العلیم کے لکھا ہی ہیہ کس نبی کہ تبدیل و ہندہ باشد مرخدا و احکام
اور اچنانچہ تبدیل و تغیر تورات را زیرا کہ حفظ قرآن فرمودہ است اقول لعضل العلی القوی اللطیف
فی الواقع العجب کی نزدیک بھی تبدیل مثبت منفی اور انقلاب حلال بحرام اور بالعکس روا نہیں ہی اور ہماری کسی کلام سے
جواز اسکا نہیں نکلتا ہی عجیب عظریف کو استدلال کے آیہ مذکورہ ہی کیا حاجت تھی قال العجیب اللطیف پس معلوم
ہوا کہ سبعہ احرف ہی وہی لغات سبعہ مراد ہیں جنکا ذکور ہو چکا اقول لعضل العلی القوی اللطیف جب سبعہ احرف
ہی لغات سبعہ مراد ہوی تو نقصان قرآن مروج کا منزل من اللہ ہی ظاہر ہی کہ جامع القرآن فی سوای لغت قریش
کی باقی لغات نکلوا ڈالی ہین کما اقرہ العجیب سابقا قال العجیب العظریف اب انکا باقی رہنا ممنوع ہی اقول
لعضل العلی القوی اللطیف یہہ دعوی عجیب عظریف کا ممنوع ہی اور سند منع کی دیا ہی جو عجیب کہہ چکا ہی کہ عثمان
نے صحابہ ان جمع قرا کو حکم دیا کہ عند الاختلاف بان قریش کو مقدم رکھو کا مرمرا قال العجیب العظریف کیونکہ
مرجع کل لغات کا رسم ہی جیسی مرجع ہر قرأت کا واحد اقول لعضل العلی القوی اللطیف واحد ہونا مرجع کل
لغات اور ہر قرأت کا کام نہین آتا اگر کار آمد ہوتا تو عثمان سی کیون بڑھتا کما مر من المشکوۃ اور ظاہر ہی کہ جب
قرآن سبعہ احرف پر نازل ہوا تو جمع اور ترتیب اوسکی بطور نزول کے چاہئے نہ رای عثمان کے موافق وہ کون سی کہ اخیر
عہد میں اوسنے داخل دیا اور ان حروف کو جن پر قرآن نازل ہوا تھا اور ادیا شاید اوسنے اپنی دانست میں کام
خدای جلیل کو مسلوح و لا حول ولا قوۃ الا باللہ قال العجیب العظریف بلکہ یہہ لغات سبعہ ممنون ہین
قرات سبعہ کے ہین چنانچہ بعض شراح مشکوۃ نے جابجا تصریح کی ہے اقول لعضل العلی القوی اللطیف
ہان تو حافظ ہا شد کی مثل ٹھیک ہوتی ہے کسواسطی کہ عجیب عظریف نی قول سابق میں لکھا ہی کہ سبعہ احرف
کی تغییر میں علما کا اختلاف ہی بعضی کہتی ہیں کہ سات لغات مراد ہی قریش و غیر ہا اور بعضی کہتی ہیں کہ مراد اوسے

ثابت قرأت مشہور ہی اور یہ قول مجیب کا صریح ہی اسمین کہ وہ دونو پہلی صورتین اور یہان کہتا ہی کہ یہ لغات
سبعہ ضمن مین انہین قرأت سبعہ کی ہین بالجملہ اولاً کلام مجیب کا متناقض اور ثانیاً دعوی بلا دلیل ہے اور سکوتی
ہی کہ جنیہ مقبول سی اپنی دعوی کو ثابت کرے اور تصحیح و ترجیح بلا وجہ ہی قال المجیب الظریف۔ لغات اور قرأت متواترہ
یہی ہین جو اس قرآنمین موجود ہین اقول نفس اللغتی القوی اللطیف یہ قول ہی مجیب ظریف کا اولاً دعوے
بلا دلیل ہی اثبات اسکا بروایات معتبرہ لازم ہی ورنہ لغو و باطل ہے اور ثانیاً جو کہتا ہی کہ سنہ سی تواتر اس
قرآن مروجکا وقت نزول ہی تا عہد عثمان ثابت نہین ہوتا کیونکہ یہ قرآن مروج باجماع سنیان بلکہ باتفاق شیعین
عہد عثمانمین جمع اور مشہور و مروج ہوا ہی پر اون لغات اور قرأت کا جو اوسمین موجود ہین تواتر از وقت نزول
کسطرح ثابت ہوا ظاہر ایہ قول مجیب کا از قبیل مہملات ہی کچھ معنی نہین رکھتا یا از قبیل التفات علی طریق الشاعر ہی
یہ تو ہر کس و ناکس پر ظاہر ہی کہ بیان مجیب کی ذمہ پر اثبات اس امر کا لازم ہی کہ وہ لغات سبعہ جن پر قرآن نازل ہوا ہے
سب کی سب اس قرآن مروج مین موجود ہین اور شاید اس مطلب کا یا اسکی دلیل کا اس عبارت مجیب مین نہین پایا جاتا
پر بتقدیر تسلیم ما داوہ تو طاس کہ تضییع اوقات کسیکی اور ہنا اون لغات سبعہ کا جن پر قرآن نازل ہوا ہی
مجیب خود سابق مین لکھ چکا ہی کما شرنا الیہ سابقاً قال المجیب الظریف اور جو انکی سوا ہی وہ شاذ یا منسوخ ہے
اقول نفس اللغوی اللطیف اولاً یہ دعوی مجیب کا تحکم محض اور لاطائل محض ہے موافق دآب مناظرہ کے
اثبات اسکا ضروری ہی اور ثانیاً موجب بنا و فیض بنیاد خباب مستطاب مجتہد العصر و ناظر کی کما افاد فی جواب
الاستفتاء وہ لغات اور قرأت جو اس قرآن مروج مین نہین ہی بنفس الامر مین شاذ نہین ہین بیان محرق للقرآن
فی سب قرآنون منزل من اللہ کو ملا کر انکو شاذ بنا دیا ہی اگر سب قرآن موجود ہوتی تو یہ لغات اور قرأت کا بیکو
شاذ ہوتی اور ثالثاً فرضنا کہ بقول مجیب کی جو انکی سوا ہی وہ شاذ ہی پر بھی مجیب ظریف کو شذوذ اسکا معین
اور نہ بیکو مضر مجیب کو بلا دعای علم اپنی مذہب کے خبر نہین مسلم لا محالہ بہاری اور مرجح مسلم مولوی محمد اسحٰق
ہی قرأت شاذہ یعنی وہ قرأت جو سوای قرأت عشرہ کی ہے حنیفہ کے نزدیک واجب العمل ہے اور شافعی وغیرہ اسمین
خلاف کیا ہی اور ابو حنیفہ مبنا بر قرأت ابن مسعود کی کہ فصیام ثلثۃ ایام متتابعات ہی کفارہ قسم مین تتابع یعنی
پیہم تین روزی رکھنا واجب جانتا ہی اور رافعی اور قاضی ابو الطیب اور قاضی حسین نے کہا ہی کہ مذہب ابو حنیفہ کا عمل قرأت
شاذہ پر ہی مرجح الجوامع اور شرح مختصر مین اصلی صحیح ہوئی ہی اور اجماع کیا ہی صاحبین کا حنفی دست رہت ہونے پر
بنا بر قرأت ابن مسعود کی بالجملہ وہ قرأت شاذہ ہی تو مسلم ہین کہ ابو حنیفہ کی تزدیک قرأت شاذہ واجب العمل ہے

فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی فاتوهن اجورهن کہ صریح ہے حلت متعہ مشروعہ مین کو
قرات شاذہ ہی سہی واجب العمل ہوئی اور متعہ حنفیہ کی نزدیک بہی حلال ہوا اور مجیب غطریف کو اسکلام لغوسی کیہہ فایدہ
حاصل ہوا قال المجیب الظریف خصوصاً وہ قرات کہ جسمین اختلاف کثیر اور حرمت اور حلت کا تفاوت ہی تو وہ تو دود
ہی جیسی قرات الی اجل مسمی بعد فما استمتعتم کی کہ شیعہ اس سے اباحت متعہ کی نکالتی ہین اقول
بفضل العلی القوی اللطیف اولاً مجیب غطریف نے لفظ اختلاف کثیر اور تفاوت حلت اور حرمت کا بیان بی محل اور بطور
مغالطے کے کہا ہی قرات فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی مین نہ اختلاف کثیر ہی اور نہ تفاوت حلت
وحرمت کا غالبا مجیب غطریف نے معنی اختلاف کثیر فی القران کی اپنی تفاسیر مین نہین دیکہی تفسیر جلالین مین ہے
افلا یتدبرون یتأملون القرآن وما فیه من المعانی البدیعة ولو کان من عند غیر الله لوجدوا فیه
اختلافاً کثیراً تناقضاً فی معانیه وتبایناً فی نظمه انتہی اس عبارت تفسیر سی ظاہر ہے کہ معنی اختلاف کثیر فی القران
کی ہونا تناقض کے معانی قران مین اور تباین کا اوسکی نظم مین ہے یعنی خدای عزاسمہ فرماتا ہی اگر قران مجید بنایا ہوا
مخلوقات کا ہوتا تو اوسکی معانی مین تناقض اور اوسکی نظم مین تباین ہوتا کہ بعض آیہ مناقض بعض کے اور بعض آیہ
فصیح اور بعض آیہ غیر فصیح ہوتی اور یہہ تو ظاہر ہی کہ آیہ فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی ۸۴
کسی آیہ کا ہمسر غیر فصیح ہے تو قرارت مذکورہ مین اختلاف کثیر نہین ہے اور علی ہذا القیاس قرات مذکورہ مین تفاوت
حلت وحرمت کا بہی نہین ہے اگر بغیر قید الی اجل مسمی کے کسیغی اس آیہ سی حرمت متعہ کے نکالی ہوتی تو البتہ تفاوت
حلت وحرمت کا ہوتا متاخرین سنیونکی بہی کہ براہ تعصب وعناد کی متعہ مشروعہ کو حرام ٹہراتی ہین آیہ مذکورہ غیر مقید
بقید الی اجل مسمی سے بہی حرمت متعہ کی نہین نکالتی بلکہ آیہ مذکورہ کو نکاح دایم مین کہتی ہین تو قرارت مذکورہ مین تفاوت
حلت وحرمت کا بہی نہین ہی یہہ سب نافہمی اور ڈہکوسلا مجیب غطریف کا ہی اور تاہم قرات الی اجل مسمی کو بعد ما علم
کہ قرات ابی بن کعب اور ابن مسعود کی ہے کما فی التفسیر الکبیر وغیرہ من تفاسیر السنیة ومقبول بہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ بہی ہے مردود کہنا مردود ان درگاہ خدا ورسول کا کام بہی مجیب غطریف خود صدر رسالہ مین جو عبارت
مجمع البیان کی بطور نکیر ذکر کر چکا ہی اسمین مصرح ہے کہ عبداللہ ابن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہما نے کئی ختم قران کی پیغمبر خدا
کی حضور مین کئی اور بسم استیعاب سے لکہہ چکی ہین کہ قرارت ابن مسعود کی قرات اخیرہ ہی کہ سال جلت پیغمبر خدا مین دو مرتبہ
آنحضرت کے حضور مین پڑہی گئی اور آنحضرت نے فرمایا جو کوئی چاہی قرآنکو تر و تازہ پڑہی تو قرارت ابن مسعود پر پڑہی تو اس
قرارت کو مردود کہنا مشاقت خدا ورسول خدا ہی ومن یشاقق الله ورسوله فان الله شدید العقاب اور تاہم

اکابر سنیونکے

انکار سنیونکی بھی یہ مذکورہ سی اباحت متعہ کی نکالتی ہین کہ شیعہ اس امر مین منفرد نہین ہین مجیب عطریف مراد انکی یہ ہے
تجاہل کے شیعونکو اس امر مین منفرد کہنا ہی بلکہ لطف یہہ ہی کہ عمران بن حصین اور مقاتل اور مجاہد اور ابن مجیب کے
آیہ مذکورہ سی بغیر قید الی اجل مسمّی کے بھی وہی متعہ سمجھی ہین تفصیل اسکی اپنی مقام پر آویگی انشاء اللہ تعالے فانتظر
مصورت مین مجیب عطریف کو لازم ہے کہ آیہ مذکورہ کو بغیر قید مذکور کے بھی مردود کہی اور جزا اسکی روز جزا کو پاوے
جزا سہی پاویگی قال المجیب العطریف حالانکہ قیود ثلثہ مکذب اس قرارت کی ہین ہر متعہ کو کیا کہیی اقول بتعصب الغبی اللطیف
قیود ثلثہ ہرگز مکذب اس قرارت کی نہین ہوسکتی اگر مکذب ہوتی تو ابن عباس اور ابی بن کعب اس قرارت کو کیون اختیار
کرتی اون دونون صحابیون عدول مقبولہ نے سہی قرات کو ترک اور قیود ثلثہ کو مکذب وسکا نجانا ہر متعہ کو بحکم حدیث
تبارک وتعالے کہیی اور ایسا کہیی مجیب عطریف جو اپنی زعم باطل مین ابنوان عباس اور ابی بن کعب سی اعلم سمجھتا ہی اور اون
اعلہ اصحاب کو جہل چھوٹا موٹہ اور بڑی بات سی کہتا ہی مجیب عطریف تفسیر بغوی اور نیشاپوری اور فخر رازی وغیرہ
مین دیکھی کہ یہہ قرات ابن عباس اور ابی بن کعب کے ہی اور تفسیر بغوی اور بحشری مین دیکھی کہ وہ تصریح کرتی ہین کہ یہہ آیہ
ابن عباس کے نزدیک محکمہ ہے منسوخہ نہین اور ابن عباس نکاح متعہ کی حلت دیتی ہین قال المجیب العطریف بیان واسع
ہی کہ حقتعالے نی سبع اون عورتون کا مذکور فرمایا جنسی نکاح حرام ہی اسطرح پر کہ وحرم علیکم ابنائکم الذین من اصلابکم
من النساء الا ما ملکت ایمانکم کتاب اللہ علیکم یعنی عورتونکا ذکر جنسی نکاح حلال ہے اسطرح پر کہ
واحل لکم ما وراء ذلکم الآیہ مگر کئی قید یعنی ایک ان تبتغوا باموالکم یعنی مال دیکر عقد کرو اور بعضی مین دوسری محصنین
غیر مسافحین یعنی قید ہین اسی طرح ہوسکتی نکالنی کو ہو یہان تک کہ بلکہ وہ عورت اس مرد کی وجہ سے
اسکی جھوڑی بغیر چھوٹے یعنی مدت نہ کرنا آوی کہ یعنی تک رہی تک اور بغیر قید سورہ نساء مین ہے اور یہان
ہی لونڈیونکی نکاح مین کہ جیسی باری ہی مہولوگ شاہد ہوان کم سے کم دو مرد یا ایک مرد دو عورت تا وجموع ان سہ طرحونکا
غیر مشکوحہ الکتاب ہین مقصود ہے اقول بفضل اللہ العلی القوی اللطیف تصحیح نظر اس امر کے کہ عثمانی نے تیسری قید کو بیانسی اوٹھا کر سورہ مائدہ
پھینک دیا ہی ولا قید اول انتفا حال ہے مکذب قرات ابن عباس اور ابی بن کعب کے اور مبطل متعہ کی نہین ہوسکتی
کسلئے کہ ہر عاقل و ناقص کو معلوم ہے کہ متعہ بھی بی مہر اور بغیر انتفا حال کے نہین ہوتا اور ثانیا قید ثانی ہے کہ احصان
ہی مکذب قرارت مذکور اور مبطل متعہ کے نہین ہے کیونکہ احصان بمعنی قید مین ثانی کے طرح پر بھی بامعنی آخر ہے
مجیب عطریف کے ہی متعہ مین بھی ویسا ہے ہوتا ہی جیسا نکاح دائم مین ہوتا ہے بالمعاوت بینہا کہ
ستر پردہ احانت وغیر محارم سے اور منع محالست ومخالطت اغیار سی متمتع بہا مثل منکوحہ کی ہوتی ہے اور حقیقت حال یہ ہے

محصنین غیر صحیح ہے معنی جو مجیب عطریف نے مثل معنی ماہر مہا کی اپنی جودت طبع سے لکھی ہین کتب لغت اور تفاسیر
سی علیحدہ ہین تفسیر جلالین مین اوسکی معنی متزوجین غیر زانین لکھی ہین اور تفسیر بیضاوی مین لاحصان العفاف
والتعفف الزنا اور کشاف مین الاحصان العفة وتحصین النفس عن الوقوع فی الحرام والمسافح
الزانی من السفح وهو صب المنی اور تفسیر زاہدی مین ہے پارسا باشندہ نا زنا کنندگان اور قاموس مین یوں ہے
واحصنها البعل وحصنها واحصنت هی فهی محصنة ومحصنة عفت او تزوجت او
حملت اور سراج مین ہے احصان زن خویشتن نگہ داشتن المراة ای عفت اور قاموس و صراح مین عفت کی معنی
پارسائی اور زنا حرام سی ہے بالجملہ احصان کے معنی از روی تفاسیر اور لغت کی نگاہ رکھنا نفس کا ہی حرام سی قید
کرنا اور نگاہ رکھنا کسیکا اپنی گہر مین اور نہ یہ کہ وہ عورت ہمیشہ اوس مرد کی ہو جاوی اوسکی بغیر چھوڑی یا چھوڑے
مدت کا ذکر نہ آوی صاحبان عقل و انصاف دیکھین کہ معنی طبع زاد مجیب عطریف کی لغت اور تفسیر مین کہین پائے
نہین جاتی اور نگاہ رکھنا نفس کا حرام سے کہ معنی احصان کی لغت اور تفاسیر مین یہی مثل نکاح کی متحقق ہے اور تعالشا
مجیب عطریف نے محصنین غیر مسافحین کے معنی مین یہہ جو لکھا ہے کہ ہمیشہ وہ عورت اوس مرد کی ہو جاوے اوسکی چھوڑے
بغیر بخصوصی قطع نظر اسکی کہ یہہ معنی لغت سی مستفاد ہوتی ہین نہ تفسیر سے مین اوس سے پوچھتا ہون کہ اوسنے ہمیشہ سے
کیا مراد لی ہے اگر زندگی بھر زن و مرد کا مراد ہے تو یہہ معنی ٹھیک نہین بنتی کیونکہ اس تقدیر پر چاہیی کہ عورت کسیطرح پر
بغیر چھوڑی مرد کے زندگی مین نہ چھوٹے حالانکہ مسئلہ کی یہان بغیر چھوڑی مرد کے چھوٹ جاتی ہے مثلاً جسوقت مرد صحیح العقل بحالت
صحت نفس و ثبات حواس مین براہ مزاح کے لفظ طلاق کا زبان پر لاوی اور نیت اور ارادہ طلاق دینی کا نہو
تو بھی ابو حنیفہ کے نزدیک جو روا اوسکی مطلقہ ہو جاتی ہی اور وہ عورت بغیر چھوڑی مرد کی چھوٹ جاتی ہی اور علی ہذا
القیاس سکران یعنی مست اور مکرہ یعنی مجبور کے طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے اور عورت بغیر چھوڑی مرد کے
چھوٹ جاتی ہی حالانکہ سکران اور مجبور کا ارادہ اور نیت طلاق کے نہین ہوتی چنانچہ رحمة الامة فی اختلاف الائمة
وغیرہ کتب فقہ مسنون مین مصرح ہے، اور اگر مجیب نے ہمیشہ کی معنی یہہ لئی ہین کہ جب تک عقد باقی ہو تب تک
عورت اوس مرد کی ہو جاوی بغیر چھوڑی مرد کی بچھوٹی تو یہہ معنی صحیح ہین لیکن مجیب عطریف کو کچھہ مفید نہین بلکہ اوسکو
سراسر مضر ہین کیونکہ اوسکی کہ منافی متعہ مشروعہ کی نہین کہ مدت عقد تک متعہ مین بھی عورت مرد کی ہو جاتی ہے اور مدت
متعہ مین بغیر چھوڑی مرد کی نہین چھوٹی اور رابعاً تیسری قید جو مجیب نے سورہ مائدہ مین بڑھائی یعنی قولہ تعالیٰ
ولا متخذی اخدان اور خلاصہ اوسکا یہہ لکھا کہ لوگ شاہد ہون کہ سی کہ دو مرد یا زیادہ دو عورت سو جانا چاہیے

کذیہ معنی

کر یہ معنی بھی طبع زاد مجیب کی ہین تفاسیر مشہورہ حسینیون مین بھی نظر سی نہین لہذا ی ان اگر یہ مذکور ہو تو بھی
زعیم باطل مجیب غطریف کی نفی ہے اس امر پر کہ نکاح مین شاہد کا ہونا شرط ہی تو اوسکا امام محمد وزیر اعظم اوسکے
امام اعظم کا اور اوسکا امام مالک کہ یہ دونو شہاد کو شرط نکاح نہین کرتی جاہل یا بہتان و امام الحاجبین
شہری خزانۃ الروایات مین ہے فی الکافی والشہادۃ شرط فی النکاح وقال مالک لیس بشرط وفی معدن الکثیر نزدیک امام
محمد شہاد شرط نیست انتہی اور امام اعظم حسینیون کی نزدیک اگرچہ بظاہر شہاد شرط ہی لاکن عند التامل شہاد حنفی لغو
اور نامعقول ہے کسواسطے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک موجود ہونا وہ شاہد کا اگرچہ سوتی ہون شرط ہی اور یہی وسی ابو حنیفہ
کی نزدیک صحت نکاح مین علم عاقدین اور شاہدین کا ضرور نہین کافی الدر المختار اور یہی اوسکی مذہب مین دو گواہ جنکے
سامنے نکاح پڑہا صحیح ہے اگرچہ وہ سنین کسواسطے کہ موجود ہونا گواہون کا نکاح ہی سننا شرط نہین ہے کافی فتاوے
قاضیخان بالجملہ مجیب اپنی مذہب سی بھی بے خبر محض ہے اوسکی امام مالک اور امام محمد کی نزدیک تو گواہ نکاح مطلق
شرط نہین اور اوسکی امام اعظم کی نزدیک گواہ اون جنکی کے گونگی اور سوتی اور نکاح کے ہونی سے جاہل شرط ہی کہ ایسے
گواہون کا ہونا عند العقل ہونی سی بدتر ہی بلکہ درحقیقت شاہدون کا نہونا ہی اور جب نہونا شاہدون کا مبطل نکاح کا
ہین ہر مبطل متعہ کا کیونکر نہ ہو علاوہ براین آیہ سورہ مائدہ کی جسمین مجیب نے تیسری قید بتائی ہی یہ ہی اذا تیقو
اجورھن محصنین غیر مسافحین ولا متخذی اخدان اور تفسیر جلالین مین اجورہن کے تفسیر مین مہورہن
اور محصنین کے معنی متزوجین اور غیر مسافحین کے معنی غیر معلنین بالزنا ہین ولا متخذی اخدان کی معنی اخلا سترون
بالزنا ہین لکھا ہے اور خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ خداوند کریم مومنون کو فرماتا ہی کہ حلال ہین تمہاری واسطی حرائر مومنات
اور حرائر اہل کتاب جب تم انکی ساتھ مہر دیکر تزوج کرو اور حلال نہین تمکو زنا نہ باعلان نہ بکتمان اور تفسیر
بیضاوی مین غیر مسافحین کے معنی غیر مجاہرین بالزنا ولا متخذی اخدان کے معنی غیر مسترین بالزنا لکھی ہین اور ایسا ہے
کچھہ تفسیر مدارک اور تفسیر کشاف مین ہے اور تفسیر کبیر مین ہے کہ شعبی نے کہا زنا دو قسم ہے ایک سفاح کہ وہ زنا ہے
علی طریق الاعلان دوسرا اتخاذ الاخدان کہ وہ زنا کرنا ہی چپ کر اور اللہ تعالے نی اس آیہ مین دونو قسم زنا کو حرام کیا اور
تزوج کو حلال کیا کہ وہ تمتع عورتی بر سبیل احصان ہے بالجملہ قید ولا متخذی اخدانی جو مجیب غطریف نی شرط ہونا شاہدو
نکاح مین نکالا تفاسیر سنیہ مین بھی اوسکا اثر نہین مجیب غطریف کا ذکو نسلا ہی اور خامساً اگر گواہ ہونا نکاح
مین بحکم آیہ قران کی شرط ہوا تو چاہیے کہ نکاح اون حنفی سنیونکی جو تقلید امام محمد کی کرتی ہین اور نکاح اور بعض حنفی
سنیون کی باطل اور ان سبکی اولاد کو مادہ نکاح باطل ٹہرا دیا ۵ دشمن دانا کہ بی جان بود * بہتر از ان دوست

کرنا دان لو د ۵ خدا جانے مین کہان ایسی گزرہ اور جو دت طبع تھی ۵ سادہ تھا اگر زعم باطل مجیب ظریف کی یہ قیود ثلثہ مبطل
متعہ ہین تو عبداللہ بن زبیر کی جہالت ثابت ہوتی ہے کہ جب ابن عباس فی ہنگام مناظرہ حلت متعہ کی دو چار دن
عوسجہ کا ذکر کرکے ابن زبیر کو نادم اور مجبوج کیا تھا ابن زبیر نے ان قیود ثلثہ سے بطلان متعہ کا کر کی اپنی مدامت او
خفت کیون نہ مٹائی و اذلیس خلیس اور سالما اگر قیود ثلثہ کو بقول مجیب ظریف کی مبطل متعہ تسلیم کیا جاوی تو جاہل ہونا متع
یا شہوت پرست اور بیدین ہونا ایک لاکھ کہی ہزار اصحاب پیغمبر کا لازم آتا ہی کہ نصف خلافت حلیفہ ثانی تک
کرنا اونمین رائج و معمول تہا اگر وہ لوگ ان قیود کو مبطل سمجھی تو جاہل شہری و اگر مبطل سمجھی اور متعہ کو باطل اور
حرام بھی جان چکی پہر بھی اوسکی ترک نہی تو شہوت پرست و بیدین ٹہہری مصورت مین زبان حال مجیب کی ترجم
باین شعر ہے ۵ شادم کہ از رخیان ایمن گمان گذشتی * لوشت خاک باہم برباد رفتہ باشد اور تا منہا اگر قیود
ثلثہ متعہ کے مبطل تہین تو خلیفہ جی نے منبر پر جزہ کرو بال ناہر مہا کا اپنی سر پر کیون لیا لازم تہا کہ اس آیہ
انہین قیود ثلثہ کو منبر پر لوگونکو منع کرتے یا رہ نگر یہہ کہ حاجی استا ۰ خالی مجیب ظریف او سوقت نہ تہی جو خلیفہ
ہدایت کرتی ۰ تا سعا سب سمجہی شدہ کر یہہ بات ہی کہ ہر نصدیر کہ قیود ثلثہ بموجب فہم باطل مجیب کے مبطل متعہ ہین تو ہر ی
شیخ جی کے شیخی تو کر ی ہو گئی اور جہالت اوسکی بخوبی ثابت ہوئی کہ اوسکی عہد حکومت مین متعہ بین الاصحاب جاری
رہا اور دو ہی خلافت تی ہر ا ہ تا کہ ان قیود ثلثہ سی بطلان متعہ نہ سمجہا تو لوگونکو بموجب مضمون ان قیود کے
حرمت متعہ کے سمجہا کر نہی عن المنکر کرتا کہ او سیر و جب نہی یا رت مگر یہہ ۰ بموجب قول مجیب ظریف کے
قران صحیح او سکی پاس تہا او سکو قران کے پڑہنے کے اور صحیح کرنیکی فرصت کبہی ملی اور عاشر ان سبب وجوہ سی جزہ کر یہہ ہا ہی کہ
قران ۰ حسین صحابی جلیل القدر سینوکی کہ نام نامی و فتخار ابد ہی سمع سامی حلیفہ ثانی ہی مالف و ع ایا تین ہا خوذ تین علم
محرق القوانسی او استیعاب مین او سکو بقول محمد بن سیرین کے افضل من نزل البصرۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
للہا یہ فما استمتعتم کو بغیر قرات الی اجل مسمی کے ہی نص محکم غیر منسوخ حلت متعہ مین جانتی ہین اور کہتی ہین کہ
نازل ہوئی یہ آیت متعہ کے قران مین اور بعد او سکی کوئی آیت ناسخ او سکی نازل نہین ہوئی او ہمکو حکم متعہ کر تا ہا
و یا رسول خدا نے اور ہمنی متعہ کیا اور منہی نہین کیے آنحضرت نے متعہ سی تا دم وفات اپنی بعد او سکی کہا ابکر و نے اپنی رائے سی
جو چاہا جیسا کہ تفسیر کبیر او تفسیر مغنیا پور مین او حلیہ ابو نعیم او مسند احمد بن حنبل مین بتعاوت یسیر مذکور ہے او متقابل
بہی اس آیہ سی متعہ ہے مراد لیتی ہین کما فی تفسیر القرطبی و مجاہد او سدی بہی آیہ مذکورہ سی متعہ ہے مراد لیتی ہین مجاہد
الی المنشور السیوطی تو نازل ہونا آیہ مذکورہ کا حلت متعہ مین باتفاق ان اکابر سینوکی او شہادت الشہود عدول سینوکی

نقات

ای اصوات

ہی اسصورتمین اگر قیود ثلثہ مذکورہ موافق زعم باطل مجیب عطریف کی مبطل متعہ فرض کی جاوین تو اختلاف کثیر
قرآن مجید مین اور تناقض اوسکی معانی مین اور تباین اوسکی نظم مین ثابت ہوتا ہی اور قرآن مجید مدلولت سوء
فہمی مجیب عطریف کی کا عدم خدا کا شہر تا ہی کہ سیاق آیہ مذکورہ مین قیدین مبطل متعہ کی ہین ان تبتغوا باموالکم
محصنین غیر مسافحین اور سیاق آیہ مذکورہ کہ فما استمتعتم بہ منہن الایہ ہی حلت متعہ مین ہی سبحانک
ھذا بہتان عظیم قتلک عشرۃ کاملۃ ھادمۃ لبنیان ما اسسہ المجیب العطریف تبعا لبعض
اسلافہ فی اختراع معانی القیود الثلثہ بارائہ الفاسدۃ الناقصۃ ماحصلہ مجیب عطریف نے
جو معنی آیہ کی اپنی رای سی لکہی ہین قطع نظر اسکی کہ تفسیر کرنا قرانکا اپنی رای سی ممنوع ہی بخاری و ترمذی و ابن ماجہ
للدیلمی برخلاف لغت اور مخالف تفاسیر سنیونکی بہی ہین اور وہ قیود ثلثہ ہرگز مکذب قرات ابن عباس و ابی
بن کعب کے اور مبطل متعہ مشروعہ کی نہین ہین اور آیہ اذا ابتلوا الیتمی حتی اذا بلغوا النکاح فان آنستم منہم رشدا فادفعوا
الیہم اموالہم ولا تاکلوہا اسرافا وبدارا ان یکبروا ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف
محصنین غیر مسافحین فلا متحدی اخذن اور آیہ ولیحکم اہل الانجیل بما انزل اللہ فیہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک
ہم الفاسقون اور آیہ وداؤد وسلیمان اذ یحکمان فی الحرث اذ نفشت فیہ غنم القوم وکنا لحکمہم شاہدین
فہمنا ہا سلیمان وکلا آتینا حکما وعلما اور آیہ وان احکم بینہم بما انزل اللہ ولا تتبع اہواءہم واحذرہم ان یفتنوک
عن بعض ما انزل اللہ الیک اور آیہ ولقد اخذنا میثاق بنی اسرائیل وارسلنا الیہم رسلا کلما جاءہم رسول بما لا تہوی
انفسہم فریقا کذبوا وفریقا یقتلون اور آیہ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اہلہا واذا حکمتم بین الناس
ان تحکموا بالعدل ان اللہ نعما یعظکم بہ ان اللہ کان سمیعا بصیرا اور آیہ ان اللہ یامرکم بالعدل والاحسان
وایتاء ذی القربی وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون اور آیہ ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ
غیر مسافحین جیسی نکاح اور ملک مین پر صادق آتی ہے ویسی ہے متعہ پر صادق ہے بلا تفاوت بینہما اور
مجموع قیود مذکورہ کا جیسا نکاح اور ملک یمین مین پایا جاتا ہے ویسا ہی متعہ مین پایا جاتا ہی ۵ پایان
مہین حد انکا انصاف شرط ہی * بی اصل بات اشتر گوگین کا ضرط ہی قال المجیب العطریف کیونکہ تحلیل الفروج
سوای صفت ہین یا حلوای بی دودا اقول بفضل العلی القوی اللطیف یہ کلام مجیب عطریف کا مسروق
تحفہ مسروقہ سی ہے چور کی گہر چہپورا سوخباب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ فی مارقہ ضیغمیہ مین اسکی جواب مین
افادہ فرماتا ہی کہ تحلیل الفروج اور اعارۃ الفروج اکابر سنیونکی نزدیک جائز بلکہ اونکا معمول ہے اور یہ سوداء
صفت اور حلوای بی دودا اونکی یہان بہت پسند و ازبس مقبول ہے وہ یرمی بالحجارۃ من کان بیتہ
من الزجاج اسصورتمین سنیونکو ایسی تعریض کرنا بیجا نہی ہے عطا بن ابی رباح کہ امام اعظم سنیونکی ابو حنیفہ
فی اوسکی شانمین کہا ہی کہ میں نے اپنی ملاقاتیونمین عطا سی افضل کسیکو نہین پایا جیسا کہ شیخ عبد الحق
دہلوی نے رجال مشکوۃ مین لکہا ہی سو وہ عطا بن ابی رباح تحلیل الفروج اور اعارۃ الفروج کو جائز رکہتا تہا
اور اوسکا معمول تہا چنانچہ ابن خلکان نے کہا کہ ہمارے اصحاب نے اوسکی مذہب کو یون نقل کیا ہی کہ وہ و
لونڈیونکی اونکی مالکونکی اذن سے جائز جانتا تہا اور ابو الفرج عجلی نے نقل کیا کہ عطا اپنی لونڈیون کو اپنی مہمانون
کی پاس بہیجتا تہا انتہی مجیب عطریف اور بلید دہلوی اس اپنی حلوای [illegible] کو کیون یاد نہین کرتی اور علی ہذا القیاس

(۸۹)

اور اعارۃ الفروج

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ سودا ہی صفت ہیا خانگی کیون نہین دیکھتی کہ عتابی کافوری اور رحمۃ الامہ مین شعرانی ہین کہ یہہ سب کتب معتمدہ حنفیہ
سے ہین مرقوم ہی کہ اگر کوئی مرد سفر کو جاوی اور اپنی زوجہ سی دس برس غائب رہی اور اوسکی زوجہ دوسری مرد کی ساتھہ
نکاح کرلی اور ہر سال اس دوسری شوہر کے نطفہ سی ایک بچہ جنی تو یہہ سب بچی جو دوسری مرد کی نطفہ سی پیدا ہوتی ہین لا
پہلی ہے شوہر کی جو غائب ہے ہونگی ابو حنیفہ کے نزدیک اور اسی پر فتوی ہے اور تفسیر کبیر اور رحمۃ الامہ مین ہے کہ مرد
مشرق مین ہو اور نکاح کری اوس عورتسی کہ مغرب مین ہو اور وہ عورت بغیر ملاقات ہمرد نکاح کی بچہ جنی تو ابو حنیفہ
کی نزدیک وہ بچہ اوسی مرد مشرقی کا ہی ما وصفیکہ بالیقین معلوم ہے کہ اوس مرد مشرقی کی نطفہ سی نہین ہی اور میزان
شعرانی اور رحمۃ الامہ مین ہے کہ کسی مرد نی نکاح ایک عورت کی ساتھہ کیا اور اوسی مجلس نکاح مین قبل ملوث و ملاقات کے
اوسکو طلاق دی اور بعد چھہ مہینے کے اوس عورت مطلقہ کی بچہ پیدا ہوا وہ بچہ تو ابو حنیفہ کی نزدیک اوسی مرد کا ہوگا
جسنی نکاح کرنی کی وقت فوراً بغیر کرنی جماع کی طلاق دی نہی تا آنکہ اوسنی جماع اوس عورت سی نہین کیا اور علی ہذا القیاس
پندرہ برس کا آدمی سو برس کی عمر والی آدمی کو اغلاط اساوی تو ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ دعوی اوسکا مقبول ہی کما فی
فصلش مہان الجملہ ایسی خرافات عجیب عظریف کی مذہب مین بایدا رہ ہین وہ ایسا خرمای بی دود اور سودا سے
مفت کو کیون مہول گیا قال المجیب الظریف و متعہ مین حصان نہین اقول بفضل المعلی القوی اللطیف یہہ کلام
بھی مجیب کا مسترق تحفہ مسروقہ سے ہے اور دعوی متعہ مین حصان نہونی کا جو مجیب نے بافتری سارق دہلوی کے
کیا دعوی بلا دلیل و تحکم بحت ہے ہم اوپر تفاسیر سنیہ اور کتب لغت سی شرح و بسط لکھ چکے ہین کہ آیہ ان تبتغوا
باموالکم محصنین غیر مسافحین مین حصان بمعنی عفت و پارسائی کا حال متعہ مین ویسا ہی ہے جیسا
نکاح مین بھی بلا تفاوت ہے اور اگر علی سبیل التنزل بخاطر مجیب ظریف کی معنی حصان کے قید مین لانا بھی ہم مان لین
تو بھی مخفی نہین کہ قید مین لانا متمتع بہا کا بلا تفاوت مثل قید مین لانی منکوحہ کی ہوتا ہی بالجملہ متعہ مین احصان موجود ہے
اور جناب مستطاب مجتہد العصر ہم ظلہ نی بارقہ صیقلہ مین یہہ افادہ فرمایا ہی کہ فخر رازی نے تفسیر کبیر مین اعتراف کیا اور
کہا ابو بکر رازی نے جو کہا کہ حصان نہین پایا جاتا مگر نکاح مین یہہ دعوی ملحد دہلوی کا کہ اس دعوی مین مقتفی ابو بکر رازی کا ہے
اور دعوی مجیب ظریف کا کہ مناسبی ملحد دہلوی کا اس دعوی مین بقول امام فخر رازی امام سنیونکی غلط اور دعوی
بلا دلیل ہوا قال المجیب الظریف مقنوعہ کا یہی معمول ہے کہ ہر ماہ باری وہر سال در کنار رہا کرتی ہے اقول
بفضل المعلی القوی اللطیف یہہ کلام بھی ماخوذ تحفہ مسروقہ ملحد دہلوی سے ہی اور سرقہ در سرقہ ہی جناب مستطاب مجتہد العصر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

طلبہ محبت سی عاطل ہے قال العجب العطریف اور معہذا کریمہ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم
فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون کہ اضاف دو قسم کی مباشرت
پر ناطق ہی ایک بی بی سی ایک لونڈی سی اور جو سوا ان دو قسمون کی ہی وسکو موجب ملامت فرمانی کا فرمایا حرمت متعہ پر اسطرح
دلیل ہے اقول بفضل العلی القوی اللطیف یہہ کلام بھی ماخوذ تحفہ مسروقہ سی ہی جناب مستطاب مجتہد العصر
دام ظلہ کی بارقہ ضیغمیہ مین اسکی دس جواب کلہ شکن تحریر فرمائی ہین مین اومین سی ایک جواب پر اکتفا کرتا ہون
کہ یہ الا علی ازواجہم الایہ سورہ مومنون اور سورہ معارج مین کہ یہہ دونون مکی ہین واقع ہی اور یہ
فما استمتعتم الایہ سورہ نسا مین کہ مدنی ہے واقع ہی اور ہر جاہل و فاضل کو معلوم ہے کہ حکم آیہ موخر مدنی
کا آیہ مقدم مکی سی منسوخ نہین ہوسکتا بلید دہلوی اور عجب عطریف کا یہ ادعای علم سفسطہ اجنبیت کلام اللہ سے
کمال مستبعد ہی ؎ گر تو قرآن بدین نمط خوانی * ہیچ دانی مسلمانی قال العجب العطریف کیونکہ ظاہر ہے
کہ ممتوعہ ان دونون قسمون سے باہر ہی نہ داخل ہوسکتی ہے نہ تلک ہین اقول بفضل العلی القوی اللطیف یہہ
مضمون بھی مسترق تحفہ مسروقہ ہی ہے صاحب تحفہ مسروقہ نے بارقہ ضیغمیہ مین اسکا جواب یون
دیا ہی کہ زن متمتع بہا داخل ازواج ہے بشہادت حافظ زمخشری کی کہ وسنی کشاف مین متمتع بہا
زوجہ لکھا ہے اور یہی اطلاق زوجہ کا متمتع بہا پر آیہ اور لغۃ اور کتب سنیون مین موجود ہی جنانچہ صحیح بخاری
سنیون مین موجود ہے . حتی تنکح زوجا غیرہ الی الاجل مسمی اور تاریخ طبری سنی مین ہے
تزوج زبیر اسماء بنکاح المتعۃ اور مین یہہ کہتا ہون کہ وہ اصحاب اور وہ تابعین جو بقول ابن حزم کی کما فی
فتح الباری حلت متعہ پر بعد پیغمبر خدا کی قایم رہی ہین اور ابن جریج شیخ امام مالک کا اور امام مالک سنیون کا اور سایر
فقہای مکہ جو اباحت متعہ کی قایل ہین ان سب کی گواہی سی یہی متمتع بہا داخل ازواج ہی کسواسطی کہ جب ہوا سے
آیہ والی ہذا یہ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم الایہ کی حصر مباشرت کا بی بی اور لونڈی
مین ہوا اور زنان متمتع بہا ملک یمین اور لونڈی مین تو داخل نہین ہوسکتی تو اون اصحاب و تابعین وغیرہم کے
نزدیک بھی جو حلت متعہ پر قایم ہین داخل ازواج مین ہین اور اسماء اون اصحاب کی جو حلت متعہ پر قایم رہی ہی سے
ما فی فتح الباری نبی یہہ ہین ابن مسعود اور ابو سعید خدری اور ابن عباس اور جابر اور سلمہ بن امیہ بن خلف اور معبد بن
بن امیہ بن خلف اور عمرو بن حریث اور معاویہ اور اسماء اون تابعین کے جو حلت متعہ پر قایم ہین کما فی فتح الباری
یہہ ہین طاؤس اور سعید بن جبیر اور عطا اور سایر فقہای مکہ کی اور کلام شیخ عبد الحق دہلوی سی رجال مشکوۃ مین ثابت

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوتا ہی کہ ابن جریج شیخ مالک ہی اباحت متعہ کا قائل ہے اور ہدایہ اور شرح مقاصد اور قاضیخان اور کنز الدقائق
اور خزانۃ الروایات اور تاتارخانی اور جامع المرموزین مصرح ہی کہ امام مالک کے نزدیک بہی متعہ حلال ہے قال الحبیب
المعطریف اسواسطی کہ لوازم زوجیت کی مثل طلاق اور ایلا وغیرہما ممتوعہ مین یکیطرح نہین جیسا مفصل آئیگا حالانکہ
یہہ مقررات فن سی ہے کہ الشئی اذا ثبت ثبت بلوازمہ اقول بفضل العلی القوی اللطیف یہہ مقدمات
مسروق تحفہ مسروقہ سی ہین اور جواب ثانی مسکت جو جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی بارقہ ضیغمیہ مین ارقام فرمائے
ہی اگی چلکی مفصل لکہے جائینگے یہان اوسکی خلاصہ پر اکتفا کرتا ہون کہ طلاق وغیرہ لوازم ذاتیہ زوجیت سی نہین
ہین بلکہ عوارض مفارقہ مشروطہ بشروط زائدہ سی ہین اگر لوازم ذاتیہ زوجیت سی ہوتی تو لازم تہا کہ کبہی زوجیت سے
منفک نہوتی حالانکہ وہ زوجیت دائمیہ سی منفک ہو جاتی ہین جیسا کہ زوجیت منقطعہ سی مثلا اگر زوجہ مرتدہ ہو جائے
تو بغیر طلاق کے چھوٹ جاتی ہے اگر طلاق لوازم زوجیت سی ہوتا تو بغیر طلاق کے افتراق بین الزوجین یہان بہی نہوتا
اور بہی اگر طلاق وایلا وغیرہما لوازم ذاتیہ زوجیت سی ہوتی تو لازم تہا کہ کوئی نکاح قطعا طلاق وغیرہ سے
خالی نہوتا اور ہر نکاح کے ساتہہ طلاق وایلا وغیرہما ضرور ہوا کرتی اور مخفی نہین کہ طلاق وغیرہ احیانا کبہی کسی نکاح مین
ہوا کرتا ہے نہ ہر نکاح مین وعلی سبیل التنزل کہا جاتا ہی کہ اگر تسلیم کیا جاوی کہ یہہ امور لوازم ذاتیہ زوجیت ہی ہین
تو ہم تسلیم نہین کرتی کہ لوازم ذاتیہ مطلق زوجیت سی ہین بلکہ اگر ہون تو لوازم ذاتیہ زوجیت دائمیہ سی ہون اور
صورتین انفکاک اونکا متعہ سی کچہہ مضرت حلت متعہ اور زوجیت متمتع بہا مین نہین ہوتی تا قال الحبیب المعطریف
اسی واسطی امام رازی نی بطریق تنزل کے فرمایا کہ وهذه القراءة على تقدير ثبوتها لا تدل الا على
ان المتعة كانت مشروعة ونحن لا ننازع فيه انما الذي نقوله ان النسخ طرء عليه اقول بفضل
العلی القوی اللطیف مجیب معطریف تو درپی تکذیب اس قراءۃ کی ہی اور اپنی زعم باطل مین قید ثلثہ مذکورہ کو مبطل
متعہ اور مکذب اس قراءۃ کا ٹہراتا ہی اور امام رازی نہ تکذیب اس قراءۃ کی کرتا ہی نہ قید ثلثہ کو مکذب اونکا
کہتا ہی مبطل متعہ کا بتاتا ہی بلکہ وہ امام سنیونکا تکذیب مجیب معطریف کی کرتا ہی کسواسطی کہ وہ کہتا ہی کہ دلالت
کرتی اس قراءۃ مین بر تقدیر ثبوت آن مشروع ہونی متعہ پر ہمکو نزاع نہین ہم تو یہی کہتی ہین کہ نسخ اوسپر طاری ہوا ہے
اور یہہ ظاہر ہی کہ طاری ہونا نسخ کا فرع ہی ثبوت منسوخ کا اہل مذاق سمجہین کہ قلم رازی سی پہلی جو لفظ علی
تقدیر ثبوتہا کا نکل گیا تہا اور اس سے ایہام تردد کا ہوتا تہا اوسکو کلمہ انما لفظ حصر سی دفع کر دیا یعنی کہ سوا
اسکی کہ نسخ اوسپر طاری ہوا ہی ہم اور کچہہ نہین کہتی اور مخفی نہین کہ لفظ انما سی قید علی تقدیر ثبوتہا کی لغو ہو

ومجیب غطریف طرفہ معجون ہی کہ نافع کو ضار سبھا قال المجیب الغطریف اور اوسکو ملازمان والانی اپنی بچاو کی واسطی مطلق
بی قید تفسیر کبیر پر حوالہ کیا اور غلط اس فقرہ کو قرآن مین پڑہا ؎ گر تو قرآن بدین نمط خوانی * ببری رونق مسلمانی
اقول بفضل العلی القوی اللطیف جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی جو ارشاد فرمایا ہی کہ تفسیر کبیر مین مذکور
ہی کہ فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی قراۃ ابن عباس اور ابی بن کعب کی ہی ماخذ اوسکا یہہ عبارت تفسیر
مذکور کی ہے روی ان ابی بن کعب کان یقرأ فما استمتعتم بہ الی اجل مسمی وہذا ایضا قراۃ ابن عباس والائمۃ
ما انکروا علیہما فی ہذہ القراۃ انتہی الحصور تمین مجیب غطریف نی جو عوام کی دہوکا دینی کو کہا کہ ملازمان والانی اپنی بچاو کے
واسطی بی قید تفسیر کبیر پر حوالہ کیا دلیل اوسکی اجنبیت کی ہی اپنی کتب سی مجیب غطریف بتاہی کہ اس عبارت تفسیر کبیر مین
کونسی قید ہی جسکو جناب مستطاب نی فروگذاشت کیا اور غلط پڑہنا قرانکا بیجہ غیر رضیہ شیخین کا ہی کہ بقول مجیب کے
قرانکو صحیح نکیا غلط اور منتشر اور غیر مرتب ہی رکہا اور غلط ہی پڑہا اور معاذ اللہ کہ اہلحق امامیہ قرانکو غلط پڑہین اور شعر
سعدی شیرازی کے جو مجیب غطریف نی لکہی اپنی اصحاب عدول کے خدمت مین کے اور وہ فقرہ ہرگز غلط نہین ہے ابن
عباس اور ابی بن کعب جو مجیب کے اصحاب عدول مین ہین اونہون نی اوسیطرح پڑہا ہی قال المجیب الغطریف
پس معلوم ہوا کہ متعہ حرام ہے اقول بفضل العلی القوی اللطیف جب ہم ثابت کرچکی کہ قیود ثلثہ مذکورہ قراۃ
الی اجل مسمی کی اور مبطل متعہ کی نہین ہین اور متعہ بحکم خدا و اذن پیغمبر خدا کی اصحاب عدول سنیون مین جایز
پیغمبر خدا سی لیکر نصف خلافت خلیفہ ثانی تک رایج رہا اور عمر نی اپنی نصف خلافت کی ایام گذرنی کی بعد ماجرای عمر و بن
حریث مین متعہ کی نہی کی اور سر منبر کہا متعتان کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ وانا انہی عنہما کما فی
التفسیر الکبیر وغیرہ من کتب السنیۃ اور عمران بن حصین نی کہ اصحاب عدول سنیون سی ہین کہا نزلت
آیۃ المتعۃ فی کتاب اللہ ولم ینزل بعدہا آیۃ تنسخہا وامرنا بہا رسول اللہ ومتعنا ومات ولم
ینہ عنہا ثم قال رجل برائہ ماشاء کما من من کتب السنیۃ تو نجوبی ثابت و محقق ہوا کہ متعہ حلال ہی اگر
حرام ہوتا تو اصحاب عہد خلیفہ ثانی تک مین الاصحاب کیون جاری رہتا عمر کا حرام کرنا اور مجیب کا اوسکو حرام کہنا بی وجہے
ہی اب مجیب غطریف کو بجز اسکی چارہ نہین کہ یا متعہ مشروعہ کی حلت کا قائل ہو اور محرم کو اوسکی نفرین کری یا اپنی
اصحاب عدول کو جو نصف خلافت تک اوس حرام کرنی والی کی متعہ کرتی رہی لی دین اور شہوت پرست کہی ؎
ہم خدا خواہی ہم دنیای دون * ایخیالست و محالست و جنون قال المجیب الغطریف اور یہہ قراۃ الی اجل مسمی
بی ابن عباس ہی اگر ابن عباس سی ثابت نہین شہوت پرستون نی اپنی لذت نفسانی کیواسطی بنایی ہی اقول

تفضیل العلی القوی اللطیف قرارہ الی اجلٍ مسمّی کی تو ہرگز غلط نہین مجیب غطریف البتہ خود غلط اشاغلط
املا غلط ہی جمع غفیر وجمع کثیر صنادید سنیہ کو جو راوی اس قرارۃ کی ابن عباسؓ ابی بن کعب سی ہین اونکو مجیب جاہل
شہوت پرست کہی چاہی منہمک لذت نفسانی مین کہکر مستحق حد قذف ہووی اور مجیب غطریف نی جو کہا کہ یہہ قرارۃ
ہرگز ابن عباس وغیرہ سی ثابت نہین یہہ انکار بدیہی وسوفسطائیت ہی امام سنیونکا فخر رازی کہتا ہی کہ یہہ قرارۃ
مین اون دونون پر انکار واعتراض نہین کیا جیسا کہ ہمنی قول سابق مین وہ عبارت عربیہ بعینہا نقل کے ہی اور ہی
تفسیر کشاف مین ہے کہ منقول ہے ابن عباس سے کہ وہ فما استمتعتم بہ منھن الی اجلٍ مسمّی پڑہتی تہی اور ثعلبی
نی کہ اکابر مفسرین اہلسنت سی ہی اپنی تفسیر مین حبیب ابن ثابت سی روایت کی ہی کہ اوسنی کہا مجکو ابن عباس نے
مصحف دیا اور کہا کہ یہہ موافق قرارۃ ابی بن کعب کے ہی اوس مصحف مین لفظ الی اجلٍ مسمّی اس آیہ مین تہا اور ہی
تفسیر مین ہی ابو نضرہ نی کہا مین نے ابن عباس سے متعہ کو پوچہا ابن عباس نے کہا تو سورہ نون کو کیا نہین پڑہتا مین
نی کہا پڑہتا ہون پہر ابن عباس نے کہا تو فما استمتعتم بہ منھن الی اجلٍ مسمّی نہین پڑہتا مین نی کہا مین
اسطرح نہین پڑہتا ہون ابن عباس نے تین مرتبہ کہا قسم خدا کی خدا نی اس آیہ کو اسیطرح پر نازل کیا ہی اور یہہ روایت
تفسیر معالم التنزیل مین موجود ہے اور ہی ثعلبی نے اپنی سند سے کہا کہ ابن جبیر نے فما استمتعتم بہ منھن الی
اجلٍ مسمّی پڑہا اور حاکم نی مستدرک مین اپنی سند سی ابو سلمہ سی روایت ابو نضرہ کی جو ثعلبی سی مذکور ہوی
روایت کی ہے اور تفسیر نیشاپوری اور حلیہ ابو نعیم اور مسند احمد حنبل سی ثابت ہوتا ہی کہ ابن عباس کا مذہب حلت متعہ
اور یہہ قرارت اونکی قراۃ ہی اور ہی تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر کشاف مین مصرح ہی کہ یہ مذکورہ ابن عباس کے
نزدیک محکم ہے منسوخہ نہین اور ابن عباس نکاح متعہ کی رخصت دیتی تہی اور علی ہذا القیاس اور ہی روایات کثیرہ ثبوت
قرارۃ مذکورہ مین اس عباس سے کتب معتمدہ سنیون مین موجود ہین اسصورتمین انکار اس قرارۃ کا سوفسطائیت اور
انکار صحت اعتماد اپنی کتب معتمدہ کا کرنا اور اپنی اکابر اور علما کو شہوت پرست کہنا اپنی پانو پر تیشہ مارنا ہے

اقول بتفضیل العلی القوی اللطیف اولاً بر تقدیر فرض محال اگر خلاف سباق وسیاق قرانکی ہے تو ابن عباس اور ابی بن
کعب اور عمران بن حصین اور مقاتل اور مجاہد اور سدی وغیرہ اپنی اصحاب اور تابعین سے کہی کہ تمنی خلاف سباق
وسیاق قرانکے کیون آیہ مذکورہ دلیل متعی کے ثبوت کی ہے وہ لوگ مجیب اور اولیای مجیب کو جواب دینگے
لین گے ہمکو جواب دینی کے حاجت نہین اور ثانیاً قراۃ مذکورہ ہرگز خلاف سباق وسیاق قرانکی نہین ہے

بجز اسکے سورتین قران مرتب شدہ النظم ہی کہ سباق آیہ فما استمتعتم بہن کہ آیہ واحل لکم ما وراء ذلکم
ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین ہے ذکر نکاح دایم کا حرائر کی ساتھہ ہی اور آیہ فما استمتعتم
بہ منہن الی اجل مسمی مین ذکر متعہ کا ہی کہ نکاح منقطع ہی اور سیاق مین اسکی کہ آیہ ومن لم یستطع منکم
طولا ان ینکح المحصنات فمما ملکت ایمانکم الآیہ ہی ذکر نکاح دایم کا لونڈیون کے ساتھہ ہی خدا تعالی نے
نکاح دایم باحرائر اور نکاح دایم باماء اور نکاح منقطع یعنی نکاح متعہ کو اس آیہ مین بکمال اتساق وانتظام مذکور فرمایا
اسمین کچھہ خلاف وختلاف سباق وسیاق کا کسیطرح نہین ہے مجیب عظریف کی سوء فہمی ہے جناب مستطاب دام ظلہ فی
بارہ ضعیفہ مین ایسا ہی افادہ فرمایا ہی **قال المجتہد العلام** لعظریف اگر تم کہو کہ قراءۃ الی اجل مسمی کے قرارت شاذہ
ہی اسکا اعتبار نہین تو ہم کہین گے کہ یہہ قراءۃ شاذہ نہین ہی بلکہ تمنی اسکو شاذ بنا دیا ہی اس لئی کہ بہت سی قرائون
کو جلا ڈالا اور ایک ہی کو باقی رکھا پھر جو قرارت اوسکی سوا ہوگی وہ تو شاذ کہی جاوی گی اگر وہ سب قران موجودہ
تو کاہیکو شاذ ہوتی اور یہہ قراءۃ تو تفسیر اہلبیت بھی ثابت ہی اور موافق حدیث ثقلین کے بعد انکی قرا کی ادنی محال ہے
قال المجیب العظریف اول الفضل العزیز العلام حد ضعیف کہ رباب کو نسل کو نظر اپنی کتب پر اور حیال اپنی بات کا
نہین رہتا نہین سمجھتی کہ اگر یہہ قراءۃ شاذ ہو تو اہلبیت اور قران مین بعدی لازم آتی ہی اور یہہ بنا بر زعم ملاحدہ
واہ کی محال ہے شاید اسی واسطی ملا فتح اللہ نے تفسیر منہج الصادقین مین تحت کریمہ فما استمتعتم کی شاذ ہونیکا
انکار نہین کیا بلکہ یون لمعہ سی نقل کر رہا ہی کہ کفتہ اند وور قراءۃ شاذہ بقل از عبد اللہ بن مسعود
وابی بن کعب وغیرہما ازین چنین وارد است کہ فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی **اقول** بفضل اللہ
القوی اللطیف **اولا** مجیب عظریف نی الحق امامیہ کو جو ارباب کونسل کہا یہہ بڑی غلط فہمی اوسکی ہی الحق تو کونسل
اور ارباب کونسل سے بیزار ہین اور اون پر تبرا کرتے ہین کسواسطی کہ ارباب کونسل تو اصحاب سقیفہ بنی ساعدہ تہی کہ
کونسل کر کی خاندان نبوت کو برباد کیا اور حقوق اسپی ولی نعمت کی جسکی دولت شرف نبی عزت اور دولت دنیا
و دین بانٹی تہی تلف کیئی اور احسانات اوسکی فراموش کیئی اوسکی کفن و دفن مین شریک نہوئی اور بلا وجہ شرعی اور
بلا استحقاق عرفی باوصف موجود ہونی اولاد واقارب اوس والا جناب کے خلیفہ اوسکی بجبر بٹھا بیٹھی اور منکر اسکے
کو کہ شعار خلاف مابکار کا ہی کار بند ہوئی خاص و عام کا دستور ہی کہ اگر کسی کا عزیز و قریب یا ادنی دوست
مرتا ہی تو سب کام چھوڑ دیتی ہین اور بہر حال متکفل اوسکی کفن و دفن کے ہوتی ہین مشایعت اوسکی جنازہ کی کرنے
مین جیسی کوشش کی اور بجا لائی اور بی اعتنائی اصحاب سقیفہ نی کی ویسی تو کوئی شریف تو کیا کوئی رذیل بھی نہین کرتا
کوئی عقلمند

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوئی خلیفہ اوسوقت مدینہ منورہ پر مشرف تہا کہ دفع کرتا اوسکا واجب قدری تہا اور بغیر دفع خلیفہ خلافت کے
دفع کرنا اوسکا ممکن نہا اور اگر ایسا بہی ہوتا تو بہی مقتضای شرافت اور محبت اور دینداری اور نمکخواری اور اسلام
کا یہی تہا کہ خاندان نبوت کو آباد رکہتی اور آنحضرت کی اولاد کو خلیفہ مظاہری بنا کر بند و بست قطع اور قمع خلیفہ کا کرتے
اور ظاہر مین اوکی اطاعت کرتی اور وزیر و مشیر و مشار الیہ بن کر چین کرتی اور طوق لعنت کا اپنی گردن مین نہ پہنتی
ولنعم ما قیل ؎ گویند کہ پیغمبر ما رفت ز دنیا | میراث بابوبکر و عمر داد نعثمان
رو دفتر شاہان جہان جملہ تو برخوان | با ابن عم و دختر و داماد و دو فرزند
سعدی روش و قاعدہ دین من اینست | ارحمت با بوبکر و عمر باد و عثمان
نبی نی ملکان ملک بہ بیگانہ نہادند | میراث بہ بیگانہ نہ دہد ہیچ مسلمان
اور حقیقت حال تو یہ ہی کہ ارباب
کونسل نے اظہار اپنی نفاق مضمر کا ایام مرض رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین شروع کر دیا تہا کہ مانع تحریر ایسی وصیت کے
ہوئی کہ باعث نجات امت کی ضلالت سی بہی تمت ہدایا کی پیغمبر خدا مصداق وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی
یوحی پر کی اور قوموا عنی کا خطاب اور لکال دی جانی کا خلعت بارگاہ رسولخدا سی پایا کما فی صحاح السنۃ اور
جیش اسامہ سی تخلف کر کی بموجب لعن اللہ من تخلف عنہ کی ملعون ابدی ہوئی کما فی کتبہم اور وقت وفات
آنحضرت کی فرصت کو غنیمت جانکر اعراض تجہیز و تکفین اور مشایعت جنازہ اور دفن اوس والا جناب سی کر کی غصب
خلافت کیا اور خلیفہ بکر غصب فدک موہوب و مقبوض جناب سیدہ بضعہ رسولخدا علیہا السلام کا کیا کہ پیغمبر خدا نی بعد
نزول آیہ وات ذا القربی حقہ کی بحکم رب جلیل و اشارہ حضرت جبرئیل کے جناب سیدہ علیہا السلام کو ہبہ بمنع الا قاص
کیا تہا کما فی الدر المنثور للسیوطی و روضۃ الصفا و معارج النبوۃ و غیرہا من کتب السنیہ المعتمدہ اور احراق بیت اہلبیت علیہم السلام
کا کہ تخویف باحراق اور اگ کے لانی کا اقرار کتاب سقیفہ ابوبکر جوہری اور ملل و نحل اور عقد ابن عبد ربہ اور کنز العمال اور
تحفہ سرد قہ و غیرہا مین موجود ہی اور غضاب بضعہ رسول کا کیا کہ باعث غضاب رسولخدا اور خدای رسول ہے کما فی کتبہم
المعتمدۃ اور اہلبیت پیغمبر خدا کو جنکی تمسک کرنی کے پیغمبر خدا نی وصیت کی تہی اسقدر عاجز و مضطر و ملجا کیا کہ نوبت
شہادت جناب امام حسین علیہ السلام جگر گوشہ سید المرسلین کے ظلم و ستم پہونچائی کیا خوب کہا ہی کسی نے رحمہ اللہ
؎ کرد شخصی سوال از دانا ۔ کہ بگو کشتہ شد حسین کجا ۔ گفت اندر سقیفہ اش کشتند ۔ بہر دنیای خیفہ اش کشتند
فعلیہم ما علیہم اللہم العن اول ظالم ظلم حق محمد و آل محمد و آخر تابع لہ علی
ذلک الی یوم القیامۃ ۔ اب اے امامیہ کونسل وارباب کونسل سے بیزار ہین اور اونسی نفرت کرتی ہین کیون ارباب کونسل ہوے
کی کونسل کرنا سنیون کو مبارک رہی کہ صاحبان کونسل شوری کی پیرو ہین اور ثانیا عجب ظریف نی یہہ جو کہا کہ اگر

بیعۃ حذا

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیغمبر خدا کی وقت میں تسلیم کیا جاوے تو مجیب عظریف یہہ شاہدی کہ عثمان نے کیا جمع کیا مجموع و مرتب کا جمع کرنا یعنی ہے اور ملا صدر
شارح کلیسے نے اگرچہ تجمیع النقل و عقلی عبارت کی تبیین کی لیکن بظیر القرآن و شہر ہذا الترتیب کہا ہی اور ظاہر ہے کہ ظاہر ہونا
غائب چیز کے لئی کہا جاتا ہی نہ حاضر و موجود کی لئی اور علی ہذا القیاس مشہور ہونا غیر مشہور کے لئی ہوتا ہی نہ مشہور کے لئی
ظاہر کا ظاہر ہونا اور مشہور ہونا یعنی ہے تو ہیں قرآن موجود کہ ظاہر و مشہور ہی قول ملا صادق کا صادق نہیں آتا ملکہ اوس
قرآن پر جو غائب اور مستور اور غیر مشہور ہے کہ قرآن کامل جمع کیا ہو اجناب امیر علیہ السلام کا ہی جسکو عمر نی رد کیا اور
اور رد جناب صاحب الامر علیہ السلام کی باس موجود ہی اور خلق سی مستور اور غائب اور غیر مشہور ہی بالجملہ مجیب عظریف
عبارت مجمع البیان اور ملا صادق کو یا تو سمجھا نہیں یا تجاہل عارفانہ کرتا ہے **قال** المجیب العظریف اسکو شاذ نہ کہنی کے
لیا معنی با تفاق شیعہ و حسب العمل تو ہی قرآن موجود ہی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف مجیب عظریف عجب بی ربط
کلام کرتا ہی وجب العمل ہونا قرآن موجود کا سبب رواج پانا قرآن کامل صحیح کے بدولت عمر کی تا ظہور موفور السرور
جناب صاحب الامر علیہ السلام کی متسلزم شاذ ہونی قراءۃ **الی اجل مسمی** کا ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ احد ہما علت دوسرے
کی نہیں اگر مجیب عظریف یہہ کہتا کہ یہہ قرآن موجود با تفاق شیعہ کی متواتر ہی تو کلام اوسکا بی ربط ہوتا اور بر تقدیر ثبوت
تواتر قرآن موجود کی اور ثبوت شذوذ قراءۃ مزبور کی ہی کہ یہہ دونوں امر غیر ثابت ہیں مجیب عظریف غائب و خاسر ہے
اوسکا مطلب حاصل نہیں ہوتا کسواسطی کہ اوسکی امام ابو حنیفہ کی تردیک قراءۃ شاذہ ی واجب العمل حکام من المسلم
و مجتہد مجیب کو یہہ سیاہ کرنا کاغذ کا اور تضییع اوقات کیا ہ ضرورتہی **قال** المجیب العظریف اور جو خبر اسکی ظاہر
کی مخالف ہی شاذ ہی اور متروک ہی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف کمال مخالفت حد کی ظاہر ہے اسی
کہاں اختلاف قراءۃ کا اور کہاں گھٹنا بھوٹی کہنہ قیاس کرنا احد ہما کا دوسرے پر قیاس مع الفارق ہے اگر خبر مخالف
ظاہر قرآن موجود کی شاذ و متروک ہی تو ضرور خبر ما نورث ما گناہ صدقہ کہ خلاف ظاہر [illegible]
ورای آن اگر خبر مخالف ظاہر قرآن شاذ و متروک ہو تو ہو اگر ی قراءۃ شاذہ تو ابو حنیفہ کی تردیک متروک العمل نہیں
ہی بلکہ واجب العمل ہے وہ امام مجیب کا متابع یعنی پیم رکھنا روزوں کا کفارہ قسم میں بموجب قراءت شاذہ ذخصیا
ثلثۃ ایام متتابعات کی واجب جانتا ہی اور کاٹنا سیدہے ہاتھ چور کا موجب قراءۃ شاذہ ابن مسعود کے فاقطعوا
ایمانہما کی مجمع علیہ صحابہ کا ہے کما مر مرارا مجیب عظریف کو اسقدر بی خبری اپنی مذہب ہی خوب نہیں ۵
گر ہی بخیر سے حضرت والا ہو گی * تا رو بود حنفی سب نہ و بالا ہو گی * **قال** المجیب العظریف صاحب تہذیب
باب من اہل الی نکاحہ میں بعد ذکر حدیث جمیل بن دراج اور حماد بن عثمان و منصور بن حازم کی جو ابی عبد اللہ

اسی سرری ہی پکاری کہ رہا ہی کہ ہذان الخبران مذکورہ لشاذین مخالفین بظاہر کتاب اللہ عن
وجل وکل ماورد ہذا المورد فانہ لایجوز العمل علیہ اقول بفضل العلی القوی اللطیف مجیب مذکور
تصول یا تین خارج از مطلب مرام کی دہو کا دینیکو ناحق بنا رہا ہی اصل مطلب مجیب کا تو یہی ہی کہ قرارۃ الی اجل مسمی
کی شاذ ہی اور جب شاذ ہوئی تو متروک العمل ہوئے اسصورت مین اوسکو لازم ہی کہ متروک العمل ہونا قرارۃ شاذ کا ثابت
کری اور یہہ ثبوت اوسکو ممکن نہین تو مغلطی کے چال چلا اور عبارت تہذیب کی یہان لے محل لکہی کسواسطی کہ یہان انحن فیہ مین
تو ذکر اس امر کا ہی کہ قرارت شاذہ واجب العمل ہے یا متروک العمل اور عبارت تہذیب کے اس امر کے ذکر سی خالی ہے
اوسمین تو ذکر مخالف ہونی خبر کا ظاہر قران سے ہی اور وہ امر آخر ہی کچھہ متنازع فیہ نہ متنازع فیہ کی تمامل
قال المجیب اللطیف چنانچہ بنا بر اسی تحقیق کے والد ماجد جناب نے اپنی کتاب صوارم مین ہشام وغیرہ کی طرف سے
جو اعتراض کیا ہے اقول بفضل العلی القوی اللطیف یہہ امر مذہب حق مین البتہ محقق ہے کہ جو خبر مخالف ظاہر
قرآنکی ہوگی متروک العمل ہوگے اگر جناب مستطاب غفران مآب علیہ الرحمۃ والغفران بنا جرائکی ہشام وغیرہ کے طرفسی اسنے
تحقیق پر رکہی ہو تو وہ منشا استدلال مجیب کا مشذوذ قرارۃ الی اجل مسمی پر اور متروک العمل ہونی قرارۃ شاذہ پر
نہین ہوسکتا مجیب کو ان امور خارج از بحث کا ذکر کرنا بنای مغلطہ درست کرنا ہی یہان تو مجیب کی ذمہ پر اتو اثبات
شذوذ قرارۃ مذکورہ کا اور ثانیا اثبات متروک العمل ہونی قرارۃ شاذہ کا واجب ہے سو ہو نہین سکتا اوسکو لازم ہے
کہ وہ کتابین اپنی مذہب کے اصول فقہ کی مسلم وغیرہ دیکہی کہ قرارۃ شاذہ اوسکی بڑی امام کے نزدیک واجب العمل ہے
نہ متروک العمل قال المجیب اللطیف اب فرمائی کہ یہہ قرارۃ شاذہ اور متروک العمل ٹہری یا نہین اقول بفضل
العلی القوی اللطیف ہم مکرر فرما چکی ہین اور اب پہر حسب استدعای مجیب کے فرماتی ہین کہ یہہ قرارۃ شاذ نہ ٹہری
اور اگر بالفرض بخاطر مجیب کے شاذ بہی ٹہرائی جاوی تو یہی مجیب کو کچھہ مفید نہین اوسکی امام اعظم کی مذہب مین قرارۃ
شاذہ واجب العمل ہے نہ متروک العمل کما مر مرارا من المسلم وشرح اب مجیب غطریف فرمائی کہ اس قرارۃ کی شاذ ٹہرنی
سی آپکا کیا مطلب حاصل ہوا ہپوٹی سوہنہ سی کچھہ تو بولو کیا مرغی کے ایک ہی ٹانگ کہی جاوگی قال المجیب اللطیف
اگر نہین تو ما فتح اللہ اور صاحب مجمع البیان اور ما صادق کو جواب دیجئی اقول بفضل العلی اللطیف
جواب ان امور سکے ہم مکرر لکہہ چکی ہین اور اب پہر بخاطر مجیب کے تکرار در تکرار کرتی ہین کہ اگر ما فتح اللہ علیہ الرحمۃ نے
عبارت تہذیب کی جو متضمن لفظ شذوذ ہی نقل کے اوس سے حقیقت مین شاذ ہونا قرارۃ مذکورہ کا ثابت نہین ہوتا
اور غرض کیا ہمنی شاذ ہی سی ہر ہی موافق مذہب مجیب کے واجب العمل ہوئی اور عبارت مجمع البیان مین مدارس

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرآن ابن مسعود والی جناب کی جنمیں یہ قرارۃ بقول کا بر مفسرین سنیہ کی موجود ہی مذکور ہی مدار ستدلال
عثمانکی امدہ صادق لی نظیر و شہر اس قرآن عثمانی لی ظاہر و مشہور کو نہیں کہا ہی اور تفصیل ان جوابوں کی گذر ہے
فانظر ثمہ **قال** المجیب اللطیف اور اگر ہی تو کتاب صوارم کی سیر کیجئی کہ حکم شاذ کا معلوم ہو **"اقول** بفضل اللہ
اللطیف کتاب صوارم کی سیر کے ہمکو کیا حاجت ہی حکم حضرت شاذ و مخالف ظاہر قرآن کا ہمکو خود معلوم ہے اب مجیب ظریف
کو لازم ہی کہ مسلم محب اللہ بہاری اور شرح مسلم مولوی عبد العلی اور دیگر کتب اپنی اصول فقہ کی سیر کری کہ حکم قرارۃ شاذ کا
اوسکو معلوم ہوا اور ان کتب کے سیر کے بعد حضرت مجیب فرماتی کہ مذہب حنفی مین قرارت شاذہ واجب العمل ہے
یا نہین اگر ہی تو آیہ **فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ** پر عمل کرین اور اگر نہین تو صاحب مسلم
اور شارح مسلم وغیرہ پر تبرا کرین **علینا الا البلاغ** ؎ من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم * تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال * الغرض اسمی مجیب کو ہدایت کردی چاہیے مہذب ہو جاوے اپنی جہالت پر
اصرار ہی اور مضمون ہدایت مشحون **وَاَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَى عَلَى الْهُدَى** کو ورد زبان
رکہی **قال** المجیب اللطیف مخالفت باپ کی نبی شرعی ہی اور انکار اوسکا ہٹ دہرمی ؎ کچھ ہی تو جمین شوخی
انصاف کچھی * زنگ کجی سے شیشہ دل صاف کیجئی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف اس کلام نبی محل
خارج از مطلب کا مطلب نہین کھلتا کہ اس کلام کو کہکر اور کلام مارا ریونکا ہی شاذ ہونی اور شاذ ہونی قرارہ
مذکورہ سی اور واجب العمل یا متروک العمل ہونی قرارۃ شاذہ سی کہ جگہ بحوث عنہا اور مطلب اصلی یہی ہی کیا علاوہ اور
کو مناسبت ہی مجیب ظریف نبی شرع اور ہٹ دہرمی کو کام فرماتا ہی اور دلیل کچھ نہین سوجتا اپنی شیشہ دل کو زنگ کجی
سی صاف نہین کرتا ولنعم ما قیل ؎ تاب کو شروز مزم سفینہ نتوان کرد * گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ *
حقیقت حال یہ ہی کہ وہ مغالطہ دہی کے لئی تطویل لاطائل برخلاف مقتضائے مقام کی کرتا ہی اگرچہ یہہ کلام اوسکا
کہ لغو محض ہے بجواب کے قابل نہا مگر چونکہ قلم انداز کرنا اوسکی جواب کا حمقا اور سفہا کی نزدیک دلیل عجز
کی ہوتا ہی لہذا بجواری **كُلُّوا النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عُقُولِهِمْ** کے موافق مثل مشہور جواب ترکمبر تلے بندہ عرض
کرتا ہی کہ یہان تک کسی نے مخالفت باپ کی نبی شرعی کے مجیب ظریف اپنی خلیفہ زادی اور خلیفہ زادہ کے
نبی شرعی اور ہٹ دہرمی کے جرم العیان عائشہ نے اپنی باپ کی مخالفت کی کہ باپ نے اوسکی اپنی محمد خلافت سے
مین کہا **فَقَاتِلُوهُ فَإِنَّكِ وَلَسْتِ بِخَيْرٍ كَمْ وَعَلَيْكِ** یعنی مجکو خلافت سی معزول کرو کہ علی کے ہوتی ہوئی مین
لائق خلافت نہین ہون کما فی تاریخ الطبری وغیرہ اور عائشہ ہنگام خلافت ظاہر سے اوس جناب کے برہم کرنے

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلافت حضہ حقیقیہ اوس جناب میں سرگرم رہی اور شق عصای مسلمانان جایا اور اوس جناب سی ہی لڑی کہ بمودی حرب
حربی کے وہ حرب عین حرب پیغمبر خدا کی ساتھ تہی مجیب کو لازم ہی کہ حال جنگ جمل کا تاریخ اعثم کوفی وغیرہ میں اور
فریاد سکان حباب کے اور ارشاد فیض بنیاد ایاک ان تکون فی احمیرا کا یاد کری اور مخالفت اوس نبی بی شرم کے
جو باپ سے کی دیکھی اور سوچی کہ یہہ مخالفت باپ کے بی شرمی ہی اور
بی شرمی وہ ہی جو عبداللہ بن عمر نی اپنی باپ سے کی کہ باپ نی اوسکی بروز غدیر خم بیعت خلیفہ برحق جناب امیر
کی کے اوس نے لک یا علی اصبحت مولای و مولی کل مؤمن و مؤمنۃ کہا کما فی کتاب ابن معاذ
شافعی اور بموجب روایت مشکوۃ کی ھنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت مولای و مولی کل مؤمن و مؤمنۃ
کہا اور ابن عمر نی ہنگام خلافت ظاہر اوس خلیفہ برحق کے اوس جناب سی بیعت نہ کے کما فی الاستیعاب وغیرہ اور
بھی بی شرمی وہ ہی جو ابوبکر نی اپنی باپ ابوقحافہ کی مخالفت کی کہ جب ابوبکر بغیر استحقاق شرعی و عرفی کے خلیفہ نبی کا
بجبر بن بیٹھا تو ابوقحافہ نی اوس سے کہا کہ اگر تو اہونا سن مین باعث خلافت کا ہی تو مین تجھسی زیادہ تر سزاوار خلافت
ہون ابوبکر نی بجیائی سے اپنی باپ کے رسنی کما فی شرح ابن الحدید المعتزلی علی نہج البلاغۃ مجیب عطریف اگر چشم
بمیار کہتا ہوتا تو ان بی شرمیون کو یاد کرکے کہتا کہ مخالفت باپ کی بی شرمی ہے مجیب عطریف کو اپنی خانگی امور سی
کیون چشم پوشی ہے بالجملہ ہم ہرچند چاہتی ہین کہ اپنی قلم کو حتی الوسع تحریر قضایح اصحاب سنیون سنی روکین لاکن
مجیب عطریف نہین مانتا اور ہماری قلم کو رکنی نہین دیتا ہم ناچار و معذور ہوئی اور بیحکمہ حدیث کمیت قلم سے
کہ مجیب نے ہماری توسن طبع کو ماحق چھیڑ دیا مجبور ہوئی ارباب انصاف سی انصاف طلب ہون والسلام علی من
اتبع الھدی قال المجیب العطریف اور حق تو یہہ ہے کہ اسکو حضرت امیر ہی نے شاد نباد دما کہ چہار کہا اگر ظاہر کرتے
تو کا ہیکو یہہ شاد کہلاتی ہیہ کشتی حضر ہی کے زبانی ہے اقول بفضل العلی اللطیف کبرت کلمۃ تخرج
من افواھھم مجیب عطریف کمال بی ادب و بی دیانت اور غول بیابان ضلالت ہی کہ ایسی کلمات غوایت سمات
مونہہ سی نکالتا ہی فضح اللہ فاہ ؎ از حد اخوا ہیم توفیق ادب * بی ادب محروم ماند از فضل رب *
بی ادب تنہا نہ خود را داشت بد * بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد * جناب امیر علیہ السلام مذہب تسنن مین خلیفہ چہارم
اور بموجب حدیث وصیت کی متجملہ ثقلین اور موافق حدیث سفینہ کی سفینہ نجات اور خضر راہ ہدایت ہین اوس عالی
جناب نے کہ وصی رحمۃ للعالمین تہی بمقتضای عموم رحمت کے بہت چاہا کہ اصحاب السنت اور اشیای امت دریای
شقاوت سی نکلین اور ساحل نجات و سعادت پر آوین لاکن بمفاد شعر مشہور ؎ تہیدستان قسمت را چہ سود

اور بہر کامل * کہ حضرت اراب حیوان مستہی اور سکندر رسا * عرفیان بجہ صفات عامل ہدایت بجناب رحمت
پیغمبر خدا کو تعلیم کے بارہ مین ان سنا کر دیا حقوق عترت طاہرہ صاحب معجزات باہرہ کی غصب کی جان تکلیف
ہو سکا اونکو ایذا ئین پہونچائین قران مجید کو کہ خطاب امیر نے علی ترتیب النزول جمع کیا تھا رد کیا اور نہ لیا اسے
بی ادب بجب فرعون آل محمدی اوس قران کو نہ لیا اور کہا ہمکو تمہاری قران کی حاجت نہین تو کشتی ڈبانے
والی اوس غریق دریای شقاوت کی ہے نہ ڈبائی ہو نہی خضر راہ ہدایت کی اوس عالیجناب نے تو قران کو علی
الاشہاد مجمع صحابہ مین حاضر اور ظاہر کیا اور نہ چھپایا عمر نے جسکی سایہ سی شیطان بھاگتا ہی اوس قران کو نہ
لیا اور ظاہر ہونی نہ دیا اور چھپوایا اگر خطاب امیر علیہ السلام اوسکو مجمع اصحاب مین نہ لاتی اور ظاہر نکرتی یا کوئی
مانگتا اور طلب کرتا اوسکو نہ دیتی تو اطلاق چھپانی کا ہو سکتا تھا و اولیس فلیس و رشاد ہونا اور رشاد کہلایا جانا
قرارۃ مذکورہ کا صرف بسبب جلالی سب قرانونکی منزل من اللہ کی ہے نہ اور کسی سبب سی اور ہم سابق مین مکرر
لکھ چکی ہین کہ قرارۃ شاذہ ہی سہی بہر ہی مجیب کے امام اعظم کے نزدیک واجب العمل ہے بصورتیکہ شذوذ فرضے
اوسکا ہیاء منشور ہے اقال المجتہد العلام الحریف خلاصہ مطلب یہ ہے کہ یہہ قران مروج بلاشبہ منزل من اللہ اور واجب
العمل ہے قال المجیب العطریف اقول بفضل العزیز العلام بی شبہ یہہ بات حق ہے اور انکار اسکا کفر اور ضلال
ملازمان والا سہو یا عمد الطور تقیہ یا اجتہاد جدید کی یہہ کلام یہان سرزد ہوا اور نہ رسالہ بارقہ ضیغمیہ مین کہ تصنیف خاص حضور
ہی اسکی خلاف ارشاد ہو رہا ہے کہ چون این نظم قران نظم عثمانی است بر شیعیان احتجاج بآن نشاید ظاہر اتو
یہہ بات اختلاط سی خالی نہین ہا قول بفضل العلی اللطیف ؎ مردم اندر حسرت فہم درست * عجبی اوس
سمجھہ سے کام بڑا ہی ایسی واضح بات ہی نہین سمجھا کہ رسالہ بارقہ ضیغمیہ کے عبارتسی جو مجیب نے نقل کی ہے اوس
عبارتسی اطفال مکتب خوان ہی سمجھہ لین گے کہ اوسکی معنی ہے ہین کہ نظم اور ترتیب اس قران مروج کی عثمانی ہے
اور ترتیب و نظم عثمانی لایق احتجاج کی شیعون پر نہین ہی اور عبارت مذکورسی قران کی منزل من اللہ ہونی کا انکار
کسیطرح نہین نکلتا اور عبارت مذکور انکار منزل من اللہ ہونی پر قرائنی ہرگز دلالت نہین کرتی نہ مطابقۃً نہ تضمناً
نہ التزاماً اور نہ صراحۃً نہ کنایۃً ہر کوئی جانتا ہے کہ قران فی نفسہ اور چیز ہے اور نظم و ترتیب اوسکی دوسری چیز
ہے صورتمین ان دونونکو مخالف کیدیکر سمجھنا اور تناقض کہنا مجیب بخطریف کی سمجھہ کا پھیر ہے اور اختلاط سی خالی
نہین قال المجتہد العلام الحریف مگر یہہ جو پوچھتی ہو کہ کچھہ کم و کاست اسمین ہوا یا نہین سو روایات اور اتحاد
شیعہ اور سنی سی قرانکا نقصان فی الجملہ ثابت ہوتا ہی لاکن نہ ایسا نقصان کہ مانع و منافی عمل کا اس قران موجود

jabir.abbas@yahoo.com

باطل ہوا انسان کو انجام بینی اور عاقبت اندیشی اور حکمت کہتے ہیں جسکی تحریک عقل سے واجب ہی
آدمی کو آدمیت لازم ہے * عود اگر بو نباشد ہیزم است **قال** الجیب نظریف آپ اپنی نقصان
پر رہتی محققین ما میہ کیون فرماتی ہین اونکو جو چاہی سو کہی شیخ ابو جعفر کتاب الاعتقادات مین لکھتی ہین
ومن ینسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذلک فھو کاذب اور مصائب النواصب مین ہے
وما نسبہ الی الشیعۃ من قولھم بوقوع التغیر فی القرآن لیس مما قال بہ جمھورھم
الامامیۃ وانما قال بہ شرذمۃ قلیلۃ لا اعتداد لھم فیما بینھم فرماتی کہ ان دونون
شاہدین عدلین کی شہادت سی کون جھوٹا اور بی اعتبار اور موجب تصریح صاحب مجمع البیان کے جسکا ذکر
گذرا کون حشویہ نابکار ٹھہراتی ہی **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ کی
توجہ فرمایا ہی کہ ان بعض فدائی علمائی ہماری بالمرۃ انکا نقصان قرار کیا ہی کیا ہی عبرت مجیب غطریف کو ذکر
عبارتون کتاب الاعتقادات اور مصائب النواصب سے بخر تحصیل حاصل کے کیا حاصل ہوا اور جب اختلاف علما
کا ایسین سنیونکی مذہب مین رحمت ہی اور باعث ثبوت کذب و بی اعتباری احدہم کا نہین ہوتا تو اختلاف علما
الحق کا ایسین اگر کہین ہو تو کیون باعث ثبوت کذب و بی اعتباری احدہم کا ہوگا مثلا ابو حنیفہ کہتا ہے کہ
خدا تعالی جسم و جسمانی نہین ہے مکان اور خیز مین نہین ہے اور امام احمد حنبل کہتا ہی نعوذ باللہ منہ کہ خدا جسم جسمانی
اور رہتا ہی اور عرش پر بیٹھا ہی کہ عرش چراتا ہی یا مثلا ابو حنیفہ کہتا ہی کہ سگ اہلی نجس و حرام ہی اور امام
مالک کہتا ہی کہ سگ اہلی طاہر اور حلال ہے یا مثلا ابو حنیفہ کہتا ہی کہ منی انسان کے نجس ہے اور امام شافعی کہتا ہے
کہ منی انسان کی طاہر ہی اور باوجود ایسی اختلاف فاحش کے سنیون کی نزدیک اون ایمہ سنیون سی کوئی جھوٹا اور
بی اعتبار نہین ٹھہرتا تو علمای امامیہ اختلاف مسائل اجتہادیہ سی کیون جھوٹی اور بی اعتبار ہونی لگی اور ہم موجب
استفسار مجیب غطریف کی بتاتی ہین کہ عایشہ اور ابن عمر کی شہادت کو ہی سی جو اتقان و در منثور سی مذکور ہوئی
مجیب غطریف جھوٹا اور بی اعتبار ٹھہرا اور بموجب تصریح صاحب مجمع البیان کی ابن عمر اور عایشہ حشویہ نابکار
ٹھہرتی ہین **قال** الجیب الغطریف شاید اسی ذہبی خواجہ طوسی نے الزام نقصان قرآن مجید اپنی تجرید کو
مجرد کیا **اقول** بفضل العلی اللطیف علما کو مسائل اختلافیہ مین ذکر کیسکا نہین ہوتا ہر کوئی اپنی تحقیق
کا مرافق سمجھتا ہی اسکو تعبیر تحریف کرنا بیجا و قبیح ہے **قال** الجیب الغطریف طرفہ یہ ہی کہ اس قرآن کو ناطق
بھی بتاتی ہین اور عمل کرنی کو بھی بتائی جاتی ہین **اقول** بفضل العلی اللطیف جو [illegible]

عمر فی علم شطی وحتی نقصان قرآن کا کیا ہی ویسا حکم شطی نقصان کا جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نے
نہیں فرمایا کسواسطی جناب مستطاب کی عبارت تو یہی ہے کہ روایات اور احادیث شیعہ اور سنی سی قرآن کا نقصان
فی الجملہ ثابت ہوتا ہی لاکن نہ ایسا نقصان کہ مانع ومنافی عمل کا ہو وی اور ظاہر ہے کہ نقصان فی الجملہ مانع عمل کا
اوسپر جنبک کہ کامل نہ میسر ہو نہین ہوسکتا اور حقیقت حال یہ ہی کہ جبکہ قرآن صحیح کامل جمع کیا ہو اجناب امیر علیہ السلام
کا کہ اس قرآن مروج پر مشتمل تھا اور بقول اکابر سنیونکی علی ترتیب النزول اور منبع علوم کثیرہ ہی اور ناسخ ومنسوخ
اوس سے معلوم ہوتا ہی کما یظہر من فتح الباری والاستیعاب حضرت عمر کی مدولت جنکی سایہ سی شیطان بہاگتا ہی
رواج نہ پاسکا ناچار ایمہ علیہم السلام نی شیعون کو بتہنی اور عمل کرنی کا ہی قرآن مروج پر ایام غیبت مین کما ظہر صاحب
الامر علیہ السلام کی حکم فرمایا ہے کما مر غیر مرۃ اور یہہ امر کچھہ طرفہ نہین ہے بلکہ طرفہ تر سنیون کا عمل کرنا اس قرآن مروج
پر ہی جب بنت ابوبکر عائشہ مجتہدہ اور ابن عمر اورع وافقہ اس قرآن مروجکی نقصان کے گواہی با آن شدومد دین
تو سنیون کو ایسی ناقص قرآن پر عمل کرنے کے کونسی صورت ہی **قال** العجیب الظریف ہرگز دریافت نہین ہوتا
کہ قرآنکو ناقص بتانا کس راہ سی ہے **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف طرفہ غیبی ہے کہ اوسکو وجہ ناقص
ہونی کے دریافت نہین ہوتی حالانکہ اوسکی عائشہ اور ابن عمر نے اس مطلب کو خوب واضح کردیا ہی اور ایسا دکھایا
ہوا بتایا ہے کہ سورہ احزاب بہت کم ہوگئی اور قرآن بہت جاتا رہا کما مر فتذکر **قال** العجیب الظریف اگر یہہ
سبب ہے کہ فضایل امیر المومنین اور مناقب اہلبیت طاہرین اسمین نہین تو سورہ ہل اتی اور آیہ تطہیر کسکی حقمین
نازل ہوا **اقول** بفضل العلی اللطیف الحمد للہ کہ مجیب ظریف کی ہونی موجب سے اتنا تو نکلا کہ سورہ
ہل اتی اور آیہ تطہیر فضایل امیر المومنین اور مناقب اہلبیت طاہرین مین ہے حالانکہ صاحب تحفہ نی انکار کیا ہے
درخصوص آیہ تطہیر اور سورہ ہل اتی کی باب مین فخر رازی اور کشف دوز کا قول نہین مانتا کہ جناب امیر کے
شانمین نازل ہوون **قال** العجیب الظریف ہان اخبار خلافت خلفاے راشدین اور فضایل ازواج مطہرات سید
المرسلین خصوصًا فضیلت جناب صدیقہ اور تاییدات مذہب اہلسنت کی بہی اسمین مذکور ہین **اقول** و
بفضل العلی اللطیف اگرچہ اسلاف مجیب نے احادیث وضعی ابوہریرہ وغیرہ سی اپنی مطلب کے بنوالی ہین
اور قرانمین بہی فی الجملہ دخل کرلیا ہے جیسا کہ مثلا در منثور سیوطی مین ابن مردویہ اور ابن عساکر سی مروی ہے
کہ ابن مسعود اس آیہ کو یون پڑہتی تہی وکفی اللہ المومنین القتال بعلی ابن ابیطالب اور قرآن مروج
مین لفظ علی ابن ابیطالب نہین ہے اور مثلا تفسیر کبیر و تفسیر ثعلبی وغیرہ مین ہی کہ مصحف ابن عباس والی ابن کعب

Presented by: Rana Jabir Abbas

مین یون تہا اور وہ آیہ کو اسطرح پر ہی ہی فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی اور قران مین
مین لفظ الی اجل مسمی کا نہین وعلی ہذا القیاس اور مواضع مین بہی قرائنکی قطع و برید صحاح ستہ سنیہ سنی کتابون
ہوتی ہی لیکن معلوم کہ اسلاف مجیب نے قرائنین اخبار خلافت خلفاے ثلثہ کی کیون داخل نکی حقیر مجیب عطریف کے
خدمت مین گذارش کرتا ہی کہ ایسی امور بی اصل مزخرفات بعیری کا جنکی اصل تمہاری کتابونمین بہی نہین کتاب
مین لکہنا کیا ضرور تہا اسقدر تو خیال کیا ہوتا کہ اگر اخبار خلافت خلفاے جور کی قرائنین ہوتی تو تنہای خلافت بکری
شورای سقیفہ بنی ساعدہ پر کیون ہوتی اور ابوبکر عمر کا استخلاف کیون کرتا اور عمر اپنی بعد خلافت کو چہ شخصون مین
کیون دائر کرتا ورای آن اگر اخبار حقیت خلافت خلفای راشدین سنیونکی قرائنین ہوتی تو ابوبکر ہنگام
نزع کی کیون حسرت و افسوس کرتا کہ مین نی ہای پیغمبر سی کیون نہ پوچہا کہ اب کی بعد خلافت کسکا حق ہی کما فی
کنز العمال و مروج الذہب للمسعودی و کتاب السیاسۃ والامامۃ لابن قتیبہ وغیرہا من الکتب بہرحال مجیب عطریف
بتای تو اخبار حقیت خلافت خلفای راشدین سنیونمین کونسی آیہ ہی آیا آیہ یریدون لیطفؤا نور اللہ
بافواہہم او آیہ یحرفون الکلم عن مواضعہ او آیہ علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم ہی یا آیہ ان الذین تولوا منکم
یوم التقی الجمعان انما استزلہم الشیطان ببعض ما کسبوا ہے یا آیہ ویوم حنین
اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم
ولیتم مدبرین ہے یا آیہ ومن یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا
الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ وماوہ جہنم وبئس المصیر ہے اور علی ہذا القیاس
مجیب عطریف یہ بہی بتای کہ فضایل عایشہ او حفصہ مین کونسی آیہ ہے کیا آیہ ان تتوبا الی اللہ فقد
صغت قلوبکما بلکہ تمام سورہ تحریم کیا ان دونون کی فضایل کے بیانمین ہی شاید مجیب عطریف نے
آیہ عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات مومنات قانتات تائبات
عابدات سائحات ثیبات وابکارا مین لفظ خیرا منکن مسلمات مومنات واقع ہی کبہی نہین دیکہا خدا
غراسمہ فرماتا ہی اگر پیغمبر خدا تمکو طلاق دیدیگا تو خدای تعالی تمسی بہتر ازواج مسلمات مومنات اوسکو بدل دیدیگا یہہ الفاظ
خیرا منکن مسلمات مومنات ابا بلکہ تصریح ہی اون دونون کی نفاق پر کسواسطی کہ جب خدا یتعالی انکبیان بہتری اور فضلیت
کا یہ کیا کہ وہ مومنات اور مسلمات ہون کی تو اس سی بخوبی واضح ہوا کہ جنکی طرف خطاب ہی وہ مومنات اور
مسلمات نہین ہین اور نفاق مخاطبات کا تو ظاہر ہی کہ عایشہ او حفصہ نی پیغمبر خدا کی طرف اوس امر کی نسبت

اور اخیر کیا کہ اوسکی اصل یہی ہی اور ایکدوسری مثال یہ حضرت نبی یعنی کہا مانا غیر کا کہ صحیح بدیع ہوتا ہی ان
دونون ذات شریف نی باہم مشورہ کیا احد ہمانی کہا کہ پیغمبر خدا جو مری جان آویگی تو مین کہونگی تمہاری بو نہیں
سی بو بی آتی ہی یعنی مغافیر کہایا ہی اور تمہاری جان آوین تو تم ہی یہی کہنا چنانچہ ان دونون نی بیچ دینے کے
پیغمبر خدا نی ایسا ہی کیا اور اوس محبوب خدا کو رنج دیا اور یہی آنحضرت نی کوئی بات راز کی اوسنی کہی اور تاکید کے
کہمان سکے کی اونہون نی علی الرغم اوس عالیجناب کے اوس راز مین کہ امانت تھا خیانت کی اور با وصف تاکید آنحضرت
کی کہمان اوس راز کو افشا کیا جیسا کہ تفاسیر سنیہ مین بہ تفصیل بشرح وبسط مذکور ہی ورای ان پیغمبر خدا حضرت صفیہ
پر کہ از واج آنحضرتسی تہین عنایت اور رعایت بہت فرماتی تہی عایشہ نی دست صفیہ مین پیغمبر خدا سی کلام نازنیبا
کیا اور حضرت کو رنج دیا کما فی مدارج النبوۃ سوا اسکی اسما کو کہ حضرت نی اوسکی ساتھہ بکمال اشتیاق ورغبت لو لاکے
از واج کیا تہا عایشہ اور حفصہ نی باہم متفق ہوکر اسما کو فریب مین لیکر عایشہ نی اوسکی خاسندی کی اور حفصہ نی اوسکی
موی سر کو شانہ کیا اور باظہار کمال محبت اور شفقت اوس سی لڑکی پیغمبر خدا کی رنج دینی کو اوس بیچاری کو سکہلایا کہ
جب حضرت تجسی خلوت کرین تو حضرت سی کہنا اعوذ باللہ منک کہ حضرت بسبب اس کہنی کی تجسی بہت خوش
ہونگی چنانچہ اوس بیچاری نی ویسا ہی کیا جیسا ان دلت شریفون نی اوسکو تعلیم کیا تہا حضرت نی اوسی وقت اوس
سی افتراق کیا اور بہت رنج اوٹہایا اور تفصیل اسکی ہی مدارج النبوۃ مین ہی علاوہ براین عایشہ نی ایکدفعہ خشمناک
ہوکر پیغمبر خدا کی سینہ پر گستاخانہ ہاتہہ مارا اور اوسکی گستاخی و بی ادبی کی کما توہی دعوی کرتا ہی کہ مین پیغمبر خدا
کا ہون کما فی کتاب ذخیرۃ الملوک للسید علی الہمدانی اور علی ہذا القیاس بہت سی امور کتب سنیہ مین مذکور ہین
نفاق دونون منافقات پر خوفاً عن الاطناب بسبعہ بر اکتفا کیا گیا عاقل کو اشارہ کافی ہے جاہل کو ہزار تصریح
غیر وافی اگر کسی کو شبہ پڑی کہ پیغمبر خدا کی ازواج منافقات کیونکر ہوسکتی ہین تو دفع اس شبہ کا خود خدا نے
غراسمہ نی اسی سورہ تحریم مین کردیا ہی کہ ازواج حضرت نوح اور حضرت لوط علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام کی کافر
تہین حضرت نوح کی زوجہ کا نام واہلہ تہا اور حضرت لوط کی زوجہ کا نام واہلہ تہا خدای غراسمہ نی فرمایا
ضرب اللہ مثلا للذین کفروا امرأۃ نوح وامرأۃ لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا
صالحین فخانتاہما الایہ پہر اگر پیغمبر خدا کی بعضی ازواج بہی منافقہ ہوئین تو کیا فضاحت لازم آتی ہی الحاصل
اخبار حقیت خلافت خلفای سنیان قرائین خود خلفای سنیون کو توبہ اکہ عرب عرما تبہی نہی مجیب لطیف کو
معلوم ہوئی شاید مجیب اپنی دانست مین انکو خلفای سنی اعلم وافضل جانتا ہی **قال** المجیب اللطیف اور ذکر ہوا اوپر

اور ماجرای غضب کلثوم اور قضہ آرزد کی جناب زہراؑ اور رسن لگلوہونا شیر حدا کا اور بیعی اہلبیتؑ کی اور مضامین
حق الیقین کے کہ حضرت پیغمبرؐ نی جناب زہراؑ اور علیمرتضیٰؑ کو فرمایا کہ بیمرت فدای تو باد و برادر عمت قربان تو باد
اور شبہ شین مرثیہ ضمیر اور دبیر کی اوسمین نہین یہہ اسباب ان کی البتہ ہوسکتی ہین اقول بفضل العلی
القوی اللطیف مجیب عطریف کو لازم ہی کہ اسباب نقصان قرانکی پہلی اپنی عایشہ اور اپنی عبداللہ بن عمر سی پوچھی کہ
وہ دونو بشدومد نقصان کی قائل ہین من بعد اگر ہم سے استفادہ کریگا تو ہم صحاح ستہ اور کتب معتمدہ
اوسکی مذہب کی دکھادینگی اور بدانست حقیر عایشہ کی نزدیک ظاہرا اسباب نقصان قرانکی یہہ ہونگی کہ ذکر خانگی جمل کا
اور جانا اوس سوارہ جمل کا ہزارہا نامحرم مومنین اور لڑنا اوسکا جناب امیرسی برخلاف فرمان واجب الاذعان نبوی
کہ حربک حربی وسلمک سلمی و زبیر علی الرغم ارشاد فیض بنیاد نبوی کہ انا حرب لمن حاربتم و
سلم لمن سالمتم کی کمافی صحیح الترمذی اور باعث قتل ہزارہا مومنین کی ہونا اور ایالان تکونی یا حمیرا
کو خس کے برابر نسمجھنا قران مین نہین ہی اور اسباب نقصان قرانکی ابن عمر کے نزدیک یہہ ہونگی کہ اوس اورع واتقی
اصحاب سینون جو بکمال تورع بیعت امام بحق جناب امیر علیہ السلام کی نکی اور بکمال شوق وعقیدت بیعت امام ششم
یزید پلید کی کی کمافی الاستیعاب اور جب اہلمدینہ یزید کی ظلم و بیدینی دیکھہ کر خلع بیعت پر اوس پلید کی مستعد
ہوئی تو اونکو ممانعت خلع سی بشدومد کی اور اپنی خدم وحشم کو جمعکر کی کہ اونسی احتمال تقیہ کا نہین ہوسکتا
اونکو مواعظ ونصایح کہی کہ ہمنی بیعت یزید سے علی بیعۃ اللہ ورسولہ کے ہے خلع اوس سے مکرنا چاہئی بموجب
حدیث نبوی کے کمافی جامع الاصول وغیرہ مفصلا اور بہی وہ اورع صحابہؓ جو حجاج بن یوسف سی باشتیاق
تمام بیعت کرنے کو گیا حجاج نی پانون اپنا پہیلا کر کہا کہ ہاتھہ میرا خالی نہین ہے میری پانو سنی بیعت کرلے
کمافی کتب السیر والتواریخ قرانمین مذکور نہین تو یہہ امور عایشہ وابن عمر کی نزدیک اسباب نقصان قرانکی ہین سبحان اللہ
نقصان اگرین اور اور ونکو لی رین آمدم برسنکہ مجیب عطریف نی جو بطور تعریض کے کہا کہ ہدا کا ذکر قرانمین نہین
یہہ دلیل اوسکی جہالت کی آیات قرانی نسی ہی غالباً جلیسی بقول مجیب عطریف کی اوسکی شیخین کو کثرت حروب
وتجہیز جیوش نی فرصت قرانکی تصحیح کی مذی ویسی ہے مجیب کو بسبب کثرت انہماک کی مغلطہ بازی اور تحکمات
سازی مین فرصت قرانکی پڑہنی کی نہین ملتی ورنہ وافی ہدایہ ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر
منہا او مثلہا اور بہی آیہ ہدایت سرمایہ لکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت و
عندہ ام الکتاب کو کبہی تو دیکہتا اور اوسکی معانی سمجہتا ارباب انصاف دیکہین کہ نسخ کرنا اور بہولانا آیات کا

اور فنا او منسی پہلے آیات کا یا اونکی مماثل آیات کا اونکی عوض مین اور محو و اثبات احکام وغیرہ کا بدا مین
ہی تو کیا ہی کسواسطے کہ بدا کی معنی اصطلاح علما مین یہی ہین کہ تبدل و تغیر احکام مین باعتبار اختلاف اوقات
مصالح کی واقع ہوا و ر تغیر عالم کون و ایجاد مین باحداث و اعدام و احیا و اماتت واقع ہو جناب قادر مطلق
عظم سلطانہ مصالح اپنی عباد کی خوب جانتا ہی جو کچھ مقتضاے وقت و اصلح بحال مخلوقات ہوتا ہی اوسکی موافق
کام کرتا ہی کبھی پیدا کرتا ہی کبھی مارتا ہی کبھی صحیح کرتا ہی کبھی مریض اور یہہ تبدیل و تغیر بکمال وضوح و ظہور ظاہر ہے
انکار اسکا غالب کہ سوفسطائی بھی نکرین اور جاننا چاہی کہ خدای تعالی نے دو لوح پیدا کی ہین اور اونمین جمیع
کائنات و جملہ حوادث ثبت فرمائی ہین ایک کا نام لوح محفوظ ہی کہ جو کچھ اوسمین لکھا ہی اوسمین اصلا و مطلقا تغیر
و تبدیل واقع نہین ہوتی اور وہ لوح مطابق علم الٰہی کے ہے اور دوسری لوح کا نام لوح محو و اثبات ہی کہ اوسمین
بحسب مصالح کونون اور حکمتون کی امر و حکم قادر مطلق کے کچھ چیزین اوس سی محو کیجاتی ہین اور کچھ چیزین اوسمین
لکھی جاتی ہین مثلا اول اوسمین لکھا ہی کہ عمر زید کی پچاس برس کی ہے یعنی مقتضاے حکمت یہہ ہی کہ عمر اوسکی
پچاس برس کی ہو اگر کوئی سبب زیادہ ہونی یا کم ہونی عمر کا اوس سے عمل مین نہ آوی پھر اگر زید نی فصلہ رحم بالتصدق
مثلا کیا پچاہ سالگی اوسکی محو ہو کر شصت سالگی اوسکی لکھدی اور اگر قطع رحم مثلا اوسنی کیا پچاہ سالگی اوسکی
محو کی اور چہل سالگی لکھدی یہہ حال ہے لوح محو و اثبات کا اور لوح محفوظ مین اول سی لکھا جاتا ہی کہ زید صلہ رحم
کریگا اور اس سبب سے اوسکی عمر ساٹھہ برس کے مقرر ہے یا وہ قطع رحم کریگا بسبب اسکی اسکی عمر چالیس برس
ہی تو یہ اعبارت ہوا تغیر نقدیر سی لوح محو و اثبات مین کہ خدا تعالی نے خود فرمایا ہی آیہ شریفہ مع عبارت تفسیر
جلالین کی لکھتا ہون لکل اجل مدۃ کتاب یکتب فیہ تحدیدہ یمحو اللہ منہ ما یشاء و یثبت بالتخفیف و التشدید
منہ ما یشاء من الاحکام و غیرہا و عندہ ام الکتاب اصلہ الذی لا یغیر منہ شئی و ہو ما کتبہ فی الازل انتہی بالجملہ اصفات
صفات کمالیہ خدا تعالی سی ہے کہ مبنی اوسکی عظمت و جلال و کمال قدرت و اختیار کے ہی و اللہ علی کل شئی قدیر
اور آیہ قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز
من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شئ قدیر کا مظہر بھی منکرین ہی
مقلد یہود کی ہین یہود کہتی تہی ید اللہ مغلولۃ خدا کو جو کچھ کرنا تہا کر چکا اب اوسکو تغیر و تبدیل کا کیا حق
اختیار باقی نرہا اوسکی ہاتھہ بندہ گئی اور وہ معطل ہو گیا نعوذ باللہ منہ خدا تعالی نی عقیدہ یہود کو رد فرمایا یا
اور ارشاد کیا غلت ایدیہم و لعنوا بما قالوا بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشاء ہی

Presented by: Rana Jabir Abbas

مختصر و مجمل حال یہ ہا کہ اگر مجیب الاسم جناب محمد نواز علی فرصت عطا فرماتے تو رسالہ ہذا میں بشرح و بسط لکھتا
پیشتر اجابت کا کرونگا و اللہ غالب علی امرہ وھو حسبی و نعم الوکیل اور مجیب عطریف نے یہہ جو
کہا ذکر تقیہ کا قران مین نہین یہہ یہی دلیل اسکی اجنبیت کے ہی قرانسی الحق مجیب نے کا یتخذ المؤمنون
الکافرین اولیاء من دون المؤمنین و من یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیء
الا ان تتقوا منھم تقاۃ اور آیہ الا من اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان اور آیہ و قال
رجل من آل فرعون یکتم ایمانہ کبھی دیکھی پڑہی نہین تفسیر کبیر مین ذیل تفسیر آیہ لا یتخذ المؤمنون
الکافرین اولیاء الایہ مین مسطور ہی الحکم الرابع التقیۃ جائزۃ لصون النفس و ھل
یجوز لصون المال یحتمل ان یکون فیھما بالجواز لقولہ علیہ السلام حرمۃ مال المسلم کحرمۃ
دمہ و لقولہ علیہ السلام من قتل دون مالہ فھو شھید و لان الحاجۃ الی المال شدیدۃ
و الماء ان یبیع بالعین سقط فرض الوضوء و جاز الاقتصار علی التیمم دفعا لذلک
القدر من نقصان المال فکیف لا یجوز ھھنا و اللہ اعلم الحکم الخامس قال مجاھد ھذا
الحکم کان ثابتا فی اول الاسلام لاجل ضعف المؤمنین فاما بعد قوۃ الاسلام
فلا و روی عوف عن الحسن انہ قال التقیۃ جائزۃ للمؤمنین الی یوم القیامۃ و ھذا
القول اولی لان دفع الضرر عن النفس واجب بقدر الامکان انتہی اور صحیح بخاری
مین باب الاکراہ مین مسطور ہے باب قول اللہ تعالی الا من اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان و قال
ان تتقوا منھم تقاۃ و ھی تقیۃ و قال الحسن التقیۃ الی یوم القیامۃ انتہی اور تفسیر
بیضاوی مین ذیل تفسیر آیہ طیبہ و لبثت فینا من عمرک سنین و فعلت فعلتک التی
فعلت و انت من الکافرین مین لکھا ہی فانہ یعنی موسی علیہ السلام کان یعاشیھم بالتقیۃ انتہی اور
یہی خدا تعالی نے مومن آل فرعون کی جو تقیہ کرتا تھا اور اپنی ایمان کو چھپاتا تھا مدح کے ہی بالجملہ ذکر تقیہ
کا قرانمین موجود ہی دل دانا اور چشم بینا چاہئی اور مجیب عطریف نی بتقلید اپنی اسلاف کی جو ذکر عطف
ام کلثوم کا بطور تعریض کے کیا جعفر کو لازم ہوا کہ حقیقت حال اسکی کتب معتمدہ سنیونسی لکھون اور جواب اسکا
شکن ایسا رقم کرون کہ دانت سنیونکی کھٹی ہوجائین اور کذب و غدر اونکا اونہین کی کتب معتمدہ سی واضح اور ظاہر
ہوجای تاکہ آیندہ کو مجیب عطریف اور اوسکی احزاب کو یارا گفتگو کا اس امر خاص مین نرہی اب ارباب انصاف

وتارکان اعتساف بگوش حق نیوش سنین کہ خطاب امیر علیہ السلام کی ایک بیٹی نام ام کلثوم بطن خجاب سیدہ
علیہا السلام سی تھین اور ایک ربیہ بھی نام ام کلثوم بنت ابوبکر بطن اسما بنت عمیس سے نظل ترتیب مین آنحضرت
کی بہتی اور تزویج عمر کی بعد اصرار بسیار کے کہ غصب عبارت اوس سی ہی سانہہ اوسی ربیہ کی ہوئی ہی راویون
نی جو تزویج ام کلثوم کو خلیفہ جی کے ساتھہ لکھا ہے اسی ام کلثوم ربیہ کو لکھا ہی اسلاف و خلاف سنیون
کی خلط مبحث کر کے جو تزویج کذائی سے استدلال کرتی ہین ایمان عمر اور مصافات اہلبیت علیہم السلام پر
اوس فرعون آل محمد سے وہ مغلطہ بحت ہی کسواسطی کہ عندالتامل روایات کثیرہ سنیونکی جو مدار تزویج مذکور
اونکی نزدیک ہین باعلی صوت پکارتے ہین کہ تزویج اوس کے ساتھہ بیٹی خجاب امیر علیہ السلام کی جو بطن
خجاب سیدہ علیہا السلام سی نہین ہرگز نہین ہوئی کما ستفصلہ وراء آن بعض روایات سنیہ مین جو تصریح وارد
ہی کہ تزویج عمر کی ساتھہ ام کلثوم بنت ابوبکر کی کہ ربیہ خجاب امیر علیہ السلام کی تہی ہوئی ہی کما سیاتی معاضد قول حقہ
کی ہے اور یہہ امر تو اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے بلکہ متفق علیہ صنادید سینہ کا ہی اور کتب معتمدہ اور
صحاح ستہ سنیونکی اس سے مملو ہین کہ خجاب سیدہ بضعہ رسولخدا اوس فرعون آل محمد سی ایسی آزردہ تہین
کہ بعد غصب خلافت و فدک کی اور ایذا دینی اوس کے اوس محبوبہ محبوب رب ودود کو کہ بموجب ای من اذاہا
فقد اذانی کی مین ایذای رسول مقبول تہے وہ معصومہ مدت العمر اوس سے ہمکلام نہوئین اور اوسپر ایسی غضبناک
رہین کہ اوسکا آنا اپنی خانہ پر بعد اپنی مرنی کے بھی گوارا نکیا اور وصیت کی کہ وہ دشمن خدا و رسول بلکہ بموجب
من اذاہا فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ کی وہ موذی خدا و رسول میری خانہ پر نہ اوی کما ہو مصرح
فی کتاب السقیفۃ لابی بکر الجوہری و کما یستفاد من صحیحی البخاری و المسلم و شروح المشکوۃ سیما الشرح الفاضل
الشیخ عبدالحق الدہلوی و غیرہا من کتب الحدیث و السیر ایسی صورتمین عقل کسی عاقل کے کیونکر تجویز کرسکتی
ہی کہ خجاب امیر علیہ السلام اوس مہجور فاطمہ زہرا اور اوس موذی خدا و رسولخدا سی وصلت کرین اور خجاب سیدہ
علیہا السلام کی بیٹی کا ازدواج اوس فرعون آل محمد سی کرکی روح مقدس اوس معصومہ کو ایذا دین فاعوذ
وما توفیقی الا باللہ جب خجاب سیدہ علیہا السلام کو اوسکا آنا اپنی خانہ پر گوارا نہوا تو تزویج اپنی پارہ
جگر کی اوسکی ساتھہ ممکن نہین کہ کسیطرح پر گوارا ہوسکی اور یہہ بھی ممکن نہین کہ خجاب امیر علیہ السلام باعث
ایذای روح مطہر اوس طاہرہ کی ہون اور اب حقیر پہلی روایات سنیونکی جو اونکی نزدیک مدار تزویج اور
درحقیقت منبای و دلیل عدم تزویج اوسکی بنت خجاب سیدہ کی ساتھہ ہین لکھتا ہی ارباب انصاف کمگوش

(1)

دل استماع

Presented by: Rana Jabir Abbas

آسایش لبند شیخ سعد الدین حموی قدس سره الحق صاحب الزمان کتابها ساخته است و مدح و ثنای او گفته انتهی و در لطائف
اشرفی آنحضرت گنجشکر قدس سره نقل میکند که جمیع انبیا و اخص اولیا در مقام تحیر بوده اند سلیمان حضرت رسالت پناه
صلی الله علیه وآله وسلم این دعا ورد خود ساخته بود اللهم زدنی تحیرا پس این مرتبه ورثه خاص صاحب فاضل سعید الدین الحموی است
چنانکه فرموده ای مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل باید دانست که للعلماء ورثة الانبیاء این
مقام است در مرآة الاسرار گفته اند یکی این طایفه بهترین باحتمالات تحیر است که عارف کامل را فنا در توحید
دست می دهد یعنی در ذات مطلق چنان محو می گردد که هر چند خود را می جوید نمی یابد حرکات و سکنات وی مثل کاملان
چنانچه حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم اکثر فرمودی اللهم زدنی تحیرا یعنی ای پروردگار من زیاده گردان
تحیر را انتهی از روی تخصیص سعد الدین حموی بثبوت پیوست که صاحب الزمان علیه السلام منابت حضرت سرور کائنات
علیه الصلوة والسلام مشغول بشاهد هدایت طوائف انام بودند چون بامر الهی غیبت اختیار فرمودند
اختلاط خلائق و حواضن فرموده بفراغ بال مشغول سیر الی الله گردیده در ذات حقیقة الحقائق محو و فانی شدند
بمرتبه فنا فی الله رسیدند و صوفیه میگویند که حرکات و سکنات صاحبلین هر مرتبه مثل توأم میگردد و از روی
نفس بالطبع واضح گردیده که منجم فرق در نائم و میت نمیتواند کرد و هر که امثال این امر بکند در حقیقت از علم ۲۵۹
بهره ندارد پس محتمل است که اینچه دلیل قصر عمر تصور کرده دلیل بر سرعت طول زمان غیبت و اختفا و انقطاع ظاهر
از تدابیر امور دنیا باشد و حصول بعضی دلائل خفا نیز موید اختفا است و این معنی عین دعوای اطمینان است انتفای
این احتمال را دلیلی که موجب وثوق نفس باشد درکار است بر تقدیر تنزل و تسلیم مقابله کاملین که قهرمان
دلیل و مرکز دائره اسمان و زمین اند و هیولای عالم محکوم حکم قضا جریان ایشان است بر کافه ناس فیما بین مع
الفارق است چه جائز است که منع تاثیر نحوست نحوس و متاثر نشدن از نکایت آن و ازدیاد سعادت
سعود از خواص نفوس قدسیه ایشان بوده باشد لاجرم موت و حیات اولیای عظام باختیار ایشان میباشد
در مرآة الاسرار در ضمن احوال شیخ احمد عبد الحق نوشته که آنحضرت بعضی اوقات میفرمود که من با ملک
جان خود ام ملک الموت نتواند که بی رخصت من جان من قبض کند موت من باختیار من است اگر نخواهم
نمیرم و اگر خواهم تا ابد الاباد بر همین هیئت بمانم مگر آنکه باختیار خود بروم و او را خبر نباشد و در کلمات
عاشقان چنان جائی هست که با ملک الموت نگنجد هرگز انتهی بر منصف خبیر مخفی نیست که حضرت
صاحب الزمان علیه السلام اکمل اولیای کرام اند پس موت و حیات ایشان بطریق اولی باختیار

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایشان خواهد بود و خوشست نحوست من با حضرت اثری نخواهد داشت دلائلی که در رد این جماعه اقامه دال بر قصر عمر بود
دلالت آن بر قصر عمر اولیای کل بحیر مسلم است و در کتب نجوم اهل هند نیز تصریح بآن واقع شده و در دیوان
منسوب بحضرت امیر المومنین علیه السلام در ردیافته خوشی منجم اخوخبل تراجع المریخ فی بیت الحسن فقلت و هو
من الکاذیب الخیلی المشتری عندی سوار و الاصح ادفع عن نفسی اقاتلین الدول بخالقی و رانی بود بعلی تو
نرسانید مرا استاره شناسی صاحب تبای خرد از رجعت مریخ در خانه حسن پس گفتم بگذار مرا از دروغهای
رحیلها مشتری و مریخ نزد یک من یکسان است دفع میکنم از نفس خود انواع گردشها با فریبنده و روزی هندی
که حالی است بزرگ است قاضی میبندی در فواتح فرموده وجه تخویف منجم آنکه طالع مرتضی علیه السلام نوزده
درجه عقرب بوده و صاحب طالع مریخ و رجعت صاحب طالع دلیل ضعف و مصراع خامس مشعر بعلو مرتبه
ناظم علیه السلام چه تاثیر نجوم در ما تحت او است نه در ما فوق و موئید منیت بازگشتن آفتاب برای ناظم دوران
افلاک بانفاس متحمل انتهی کلامه در بعضی کتب معتبره آمده که چون بر مامون در فور علم حکیم ایزدخواه در علم نجوم
ظاهر شد روزی با او گفت تو با این علم وزیری چرا ایمان نمی آری بر پیغمبر ما گفت چگونه ایمان بیاورم باو
حال آنکه در روغ او بر من ظاهر شده زیرا که گفته است من خاتم پیغمبرانم و این بر او روغ میدانم زیرا که در طالعی متولد
شده است که هرکه چنان متولد شود می باید که پیغمبر نباشد پس یکی از حکما حاضر بود جواب گفت که ما از طالع او دانسته
که او راست گوست زیرا که حکما اتفاق کرده اند که طالع مشتری در زهره و عطارد و مریخ است و هر فرزندی که
بان طالع متولد شود می باید که همان ساعت بمیرد و اگر نماند البته پیش از دو هفتم میرد و ان پیغمبر باین طالع متولد
شده و شصت و سه سال زندگانی کرد و این علاوه سایر معجزات اوست پس او اقرار کرد و مسلمان شد و مامون او را
ایزدخواه و ماشاء الله نام کرد انتهی با انکه از دلائل فلکیه بنا برین زایچه طول عمر استنباط میتوان نمود جهت سعادت
و قوت حال هیلاج و تعدد ان و سعادت که خداوند کواکب بنظر مودت بسوی آنها و اتصال نتایج بعضی از
کواکب ثوابت که در عظم اول و دوم اند چنانچه درین زایچه واقع است دلیل طول عمر می توان شد قال محی الدین
المغربی فی الغنیة ناقلا عن الحکیم اوطوفیوس من کثرت میالجه طال عمره و سرع فیه متی
اتفق قوة الهیلاج مع قوة الکد خلا دل علی قوة النفس و طول العمر و شجره ثمره آورده چون
هیلاج بود یا در خانه یا شرف خود بود و هم کد خدا حطیه کبری خود دهد و ان بکمید و بیست سال باشد الحو محی الدین
مغربی در غنیه فرموده اتصال الهیالج باحد الکواکب الثابتة التی فی العظم الاول و الثانی یفید دلالة

Presented by: Rana Jabir Abbas

دلالت الکواکب الثابتة فی المولود علی نبوته و انطباق الکواکب و دیگر دلائل الکفایة که از کتب معتبره نجوم است

مصنفه کدلیل ابو بکر تمر بود و دلیل عمر زحل و دلیل عثمان مشتری و دلیل علی مریخ بوده و در عهد سعادت عهد

آنحضرت علیه السلام بر حسب ظاهر امیه ضعیف بزیست چند سال بفار مقیان و عثمانیان خواهد شد و دین نابچه

زحل که دلیل عمر و مشتری که دلیل عثمان است هر دو راجع و ساقط شد اگرچه دلیل ابو بکر قوت سیلا جیه دارد لیکن نفعی

نمی بخشد زیرا که او در عداوت مستقلال و استبداد خداشت و درین امر تابع متبوع خود است و دلیل حضرت

امیر علیه السلام امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیه الصلوة و السلام کریخ است در نهایت قوت است و در نهایت

خود و سط السماء بیت السلطنت واقع است دلیل قوت دولت خاندان عالیشان آنحضرت است و مولود

از امر او صاحب عسا کر باشد و قمر زهره و آفتاب بمریخ دلیل عدم صدور ظلم از آنحضرت است پس آنحضرت

عدل

نیز ازین نابچه باثبات میرسد و نظر مریخ دلالت می کند بر شجاعت و جلادت و قتال و قهر و محاربه آنحضرت

امور دیگر نیز ازین نابچه استنباط میتوان نمود از انجا که فاضل ناصب درین مقام نهایت اختصار بکار برده

بود لاجرم در جواب آن بطریق اجمال بدین قدر کفایت رفت هر که طالب مزید تفصیل و توضیح دلائل نجومیه بود

باشد بحواشی ابن عجاله که مسمی بشهاب ثاقب و مشتمل بر اجوبه شکوکی است که فاضل ناصب و ناصرین او برین رساله نموده اند

رجوع نماید دوم آنکه دلالت زایچه دوم بر قصر عمر آنحضرت محذوری ندارد زیرا که زایچه مذکور غلط محض است

غلط بودن احکام آن نیز مضائقه ندارد و غلط بودن زایچه مذکور کالشمس فی وسط السماء بر خواص و عوام روشن است

چه از مقبولات است که در وقت طلوع صبح هر برجی که آفتاب در ان برج است طلوع میکند و این معنی از شدت

ظهور بامتشهاد و دلیل احتیاج ندارد بمنزله مثل سایر گردیده بعضی از فضلای شعرا چنین بقید نظم آورده اند

انقول حکیمان بجهان در سحر است ۔ بنگر که بود طالع فرزند ضرر است این کار جهان ازان سبب باخطر است ۔ کاندر برج

طالع هر روزه خورشید است پس فرض تولد آنحضرت علیه السلام در وقت صبح و بودن طالع سرطان و بودن شمس

در انوقت در اسد در نهایت خوبیت است و وقوع استقبال و مقابله شمس و قمر در بیست و سوم ماه چنانچه درین

زایچه واقع است نیز از قبیل ممتنعات عامه و مماثل طلوع شمس از مغرب است از همه غریب تر آنکه مخدومی با وجود

ادعای تبحر در جمیع فنون متنبه بران نشدیم آنچه گفته که لازم نیست که هر خرق عادت که از پیغمبر باشد دیگر مسلمانی

بظهور آمده باشد از پیغمبر ما نیز یا از ایمه این امت هم بظهور رسد انچه مجرد مدعا است و مخالف روایات و احادیث

که در کتب فریقین ماثور است پس از حیز سند و خارج باشد بغوی در معالم التنزیل فرموده قال الثعلبی حدثنا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

وما اوتی ایة الا اولون شبیه صلی اللہ علیہ وسلم بخلق تلک الایة وفضل من غیر نقیصة علیہا
فشقاق القمر باشارته وحنین الجذع علی مفارقته وتسلیم الحجر والشجر علیه وکلام البعیر
والشهادة بنبوته ونبع الماء من بین اصابعه وغیر ذلک من المعجزات والایات التی لا تعد
واظهر القولین الذی عجز اهل السماء والارض عن اتیان مثله انتهی یعنی داده نشده است هیچ یک
مگر آنکه داده شده است پیغمبر ما صلی اللہ علیه وآله وسلم مانند آن وفضیلت داده شده است بچند معجزه مانند
شق شدن قمر باشاره او وناله کردن شاخ خرما بمفارقت او وسلام کردن سنگ ودرخت بدو وسخن گفتن بهائم
وگواهی دادن بر پیغمبری او وجاری شدن آب درمیان انگشتان او وغیر اینها از معجزات وآیات که باحصا نمی آید
وظاهرترین آنها قرآنست که اهل اسمان وزمین از آوردن مثل ان عاجز شده اند وآنچه در مقام سند گفته والاعم
پیغمبر ما از عمر نوح ولقمان بن عاد یا کم نیشد از ما نحن فیه خارج است چه طول عمر حضرت نوح بر طبق عادت اهل آن
زمان بوده نه خارق عادت که کلام دران است آری آنحضرت را ما تمک با حضرت عیسی علی نبینا وعلیه السلام
درین باب نسبتی است چه طول عمر حضرت عیسی علی نبینا وعلیه السلام باتفاق امت ثابت است ودر بعضی روایات
اهل سنت واقع است که آنحضرت را موت نمیرانیده باز نده شدند تا وقت موعود زنده خواهند ماند ۲۶۲
بغوی در معالم التنزیل در ضمن اثنای تفسیر کریمه اذ قال الله یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی ومطهرک
قال بعضهم المراد بالتوفی الموت وروی علی بن ابی طلحة عن ابن عباس ان معناه انی ممیتک
یدل علیه قوله تعالی قال متوفیکم ملک الموت الآیة فعلی هذا له تاویلان احدهما ما قال
وهب توفا الله عیسی ثلث ساعات من النهار ثم رفعه الله تعالی الیه وقال محمد بن اسحق انه توفی
ثلثة ایام حتی رفع الیه انتهی وبعضی از نصاری میگویند که الله توفاه سبع ساعات من النهار ثم احیاه ورفعه الیه انتهی جناب سرور کائنات
علیه وآله الصلوة والسلام نیز بعد طریان موت باز زنده شدند تا باقی باند الی ما شاء الله شیخ عبد الحق محدث دهلوی
در مدارج النبوة بعد ذکر اخباری که دلالت بر حیات انبیا دارد میفرماید ازینجا معلوم میشود که حیات انبیا
حیات ظاهری دنیاوی است نه مجرد باقی بودن لارواح چنانکه شهیدان بلکه ارواح شهیدان نیز در ابدان طیبه
می اند ازند وصاحب تلخیص از شافعیه گفته است مالی که از آنحضرت مانده بر ملک او باقی است چنانکه در حالت
حیات او بود وانتقال نمیکند بلکه ورثه چنانکه اموات را میباشد وامام الحرمین این قول را صحیح نموده فرموده است
که این موافق سیرت صدیق است رضی الله تعالی عنه هر آنچه از مال ها گذاشته بود انتهی وگفته اند محب است از امام که خود

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسوده است با جمله عبارتی که ذکر کرده است با انکه در کتب معتبره ازان اثری نیست از قبیل متشابهات اند اول معانی آنرا
باید فهمید و باید فهمانید بعد ازان از مدلول ان خصم را الزام باید داد و انچه گفته است لفظ چراغ که تاریخ مشهور
ایشان است غلط برآمده از عجائب افادات است و در هیچ کتابی از کتب امامیه غیر کری و اثری ازان نیست و نه از محصلین
امامیه مسموع شده نوشتن این چنین مزخرفات بعید از فضل و کمال او است و بر تقدیر تسلیم میگویم وجود و خروج
و ظهور حضرت امام علیه الصلوة و السلام بر وقت موعود باخبار حضرت مخبر صادق علیه و آله الصلوة و ایمه اهل بیت
علیهم السلام که وارثان علم انحضرت اند باخبار متواتره بثبوت پیوسته و از توقیت و تعیین وقت خروج منع موده اند
با این همه اگر متجاسری از راه ظن و تخمین از بعضی امارات ظنیه استنباط تعیین وقتی بکند و ثانی الحال ظن او مطابق
واقع نیفتد این معنی بهیچ وجه شکی در یقین باشت بالتواتر نخواهد رسانید نظیر شش انست که حدوث قیامت و وقوع
بعث و نشر از کتاب و سنت بتواتر ثابت کردیده و یقین بوقوع آن حاصل است و بفحوای موعند علم الساعة تعیین وقت
آن از امارات ظنیه استنباط بکند و تخمین او مطابق واقع نیفتد غلط استنباط و اجتهاد او در یقین انچه بتواتر ثابت شده
نقصی نخواهد رسانید چنانچه بعضی از علمای اهل سنت زعم نموده بود که قیامت قبل از تمام الف برپا خواهد شد
شیخ جلال الدین سیوطی در رد آن کتاب الکشف عن مجاوزة هذه الامة الالف تالیف نموده و از تخمین او دو صد ۲۶۴
و بیست سال دیگر گذشته از قیامت اثری پیدا نیست و خود ش با انکه درین رساله فرموده که مدت این امت
از یک هزار سال زیاده میشود و زیادت بپانصد سال نمیرسد در بعضی نسخ این رساله افاده فرموده بود
که حدوث قیامت در سال هزار و دویست هجری مقدسه خواهد شد ازان باز هم بیست سال منقضی شده
از قیام قیامت نشانی نیست چنانچه مطابق نیفتادن این تخمینات خللی در یقین بوقوع قیامت نمیکند از
مطابق نشدن تخمیناتی که بعضی متجاسرین در تعیین وقت خروج و ظهور حضرة امام صاحب العصر و الزمان
نموده باشند یقینی که از اخبار متواتره از مخبر صادق و ورثه علم او علیه و علیهم الف الف تحیة و سلام حاصل شده
بهیچ نوع منتقض نمیشود در بن مقام نقل عبارت این رساله اطمینان قلوب مستفیدان را مناسب نمود شیخ
جلال الدین سیوطی میفرماید و بعد فقد کثر السوال عن الحدیث المشهور علی السنة الناس ان
النبی صلی الله علیه وسلم لا یمکث فی قبره الا سنة و انا اجیب بانه باطل لا اصل له ثم جاء
رجل فی شهر ربیع من سنة ۸۹۸ معه ورقة بخطه ذکر انه نقلها من فتیا افتی لها بعض
اکابر العلماء ممن ادرکته فیها انه اعتمد مقتضی هذا الحدیث و انه یقع فی المایة العاشرة

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

العاشرة خروج المهدي والدجال ونزول عيسى وسائر الاشراط والنفخ في الصور النفخة الاولى ومضي
الاربعون سنة التي بين النفختين وينفخ نفخة البعث قبل تمام الالف فاستبعدت حدوث
هذا الكلام من هذا العالم المشار اليه وكرهت ان اصرح برده تادبا منه فقلت
هذا شي لا اعرفه فحاولني السائل تحرير المقال في ذلك فلم ابلغه مقصودة الى ان قال فانت
الى ما سألوا وشرعت لهم منهلا فان شاؤا اعلوا وان شاؤا امهلوا وسميته الكشف عن
مجاوزة هذه الامة الالف فاقول اولا الذي دلت عليه الاثار ان هذه الامة تزيد
على الف سنة ولا يبلغ الزيادة عليها خمسمائة سنة الى اخر ما قال في تلك الرسالة ودر
تصانيف او در آخر اين رساله نوشته رايت في اخر بعض النسخ ما صورته وحكى بعض اهل التاريخ
ان تاريخ الدنيا من لدن ادم عليه السلام حين اهبط من الجنة الى طوفان نوح عليه السلام
الفي عام ومايتي عام ومن طوفان نوح الى ان من ابراهيم الف عام وماية عام ومن زمن
ابراهيم عليه السلام الى ان من موسى عليه السلام الف عام ومن زمن موسى عليه السلام
الى ان من عيسى عليه السلام الف عام ومن زمن عيسى عليه السلام الى ان من نبينا محمد صلى الله
عليه وسلم خمسماية عام ومن الهجرة الى الان تسعماية عام واربعة وعشرون سنة فجموع ذلك
ستة الاف وسبعماية سنة واربعة وعشرون سنة وعلى هذا يقال الباقي لقيام الساعة
من يومنا هذا وهو سنة اربعة وعشرين وتسعماية ما يتا سنة وستة وسبعون سنة بدليل
قوله صلى الله عليه واله وسلم عمر الدنيا سبعة ايام من ايام الاخرة وبعثت في اخر اليوم
السادس وقال الله تعالى وان يوما عند ربك كالف سنة مما تعدون والله اعلم بحقيقة ذلك
تم الكتاب بعون الله وحسن توفيقه انتهى دهم آنكه قول او نيز دلايل قطعيه عقليه خصوصا بر اصول شيعه
قائمند بر بطلان اعتقاد طول بقاى ايشان الخ قيام دلائل دالة بر بطلان اعتقاد طول بقائى آنحضرت او عاى
محض است بيان آن بر ذمه اش لازم است تا نظر دران نموده ايد و انچه درين مقام ذكر كرده باطل و مردود است
و دليل عدم تحصيل او است اصول امامية را چه موافق اصول اثنا عشريه وجود امام بجهت نظام عالم اصلح واجب
است در ... ه امكان اشرف مقتضى آنست زيرا كه امام بجهت آنكه اشرف اكوان ارضيه است سبب وجود و بقاى
ارض و اكوان بمرضيه و غايت ذاتيه خلق او است پس وجود و بقاى او سبب وجود و بقاى ان و ارتفاع او سبب

jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ارتفاع ارض وسائر اكوان بيست چنانچه مشروحا انشاء الله تعالى در باب امامت بعرض بيان آيد وتصرف امام
وتسلط او به جنبه لطف هست ليكن در نظام عالم واجب نيست بلكه نظام عالم گاهى مقتضى ظهور وتسلط او ميباشد
ودرين هنگام عالم نوراني ميباشد وگاهى مقتضى عدم تسلط وكمون وخفاى او ودرين اكوان عالم ظلماني باشد
از حضرت امير المومنين عليه السلام مرويست ملا على قوشجى در شرح تجريد چنين آورده لا يخلو الارض
عن قائم بحجة اما ظاهرا مشهورا وخائفا مغمورا لئلا تبطل حجج الله وبيناته وعدم تصرف او را مع بودنش بر جميت است
كه بسبب غلبه هوا وهوس طبائع ونفوس آنها طاعت وانقياد او را ترك نموده واز بركات لطف الهى
محروم ماندند محقق طوسى در تجريد ميفرمايد وجود الامام لطف وتصرفه لطف آخر وعدمنا انتهى فائده وجود امام
چنانكه سبق ذكر يافت تجهيز جيوش وعساكر وتقسيم غنائم وفتح بلدان وجنگ وصلح واقامت جمعه وجماعات
واقامت حدود وتعزيرات نيست چه فائده وجود او بقائى زمين وزمان وسائر اكوان است واين امور بر وجود
وظهور او مترتب ميشود صدر المتالهين در شرح كافى ميفرمايد ومما يجب ان يعلم ان الغاية والغرض
من وجود الامام ليس مجرد حصول الايقام حتى لو فرض امام لم يرجع اليه احد من الناس
سقط الغرض من وجوده ولكان وجوده خاملا مستورا غير ظاهر وقد اشرنا الى ان السبب والعلة ٢٦٦
فى كون الارض لا يخلو عن حجة ما ذاهو فبذلك يندفع طعن جماعة من المخالفين على الامامية
بانهم قائلون بوجود امام قائم مدة مديدة مع عدم ان يعرف احد شخصه حتى يهتدى بنوره
وارشاده فما الفائدة فى وجوده وهذا الطعن غير وارد اصلا فان الغاية الحقيقية فى
وجوده شى اعلى وارفع من تعلم الناس منه ومع ذلك يلزم من انه بحيث يكون هدى للناس
ان اهتدوا واما عدم اهتدائهم بنوره واستضائتهم بضوئه فليس من جهته عليه السلام
بل جهة الناس لاحتجابهم عن الحق بالظلمة الغاشية عليهم لظلمة الهوى والشهوات على نفوسهم
الى ان يفيض الله من رحمته من عنده ويهب لهم عاطفة يكشف عنهم حجاب الظلمة والغوى فيهتدوا
بنور الهدى والمحجة البيضا انشاء الله تعالى وفائده ديگر مشاهده امام واخذ مسائل از او منحصر نيست بلكه نفس
تصديق بوجود آنحضرت وبانكه خليفه خدا است بر روى زمين امرى است مطلوب لذاته ودر نهايت از اركان
ايمان ميباشد تصديق معاصرين حضرت رسالت پناه عليه السلام كه در بادو ورود واتفاق شده
بوجود ونبوت آنحضرت پس شبهه نشايد بود در وجود امام همت شبهه بدون تكليف مندفع شده

Presented by: Rana Jabir Abbas

نیز بر شمائل شہیر از انچہ بعرض بیان آمد اندفاع قول او اکر فرقہ خود را حنفیہ لقب کنند و با مامت عنقا قائل
شوند نظر بہ پیوست چہ ابتدای خلق از شان عنقا لوازم وجود او نیست بخلاف امام علیہ السلام کہ ابتدای
خلق بر افعال انحضرت منتہی میشود قال الفاضل المناصب بگریست کہ بعضی روات ایشان چیزہا
روایت کردہ اند کہ بر ایہن حنفیہ و نقلیہ بر استحالہ آن قائم اند و این قسم راوی را قدح میکنند بلکہ روایات او را
مقبول میدارند مثل ابو بصیر کہ از حضرت صادق دعوی الوہیت روایت میکند انتہی کلامہ اقول
و بہ نستعین انچہ درین مقام افادہ کردہ کذب محض است و بہتان بحت لزا ابو بصیر بطریق امامیہ روایتے
کہ مشعر از دعوی الوہیت حضرت صادق علیہ السلام باشد مروی نیست مجرد قول مدعی خصوصا در کثیر
مواقع نقل خیانت و کذب و افترا از و بوقوع آمدہ باشد معتبر و مقبول نیست بالجملہ ذکر روایتی کہ مشعر بر دعوی
الوہیت انحضرت است بر ذمہ اش واجب است تا نظر دران نمودہ آید و بر تقدیر تنزل و تسلیم این طعن از جملہ
طعنہای کہ صلاحیت جرح راوی را قابلیت قدح در قبول روایتش بکند نیست چہ احتمال تاویل و عذر قائم است
پس جائز است راوی اینچنین روایت بنا بر تاویل روایت نمودہ باشد یا قائل را عذری دران ظاہر شدہ باشد
در بزدوی در شرح ان تنصیص فرمودہ کہ انا الحق کہ از منصور حلاج و سبحانی ما اعظم شانی و لیس فی الجبۃ
سوی اللہ از ابا یزید بسطامی صدور یافتہ از اسباب قادح در روایت و از طعن صالح جرح نیست
و ہذا عبارتہ و مرخص لہ ای من الطعن مما لا یصلح بہ الطعن مما لا یعد ذنبا فی الشریعۃ
و لا یوجب قدحا فی المروۃ لانہ ای عملا فضیل لہ ای لعبد اللہ فیہ ای فی ابائہ عن الاجماع
قیل لہ لما لا تجیبہ الی استماع الاحادیث لان اخلاق الفقہاء تخالف اخلاق الزہاد و اعتبر
ہذا بموسی و العبد الصالح من خرق السفینۃ و قتل النفس و اقامۃ الجدار حتی انکرہا علیہ
مع انہ قد و عدلہ الصبر و قد یحسن فی منزلۃ القدوۃ ما یقبح فی منزلۃ العزلۃ حتی ان
للمفتی الاخذ بالرخص تیسیرا علی العوام مثل التوضی بماء الحمام و الصلوۃ فی الارض الطاہرۃ
ظاہرا بدون المصلی و عدم الاحتراز عن طین الشوارع فی مواضع حکموا بطہارتہ
فیہا و لا یلیق ذلک باہل العزلۃ بل الاخذ بالاحتیاط و العمل بالعزیمۃ اولی بہم و ینعکس
ذلک مرۃ ای یحسن فی منزلۃ العزلۃ ما یقبح فی منزل القدوۃ مثل ما یحکی عن مشایخ
العزلۃ من امور ظاہرۃ مخالفۃ للشریعۃ صدرت ذلک عنہم بناء علی تاویل او عذر

Presented by: Rana Jabir Abbas

ظلم لهم مثل ما حکی عن منصور الحلاج من قوله انا الحق و ما حکی عن ابی یزید البسطامی من
قوله لیس فی الجبة سوی الله و قوله سبحانی ما اعظم شانی و ما حکی عن الشبلی من اتلاف
المال و القائه فی البحر انتهی قال الفاضل الناصب تمة الباب فی رد دلائل شیعه باید دانست که اقسام دلیل نزد
ایشان چهار است کتاب و خبر و اجماع و عقل کتاب که قرآن مجید است بزعم ایشان قابل استدلال نیست زیرا که اعتماد
بر قرآنیست او حاصل نمی شود مگر وقتی که ماخوذ باشد بواسطه امام معصوم و قرآنی که ماخوذ از ایمه است در دست
ایشان موجود نیست و این قرآن را ایمه بزعم ایشان معتبر نداشته اند و مقابل استدلال و تمسک نشمرده اند چنانچه
از کلینی و غیره کتب معتبره ایشان منقول خواهد شد و این مطلب بچند وجه ثابت است اول آنکه جماعت کثیر از ائمه
از ایمه خود روایت کرده اند که قرآن منزل را تحریف کلمات از مواضع او اسقاط آیات بلکه سور نیز بوقوع آمده
و ترتیب هم متغیر شده و حالا آنچه موجود است مصحف عثمان است که هفت نسخه آنرا نوشته باکناف عالم شهرت
داد و کسی را که قرآن منزل بر اصل ترتیب وضع می خواند ضرب و شلاق می نمود تا آنکه طوعا و کرها همه افاق بر این
مصحف اجماع کردند پس این مصحف قابل تمسک و استدلال نباشد و نظم و الفاظ او و جمیع خواص او محل اعتماد
نباشد چه جائز است که این احکام که در این قرآن موجودند همه اینها یا اکثر اینها منسوخ باشند یا بایاتی و سوری که
اسقاط کرده اند یا مخصوص باشند بایات و سور مسقطه و وجه دوم آنکه ناقلان این قرآن بلا تشبیه مثل ناقلان توریت
و انجیل اند که بعضی از ایشان اهل نفاق بودند مثل خلفای صحابه و کبرای ایشان و بعضی از ایشان مداهن و دنیا طلب بودند
فروشش مثل عوام صحابه که بطمع مال و مناصب اتباع ایشان خود کردند و از دین مرتد شدند مگر چهار کس
باشش کس سنت پیغمبر خود را جواب داده اند و با خاندان او دشمنی و عداوت پیش گرفتند کتاب او را تحریف
و خطاب او را تغییر کردند مثلا بجای من المرافق الی المرافق ساخته اند و بجای آیة هی ازکی من آیتکم امة هی اربی من
امة نوشته اند و علی هذا القیاس چنانچه در دعای صنمی قریش که او را قنوت امیر المومنین و متواتر انکار نمودند
مذکور است و بعض این دعا در باب ثانی گذشت پس چنانکه بر توریت و انجیل اعتماد نتوان کرد و عقیده و
عمل را از ان نمی توان گرفت همچنین باین قرآن موجود تمسک نباید کرد و هم چنانکه احکام آنها منسوخ شد و قرآن مجید
همچنین این قرآن هم چیزی بسیار نسخ شد و ناسخ را غیر ازایمه کسی نمیداند سوم آنکه ثبوت نزول قرآن و اعجاز او
بلکه ثبوت ثبوت پیغمبر موقوف است بر ثبوت صدق ناقلین و چون ناقلین ثبوت پیغمبر این جماعه باشند که بسبب
غرض فاسد خود نصی را که بحضور یک لک و بیست و چهار کس پیغمبر فرموده بودند اخفا و کتمان نمودند و بیع کس عند

جهة الحاجت اظهار نساخت تا انکه حق خاندان نبوت تلف شد و اصل عظیم دین که هم جنب نبوت است یعنی امامت
بهم کشت بر نقل اینها چه اعتماد شاید که بنا بر غرض فاسدی این همه تو طیه بر بسته باشند که فلانی نبی بود معجزه ها
آورد و قرآن بر و نازل شد همه بلغا از معارضه او عاجز شدند و در واقع هیچ نباشد انتهی کلامه اقول و نیستین
انچه درین مقام افاده نموده است بچند وجه مردود است اول انکه قول او کتاب که قرآن مجید است بر عدم ایشان قابل
استدلال نیست الخ و در حیز منع است و خبطی است ناشی از جهل و عدم اطلاع او بر عقیده امامیه درین مسئله چه علمای
امامیه بعد اجماع و اتفاق آنها بر اینکه در کلام الله زیادتی و تبدیل کلمه بکلمه دیگر واقع نشده اختلاف نموده اند
که آیا نقصانی دران واقع شده است یا نه صنادید علمای امامیه از متقدمین و متاخرین مانند شیخ صدوق محمد ابن
بابویه قمی و شیخ ابو جعفر طوسی و سید مرتضی علم الهدی و ملا محسن کاشی صاحب وافی و شیخ حر عاملی و غیرانها قول ثانی
اختیار نموده قائل شده اند که در کتاب الله اصلا تغییر و تحریفی و نقصانی واقع نشده است بنابرین قول
قابل استدلال و صالح احتجاج بودن کلام الله از و اضحات بطلان است که قابل تشکیک نیست و همی که قائل اند
باین که در کلام الله نقصانی و قوع یافته میگویند که سور و آیاتی که در قرآن مجید حذف و اسقاط شده است
درین ازمنه منسوخ التلاوت است و قرآنی که حضرت امیر المومنین علیه السلام ترتیب داده بود اگرچه نزد ما
موجود نیست لیکن تا درین زمان مامور بتمسک بهمین قرآن مجید ایم که در اصول و فروع تمسک بان نمائیم و استدلال
و احتجاج بآن بکنیم و ازانجاکه امر بتمسک بان و احتجاج و استدلال بآن و حض و ترغیب بتلاوت و قرارت آن در زمانه
ازایمه معصومین علیهم الصلوة والسلام ورود یافته در ماخوذ بودن ان باین لحاظ و اعتبار ازایمه هدی
علیهم السلام شکی نیست و در قابلیت آن استدلال باریبی نه هرچند این معنی بر ناظران کتب امامیه ضروری تمام دارد
بنا بر اطمینان قلب عوام نقل اقوال علمای اعلام و تفصیل مقام مبادرت نموده میشود پس میدانکه از جمله مشایخ
ثلاثه رضوان الله علیهم که مولف کتب اربعه اند که درین اعصار غالبا مدار عمل بر مؤلفات ایشان است از ثقة الاسلام
شیخ محمد بن یعقوب کلینی رحمه الله تعالی نصی درین باب واقع نیست مگر انکه بعضی از روایات که ظاهر انها موهم وقوع
امثال این امور است در کافی آورده از ینجا است که بعضی گمان برده اند که او رحمه الله تعالی نیز قائل بوقوع نقصان
در این قرآن مجید است و حق آنست که مطلق روایت دلالت بر اعتقاد راوی بظاهر مضمون آن بر ولیت ندارد
چه شیخ صدوق ابن بابویه نیز در کتب خود امثال این روایات ایراد نموده با اینکه مذهب و معتقدش عدم
وقوع نقصان است نیز محدثین اهل سنت مانند بخاری و مسلم و دیگران نیز مثل این روایات در کتابهای خود آورده اند

Presented by: Rana Jabir Abbas

وشیخ محمد ابن بابویه در کتاب اعتقادات بر عدم وقوع نقصان در کلام اسد تصریح فرموده و نیز کلام او ناص است بر انچه
که اعتقاد جمیع فرقه امامیه همین است و تصریح فرموده که هر که بما نسبت میکند که ما قائل بوقوع نقصان در قرآنیم
کاذب است و عبارته اعتقادنا ان القرآن الذی انزله علی محمد صلی الله علیه واله هو ما بین
اللوحتین و هو ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذلک و مبلغ سوره عندالناس مایة و اربع
عشرة سورة و عندنا الضحی و الم نشرح سورة واحدة و کذلک الفیل و لایلاف سورة واحدة
و من نسب الینا انا نقول انه اکثر من ذلک فهو کاذب و ما روی من ثواب قراءة کل سورة
من القرآن و ثواب من ختم القرآن کله و جواز قراءة سورتین فی نافلة و النهی عن قراءة سورتین
فی فریضة تصدیق لما قلناه فی امر القرآن و ان مبلغه ما فی ایدی الناس و کذلک ما روی
من النهی عن قراءة القرآن کله فی لیلة واحدة و انه لا یجوز ان یختم فی اقل من ثلاثة ایام
تصدیق لما قلناه ایضا بل نقول انه قد نزل من الوحی الذی لیس بقرآن ما لو جمع الی القرآن
لکان مبلغه مقدار سبع عشرة الف ایة و ذلک مثل قول جبرئیل علیه السلام للنبی صلی الله
علیه واله ان الله یقول لک یا محمد دار خلقی مثل ما اداری و مثل قوله اتق سخاء الناس
وعداوتهم و مثل قوله عش ما شئت فانک میت و احب ما شئت فانک مفارقه و اعمل
ما شئت فانک ملاقیه و شرف المومن صلوته باللیل و عزه کف الاذی عن الناس
و مثل قول النبی صلی الله علیه واله ما زال جبرئیل یوصینی بالسواک حتی خفت ان احفی و ادرد
و ما زال یوصینی بالجار حتی ظننت انه ینبغی سیورثه و ما زال یوصینی بالمراة حتی ظننت انه
لا ینبغی طلقها و ما زال یوصینی بالمملوک حتی ظننت انه سیضرب له اجلا یعتق فیه
و مثل قول جبرئیل علیه السلام للنبی صلی الله علیه واله حین فرغ من غزوة الخندق یا محمد صلی الله
علیه وسلم ان الله تبارک و تعالی یامرک ان لا تصلی العصر الا بنی قریظة و مثل قوله صلی الله
علیه واله امرنی ربی بمداراة الناس کما امرنی باداء الفرائض و مثل قوله علیه السلام انا
معاشر الانبیاء امرنا ان لا نکلم الناس الا بقدر عقولهم و مثل قوله صلی الله علیه واله
ان جبرئیل اتانی من قبل ربی یا میر قرت به عینی و فرح به صدری و قلبی قال ان الله عز و جل یقول
ان علیا امیر المومنین و قائد الغر المحجلین و مثل قوله علیه السلام نزل علی جبرئیل علیه السلام

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیه السلام فقال یا محمد صلی الله علیه واله ان الله تبارک وتعالی قد زوج فاطمة علیا علیهما السلام
من فوق عرشه واشهد علی ذلک خیار ملائکته ومثل هذا کثیر کله وحی لیس بقران ولو کان قرانا
لکان مقرونا به وموصولا الیه غیر مفصول عنه کما کان امیر المومنین علیه السلام جمعه
فلما جاء هو به قال هذا کتاب بکم کما انه انزل علی نبیکم لم یزد فیه حرف ولم ینقص منه حرف
فقالوا لا حاجة لنا فیه عندنا مثل الذی عندک فانصرف وهو یقول فنبذوه وراء ظهورهم
فاشتروا به ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون وقال الصادق علیه السلام القران الذی انزل من عند
الله علی نبیه واحد وانما الاختلاف من جهة الرواة انتهی یعنی اعتقاد ما نیست که قرانی که فرستاده است
از جانب خدا تعالی بر پیغمبر صلی الله علیه وآله همین است که در میان دو جلد مصحف ها است واد همانست که الان در دست
مردم است بیشتر ازان نیست وعدد سوره های قران نزد مردم صد وچهارده است ونزد علمای امامیه الضحی والم نشرح یک
سوره است ولایلاف والم ترکیف یک سوره وهر کس نسبت بکند بفرقه حقه امامیه اینکه میگویند قران بیشتر ازین است
انکس کاذب ودروغگوی است وانچه مروی است از ثواب قرات هر سوره قرآن وثواب ختم تمامی قران وجواز خواندن دو سوره
در رکعت نافله ونهی از جمع دو سوره در یک رکعت فریضه وهم چنین انچه مروی است از نهی قرات تمام قران در یک ۲۷۱
شب وانکه جائز نیست ختم قران در کمتر از سه روز همه قول ما است که قرآن همین قدر است که در دست مردم است
بیشتر ازین نیست بلکه میگوئیم که نازل شده است بر پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم از وحی غیر قران که از احادیث قدسی
گویند انقدر که اگر آنرا با قران جمع کنند هر آینه مقدار ده هزار آیه شود مثل قول جبرئیل مر پیغمبر را صلی الله علیه وآله وسلم
که خدا تعالی ترا میفرماید یا محمد دار خلقی مثل داری خلقی یعنی ای محمد مدارا کن با خلق من چنانچه من مدارا میکنم با خلق
خود تا آخر انچه فرموده است شیخ حر عاملی در رساله تواتر قران میفرماید وهو ظاهر بل نص فی نقل الاجماع
علی ذلک من الامامیة من غیر اشارة الی نقل خلاف بل صرح بتکذیب من نسب الیهم غیر ذلک
الاعتقاد وقد صرح فی اول کتابه بان ما فیه هو اعتقاد الامامیة واورده فی اول باب الحال
ما فی الابواب علیه والعبارة واحدة فی الجمیع من غیر تغییر وایضا فالحمل علی ان قوله اعتقادنا
مر صیغة المتکلم لتعظیم نفسه لا وجه له ولا مناسبة بالمقام اصلا وکذا القول بان معه
غیره لا جمیع الامامیة اذ لا خصص فلا تخصیص بغیر دلیل ولا یفهم ذلک ومن هذه العبارة
مع انه قد صرح ولا بما صرح وتمام اطلاعه علی مذهب المتقدمین لا شک فیه والتقیة

Presented by: Rana Jabir Abbas

ملحق است از اهل کتاب نیست همچنین است قول در کتاب مازنی که معلوم است که عنایت بنقل قرآن و ضبط ان صحابه
عنایت بضبط کتاب سیبویه و دیوان های شعر نیز میفرماید که قرآن در عهد کرامت مهد حضرت رسول خدا صلی الله علیه
وآله مجموع و مولف معهود بر طبق انچه بین ما هست و در معرض استدلال بر این امر میفرماید ان القرآن کان یلیس
ویحفظ جمیعه فی ذلک الزمان حتی عین جماعة من الصحابة فی حفظه له وانه کان یعرض علی النبی
صلی الله علیه وآله ویتلی علیه وان جماعة من الصحابة مثل عبدالله بن مسعود وابی بن کعب وغیرهما
ختموا القرآن علی النبی صلی الله علیه وآله ختمات وکل ذلک یدل بادنی تامل علی انه کان مجموعا
مرتبا غیر منثور ولا مبثوث وان من خالف فی ذلک من الامامیة والحشویة لا یعتد بخلافهم
فان الخلاف فی ذلک مضاف الی قوم نقلوا اخبارا ضعیفة ظنوا صحتها لا یرجع بمثلها عن المعلوم
المقطوع علی صحته انتهی بدرستیکه قرآن در زمان سعادت نشان آنحضرت صلی الله علیه وآله همه اش مرتب
میشد وحفظ نموده میشد تا انکه جماعت از صحابه برای حفظ او تعیین فرموده بود و بر ان جناب عرض نموده میشد
وبحضور فایض النور انحضرت تلاوت کرده میشد و جماعة از صحابه مانند عبدالله بن مسعود وابی بن کعب وغیر انها ختم
کردند قرآن را بحضور انور صلی الله علیه وآله همه این امور دلالت میکند بر انکه قرآن در عهد کرامت مهد انحضرت ۲۷۴
مجموع و مرتب بود ناقص و پراکنده نبود و هر که در این قول مخالفت نموده است از امامیه و حشویه یعنی محدثین اهل السنت
اعتدادی بخلاف انها نیست چه خلاف آنها در این امر منسوب است بقومی از اصحاب حدیث که اخبار ضعیفه را نقل کردند
وگمان بردند صحت آنها را مثل این روایات ضعیفه از احادیثی که صحت آنها یقینی قطعی است اعراض و رجوع نموده
نمیشود و شیخ امین الاسلام ابو علی طبرسی در تفسیر مجمع البیان فرموده است ومن ذلک الکلام فی زیادة القرآن
ونقصانه فاما الزیادة فیه فمجمع علی بطلانه واما النقصان فقد روی قوم من اصحابنا
وقوم من حشویة العامة ان فی القرآن تغییرا ونقصانا والصحیح من مذهب اصحابنا خلافه
وهو الذی نصره المرتضی قدس الله روحه واستوفی الکلام فیه غایة الاستیفاء فی جواب
المسائل الطرابلسیات انتهی ملا محسن کاشی در رساله منهاج النجاة میفرماید هدایة القرآن کلام الله ووحیه
وقوله وکتابه لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید وانه القصص
الحق وانه قول فصل ما هو بالهزل وان الله تبارک وتعالی محدثه ومنزله وربه وحافظه
وهو المهیمن علی الکتب کلها وانه حق من فاتحته الی خاتمته نؤمن بمحکمه ومتشابهه خاصه

Presented by: Rana Jabir Abbas

وخاصه وعامه وعده ووعيده وناسخه ومنسوخه وقصصه واخباره لايقدر احد من
المخلوقين ان ياتي بمثله انه بعينه ماهو بين الدفتين في ايدي الناس اليوم وليس باكثر من ذلك
وما في بعض الاخبار عن اهل البيت عليهم السلام مما يدل على خلافه فهو ماول كما ذكرناه في
كتابه المسمى بعلم اليقين انتهى كلامه يعني قران كلام خدا و وحي او و كتاب او است و نگاهبان كتب است از تبديل
و تحريف و او قول جدا كننده ميان حق و باطل است هزل نيست و خداي تعالى آفريننده او و فرو فرستنده او
و پروردگار و نگاهدارنده او است از اينكه تبديل و تحريف بآن راه بيابد و او از فاتحه تا خاتمه اش حق است ايمان
مي آريم بمحكم او و متشابه او و خاص او و عام او و وعد او و وعيد او و ناسخ او و منسوخ او و قصه هاي او و اخبار او
و قدرت نداريم يكي از مخلوق كه بيارد مانند آنرا او بهمانقدر است كه در ميان جلد مصحفها اليوم در دست مردم است
و زياده و بيشتر ازان نيست و انچه در بعضي اخبار اهليت عليهم السلام خبري است كه دلالت ميكند برخلاف آن
پس ان ماول است چنانچه ذكر كرده ايم ما آنرا در كتاب خود كه مسمى است بعلم اليقين و احاديثي كه در باب عرض
احاديث بر كلام الله واقع است كه حضرت ايمه معصومين عليهم السلام فرموده اند اذا جاءكم حديث
فاعرضوه على كتاب الله فما وافق كتاب الله فخذوه وما خالف كتاب الله فدعوه نيز دلالت ٢٧٥
دارد بر اينكه در قران متداول تحريفي و تبديلي و زيادتي واقع نشده بجميع اجزائه كلام الهي و معتمد و موثوق به است
والا عرض حديث بران فائده نداشتي بلكه عرض در صورت وقوع تحريف و تبديل و زيادتي موجب اغراء بر قبيح
و باعث ايقاع مردم در تشويش و تحير صريح مي بود بالجمله قول راجح و مذاهب اكثر محققين علماي اماميه آنست
كه در كتاب الهي اصلا تغيري و تحريفي و زيادتي و نقصاني واقع نشده و روايتيكه دلالت بر وقوع آن دارد
باوجود بودن انها از قبيل اخبار احاد ماول اند بتاويلات سديده و محمول اند بر محامل
سديده مثل آنكه محمول اند بر وقوع تحريف در معني و بر انكه منقوص جزء قران متلو نبود بلكه تاويلي بود كه بانزل
نازل شده بود يا آياتي بودند كه تلاوت آنها منسوخ شده حكمش باقي است يا تلاوت و حكم آنها هر دو منسوخ شده اند
يا وحي بود غير قران و نيز نقصان در بعضي ازان قبيل بود كه بحذف آن خللي در نظم قران راه نمي يابد مانند
نامهاي اشخاصي كه آيات در شان آنها نازل شده مانند اسامي مبارك علي و ال محمد عليهم السلام و اسامي
منافقين و اكثران از قبيل اختلاف قرائت است در بعضي مواضع مثل آن در روايات اهلسنت نيز واقع
است چنانچه عنقريب انشاء الله تعالى بعرض بيان مي آيد و بعضي علما قائل شده اند بوقوع نقصان

Presented by: Rana Jabir Abbas

در قرآن مجید سعید این قول مرجوح است لیکن فاضلین این قول میگویند که تجویز این معنی محذوری ندارد زیرا که
مخالفه سوالف بالاتفاق تصحیح نموده اند که در صدر اسلام بعضی از ایات بجهت انکه تلاوت آنها فقط
یا تلاوت و احکام آنها منسوخ گردیده محذوف شده اند در شرح بزدوی که از مشاهیر کتب اصول فقه
حنفیه است میگوید وهوای نسخ التلاوة والحکم جمیعا بصرف القلوب عنهما جائز فی القران فی حیاة
النبی صلی الله علیه وسلم للاستثناء فی قوله تعالی سنقرئك فلا تنسی الا ما شاء الله اذ لولم یتصور
النسیان لما ذکر الاستثناء، عن الفائدة وقوله تعالی او ننسها یدل علی الجواز ایضا وذلك مثل
ما روی عن عائشة رضی الله عنها انها قالت کان فیما انزل عشر رضعات محرمات فنسخت بخمس
وروی ان سورة الاحزاب کانت تعدل سورة البقرة وقال الحسن ان النبی صلی الله علیه وسلم
اوتی قرانا ثم نسیه فلم یکن شیأ ای فلم یبق منه شی لما رفع الله تعالی عن قلبه ذلك یعنی نسخ
تلاوت حکم هر دو جائز است در قران بصرف قلوب ازان در حیات آنحضرت علیه السلام بجهت استثنا در قول
او تعالی سنقرئك فلا تنسی الا ما شاء الله چه اگر نسیان متصور نبودی استثنا بیفائده بودی و قول او تعالی
او ننسها نیز دلالت بر جواز میکند و این مانند انست که مروی است از عائشه رضی الله عنها که او ٢٧٦
گفت بود در انچه نازل شده است در صحیفه خمسه معلومات و نسخ شد بپنج رضعه و مروی است که سوره احزاب برابر
سوره بقره بود و گفته است حسن داود شد حضرت رسول خدا صلی الله علیه وسلم قرانی پس فراموش کرد آنرا
پس نبود چیزی یعنی باقی نماند ازان چیزی بجهت آنکه برداشت خدا تعالی از دل مبارکش آنرا نیز و در شرح بزدوی گفته
واما القسم الثانی وهو نسخ التلاوة دون الحکم فتمسکوا بالمعقول والمنقول ایضا اما المنقول فمثل
قراءة عبد الله بن مسعود رضی الله عنه فی کفارة الیمین فصیام ثلاثة ایام متتابعات وقد
کانت هذه القراءة مشهورة الی زمن ابی حنیفة ولکن لم یوجد فیها النقل المتواتر الذی
یثبت بمثلها القران ومثل قراءة ابن عباس رضی الله عنه فافطر فعدة من ایام اخر ومثل
قراءة سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه وله اخ او اخت فلکل واحد منهما السدس کروایة
عم الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما البتة نکالا من الله والله عزیز حکیم ثم لا یظن بهؤلاء
انهم احتروا عوا ما رووا من انفسهم فیحمل علی انه کان مما یتلی ثم انتسخت تلاوته فی حیوة رسول الله
صلی الله علیه وسلم بصرف القلوب عن حفظها الا قلوب هؤلاء لیبقی الحکم بنقلهم فان

فان خبر الواحد موجب للعمل به فكان بقاء الحكم بعد نسخ التلاوة بهذا الطريق لا ان يكون
نسخ التلاوة بعد وفات رسول الله صلى الله عليه وسلم فان قيل لا يتصور نسخ التلاوة مع
بقاء الحكم لان القران لا يثبت الا بالنقل المتواتر ولم يثبت بالنقل المتواتر ان ما رووه كان قرانا
ثم نسخت تلاوته وبقي حكمه والدليل عليه ان الحكم الباقي ليس بقطعي ولو كان حكم القران لكان
قطعيا قلنا القران يثبت بالسماع من رسول الله صلى الله عليه وسلم واخباره انه من عند الله
تعالى وقد ثبت ذلك في حق هؤلاء الرواة وغيرهم الا ان تصرف قلوب غيرهم عنه لم يثبت
القرانية في حقنا فلا يخرج به من انه كان قرانا حقيقة غاية ما فيه انه يلزم كونه قرانا
في الزمان الماضي بالظن وهو ليس بقادح فيما نحن فيه لان الثبوت بطريق القطع مشروط
فيما بقي بين الخلق من القران لا فيما انتسخ ودر مسلم وعضديه ودیگر کتب اصول فقه نسخ تلاوت فقط ونسخ تلاوت
وحکم معا بامثال این ایات اثبات نموده اند بانکه فاصله انشاء الله تعالی در موضع مناسب مذکور خواهد شد بالجمله از
تقریر این علمای اعلام وروایاتی که بعد ازین از صحیح بخاری صحیح مسلم ودیگر صحاح ستة وکتب احادیث اهل سنت مذکور
خواهد شد بوضوح پیوست که بسیاری از ایات در ابتدای تنزیل قرآن متلو بودند هم در زمان سعادت نشان آنحضرت ٢٧٧
صلی الله علیه وآله منسوخ گردیده در زمانهای بعضی وات برای ابقای حکم محفوظ ماند وایات مذکور در حق ان اشخاص قرآن
هستند ودر ثبوت ووقوع این معنی در عهد کرامت مهد آنسرور صلی الله علیه وآله خلافی وشبهه نیست اما اینکه بعد از آنحضرت
صلی الله علیه وآله نیز مثل آن واقع شده است یا نه اختلاف است هر چند شارح بزودی ودیگران انکار ان نموده اند لیکن
حق اینست که انکار بعید از صواب است وروایات بسیار از طریق اهل سنت وجماعت دلالت بر وقوع ان دارد از انجمله
در شرح بزدوی آورده قال عمر رضی الله عنه قرأنا آیة الرجم ووعیناها وروی فی حدیث عائشة
رضی الله عنها انه ذلك کان مما یتلی بعد وفات رسول الله علیه السلام یعنی خواندیم ما آیه رجم را وحفظ
کردیم آنرا وروایت کرده شده است در حدیث عائشه رضی الله عنها که این از انجمله بود که تلاوت کرده میشد بعد وفات
رسول خدا صلی الله علیه وسلم شیخ ووالد فاضل ناصب در کتاب مسوی من احادیث موطا آورده ومالك عن یحیی بن سعید
عن سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب قال ایاکم ان تهلکوا عن آیة الرجم ان یقول قائل انا لا نجد
حدین فی کتاب الله فقد جمع رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجمنا والذی نفسی بیده لولا ان یقول الناس
زاد عمر بن الخطاب فی کتاب الله لکتبتها الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما البتة فانا قد قرأناها

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

نیز در کتب سوی کرده مالک عن زید بن اسلم عن القعقاع بن حکیم بن ابو یونس مولی عائشة ام المومنین انه قال
امرتنی عائشة ان اکتب لها مصحفا ثم قالت اذا بلغت هذه الآیة فاذنی حافظوا علی الصلوات
والصلوة الوسطی وقوموا لله قانتین فلما بلغتها اذنتها فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی
وصلوة العصر وقوموا لله قانتین ثم قالت سمعتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی روایت است
از مالک ابن سعید بن اسلم از قعقاع بن حکیم بن ابو یونس مولی عائشه ام المومنین گفت امر کرد مرا عائشه که بنویسم برای او مصحفی پس
گفت چون بگاه برسی این آیه را پس خبر کن مرا حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وقوموا لله قانتین پس چون بگاه
رسیدم این آیه را خبر کردم او را پس املا کرد بر من حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وصلوة العصر وقوموا لله
قانتین پس گفت شنیدم این آیه را از حضرت رسول خدا صلی الله علیه وسلم نیز در کتاب مذکور آورده مالک عن زید ابن
بن اسلم عن عمرو بن نافع انه قال کنت اکتب مصحفا لحفصة ام المومنین فقالت اذا بلغت هذه الآیة
فاذنی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وقوموا لله قانتین فلما بلغتها اذنتها فاملت علی حافظوا
علی الصلوات والصلوة الوسطی وصلوة العصر حافظ ابن مردویه از زر از عبد الله بن مسعود روایت کرده

٢٧٩ قال کنا نقرء علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان
علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس یعنی ای پیغمبر خدا برسان
بردم انچه فرستاده شده است بسوی تو از پروردگار تو بدرستیکه علی مولای مومنان است واگر نرسانیدی این را
نرسانیدی رسالت او را و خدا نگاه میدارد ترا از مردم نیز این مردویه از عبد الله بن مسعود روایت کرده مانند
کان یقرء هذا الحرف وکفی الله المومنین القتال بعلی بن ابی طالب وکان الله قویا عزیزا حاکم در مستدرک
روایت کرده عن ابن ادریس عن ابیه بن کعب انه کان یقرء اذ جعل الذین کفروا فی قلوبهم الحمیة حمیة
الجاهلیة ولو حمیتم کما حمو الفسدا المسجد الحرام فانزل الله سکینته علی رسوله فبلغ ذلک عمر
فاشتد علیه فبعث الیه وهو بمنی وهو بفناء ناقة له فدخل علیه فدعا ناسا ممن اعجبه فیهم زید بن
ثابت فقال من یقرأ منکم سورة الفتح فقرأ زید علی قراءتنا الیوم فغلط له عمر فقال له انک لا تکلم
فقال تکلم فقال لقد علمت انی کنت ادخل علی النبی صلی الله علیه وسلم ویقربنی وانتم علی الباب فان
احببت ان اقرأ الناس علی ما اقرأنی قرأت والا لم اقرأ حرفا حییت قال بل اقرأ الناس مسلم
در صحیح خود روایت کرده عن عائشة قالت کان فیما انزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن

جمع من تدوین بخمس معلومات فتوی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهی فیما یقرأ من القرآن یعنی بود
هر چیزی که فرو فرستاده شده است از قرآن این کلام عشر رضعات معلومات یحرمن یعنی ده رضعه که بیقین معلوم شده
باشند وجودان حرام میکردانند پستر منسوخ کرده شدند ده رضعات معلومات به پنج رضعه معلومه یعنی این فرد از آیه
که خمس رضعات معلومات یحرمن پس وفات یافت پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم حال انکه این کلام که خمس رضعات
معلومات یحرمن ثابت بود در چیزی که خوانده میشد از قرآن مجید و روایات بهمین مضمون بسیار اند برخی از ایشان
انشاء الله تعالی بعد مذکور شود بالجمله این روایات و روایات دیگر که بعد بعرض بیان آید صریح الدلالة اند بر نکیه
بعد انحضرت صلی الله علیه وآله وسلم نیز اکثر ایات منسوخ التلاوت شدند و انکار بر دوی تاشی از قلت
تتبع است و حمل بر جهل و عدم علم این صحابه عظام از منسوخ التلاوت شدن امثال این ایات در کمال بعد است
و ازینجا است که مذهب بعضی صحابه نیست کتابت و نوشتن کل قران در مصحف واجب و لازم نیست و ازینجا است
که ابن مسعود معوذتین را که بالاجماع داخل کتاب الهی است در مصحف خود ننوشته اسقاط نموده بود چنانچه نووی در شرح
صحیح مسلم از قاضی عیاض نقل کرده باندک فاصله سبق ذکر یافت نیز مختار در احادیث تجویز اقتصار بر نقل بعض
و حذف بعض متن است بشرط عدم اخلال در معنی اگر بعضی صحابه کتاب را بر سنت قیاس نموده بنا برین وجه
یا وجه اول و بنا بر مصلحت وقت اجتهاد ایشان مقتضی حذف و اسقاط بعضی ایات و سور بنهجی که بسبب آن
خللی در نظم قران واقع نشود شده باشد امتناعی ندارد و از بعضی صحابه نسخ بعضی احکام در حین حیات
انحضرت صلی الله علیه وآله نیز بوقوع می آمد و انحضرت صلوات الله و سلامه علیه وآله بعفو و صفح میگذرانیدند
از انجمله مسلم در صحیح خود روایت کرده است از ابو هریره انه قال کنا قعودا حول رسول الله صلی الله
علیه وسلم و معنا ابو بکر و عمر فی نفر فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم من بین اظهرنا فابطاء
علینا و خشینا ان یقتطع دوننا و فزعنا فقمنا فکنت اول من فزع فخرجت ابتغی رسول الله صلی الله
علیه وسلم حتی اتیت حائطا للانصار لبنی النجار فدرت به هل اجد له بابا فلم اجد فاذا ربیع
یدخل من جوف حائط من بئر خارجة قال فاحتفزت فدخلت علی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فقال ابو هریرة فقال نعم یا رسول الله قال ما شانک قلت کنت بین اظهرنا فقمت فابطات علینا
فخشینا ان تقتطع دوننا ففزعنا فکنت اول من فزع فاتیت هذا الحائط فاحتفزت کما یحتفز الثعلب وهؤلاء
الناس ورائی فقال یا ابا هریرة واعطانی نعلیه فقال اذهب بنعلی هاتین فمن لقیک من وراء هذا

۵ احتزنا الحار المهملة والزای المعجمة بینهم الفاء فقبلها التاء المثناة من فوق بمعنی تضام ای کردن و کوفتن و قبض کردن اقصای قدورا ۱۲

الحائط يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة فكان اول من لقيت عمر فقال ما هاتان
النعلان يا ابا هريرة قلت هاتان نعلا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثني بهما من لقيت يشهد ان
لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه بشرته بالجنة فضرب عمر بين ثديي فخررت لاستي فقال ارجع
يا ابا هريرة فرجعت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجهشت بالبكاء وركبني عمر فاذا هو على
اثري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مالك يا ابا هريرة قلت لقيت عمر فاخبرته بالذي بعثتني
به فضرب بين ثديي ضربة خررت لاستي فقال ارجع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عمر
ما حملك على ما فعلت قال يا رسول الله بابي انت وامي ابعثت ابا هريرة بنعليك من لقي يشهد
ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه بشره بالجنة قال نعم قال فلا تفعله فاني اخشى ان يتكل الناس
عليها فخلهم يعملون قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فخلهم گفت ابو هريرة بوديم با نشسته كرد پيغمبر خدا
صلى الله عليه وسلم در حالتي كه بوديم ما ابو بكر و عمر در ضمن جماعتي كه بودند پس ايستاد و بيرون رفت پيغمبر خدا صلى الله
عليه وسلم از ميان ما پس دير نمود كرد انحضرت بر ما و باز آمد و مرا زماني بگذاشت كه باز نيايد و ترسيدم ما كه تنها يافته
شود انحضرت و گرفته شود و از جانب دشمني بكردي يا وي برسد و اثر بترسيدن خوف بما راه يافت پس برخاستيم و بيرون
من نخستين كسيكه برسيد و بايستاد پس بيرون آمدم در حالي كه ميجستم پيغمبر خدا را صلى الله عليه وسلم تا آنكه آمدم بستاني را
كه از يكي از انصار بود مر بني نجار را كه قبيله ايست از انصار پس گردان بستان گرديدم شايد بيابم مر آنرا دري
پس نيافتم و ديدم ان بستان را پس ناگاه ديدم جدولي صغير كه در مي آيد در ميان ديوار از چاهي كه بيرون آن
بستان بود گفت ابو هريره پس كرد آوردم دست و پاي خود را تا بكنجانم خود را در ان جدول و در ايم پس در
آمدم سوي پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم پس فرمود انحضرت بطريق تعجب و استفهام ابو هريره گفتم اري منم ابو هريره يا رسول الله
صلى الله عليه وسلم فرمود چيست حال تو چه كار ميكني و چون آمدي گفتم بودي تو يا رسول الله صلى الله عليه وسلم
ميان ما پس برخاستي و درنگ كردي بر ما پس ترسيديم كه مكروهي برسانيده شود ترا پي ما پس برخاستيم ما و بوديم من نخستين
كسي كه ترسيد پس آمدم اين بستان را و در آمدم در جدول چنانكه در مي آيد روباه در سوراخ خود و اين مردم مي آيند
در پس من پس فرمود انحضرت صلى الله عليه وسلم اي ابو هريره و داد مرا نعلين خود تا نشان آن باشد كه از پيش حضرت
وي مي ايم پس فرمود ببر اين نعلين مرا پس هر كه پيش آيد ترا از پس اين بستان بر حالي كه گواهي ميدهد با لوهيت حق
نبوت پيغمبر در حالي كه يقين كننده باشد باين شهادت دل او پس بشارت بده او را به بهشت و بود نخستين

Presented by: Rana Jabir Abbas

نخستین کسیکه پیش آمدم لورا عمر پس گفت چیست این نعلین ای ابو هریره گفتم این نعلین پیغمبر خدا است صلی الله علیه وسلم
فرستاده است مرا بینها برائی اینکه هر کرا ملاقات کنم که گواهی میدهد بان کلمه یقین دل خود بشارت دهم لورا به بهشت
پس زد عمر میان دو پستان من پس بر زمین افتادم پس گفت عمر باز بر گرد ای ابو هریره پس باز برگشتم بسوی پیغمبر خدا صلی الله
علیه وسلم پس زاری کردم و پناه جستم بآنحضرت در رسیده لگد بالای من عمر پس نگاه کردم ناگاه وی در عقب من است
پس گفت رسول خدا صلی الله علیه وسلم چیست ترا ای ابو هریره و چرا می گری گفتم که ملاقات کردم عمر را پس خبر داد من
او را بان حکم که فرستاده بودی مرا بدان حکم پس زد عمر میان دو پستان من زدی سخت که افتادم بر مقعد خود پس گفت عمر
باز گرد پس فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم ای عمر چه داشت ترا بر انچه کردی و باز کردانیدی ابو هریره را گفت پدر
و مادر من فدای تو باد آیا بر انگیختی و فرستادی ابو هریره را با نعلین خود و حکم کردی کسیرا که بشهدان لا اله الا الله مستیقنا بها
قلبه بشره بالجنة فرمود اری او را فرستاده ام که این بشارت بدهد گفت عمر پس مکن این حکم را زیرا که من میترسم که تکیه کنند
مردم برین بشارت یا برین کلمه مجرد و عمل نکنند پس بگذار مردم را که عمل بکنند پس فرمود حضرت پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم
فخلهم انتهی ترجمة الحدیث پس اگر بعد وفات آنحضرت صلی الله علیه وآله بنا بر انکه نوشتن کل قران در مصحف مجید نشده بعضی
صحابه واجب نبود اگر بعضی آیات و سور را ننوشته باشند بعد لزوم باجماع منسوخ التلاوت شده باشد محل استبعاد نیست ۲۸۱
و بالجمله بعضی از علمای امامیه که قائل شده اند بوقوع نقصان در کلام الهی آیات و سور محذوفه ساقطه را درین زمان از قبیل
منسوخ التلاوت میدانند که در ابتدا متلو بودند بعد ازان منسوخ التلاوت گردیدند اعم از انکه نسخ تلاوت در حیات
حضرت سرور کائنات علیه وآله افضل التسلیمات وقوع یافته باشد بعد لحوق بجوار آنحضرت صلی الله علیه وآله بعالم عقبی
بدفسخ تلاوت ان اجماع شده باشد و دلیل بر انکه حروف کلمات و آیات محذوفه ساقطه درین ازمنه منسوخ التلاوت نام
انست که کلینی در کتاب کافی در آخر باب فضل القران از سالم بن سلمه روایت کرده قال قرأ رجل علی ابی عبد الله
علیه السلام حروفا من القران لیس علی ما یقرأ الناس فقال له ابو عبد الله علیه السلام کف عن
هذه القراءة اقرأ کما یقرأ الناس حتی یقوم القائم علیه السلام فاذا قام القائم قرأ کتاب الله عز وجل
گفت سالم خواند مردی بر حضرت ابو عبد الله علیه السلام چند حرف از قران که نبود بر طبق انچه مردم می خوانند پس فرمود
آنحضرت لورا باز بمان از ین قرائت و بخوان چنانکه مردم می خوانند تا انکه قائم علیه السلام ظاهر شود و هر گاه قائم
علیه السلام ظاهر شود خواهد خواند کتاب خدا را بر حد شش و برخی ازان حروف و آیات محذوفه قران متلو نبود بلکه تاویلی بود که بان نازل
نازل شده بود یا وحی بود غیر قران که در صدر اسلام با قران در یک کتاب می نوشتند و درین ازمنه امید هست

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیهم السلام بتلاوت وتعلم وتعلیم ودرس وتدریس وتمسک وعمل باین قرآن متداول امر فرموده اند پس این قرآن بهم در حقیقت
ماخوذ از ائمه معصومین است علیهم السلام که تمسک باین وعمل بدان را واجب است ودلائل وشواهد این معنی در احادیث امامیه بکثرت
است در این مقام بذکر چند حدیث اکتفا کرده میشود از انجمله شیخ طبرسی در کتاب احتجاج حدیث طویلی روایت کرده بر موضع حاجت
اقتصار نموده شد فقال له علی علیه السلام یا طلحة ان کل ایة انزلها الله علی محمد عندی باملاء رسول الله
صلی الله علیه واله وخط یدی وتاویل کل ایة انزلها الله وکل حلال وحرام اوحد او حکم او شیء یحتاج
الیه الامة الی ان قال طلحة لا ارانک یا ابا الحسن اجتنبنی عما سألتک عنه من القرآن لا یظمر للناس فقال
یا طلحة عما کففت عن جوابک فاخبرنی عما کتب عثمن اقوان کله امر فیه ما لیس بقران فقال طلحة بل
قران کله قال نعم ثم قال ان اخذتم بما فیه نجوتم من النار ودخلتم الجنة فان فیه حجتنا وبیان حقنا
وفرض طاعتنا الحدیث بطوله ثقة الاسلام محمد بن یعقوب الکلینی باسناد خود از حضرت ابی عبد الله علیه السلام روایت کرده
قال ان هذا القرآن فیه منار الهدی ومصابیح الدجی فلیجل جال بصره ویفتح للضیاء نظره فان التفکر
حیوة قلب البصیر وازحضرت ابو جعفر علیه السلام روایت کرده تعلموا القرآن فان القرآن یاتی یوم القیامة فی
احسن صورة الحدیث وازحضرت پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله روایت کرده اذا التبست علیکم الفتن کقطع
اللیل المظلم فعلیکم بالقرآن فانه شافع مشفع من جعله امامه قاده الی الجنة الحدیث وازحضرت امیر المومنین
علیه السلام روایت کرده قال ان القرآن هدی النهار ونور اللیل المظلم الحدیث وازحضرت علی بن الحسین علیه السلام
روایت کرده انه سئل ای الاعمال افضل قال الحال المرتحل قیل وما الحال المرتحل قال فتح القرآن وختمه
کلما حل بأوله ارتحل فی اخره وازحضرت ابو عبد الله علیه السلام مروی است که فرمود من قرء القرآن فهو غنی لا
یعد غنی از انحضرت علیه السلام روایت کرده قال القرآن عهد الله الی خلقه فقد ینبغی للمرء المسلم ان ینظر
فی عهده وان یقرء منه فی کل یوم خمسین ایة نیز از حضرت علی بن الحسین علیه السلام روایت کرده که انحضرت فرمود
آیات القرآن خزائن کلما فتحت خزینة ینبغی لک ان تنظر فیها نیز از حضرت امیر المومنین علیه السلام مروی است
کفرمود البیت الذی یقرأ فیه القرآن ویذکر الله فیه یکثر خیره ویحضره الملائکة الحدیث وازحضرت
ابی جعفر علیه السلام مروی است که انحضرت فرمود من قرء القرآن قائما فی صلوته کتب الله له لکل حرف مائة حسنة
ومن قرء فی صلوته جالسا کتب الله له لکل حرف خمسین حسنة ومن قرء فی غیر صلوة کتب الله له لکل
حرف عشرة حسنات ودر حدیث دیگر مانند این روایت کرده واین فقره افزوده ومن استمع القرآن کتب الله له لکل

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

دل استماع کرین اور مجیب عظریف اور اوسکی شہر اب بجشم عبرت دیکھین پہلی روایت صواعق محرقہ ابن
حجر مین ہی صحح عن عمر انہ خطب ام کلثوم من علی فاعتل بصغرھا و بانہ اعدھا لابن اخیہ
جعفر فقال لہ عمر ما اردت الباءۃ ولکن سمعت رسول اللہ یقول کل سبب و نسب
ینقطع یوم القیامۃ ملخصا اسبب و نسب یعنی عمر نی خواستگاری کی ام کلثوم کی علی سی پس علی نی عذر کیا صغیرہ
ہونی ام کلثوم کا اور یہہ بہی عذر کیا کہ اوسکو لیہ جعفر طیار کی لڑکی کہا ہی پس عمر نی کہا کہ نہین ارادہ رکہتا ہون
مین جماع کا لاکن رسولخدا نی فرمایا ہی کہ سب سبب اور نسب قیامت کی دن منقطع ہوجاوینگی دوسری
روایت اوسی صواعق محرقہ ابن حجر مین یہہ ہے وفی روایۃ ان الحسین سکت وتکلم الحسن
فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال یا ابتاہ من بعدل عمر وحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وتوفی وھو عنہ راض ثم ولی الخلافۃ فعدل فقال لہ ابوہ صدقت ولکن کرھت ان
اقطع امرا دونک ثم قال لھا انطلقی الی سید المؤمنین فقولی لہ ان ابی یقرئک السلام
ویقول لک انا قد قضینا حاجتک التی طلبت واخذھا عمر وضمھا الیہ واعلم من
عندہ انہ تزوجھا فقیل لہ انھا صبیۃ صغیرۃ فذکر الحدیث السابق یعنی جب خواستگاری
کی ام کلثوم کی عمر نی علی سی حسنین سی استیذان کی حسن نی سکوت کیا حسن بولی اور حمد و ثنا کی خدا کی پہر کہا ای پدر بزرگوار
کون برابری کرتا ہی عمر کی صاحبت کی پیغمبر خدا کی اور پیغمبر خدا نی رحلت فرمائی راضی و خوشنود اونسی پہر وہ خلیفہ
ہوئی تو عدل کیا تب علی نے کہا تم نی سچ کہا لاکن مجکو مکروہ معلوم ہوا کہ بغیر تمہاری مشورہ کی کوئی کام کرلیتون
پہر ام کلثوم سی کہا کہ جا عمر کی پاس اور اوس سی کہہ کہ میری پدر نی تجکو بعد سلام کی کہا ہی کہ مین نی حاجت تمہاری
جو طلب کی تہی روا کردی عمر نی اوسکو پکڑا اور سینہ سی چمٹایا اور اوس سے کہا کہ علی نے میری ساتہہ تزویج تیرے
کردی لوگون نے عمر سی کہا کہ وہ لڑکی ہے اور صغیرہ ہی تو عمر نی حدیث سابق ذکر کی تلیسر سے روایت
ابن حجر عسقلانی نے شارح صحیح بخاری لکہا ہی ان علیا لما ابی عن نکاح ابنتہ لعمر واستعذر بصغرھا
لم یکن یقبل منہ ذلک لعذر حتی الجاہ الی ان یراھا ایاہ فارسلھا الیہ فلما رآھا
عمر اخذھا وضمھا الیہ وقبلھما یعنی جب علی نی انکار کیا نکاح کرنی سی اپنی بیٹی کی عمر کی ساتہہ
اور عذر اوسکی صغیرہ ہونی کا کیا عمر نی اس عذر کو قبول نکیا اور علی کو اس امر پر مضطر و ملجا کیا کہ وہ جناب اوس کی
کو کہا دین عمر کو پس علی نی اوسکو عمر کی یہان بہیجدیا جب عمر نی اوسکو دیکہا پکڑا اوسکو اور چہاتی سی لگایا اور بوسہ

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

اوسکی بی صواعق محرقہ مین کہتا ہی وتقبیله وضمه لها علی جهة الاکرام لانها الصغری هاشم
تبلغ حد استتهی حتی یجی من ذلك ولو لا صغرها لما بعث بها ابوها یعنی بوسہ لینا اور
جہانتی سے لگانا عمر کا اوسکو براہ تعظیم کی تہا راہ شہوت کی نہتا کسواسطی کہ وہ یعنی ام کلثوم بسبب صغیرہ ہونے
کی مشتہاہ نہتی یعنی قابل اسکی نہتی کہ اوسپر شہوت آئی اور اگر وہ صغیرہ نہوتی تو باپ اوسکا اسکو نہ بہیجتا
بہیجہوتے روایت استیعاب مین ہے خطبها عمر بن الخطاب الی علی فقال له انها صغیرة
فقال له عمر زوجنیها یا ابا الحسن فانی ارصد من کرامتها ما لا یرصد احد فقال علی
انا ابعثها الیك فان رضیتها فقد زوجتها فبعثها الیه ببرد وقال لها قولی له
هذا الذی سمیته فقلت لك فقالت ذلك لعمر فقال قولی قد رضیت رضی الله عنك
ووضع یده علی ساقها فکشف فقالت افعل هذا لولا انك امیر المؤمنین لکسرت
انفك فخرجت یعنی خواستگاری ام کلثوم کی عمر نے علی سے کی علی نے کہا وہ صغیرہ ہی عمر نی کہا ای ابو
اوسکو میری ساتھہ تزویج کردو مین اوسکی برزگی کے چشمداشت بہت رکہتا ہون علی نی کہا مین اوسکو تیری پاس
بہیجتا ہون اگر تو اوسکو پسند کری تو مین نی اوسکی تزویج تیری ساتھہ کردی اور بہیجا اوسکو معہ ایک چادر کے
اور اوس سے کہا کہ تو عمر سی یہہ میری طرف سی کہنا کہ یہہ وہ چادر ہی جسکو مین نی تجھی کہا تہا ام کلثوم گئی عمر کی پاس
اور وہی بات کہی عمر نی کہا تو اپنی بابسی کہنا کہ مین تجھی راضی ہوا خدا تجھی راضی ہو اور عمر نی اپنا ہاتہہ ساق پر
ام کلثوم کی اور کہا ساق کو کہولا ام کلثوم نی کہا یہہ تو کیا کرتا ہے اگر تو امیر المومنین نہوتا تو مین تیری ناک توڑ
ڈالتی اور یہہ کہکر چلی گئی یا نچوین روایت اوسی استیعاب مین یہہ ہے عن محمد بن علی ان عمر
بن الخطاب خطب الی علی ابنته ام کلثوم فذکر له صغرها فقبل له انه رد ذلك فعاود
فقال له علی ابعث بها الیك فان رضیت فقد امرتك وقد رسل بها الیه فکشف
عن ساقها فقالت له لولا انك امیر المؤمنین لطمت عینك یعنی عمر بن خطاب نے
علی سے اونکی بیٹی ام کلثوم کی خواستگاری کی علی نی اوسکی صغیرہ ہونی کا ذکر کیا پہر لوگون سے
عمر سے کہا کہ علی نے رد سوال تیرا کیا پہر عمر آیا علی پاس اور پہر خواستگاری کی علی نی کہا مین اوسکو تیرے
پاس بہیجون گا اگر تو پسند کری تو وہ تیری جورو ہی پہر ام کلثوم کو علی نی عمر کی پاس بہیجا عمر نی کشف ساق اوسکا
کیا ام کلثوم نی کہا ہٹ اگر تو امیر المومنین نہوتا تو مین تیری آنکہہ مین طمانچہ مارتی چہٹی روایت شیخ ابو

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

دولت آبادی باب ششم کتاب المودۃ میں شرح حضاف سے لکھی ہی کہ ان عمر بن الخطاب لما خطب
ام کلثوم بنت علی فقال علی انها صغیرة ان رضیت هی مراتك یعنی عمر نی جب خواستگاری
کی ام کلثوم بنت علی کی علی نی کہا وہ صغیرہ ہی اگر تو راضی ہے تو وہ جورو تیری ہی **ساتویں** روایت کتاب
المودۃ مذکور میں یون ہی ان عمر بن الخطاب لما خطب ام کلثوم واعتذر علی بصغرها
فقال عمر ما الی حاجة فی النساء ولکن اتشفع لوسیلة الی محمد علیه السلام وهو یقول
کل سبب ونسب ینقطع یوم القیامة الا سببی ونسبی فتزوجها علی اباه بمهر اربعین
الف درهم فساق ذلك کله عمر وهی ابنة اربع سنین وما بین الاربع الی الخمس
وعمر ستین سنین فاجلسها عمر الی جنبه فرفع میزرها ومسح یده علی راسها
فجرد ساقها فرفعت یدها وکادت ان تلطمه وقالت لو کنت امیر المؤمنین للطمت علی خدك
فقال عمر دعوها فانها شمیطة قرشیة یعنی عمر نی جب خواستگاری کی ام کلثوم کی اور علی نی عذر اوسکے
صغیرہ ہونی کا کیا تو عمر نے کہا مجکو حاجت نسا کی نہین ہی لاکن مین وسیلہ چاہتا ہون محمد علیہ السلام کیطرف
کہ انحضرت نی کہا ہی سب سبب و نسب منقطع ہوجاتی ہین موتسی سوای سبب و نسب میری کی پس تزویج کردیا
ام کلثوم کو علی نے عمر کی ساتھہ اوپر مہر چالیس ہزار درہم کی عمر نی وہ چالیس ہزار درہم بہیجدئی اوسوقت
سن عمر کا ساٹھہ برسکا تہا پس عمر نی اوسکو اپنی پہلو مین بٹہایا اور مقنعہ کو اوسکی دور کیا اور اوسکی سر پر ہاتھہ
پہیرا اور ساق کو اوسکی کھولا پس ام کلثوم نی ہاتھہ اوٹہایا اور قریب تہا کہ عمر کی طمانچہ ماری اور کہا اگر تو
امیر المومنین ہوتا تو مین تیری مونہہ پر طمانچہ مارتی عمر نے کہا اوسکو چہوڑ دو کہ وہ ہاشمیہ قریشیہ ہے
آٹہویں روایت اوسی شیخ شہاب الدین دولت آبادی نی اوسی کتاب المودۃ مین بعبارت فارسی یون
لکہی ہی عمر بعلی کفتہ فرستاد کہ ام کلثوم دختر کہ بانوی جنت فاطمہ مرا بزنی دہ ام کلثوم چہار سالہ بود وعمر شصت
سالہ علی بعذرش پیش آمد وکفت دختر خویش را بپرسم اگر راضی باشد بتو تسلیم کنم عمر عذرش دریافت وکفت
یا علی مرا بازنان حاجت نماندہ زیرا کہ شیخ فانی گشتہ ام لاکن میخواہم کہ مرا وسیلتی باشد بسوی پیغمبر پس امیر المومنین
ام کلثوم را تسلیم کرد وعمر ہمہ مہرام کلثوم کہ چہل ہزار درہم بود فرستاد پس عمر آمد از انوی خود نشاند ومقنع کہ بر سر
بود عمر را دور کرد ودست بر سرش آورد وجامہ از ساقش برداشت ام کلثوم دست بر داشت وخواست کہ طمانچہ
زند وگفت اگر امیر مومنان نمیبودی طمانچہ بر روی تو میزدم عمر گفت نمیباید کہ کسی سخن او در دل گیرد وگذارید این از

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ونسل ہاشم و قریش است آمدم مطلب کہ ان روایات متکاثرہ متواترہ سنیہ سے قدر مشترک جو ثابت ہی
وہ یہی دو امر عمدہ ہین ایک یہہ کہ عمر نے اپنی شصت سالگی مین خواستگاری ترویج ام کلثوم کی جناب امیر علیہ السلام سے
کی کہ فقرہ ما اراد تزلباعۃ اور فقرہ ملالی حاجۃ الی النساء اور فقرہ وعمر ستین سنۃ اور فقرہ
عمر شصت سالہ لو دکفت مرا بار زنان اکنون حاجت نماندہ زیرا کہ شیخ فانی گشتہ ام اس مطلب مین نص ہین
دوسرا امر یہہ کہ ام کلثوم مخطوبہ عمر صغیرہ تہی کہ فقرہ فاعتل بصغرھا اور فقرہ واستعذر بصغرھا
اور فقرہ فقال انھا صغیرۃ اور فقرہ لانھا لصغرھا لم تبلغ حد الشھوۃ حتی یجری ذلک ولکونہ
صغرھا لما بعث بھا ابوھا اور فقرہ وھی بنۃ اربع سنین وما بین الاربع الی الخمس
اور فقرہ ام کلثوم چہار سالہ بود ام کلثوم مخطوبہ عمر کی صغر سنی مین صریح ہین اور چونکہ ام کلثوم بنت جناب سیدہ
علیہا السلام ہنگام شصت سالگی عمر کے کہ وقت خطبہ وخواستگاری ہے صغیرہ اور چہار سالہ نہین کما سیتضح
تو کالنور علی شاطئ الطور ثابت ہوا کہ خطبہ اور تزویج عمر کی ساتھہ ام کلثوم بنت جناب سیدہ علیہا السلام کی ہرگز
نہین ہوا اب ہجکہ دو امر دریافت کرنا چاہی ایک یہہ کہ شصت سالگی عمر کی کسوقت مین تہی دوسرا یہہ ہنگام
شصت سالگی عمر کی سن ام کلثوم بنت جناب سیدہ علیہا السلام کا کیا تہا سو امر اول یعنی یہہ کہ شصت سالگی عمر
کی کس سن ہجری مین تہی یون معلوم ہوتا ہی کہ استیعاب وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ مین ہی کہ ولادت اوس ہزرنا
بالغ کی سن چودہ عام الفیل مین ہوئی اور سن تئیس ہجری مین کہ مطابق چہتر عام الفیل کے ہوتی ہین وہ اپنے
مقر کو گیا اور چودہ عام الفیل سے چہتر عام الفیل تک ترسہنہ برس ہوئی تو اس حساب سے سن عمر کا ترسہنہ
برسکا ہوا اور شصت سالگی اوسکی کہ ہنگام خطبہ ام کلثوم صغیرہ ہی سن بیس ہجری مین ٹہری اور تطابق سن
بتیس ہجری کا چہر عام الفیل سے یون معلوم ہوتا ہی کہ استیعاب وغیرہ مین حال جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ
وآلہ مین مسطور ہے کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ نی سن گیارہ ہجری مین کہ مطابق چوسنہ عام الفیل کے ہے
رحلت فرمائی ہے اور دوسرا امر یہہ ہے کہ ام کلثوم بنت جناب سیدہ علیہا السلام سن بیس ہجری مین کہ ہنگام شصت
سالگی عمر ہی صغیرہ نہ تہین یون دریافت ہوتا ہی کہ باتفاق ارباب سیر و تواریخ و علمائے یقین کے وفات جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کی اوایل سن گیارہ ہجری مین انہائیسوین صفر کو یا بارہوین ربیع الاول تک علی اختلاف
الروایات ہوئی ہے اور اوسوقت جناب سیدہ علیہا السلام بمحل حضرت محسن حامل تہین کہ عمر بنی دروازہ اوس
معصومہ پر گرا کر اسقاط محسن کا کیا ہی جیسا کہ روایت کیا ہے اس امر کو مخالفان شیعہ نے اور اون لوگون نی بہی جو عمر کو

ابنا معتقد

ہیا مقتدا اور خلیفہ ثانی کہی جاتی ہین چنانچہ حضرن محمد بن علی بن بابویہ قمی کی کتاب توضیح الوسیلہ
اور نظام الدین استرابادی کی کتاب لب اللباب مین مذکور ہی اور حسن عقیدت عمر کی مثل سنیون کے رکھتا ہی کافی الفضل و النحل اور
میزان ذہبی مین ترجمہ احمد بن محمد سری مین بھی مذکور ہی تو بصورت مین تولد ام کلثوم بنت خاب سیدہ کا لامحالہ
سن گیارہ ہجری کی قبل آخر ہجری اور لا اقل نو ہجری مین ہوا ہوگا کسواسطے کہ سن دس ہجری مین وہ خاب معصومہ
بحمل حضرت محسن حامل تہین ابتدای گیارہ ہجری مین عمر اوسکی اسقاط کا باعث ہوا اور اسی سن گیارہ ہجری مین
کئی مہینہ بعد رحلت پیغمبر خدا کی خاب معصومہ نی بھی رحلت فرمائی اور سن نو ہجری سی کہ سن تولد ام کلثوم منتہا
سن بیس ہجری تک کہ ہنگام شصت سالگی عمر ہی بارہ برس ہوتی ہین تو ثابت ہوا کہ ام کلثوم بنت خاب سیدہ
سن بیس ہجری مین بارہ برس کی تہین ہرگز چار سال بلکہ صغیرہ بھی نہ تہین اور جب صغیرہ نہوئین تو بنا بر روایات
متکاثرہ سنیہ کی جو مذکور ہوئین خطبہ اور نکاح انکا عمر کی ساتھہ نہوا غفلت المطلوب بلکہ بنا بر قول صاحب موقف
کی کہ اوسنی کہا ہی کہ جبکہ ابو بکر نی فدک کو اوس خاب سے چین لیا اور اوس خاب معصومہ نی فرمایا کہ میرے
والد سید المرسلین نی فدک مجکو ہبہ مع الاقباض کیا ہی تو ابو بکر نی خاب معصومہ موہوب لہا قابضہ سی ہبہ کا
بینہ طلب کیا تو خاب حسنین اور ام کلثوم کی گواہی ہبہ کی دی اس قول صاحب موقف سی معلوم ہوتا ہے
کہ ام کلثوم سن گیارہ ہجری مین ہنگام غصب فدک کی ابتدا الی خلافت غصبی ابو بکر ہین قابل ادای شہادت
کی تہین بالجملہ سن بیس ہجری مین کہ ہنگام شصت سالگی عمر اور بھی ہنگام خطبہ عمر ہے کسی طرح سی ام کلثوم
بنت خاب سیدہ علیہا السلام صغیرہ نہین ٹہرتی تو خطبہ و خواستگاری بھی انکی نہین ٹہرتی اور جاننا چاہئے
کہ تزویج ام کلثوم بنت خاب سیدہ کی محمد بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی ساتھہ ہوئی ہی صاحب استیعاب ترجمہ
محمد بن جعفر مین لکہتا ہی ومحمد بن جعفر ھو الذی تزوج ام کلثوم بنت علی بن ابیطالب کرم اللہ
وجھہ بعد موت عمر بن الخطاب انتہی و جب براہین قاطعہ عدم وقوع بلکہ عدم امکان تزویج
ان ام کلثوم کی عمر کی ساتھہ ثابت ہو چکی تو قول صاحب استیعاب کا بعد موت عمر بن الخطاب خلاف واقع
اور محمول ہے تعصب مذہب اور عدم تدبر پر اصل ماجرا مین آدم بر انیکہ ہمقام مین ارباب عقل و انصاف ہین
کو معلوم کرین کہ سنیون نی جو تزویج بی اصل حضرت ام کلثوم بنت خاب سیدہ علیہا السلام کی عمر کے
ساتھہ کہ منجر بسب و شتم پیغمبر خدای العیاذ باللہ منہ مشہور کر کی اپنی ناہای اعمال کو مثل اپنی دلون کے سیاہ کیا ہے
اور با وصف انتحال نام اسلام کی یہودیت کو کاشتہ ہوئی اور اس پیرایہ مین عمر کی ایمان اور جہالت شان پر

Presented by: Rana Jabir Abbas

استدلال کیا ہی یہہ استدلال اون خود غلطون کا خود غلط انشا غلط الا غلط کا ہی اور یہہ بھی جاننا چاہئی کہ
روایات سنیہ مین جو مذکور ہوئین یہہ مضمون جو ہی کہ مین اس تزویج ام کلثوم سی یہہ چاہتا ہون کہ مجکو پیغمبر خدا سے
سببیت یعنی مصاہرت حاصل ہو داخل ہے اس امر پر کہ اوسکو سببیت پیغمبر خدا سی حاصل تہی اور یہہ کذب محض ہے
کسواسطے کہ اوسکو سبب حضہ کی سببیت پیغمبر خدا سی حاصل تہی تو یہہ روایات وضعی محض ہین اور حقیقت حال جسمو
اون روایات سنیہ مذکورہ کی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ عمر نی خواستگاری کی ام کلثوم
بنت ابوبکر ربیہ جناب امیر کی کہ وہ بسبب حضرت ام کلثوم بنت جناب سیدہ کی صغیرہ تہی اور جناب امیر
کی سایہ عاطفت اور ترتیب مین ہمراہ اپنی مادر اسما بنت عمیس کے کہ یہہ اسماء صحابیہ مرحابی ابوبکر کے زوجہ جناب
امیر ہوئی تہی رہتی تہی جناب امیر کو تزویج اپنی ربیہ کی جی اوس فرعون آل محمد کی ساتھہ اولا گوارا نہتی اسواسطے
غدر اوسکی صغر سن کا کیا بالآخر جب عمر نی اصرار کیا اور اوس جناب کو ملجا کیا تو تزویج ربیہ مذکورہ کی اوسکی
ساتھہ کردی اور یہہ امر مخفی نہین کہ عرف عرب وعجم مین ربیہ کو بھی بنت کہتی ہین تو راویان سنیون نے
ام کلثوم ربیہ کو جو بنت علی کہا تو کچھہ اس سی مدعا سنیونکا ثابت نہین ہوتا اور اشتراک نام بنت
ربیہ کا سنیون کو ذریعہ غلط محض کا ہوا اور ہونا ایک دختر ابوبکر کا بنام ام کلثوم کی کتاب استیعاب
سی ترجمہ عمر مین ثابت ہی اور کنز العمال اور کتاب ریاض النضرہ وغیرہ مین بھی موجود ہی اور تمہیدات و
معاضدات اس امر سی یہہ ہی کہ تزویج عمر کی ام کلثوم بنت ابوبکر ربیہ جناب امیر کی ساتھہ بوارق محرقہ اور اسعاف
السعدا وغیرہ کتب معتمدہ سنیون مین مصرح ہی عبارت کتاب اسعاف السعدا کی علی ما نقل عنہ یہہ ہی ام کلثوم
دختر ابوبکر بود و مادرش اسماء بنت عمیس کہ اول زن جعفر طیار بود و بعد از نکاح ابوبکر در آمدہ از ابوبکر پسری عبد
نام و یک دختر ام کلثوم زائید بعد ازان بنکاح علی ابن ابیطالب در آمد ام کلثوم ہمراہ مادر آمدہ عمر بن الخطاب
با ام کلثوم دختر ابوبکر نکاح کرد انتہی الحاصل روایات تزویج ام کلثوم بنت ابوبکر ربیہ جناب امیر علیہ السلام مراد ہی
اور بعض روایات شیعہ مین جو آیا ہی کہ جناب امیر بعد مرنی عمر کی ام کلثوم کو قبل عدت کی اپنی دولتخانہ ہدایت کا شانہ
مین لی آئی تہی اوس سی بھی ام کلثوم ربیہ مراد ہی کہ جناب امیر ہی بسبب اسماء بنت عمیس زوجہ اپنی کی اوسکی پرورش
تہی و علی ہذا القیاس بعض روایات شیعہ مین یہہ جو آیا ہی کہ ام کلثوم اور بیٹا اوسکا زید ابن عمر دونون ایک وقت
مین مری تقسیم میراث مین اونکی اشتباہ واقع ہوا اور جناب سید الساجدین نی دونون جنازون پر ایک ہی نماز
کہی ثبوت اوس روایت اور مانحن فیہا مین وہی ام کلثوم ربیہ جناب امیر علیہ السلام مراد ہی ورای آن بعض علمائے

جو مجوزین

کہ عمر کی ہمسر جو ہوئی ہے ام کلثوم بنت علی ابن ابیطالب

جو مجوزین نکاح موسنہ سنی کی ساتھہ ہین استدلال جواز ایسی نکاح سی مثال ترویج ام کلثوم کی عمر کی ساتھہ دی
ہی اسمین یہی وہی ام کلثوم ربیبہ مراد ہی اور روایات سنیہ مین یہہ جو آیا ہی کہ بطن ام کلثوم سی زید ابن عمر پیدا ہوا
یہہ روایت بہی دلیل ہے اس امر کی کہ ام کلثوم مذکورہ عمر و مادر زید خواہر خیاب امام حسین علیہ السلام کی تہی کسواسطی کہ اگر
زید ابن عمر خواہرزادہ خیاب امام حسین کا ہوتا تو جسطرح اولاد حضرت زینب کی ہمراہ اپنی مان کی کربلا مین گیا
سعادت خیاب امام حسین علیہ السلام مین تہی اور شہید ہوئی زید بہی لامحالہ ہمراہ اپنی مادر کی کربلا مین ہوتا اور
لاقتل ہنگام تشریف لیجانی اوس امام مظلوم کی بسمت کربلا جسطرح عبداللہ بن عمر اور محمد حنفیہ اور عبداللہ بن
عباس وغیرہم اوس امام عالیمقام سی رخصت ہوئی اور موافق اپنی افہام کی مانع قصد کربلا ہوئی زید ابن عمر
بہی کہ موافق قول سنیون کی بسبب عبداللہ بن عمر کی امام حسین علیہ السلام سی قرابت قریبہ اور حرمت رکہتا تہا
ضرور رخصت کی لئی حاضر حضور امام علیہ السلام ہوتا اور اگر بیٹا ام کلثوم خواہر امام حسین کا ہوتا تو بالیقین اپنے
مادر کی پاس رخصت کرنی اور ہونی کو آتا حالانکہ کسی روایت سنی و شیعہ مین نہین پایا جاتا کہ زید ابن عمر رخصت
کیوقت حاضر ہوا یا کربلا مین ساتھہ اپنی مادر حضرت ام کلثوم کی تہا و ہای آن کتب سیر و تواریخ سی یہہ بہی نہین معلوم
ہوتا کہ زید ابن عمر بعد معاودت حضرت ام کلثوم کی کربلا سی اوسکی پاس تعزیت و غمگساری کی لئی آیا تو اب
براہین قاطعہ کالنور علی شاہق الطور روشن ہوا کہ ام کلثوم مذکورہ عمر اور زید ابن عمر اقربای قریبہ امام حسین کا
سی اور آل ابیطالب سی ہرگز نہتی اور بلید دہلوی عزیز الاغبیائی اپنی تحفہ مسروقہ مین جو واسطی اثبات ترویج
عمر کی ساتھہ حضرت ام کلثوم بنت خیاب امیرؑ کی روایت بی سر و پا اول فرج غصب منا خیاب صادقؑ کی طرف ایکمقام
نسبت کی ہی و بمقتضای مثل مشہور در و غکو را حافظہ نباشد کی دوسری جگہہ بغیر تصریح و تعیین اسم مبارک
خیاب صادق علیہ السلام کی لکہا ہی کہ شیعہ بحضرت نسبت میکنند کہ میفرمودند اول فرج غصب منا قطع نظر اس
تہافت کی فرض کیا ہمنی کہ روایت مذکور مروی ہے لاکن اس روایت سی ترویج حضرت ام کلثوم بنت خیاب
امیر و خیاب سیدہ علیہما السلام پر استدلال کرنا بیہودہ سرای بلکہ استدلال اپنی عبادت و بلادت پر کرتا ہے
کیا بلید دہلوی اس امر سی جاہل ہے یا تجاہل کرتا ہی کہ روایت مذکور مین لفظ ہما اول فرج غصب منا وارد ہے
نہ لفظ اول فرجنا غصب منا اگر روایت مذکورہ مین لفظ فرجنا باضافت فرج کی طرف ضمیر متکلم کی وارد ہوتا
تو اوسوقت مین روایت مذکور بادی النظر مین اگرچہ موہم مطلب عزیز الاغبیا کے ہوسکتی مگر جب بہر کیوے
مسائل خیر اوسمین بہی بنظر تامل روایات متکاثرہ سنیہ کو جسمین بتصریح شیخوخت ناکح پیر نابالغ اور صغر

سن منکوحہ کی نسبت دیکھتا تو وہ وہم اوسکا دفع ہوجاتا اور سمجھ لیتا کہ جو کہ رسیہ بشرعاً و عرفاً کا لحاظ
ہوتا ہی نظر اس جزئیت کی لفظ فرخنا کا وارد ہوا ہے اور روایت مذکورین کہ لفظ غصب کا واقع ہی اوس
سی مراد تزویج اضطراری ہی نہ غصب حقیقی اور عزیز الاغبیائی اوسی تحفہ مسروقہ مین جو واسطی ناشد روایت
ہوا اول فرج غصب منا کی لکھا ہی معہذا الکذب این روایت دروغ روایات صحیحہ در کتب امامیہ موجود است مثل
الامام محمد بن علی الباقر عن تزوجها فقال لولا انه رآه اهلا لها ما كان يزوجها
وكانت اشرف نساء العالمين حزبها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم واخوها الحسن والحسين
سيدا شباب اهل الجنة وابوها علي ذو السر والمنقبة في الاسلام وامها فاطمة
بنت محمد صلى الله عليه وآله وسلم وجدتها خديجة بنت خويلد انتهى غلط بحت بلکہ ہذیان مخض ہے
کسواسطی اولاً اوس مصداق من كان في هذه اعمى فهو في الاخرة اعمى واضل سبيلا
فی محلہ کی دعوکا دینی کو لفظ روایات صحیحہ صیغہ جمع کا لکھا اور تفصیل مین اوس احمال کے ایک روایت بی سر و پا کے
نہ کتاب کا نام لکھا نہ راویون کی اسما کیا عزیز الاغبیا یہ نہین جانتا کہ موجب داب مناظرہ کی مقام استدلال
و احتجاج مین روایات مقبولہ خصم و معتمد علیہا خصم کے لکھنا چاہئی اوسکو لازم تہا کہ موافق اپنی ادعا کی روایات
صحیحہ معتمدہ لکھتا اور نام کتاب کا اور رواۃ کا بہی لکھتا اور اثبات صحت روایات اور تعدیل رواۃ کے
کتب امامیہ سی کرتا و انی ذلک بالجملہ قول مثل عزیز الاغبیا کا فرطات بعیری سی کم نہین اور ثانیاً
فاہر روایت مذکور کہ اومین نسخ عنکبوت سی ہے بافتہ اور ساختہ اوسی عبادت پناہ کی معلوم ہوتے
ہی کہ سراسر غلط اور خلاف محاورہ ہے کلام امام محمد باقر علیہ السلام کا کہ وہ عالیجناب اہل لسان اور افصح الفصحا
اور ابلغ البلغا تہی کیونکر ہوسکتا ہے فقرہ اولی اوسکا لولا انہ راہ اہلا لہا مشتمل ہے اضمار قبل الذکر
بلکہ اضمار بلا ذکر مرجع پر کہ موافق قواعد نحو کی جایز نہین ہے اور یہی مشتمل ہے انتشار ضمایر پر کہ مخل فصاحت
ہی کسواسطی کہ موافق زعم باطل عزیز الاغبیا کے انہ کی ضمیر ہاز متصل راجع ہے جناب امیر علیہ السلام کے
طرف اور راہ کی ضمیر ہاز متصل راجع ہی عمر کیطرف اور اہلا لہا کی ضمیر راجع ہی جناب ام کلثوم کے
طرف و رای آن لفظ اہلا لہا کا کہ از روی لغت و محاورہ کی معنی مستوجبا لہا کی ہے اسجگہ مہمل ہے
معنی ہی عمر کا مستوجب ہونا جناب ام کلثوم کی نہی یعنی جب اگر اہلا للتزویج ہوتا اور ثالثاً روایت مذکورین
ذکر عمر کا مطلق نہین اگر لفظ عن تزویجها نہ ہوتا تو موافق مطلب عزیز الاغبیا کے ہوتا و اذلیس فلیس

توضیح ضمایر

Presented by: Rana Jabir Abbas

بالجملہ مدعای افترای عزیز الاعجبیا اور سب سینیوںکا کہ ترویج عمر ہی ساتھ ام کلثوم مفت خواب امیر
کی حاشا وکلا ثابت نہین ہوتا نہ روایات سنیہ سی نہ روایات شیعہ سی بلکہ روایات متواترہ منتکاثرہ اونکی جو
مین نی اوپر ذکر کی ہین سینیوںکو جھوٹا کر رہی ہین جس کسی کا جی چاہی تصحیح النقل اور تطابق النقل مالاصل کے
خوش ہووے کر محک تجربہ آوے بمیان ثابت روسے شود ہر کہ در وغش باشد هذا ولا نکن من
الجاهلين ونسل هذا الجواب من خواص هذه العجالة وهو قمنا الهمنی ربی وذلک فضل الله
یوتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم اور مجیب عطریف نی جو تعریض ارزگی خواب سیدہ علیہا السلام
خواب امیر علیہ السلام سی کی ہی بی اصل محض دروغ بی فروغ اور مفتریات خوارج سی ہی کتب اہلحق امامیہ
اسکا ذکر پایا نہین جاتا اور اگر بالفرض ایسا اتفاق ہوا بھی ہو تو مجیب عطریف کو تعرض وتعریض اسکی بیجا ہے
کسواسطی کہ اوسکی عایشہ تو پیغمبر خدا کو اکثر رنج دیا کی تہی کما مر تبذ سنہا پھر جب رنج دینا پیغمبر کا باوصف
ارشاد من اذانی فقد اذی الله کی تیری نزدیک موجب کسر شان عایشہ کا نہوا تو ارزگی خواب امیر
اگر مسلم رکھی جاوی کس سبب سی باعث تیری تعریض کے ہو سکتی ہے حقیقت حال یہ ہی کہ مجیب عطریف سنت
خوارج پر چلتا ہی کہ ایسی تعریضین کرتا ہی اور انکار ہین بگلو ہونی خواب امیر علیہ السلام کا اور بیکسی اہلبیت پیغمبر کا
بطور تعریض کے جہل یا تجاہل مجیب عطریف کا ہی کتب معتمدہ سینیوںکی ظلم ظالمون اور غاصبون اور مظلومی
خواب امیر و اہلبیت علیہم السلام سی مملو ہین ابو بکر جوہری کہ کنیت اوسکی دلیل اوسکی تسنن کی ہے اور وہ محدث
جلیل القدر سینیوںکا ہی اوسنی کتاب سقیفہ مین لکھا ہی کہ خواب امیر علیہ السلام کو سبیت کی لئی بلب گھر سی باہر نکالا
یعنی چادر گلی مین ڈالکر اور رسن بگلو اور چادر بگلو انمین دونو برابر ہین اور سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد
مین لکھا ہی اما ما وقع بین الصحابه من المحاربات والمشاجرات علی الوجه المسطور فی کتب التواریخ
والمذکور علی السنة الثقات لیس بظاهره علی ان بعضهم قد حاد وزعن طریق الحق و
بلغ حد الظلم والفسق وکان الباعث له الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملک
والرئاسة والمیل الی اللذات والشهوات الی ان قال واما ما جری بعدهم من الظلم علی
اهلبیت النبی صلی الله علیه وسلم فمن الظهور بحیث لا مجال للاخفاء ومن انتشاره
بحیث لا اشتباه علی الاعداء ویکاد یشهد به الجماد والعجماء ویبکی له الارض والسماء ویهد
منه الجبال وینشق الصخور ویبقی سوء عمله علی کر الشهور والدهور فلعنة الله علی

(۱۲۱)

Presented by: Rana Jabir Abbas

باشرا و رضی و سعی فی لعدات الاخرۃ اشد و ابقی بالجملہ مجیب غطریف کتاب سقیفہ ابوبکر جوہری
اور کتاب استیعاب و ملل و نحل و تاریخ اعثم کوفی وغیرہ کی سیر کری اور ظلم اہل ظلم اور سبکسی اہلبیت پیغمبر کی دیکھکر
ظالمون پر لعنت کری اور فرمانا پیغمبر خدا کا جناب سیدہ علیہا السلام اور جناب امیر کو کہ پدرت فدای تو باد
و برادر عمت قربان تو باد عقلاً و نقلاً مستبعد نہین یہہ سب تعریفات مجیب غطریف کے بیجا ہین **قال**
المجیب الغطریف خدا جانتا ہی کہ بعض شیعہ مذہب حوالصاف سی کچھہ بہرہ رکھتی ہین حقیقت نقصان کی سنکر
ماتہہ ملتی ہین کہ احد الثقلین یعنی عترت نبی آخر مین اکثر تو انتقال فرماگئی اور ایک آدہ جو زندہ ہین وہ غیبت کے
سبب ماتہہ نہین آتی ہر چند عریضی لکھتی ہین پر جواب کا پتا نہین لگتا آنسو پونچہنی کو یہہ قران کہ احد ہما اعظم من
الآخر اسکی شان ہے باقی رہگیا تہا اب اسکو بہی جناب قبلہ و کعبہ نی ناقص ٹہرایا شعلہ کینہ دشمنان محمدی کو بہڑکایا
بڑی سند اونکی ماتہہ لگی چشم خوابیدہ فتنہ کی جگی **اقول** بفضل العلی اللطیف زبان و چشم انصاف
مجیب غطریف اور اوس شیعہ جعلی و فرضی کے جو مجیب غطریف کا سنوی ہی حق کی دیکہنی اور کہنی سے
مندہی ورنہ ایسا نہ کہتی کسواسطی کہ یہہ امر اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے کہ عائشہ اور ابن عمر افقہ و اورع
اصحاب و مقتدایان سنیون نی قرانکو ناقص ٹہراکر شعلہ کینہ دشمنان محمدی کو اسنے بہڑکایا ہی اور جسم خوابیدہ
فتنہ کو جگایا ہے کما مر من کتب السنیہ جناب قبلہ و کعبہ نی رہا سہا اب مستقیماً اور مجیب غطریف نی بلا واسطہ
ایسا الحق کو چہیڑا کہ اونکو چارہ بجز اسکی نہوا کہ اقوال اور اعتقادات خلیفہ زادی اور خلیفہ زادہ سنیونکی اور
مضامین کتب معتمدہ سنیونکی بالحق کے خوف سی صندوق توریہ مین چہپی تہی ظاہر و بیان کرین اور اونکی دہجیان
اوڑہین سنیونکو جو خوف تہا کہ کوئی ایرانی اگر اونکو دیکہہ پائی کا تو دو چار عشر امنین جرذی کا بہر بہیجا جوتا
اوس سے مشکل بڑی کا وہی ظہور مین آیا بالجملہ مجیب غطریف طرفہ باجیا ہی کہ گناہ اپنی خلیفہ زادی اور خلیفہ زادہ
کا الحق کے سر پر ہو پتا ہی اس دریدہ چشمی کا کیا علاج ؎ چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد
اور شیعہ جعلی و فرضی مجیب غطریف کا ظاہر اوجود نہین رکہتا یہہ انشا پردازی مجیب غطریف کی ہے معلوم ہو
اور اگر شیعہ فرضی کا حقیقت مین وجود ہی تو وہ بہی عجب سادہ لوح ہی کہ مجیب کا دہوکا کہاکر بالتحقیق کہنی لگا
کہ جناب قبلہ و کعبہ نی ناقص ٹہرایا حالانکہ جناب قبلہ و کعبہ نی ناقص نہین ٹہرایا ہی اسیقدر فرمایا ہی کہ روایات
و احادیث سنی و شیعہ سی نقصان فی الجملہ ثابت ہوتا ہی اور مجیب غطریف نی بزبان شیعہ جعلی ذکر غیبت کا
جو تعریضاً کیا خوارق عادات اپنی اسلاف کے یاد دہی کی کہ اوسکی اسلاف اسلاف نی بروز رحلت پیغمبر خدا کے

خاندان

خادمان صورت اور حضرت طاہرہ سید المرسلین پر براہ [illegible]

مالک دنیا و دین مثل احاد الناس و رعایا کی ہوگئی اور شہادت جناب امام حسین علیہ السلام سید شباب اہل جنت

اور بہی غیبت جناب صاحب الامر علیہ السلام کی اوسی ظلم و ستم کا ایک ثمرہی اور چونکہ تو اب جناب صاحب الامر

علیہ السلام کی علمای امت مصداق علما امتی کانبیاء بنی اسرائیل موجود ہین آسنو جنہی کو شیعیان حقیقی

کی کافی ہین اور بسبب استطرادی ہونی مقام کی جواب تعریض غیبت مین ادلہ تفصیلیہ غیبت کی تحریر سی حیرانی

اسجگہ اعتراض کیا کتب فن مین شرح و بسط اوسکی موجود ہی مگر مو وای ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ

کی مجملا اسیقدر لکہتا ہون کہ علمای حسینیان قدیما و حدیثا اپنی فکر کو تہ اندیش سی غیبت صاحب الامر علیہ السلام

مین دو استبعاد ست بنیاد نکالتی ہین ایک استبعاد طول عمر کا دوسرا استبعاد افادہ و استفادہ کا امام

غائب سی کہتی ہین کہ جب امام غائب ہوا تو خلق کو اوس امام غائب سی کیا فایدہ متصور ہی سو استبعاد طول

آنحضرت کا تو اسطرح پر مدفوع و مردود ہی کہ بقا اور حیات امر ممکن ہے کچہہ ممتنع نہین ہے ابن طلحہ شافعی

اور صاحب فصول مہمہ مالکی کہ اکابر علمای سنیونسی مین کہتی ہین کہ استبعاد طول عمر کا نامعقول ہے کسواسطے

کہ امر ممکن بلکہ واقع ہی مقبولین سی مثل خضر و عیسی و الیاس و ادریس علیہم السلام کی اور مردود دین سی مثل

ابلیس و دجال کے کہ انکا وجود و بقا کتاب و سنت سی ثابت ہوا پس اگر خدا تعالی نی حضرت مہدی کو بہی

طول عمر عنایت کیا تو کیا مقام استبعاد کا ہی اور ملا عبد الرحمن جامی نے بہی کتاب شواہد النبوۃ مین وجود

باجود جناب صاحب الامر علیہ السلام اور آپ کی بقا کا اقرار کیا ہی اور ملا سعد الدین تفتازانی شرح عقاید مین

کہتا ہی کہ بنا بر خبر مشہور من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ کی نسبت عیر

امامیہ کا مشکل معلوم ہوتا ہی

ان اقوال سے بہی طول عمر جناب صاحب الامر علیہ السلام کا مترشح بلکہ ثابت

ہوتا ہی پہر استبعاد کہان رہا اور دوسرا استبعاد سینیونکا کہ افادہ و استفادہ خلق کو امام غائب سی مستبعد

بلکہ ممنوع ہی بہی مدفوع و مردود ہی اسطرح پر کہ افادہ خلق اوس جناب سے کچہہ حضور اور ملاقات پر منحصر نہین اور افادہ

و استفادہ کی بہت قسمین اور بہت صورتین ہین بعض اقسام و صور افادہ و استفادہ کی غیبت مین بہی بالتمام

و الکمل وجود و طرق حاصل ہین جنانچہ اکمل افراد افادہ و استفادہ وجود باجود انجناب علیہ السلام سی وجود

و لقای عالم ہی جیسی کہ آفتاب تہ ابر رو در ابر باعث لقای روز ہی ویسی ہی لقای آنحضرت علیہ السلام

اگرچہ غیبت ہی مین ہی باعث بقای عالم ہی بلکہ یہہ مضمون بعض احادیث سبقہ مین بہی وارد ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ وجود بقای ذریت معترت کا زمین پر امان ہی اہل زمین کیواسطی اور باعث بقاے
دنیا ہی بالجملہ مجیب محطریف خود غلط املا غلط انشا غلط ہی اور جملہ تعریفات اوسکی بیجا ہی **قال** المجیب المحطریف
شان خدا ہی کہ جنکی تقرب اور تالیف کی لئی ملازمان والانی خاک چھانی اون لوگون نی بہی ایک زمانے نی
تحسین بہی کی شیرین نی اس تیشہ زنی پر * پہر پڑین فرہاد تیری کوہکنی پر **اقول** بفضل العلی اللطیف
مجیب محطریف سی جواب اصل مطلب کا سرانجام نہین ہوسکتا کہ اوسکی پر محرق القرآن نی قرآن منزل من اللہ
ومقبول خدا اور رسول خدا اور جبرئیل امین وحی تنزیل کیون جلا دئی جنکو رسول خدا نی نہین جلایا تہا اور اونکی جلانے کا
حکم بہی خدا اور رسول نی نہین دیا تہا اور مقبول عایشہ فقیہہ صحابہ اور ابن عمر اور ع اصحاب کی جو نقصان بہی قرآنمین
کیا کیون کیا اور جو آپ جمع کیا تہا اوسمین لحن وغلطی جو نعوذ باللہ منہ خدا اور رسول و حامل التنزیل سی موجب
اوسکی عقیدہ کی سوئی تہی نجان رہی دی جواب ان امور کا کسیطرح سرانجام نہین ہوسکتا کلام فضول خارج از
مطلب مذاق بارآر اون پر ان غلط پر لاتا ہی اور ہر جواب اصل مطالب مذکورہ کی جو اوسنی لکہی ہین اصل اصول
ان جوابونکی معنی ادعا و تکرار ہی بہت و سعظ مارنی پر ہی چنانچہ تحقیق ہر جگہہ اوسکی تصریح کردی ہی آمدم مطلب
کہ جواب اسکلام مجیب محطریف کا اگر یہہ جواب مطلب ہے یہہ ہی کہ تقرب اور تالیف حکام کی لئی خاک چھانا
اور سر کھجانا خاصہ طبیعی علماے سینیونکا ہی صدر رسالہ مین خاک چھانی حال کے علماے سینیونکا تقرب حکام کے لئے
مذکور ہوچکا ہی کہ علماے سینیون نے تقرب حکام کی لئی فتوی قتل مولوی میر علی کے لکہ کر اوس بیچارہ کو قتل کروادیا
اور علماے سلف سینیونکا حال اب سناتا ہون کہ وہ لوگ تقرب حکام جور کی لئی فتوی اونکی خواہش کے
موافق خلاف حکم خدا اور رسول کے دیتی رہی کتاب حبیب السیر مین بیان حال ہارون رشید مین مذکور ہے
کہ ایک رات مین ابو یوسف قاضی شاگرد ابو حنیفہ کو دولت ہارونسی پچاس ہزار دینار ملی حال یہہ تہا
ہی کہ ابراہیم برادر ہارون کی ایک کنیز خمیلہ تہی ہارون بیس ہزار درہم اوسکی عوض مین ابراہیم کو دیتا تہا ابراہیم
نی قسم کہائی کہ لونڈی کو نہ بیچونگا نہ ہارون کو بخشونگا بعدہ پشیمان ہوا اور ہارونسی ذکر ابو یوسف سی حیلہ
پوچہا ابو یوسف نی کہا آدہی لونڈی ہارون کی ہاتہہ بیع کر اور ادہی اوسکو بخش دی ابراہیم نی ایسا ہی کیا ہارون
نی پچاس ہزار درہم اوسکی جلد وہین ابراہیم کو دئی ابراہیم نی تیس ہزار دینار ابو یوسف کو شکرانہ تعلیم
حیلہ مین دئی ہارون نی چاہا کہ اوسی شب کو بغیر استبرا کی اوس لونڈی سی وطی کری ابو یوسف سی حیلہ چاہا ابو یوسف نی

کہا کہ اوس

کہا کہ اوس لونڈی کا نکاح اپنی کسی غلام سی کردو اور قبل دخول کے اوس سی طلاق دلوالو امیرالمومنین
احتیاج استبرا کی نہوگی ہارون نی ایک غلام کی ساتھہ اوسکا نکاح کرکی طلاق جا ہی غلام طلاق نہین دیتا تہا
ہارون دس ہزار درہم بہی غلام کو دیتا تہا مگر اوسنی طلاق ندی ابو یوسف نی ہارون سی کہا غلام کو
لونڈی کو ہبہ کردو جب لونڈی اوسکی مالک ہوجاویگی نکاح فسخ ہوجاویگا ہارون نی ایسا ہی کیا اور شکرانہ
مین اس حیلہ کی دس ہزار درہم ابو یوسف کو دئی اور اوس لونڈی کو اپنی تصرف مین لاکر دس ہزار دینار اوسکو
دئی لونڈی نے اس شکرانہ مین کہ اوسکو خلیفہ تک پہونچایا وہ دس ہزار دینار ابو یوسف کو دی دیئے
انہی عجیب عطریف اس خاک چاہنی اور بیرحنی اپنی امام وقاضی کے دیکہی اور شرمائی اور بہی حلال الدین
سیوطی نی تاریخ الخلفا مین لکہا ہی کہ ابن المبارک نی کہا کہ جب ہارون رشید بادشاہ ہوا اوسکو ایک لونڈی
مدخولہ اپنی باپ مہدی عباسی کی پسند آئی اوس سی مباشرت چاہی لونڈی نی انکار کیا اور کہا کہ مین تمپر حلال نہین
ہون تمہاری باپ کے ہم بستر ہون ہارون نی ابو یوسف کو کہ شاگرد رشید ابو حنیفہ کا اور مفتی غیر رشید خلیفہ کا تہا
بلواکر حیلہ پوچہا ابو یوسف نی کہا ای امیرالمومنین اوس لونڈی کی بات کا کیا اعتبار ہی وہ امانت دیانت نہین
رکہتی اوسکی قول کو ماور نکرو اوسکی ساتھہ جو کچہہ چاہتی ہو کرو ابن المبارک نی بعد روایت اس حکایت کی کہا
کہ اس ماجرا مین کسکی حال سی مین تعجب کرون آیا حال ہارون رشید سی کہ باوجود سخا کی و بیباکی و خونریزی
مسلمانون اور غارتگری اموال مومنون کی اسمقدمہ مین حیلہ شرعی اور فتوی چاہا اور مدون فتوی دینی مفتی
کی قصد ہتک حرمت اپنی باپ کا کیا یا تعجب کرون اوس لونڈی کی حالسی کہ طمع زخارف دنیا کی
اور صحبت خلیفہ وقت سی بخوف خدا انکار کیا یا تعجب کرون حال اوس فقیہ روی زمین اور قاضی زمانہ سی
کہ خوشامد اور رضامندی خلیفہ کی لئی فتوی حلال ہونی مدخولہ پدر کا دیا سبحان اللہ ابو یوسف نوامین متدین
ہوئی اور وہ لونڈی بی دیانت اور بہی سیوطی مذکور نی عبداللہ بن یوسف سی روایت کی ہی کہ ہارون رشید
نی ایکدن قاضی ابو یوسف سی کہا کہ مین نی ایک لونڈی خرید کی ہی چاہتا ہون کہ اوس سی اسی وقت مباشرت
کرون اور انتظار استبرا کی مدت کا کہ شرع مین لونڈیون نو خرید کی لئی مقرر ہی نکرون ابو یوسف نی کہا خلیفہ
اسکا یہہ ہی کہ اوس لونڈی کو اپنی کسی اولاد کو ہبہ کردو اور پہر اوس سی نکاح کرلو کہ احتیاج استبرا کی نکاح
مین نہین ہی اور بہی سیوطی مذکور نی اسحاق بن راہویہ سی روایت کی ہی کہ ایک شب ہارون رشید نی
ابو یوسف کو بلایا کہ ایک فتوی دیا ابو یوسف نی موافق رضی ہارون کی فتوی دیا ہارون نی خوش

ابو یوسف کو دو ابو یوسف کی کہا اسیوقت انعام مجکو ملی بعض حضار نی عرض کی کہ داروغہ خزانہ کا پتہ
گھر مین ہی اور دروازہ پر قفل ہین اسوقت جلد ہی انعام کی دینی بین نہین ہوسکتی ابو یوسف نی کہا جب مجکو
بلایا تہا تب بہی تو دروازی بند تہی اور میری آنی کی لئی کہل گئی انعام کی وسطی کیون نہین کہل سکتی جلد مجکو
دو اور زمخشری نی ربیع الابرار مین لکہا ہی کہ ابو یوسف ہارونکی دروازی پر پڑا رہا اور اوسکی پاس نہ پہونچ سکا
تا اینکہ ایکیواقعہ واقع ہوا کہ ہارون رشید ایک لونڈی زبیدہ خاتون کو چاہتا تہا اور زبیدہ نی قسم کہائی تہی
کہ لونڈی کو ہارون رشید کی ہاتہہ نہ بیچون گی اور نہ ہبہ کرونگی فقہا اسکی چارہ مین متحیر تہی تب ابو یوسف پہونچی اور ہارون
رشید سی کہا اسکا فتوی مین آپکی سامنی تنہائی مین دون یا مجمع فقہا مین پس فقہا جمع کئی گئی ابو یوسف نی اوس وقت
کہا چارہ اسکا یہہ ہی کہ زبیدہ خاتون اوسی لونڈی خلیفہ کو ہبہ کری اور اوسی لونڈی خلیفہ کی ہاتہہ بیچی فقہا نی اوسکی
تصدیق کی ہارون رشید مسرور ہوا اور ابو یوسف کا مرتبہ اوسکی نزدیک بلند ہوا اور

ولی اللہ باب صاحب تحفہ مسروقہ کا اوسی اپنی رسالہ انصاف

مین لکہا ہی کہ ہارون رشید نی امامت کی تہی امام نماز جماعت ہوا اور ابو یوسف نی اوسکا مقتدی ہوکر اوسکی
پیچہی نماز پڑہی اور یہی اوسی نی اوسی رسالہ انصاف مین لکہا ہی کہ ابو یوسف اور محمد صاحبین امام اعظم نعمان
کی نماز عید مین ہارونکی خوشامد کی لئی تکبیر ابن عباس کی بہتر نی تہی کہ ہارونکو اپنی دادا کی تکبیر مرغوب تہی ماحصلہ مجیب
عطریف خاک چمانسا اپنی امامون کا تقرب اور تالیف حکام کی لئی دیکہہ کر ستر ہائی **قال** المجیب العطریف
کہین بصحیح ثابت نہین ہوتا کہ جناب امیرالمومنین یا بقیہ ایمہ طاہرین نی اس قرانکو ناقص بتایا ہو یا اپنی اولاد
امجاد کو نہ پڑہایا ہو سبب اسی کو لکہتی پرہیزتی آئی اور سر آنکہہ پر رکہنی ہی **اقول** بفضل العلی القوی
اللطیف جناب مستطاب مجتہد العطر دام ظلہ نی کہین نہین فرمایا کہ جناب امیرالمومنین یا بقیہ ایمہ طاہرین علیہم السلام نی
اس قران کو ناقص بتایا ہی یا اپنی اولاد امجاد کو نہین پڑہایا ہی نہین معلوم کہ مجیب عطریف کا اس کلام سی کیا مدعا
ہی کیونکہ ان حیلون و مغلطون مجیب عطریف سی طعن جلالی قرانون منزلہ من اللہ کا عثمانی دفع نہین ہوتا مجیب کو
دفع کرنا اس طعن کا لازم ہی نہ فضول باتین اور حیلہ سازی و مغلطہ بازی کرنا اور بدانست حقیر کی یہہ کلام مجیب کا استفہام
بصورت اخباری ہی بصورتیکہ حقیر بخاطر مجیب عطریف کی کہتا ہی فرض کیا جاوی کہ جناب امیر علیہ السلام نی اگرچہ لسانا
اس قرانکو ناقص نہ بتایا ہو لاکن اسمین شک نہین کہ وہ باب مدینہ علم اس قرانکو لاقل بسبب نہونی اسکی ترتیب
کی علی ترتیب النزول یا بسبب کسی دیگر وجوہ کی کامل بجانتی تہی باقی رہا پڑہنا و پڑہانا بقیہ ایمہ طاہرین

علیہم السلام

علیہم السلام جمعین کا اپنی اولاد امجاد کو یہی قران **اولا** اثبات طلب ہے مجیب کو اثبات اسکا لازم ہی **وثانیا**
بر تقدیر ثبوت تعلیم و تعلم اس قران مروجکی یہہ کسطرح ثابت ہوگا کہ ائمہ طاہرین علیہم السلام جمعین اپنی اولاد
امجاد کو تعلیم قران کامل جمع کئی ہوئی جناب امیر علیہ السلام کی نکرتی تھی یہہ جو مجیب عطریف فی بطور حصر کے
کہا کہ سب اسی کو لکھنی پڑہنی آئی یہ حصر عقلی ہی یہ حصر استقرائی ہی **وثالثا** سکو معلوم ہی کہ زمانہ ائمہ علیہم السلام
کا زمانہ تقیہ کا تہا اعادی اہلبیت و موالیان اصحاب ثلثہ سی اور بر پا رکہنی والون ہر اسم ثلثہ سی اور چلنی والون سے
سنت ثلثہ پر وہ زمانہ مملو تہا ایسی وقت مین اگر پڑہنا پڑہانا ائمہ علیہم السلام کا قرانکو کہ اسمین ایسا نقصان کہ منافی
و منافی عمل کا ہو نہین ہی براہ تقیہ مسلم رکہا جائی تو بہی مجیب عطریف کو کچہہ مفید و جواب طعن احراق قرانکا نہین
ہوسکتا **قال** المجیب العطریف اگر یہہ قران ناقص تہا تو جناب امیر نی قران کامل کیون نہ پہیلایا یہان بات بنائی
گویا غیرت منائی ہے **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف مجیب عطریف بغیرتی سی ایک ہی مضمون کے
بار بار تکرار کرتا ہی جواب اسمضمون کا مکرر گذرا کہ جناب امیر علیہ السلام نی قران کامل پہیلانی کیواسطی اظہار اوسکی جمع کے
کا مجمع اصحاب مین کیا مگر عمر نی کہا ہمکو تمہاری قرانکی حاجت نہین اب لیا نہ اور نکو لیسنی دیا جیسی کہ اوسنی
بیدین نی رسول کریم مصداق **وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی** کو وصیت نامہ نہ لکھنی دیا تہا
ویسی ہے قران کو بہی نہ پہیلنی دیا جناب امیر علیہ السلام کا کیا قصور ہی **ثانیا** مجیب عطریف کی سراسر بیجا ہی اور
حقیر سفاہت مجیب عطریف پر متعجب ہے کہ یہہ سفیہ کیون بار بار ذکر نفاق عمر کا باعث ہوتا ہے +
قال المجیب العطریف فی الحقیقت اعتقاد نقصان قرانکا مثل اعتقاد اون لوگون کی ہی کہ خدا اور رسول سے
لاچار ہوکر بعضی قائل الوہیت حضرت امیر کی ہوئی اور بعضون نی ادعای نبوت آنحضرت کا کیا چنانچہ اسکا بیان
بجای خود مذکور ہے **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف سابق مین کتب معتمدہ سنیہ سی مکرر و متواتر مذکور
ہوچکا کہ عایشہ اور ابن عمر معتقد نقصان قرانکی ہین تو یہہ دونو صاحبزادی و صاحبزادہ سنیونکی موافق تحریر
مجیب عطریف کے مثل نصیری اور غرابی کی ہوئی **قاتلھم اللہ انی یؤفکون** اور صحیحین سنیہ مین بہی بہت
احادیث مشعر نقصان اور تغیر و تبدیل الفاظ قرانکی موجود ہین کہ اوسی معلوم ہوتا ہی کہ اکثر اصحاب سنیونکے
نقصان قران کی معتقد ہین تو وہ بہی مانند مدعیان الوہیت و نبوت جناب امیر کی مطابق تحریر مجیب کے
ٹہری اور الحمد للہ کہ اہلحق امامیہ تو اعتقاد الوہیت و نبوت جناب امیر علیہ السلام بلکہ سب اعتقادات فاسدہ سے
پاک ہین اسصورتمین ایسی تعریضات مجیب کے اوسکی عایشہ اور ابن عمر اور دیگر اصحاب سنیہ کی طرف متوجہ ہوئے

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

ہین اور مثل مشہور نامرد ماتھی گھر کی فوج کو ماری رہست آتی ہی **قال** المجتہد العلام الہمام الہمام الہم

برحق ہین ہنوانتہا معجزات اور خوارق عادات پیغمبر خدا کی دیکھنا تہا اور اوس امام المرسلین اور قدوۃ المرتاضین کا
شبہ بزرہا ہی جاتا تہا ویسا ہی سائل و مجیب اپنی کتب معتمدہ مین دیکھتی جاتی ہین کہ قران خطاب امیر کا بترتیب
تنزیل ہے اور مروج ہنونی یا یا پہر اوسکا شبہ اس قران مروج پر کرتی ہین ۵ مردم امد حسرت فہم درست *
اور مجیب عطریف نی یہہ جو کہا کہ باعتراف ثقات سارے ایمہ ہدی اور اونکی اولاد امجاد اسی قران کو بزہبی لکہتی آئے
اولاً یہہ حصر صریح غیر صحیح اور اثبات طلب ہے اور ثانیاً نہین معلوم کہ کس ثقہ نی یہہ اعتراف کیا اور کس
جگہ کیا اور اگر بالفرض بزہنا لکہنا ایمہ ہدے علیہم السلام کا اس قرا کو ثابت بہی ہو تب بہی محمول علی التقیہ ہوگا اور اس
بزہنی لکہنی سے نفی بزہنی لکہنی قران جمع کنی ہوئی خطاب امیر علیہ السلام کی لازم نہین آتی اور ثابت نہین ہوتے
اور خطاب امیر علیہ السلام نی قران کامل کو نہین چہپایا بجمع اصحاب مین لاکی ظاہر کیا عمرنی اوسکو رد کیا ملیا اور چہپوایا
کہ اوسکو جب کوئی نہ لی تو خطاب امیر کا کیا قصور اور چہپانی کی نسبت آنحضرت کی حرف صورت مذکورہ مین کسیہ
طرح کوئی عاقل نہین کرسکتا اور جہالت و سوقطائیت کا کیا علاج اور قبول کرنا خطاب امیر کا قران مروج کو
دروغ بیفروغ ہی مجیب عطریف کو اثبات اسکا کتب امامیہ سی حسب داب مناظرہ لازم ہی والی لہ ذلک اور عائشہ
و ابن عمر البتہ بقبول مجیب عطریف کی احسان فراموش اور مار ایسا نہی سلمہ وش ہین جو ہمانکو جمع اور ترتیب
قرانہین خائن کہتی ہین اور احسان اوسکا نہین مانتی اور انکار جمع کرنی خطاب امیر کا قرا کو انکار آفتاب نیمروز
کتب معتمدہ سنیونمین جمع کرنا آنحضرت کا قرا کو بتدوین مذکور ہی کتاب استیعاب مین ہی کہ ابن سیرین نے
مجکو یہونچا ہی کہ خطاب امیر نی قرا کو موافق تنزیل کے لکہا ہے اور اگر وہ ہاتہہ آتا تو تحقیق اوس سے علم کثیر حاصل ہوتا
اور فتح الباری مین ہے کہ مروے ہی خطاب امیر سی کہ اونہون نی قرا کو جمع کیا ہی ترتیب نزول پر اسیطرح کہ اول سے
ناسخ و منسوخ معلوم ہوتا ہی اور اگر وہ قران معمول ہوتا تو اوس سی تحقیق بہت علم ہوتا اور اتقان مین بہی یہہ روایت
موجود ہی اور بہی اتقان مین ہی کہ مصحف خطاب امیر علیہ السلام مین پہلی سورہ اقرا ہی پہر مدثر پہر نون پہر مزمل پہر
تکویر اور ایسی آخر تک پہلی مکی اور بعد اوسکی مدنی اور مجیب عطریف باوصف ادعای علم کی معنی عبارت ملا صادق
کی نہین سمجہا اور بغیر سمجہی اوس سی استناد و استشہاد کیا مجیب کیا یہہ نہین دیکہتا کہ عبارت مذکور مین لفظ نظیر و بشہر
کا موجود ہی کہ گویا نص ہے حال قران غائب مین کما فصل سابقاً اور تفصیل ان سب امور کی جو یہان مجمل لکہی گئے
سابق مین مکرر گذری ہے فانظر ثمہ چونکہ مجیب تکرار بی سود کرتا ہی ہمکو بہی ناچاری تکرار جواب کی کرنے پڑتی ہے
غالباً مجیب کو شعر مشہور یاد نہین ہے ۵ مکرر گر چہ سحر امیز باشد * طبیعت را ملال انگیز باشد قال المحقق العلامہ العریف

اب حضرات سنیہ کو بیان اپنی اعتقاد کا اور جواب ہماری سوالون کا ضرور اور متحتم ہی واللہ یھدی من یشاء
الی صراط مستقیم **قال** المجیب الظریف اقول بفضل العزیز العلام تمام اہلسنت کی اعتقاد مین یہی قران حق ہے
کیطرح کا اسمین شبہ نہین ذلک الکتاب لا ریب فیہ جسقدر حضرت خاتم النبیین سید المرسلین پر نازل ہوا ہے
کم و کاست موجود ہے **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف یہہ قول مجیب ظریف کا نص ہی اس امر پر کہ عائشہ
اور ابن عمر سی نہین ہین کسواسطی کہ ان دونون کی اعتقاد مین یہہ قران بی کم و کاست نہین ہی کما مر من کتب السنیہ اہلسنت ص
اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ اعتقاد تمام اہلسنت کا مخالف اعتقاد ان صاحبزادی اور صاحبزادہ کی ہے ہمصورتمین کہ
اعتقاد مجیب ظریف اور تمام اہلسنت کا مخالف اعتقاد صاحبزادی صاحبزادہ کی ہوا تو یہہ مخالفین صاحبزادی و صاحبزادہ
اہلسنت نہوئی بلکہ اہل بدعت ٹہری اور مورد کل بدعۃ سیئلہا الی النار کی ہوئے **قال** المجیب الظریف کیا
مجال کہ کوئی ایک حرف پڑہا سکی قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ھذا القران لا یاتون
بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا **اقول** بفضل العلی القوی اللطیف اولا
یہان انطباق دلیل کا ظاہر ادعوی پر نہین ہی مجیب ظریف کا دعوی تو یہہ ہی کہ کوئی اس قران مین ایکحرف
پڑہا نہین سکتا اور آیہ جو بطریق دلیل کے لایا اوسکا مضمون ہدایت مشحون یہہ ہی کہ کوئی مثل اس قرانکی فصاحت (۱۳۰)
و بلاغت و خوش اسلوبی مین لا نہین سکتا پڑہنا حرف کا کجہہ اور ہی اور مثل قرانکی نہ لاسکنا امر اخر ہے
اور ثانیا صحاح ستہ سنیہ مین خکی ثانمین بتصریح فاضل ازہر و یہان اتفاق علما کا ہے، اس امر پر کہ اگر کوئی قسم کہائے
اسطرح پر کہ سب احادیث صحاح ستہ کی قول یا فعل رسولخدا ہی اور تقریر اوس جناب سی ہین اور جو سب ایسے
نہون تو حنث واوسکی مطلقہ ہے تو طلاق واقع نہوگی اونہین صحاح مین احادیث کثیرہ موجود ہین کہ صریح ہین
اسباب مین یارون نی قرانمین کجہہ پڑہا یا ہی مثلا صحیح بخاری مین کہ مقدم سب کتابون پر اور متالی کتاب باری
باعتقاد سنیون کی ہے باب مناقب عمار و حذیفہ مین ابراہیم نی علقمہ سی جو روایت طویلا نی روایت کی ہی اوس سے
ثابت ہوتا ہی کہ سورہ واللیل مین لفظ وما خلق کا پڑہا یا گیا ہی علقمہ نی کہا کہ ابوالدرداء نی مجہسی کہا کہ واقعہ بتحقیق پڑہا
مجکو رسولخدا نی اپنی مونہہ سی واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی والذکر والانثی اور روایت مذکور
صحیح مذکور مین باب مسطور مین مغیرہ سی بہی مروی ہے اور باب مناقب ابن مسعود مین بہی روایت مذکور کو علقمہ
سی ذکر کیا ہی اور صحیح مسلم مین بہی یہہ روایت موجود ہی من شاء فلیرجع الی الصحیحین **قال** المجیب
الظریف یا کجہہ کہا سکی انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور تغیر یا تبدیل کو صلا اوسمین راہ نہین

وتمت

وتمت كلمة ربك صدقا وعدلا لا مبدل لكلماته وهو السميع العليم اقول بعض علماء اللطيف ونہین صحاح ستہ مین کہ بقول انکے اور یہان کی جنکی صحت پر اتفاق علما کا اوس مرتبہ ہی کہ مذکور ہوا اور یہ باتین کثیرہ موجود ہین کہ صریح ہین نقصان قرآن مروج مین مثلا ابن اثیر لی جامع الاصول مین ابن عباس سی روایت کی ہی کہ وہ یون پڑہتے تہے لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فی مواسم الحج اور صحیح بخاری کی روایت مین یون ہے لیس علیکم جناح ان تبتغوا فی مواسم الحج فضلا من ربکم اور ظاہر ہے لفظ فی مواسم الحج کا قرآن مروج مین نہین ہی یون ہی کہنا دیا ہی اور تغیر و تبدیل اوسمین ہوئی ہی اور علی ہذا القیاس روایات کثیرہ صحاح مذکورہ مین موجود ہین کہ اونسی نقصان اور زیادتی اور تغیر و تبدیل قرآنمین ثابت ہوتی ہی جسکا جی چاہی صحاح ستہ کی سیر کرلی اور مجیب عطریف نی اس فقرہ مین بہی دونون آیتین نی محل لکہین ہین فقہ برا اور عائشہ و ابن عمر جو نقصان کی قرآنمین اشد و مد معتقد ہین ہم مکرر لکہ چکی ہن قال المجیب العطریف اور یہہ کلام الہی قدیم ہی اور معجز ایک معجزہ اوسکی یہہ ہی کہ منافق کو یاد نہین ہوتا ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ولن تجد لہم نصیرا اقول بفضل العلی القوی اللطیف کلام الہی کا بلاشبہ یہہ معجزہ ہی کہ منافق ناپاک کو یاد نہین ہوتا چاہے ابوبکر و عمر کو یاد نہوا اگر یاد ہوتا تو زید سے جمع نکرواتی ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ولن تجد لہم نصیرا اور لکہواتی امامیہ کو قرآن یاد ہی مجیب عطریف اگرچاہی پہلی اونسی نبراس سے بعدہ سارا قرآن سن لے قال المجیب العطریف اور باقی عقیدون کی حقیقت کتب عقاید اہلسنت مین مذکور ہی جسکو منظور ہو مطالعہ کری اقول بفضل العلی اللطیف عقاید اہلسنت کے کتب دیکہنی کے ہمکو حاجت نہین ہمکو عقاید اہلسنت کی قرا کی مقدمہ مین بہی معلوم ہین افراط یہان تک کہ اوسکی نزدیک کاغذ اور دفتی اور جلد اور جزدان سب قدیم ہین اور تفریط یہانتک کہ معاذ اللہ لکہنا اوس کلام پاک کا ان پاک لوگون کے یہان پیشاب اور خونسی جایز اور صحیح ہے کما مر من فتاوی قاضی خان اور یہہ مسئلہ کتاب نجیس مین بہی موجود ہی اور باقی عقاید بہی سنیونکی مشہور ہین کہ جائز ہی کہ خدای تعالی ظلم کری مطیع کو دوزخ مین اور عاصی کو بہشت مین کہی تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا عصمت انبیا کی ضرور نہین نصب امام مین خدا کو دخل نہین بالجملہ انکی عقیدہ مین بہاگنی والی جہاد سی تخلف کرنی والی حبشی اسامہ سی تہمت ہذیان کہنیوالی پیغمبر خدا مصداق وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی پر ایذا دینی والی بضعہ رسول مقبول کے جلانیوالی قرانون منزل من اللہ کی پیشوا اور معتمد ان کی ہین سبحان اللہ کیا خوب عقاید ہین قال المجیب العطریف

اور جو یہہ فرمایا کہ جواب ہماری سوالون کا ضرور ہی سبحان اللہ کیا مشکل سوال کیا ہی کمترین اہلسنت نی ساری
سوال کے جواب دیئی اور مستفتی کی سوال ساتھہ اپنی سوالونکی ملازمان والا کی طرف متوجہ کی خبر بھی نہ تھی تقریب اپکی ناتمام
رہی حقیقت شبہونکی پانی سی پتلی ہوکر بھی اب ہماری سوالون کی جواب دیجئی آئندہ کی تدبیر کیجئے ع
مرد آخر بین مبارک بندہ ایست * وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اقول بفضل العلی القوی اللطیف
مجیب عطریف عوام کی دہوکا دینی کو جو کہتا ہی کمترین اہلسنت نی ساری سوال کے جواب دیئی اور مستفتی کے
سوال ساتھہ اپنی سوالون کے ملازمان والا کی طرف متوجہ کئی دروغ بیفروغ اور مغلطہ سخت ہی مجیب عطراف نی کسی سوال
کا جواب نہین دیا مثلاً جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی پوچھا تہا کہ پیغمبر خدا نی جو فرمایا تہا میں چھوڑتا ہون قرآن
اور عترت مراد اوس سی کونسا قران تہا یہہ قران عثمانی تو اوسوقت نہا عثمان کی عہد مین مرتب ہوا ہی مجیب عطریف
اسکا جواب بدی سکا ٹال ٹول کردی اور مثلاً جناب مستطاب نی پوچھا تہا کہ مصحف ابن مسعود وغیرہ اور مصحف
شیخین منزل من اللہ تہی یا نہین اگر منزل من اللہ تہی تو کیون جلا ہی گئی اور اگر منزل من اللہ نہتی تو صحاب عدول
نی کیا اپنی طرف سی بنا ئی تہی جواب اسکا ہی مجیب سی سرانجام نہین ہوا اور مثلاً جناب مستطاب نی پوچھا تہا کہ
مصاحف شیخین اور ابن مسعود وغیرہ جو جلا ہی گئی اونکا کوئی حافظ جہان مین ہی یا نہین اور اونکی کوئی نقل کسیکے
پاس دنیا مین ہی یا نہین اگر موجود ہی تو فرمائی کہان ہی اور اگر موجود نہین تو انا للہ وانا الیہ راجعون کسطرح صادق
ہوگا مجیب عطریف اسکا بہی جواب بدی سکا نری مغالطہ کی علی ہذا القیاس سب ارادت جناب مستطاب
بجالہا باقی ہین اور مجیب عطریف کے ہذیانات کی جواب حقیر نی بموجب داب مناظرہ کی کتب معتمدہ سنیون سے
لکھی ہین نہ اپنی کتب سی اور مجیب نے جو یہہ لکھا ہی خلاف داب مناظرہ اپنی روایات خانگی پیش کی ہین یا
عبائر کتب امامیہ مین تحریف کے ہی مضمون صدق مشحون فبہت الذی کفر واللہ لا یھدی القوم الظالمین
کا ظاہر ہوا ہے حقیر ارباب انصاف سی انصاف طلب ہی اور مجیب اگر سوفسطائیت کر کی تابع حق کی ہوتا ہی تو بہتر
ورنہ حقیر عقلای فرنگ اور علمای ہیئت شاستر کو محاکمہ کی تکلیف دیگا واللہ الہادی الی سبیل الرشاد
فہذا آخر البحث فی مسئلہ احراق القران احرق اللہ من احرق القران وعذبہ بعذاب النیران
والان نشرع فی رد جواب المجیب العطریف لجواب الاستفتاء الثانی فی باب المتعۃ بکلام
لطیف فاقول مستعینا باللہ العلی الاعلی قال المستفتی جو میفرماید مجتہد العصر والزمان
اندرین مسئلہ متعہ کہ متلاشی صحت کا ہون مگر اتنک سند بحوالہ کتاب دستیاب نہین ہوئی کہ کونسی پیغمبر نی

jabir.abbas@yahoo.com

سی یہہ مسئلہ جاری ہوا اما میہ مذہب اسکو روا رکھتی ہین اور سنت وجماعت اسکو روا نہین رکھتی ہمکو دریافت
کرنا اس مسئلہ کا بسند کتاب ضرور ہی اور سند اسکی ہم بحدیث نبوی اور مطابق آیات کلام اللہ چاہتی ہین امید
کہ آپ مجتہد العصر ہین در غیاب شک ہمارا رفع ہو **قال** المجتہد العلام العریف جواب سند ین حلت متعہ کے
بہت ہین کہ رسائل و کتب مبسوطہ مین لکھی ہین مگر سند مختصر بالفعل یہی کافی ہی کہ خود خلیفہ ثانی نی فرمایا ہے
متعتان کانتا علی عہد رسول اللہ وانا احرمہما یعنی دو متعی زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
مین حلال تہی اور مین اونکو حرام کرتا ہون پس جبکہ متعہ نسا اور متعہ الحج زمانہ آنحضرت مین حلال ہوا تو اس سے
سند اور کون زیادہ ہوگی کہ فرمانا آنحضرت کا بی وحی الٰہی تہا وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی
قال المجیب الظریف اقول بفضل العزیز العلام یہہ جواب سوال ثانی کا بطور سوال اول کے بے سروپا ہی اور سراسر
خلاف استفتا دوم ایک دلیل یہی حلت متعہ کی کتاب اور سنت معمولہ سی نہ لاسکی **اقول** بفضل العلی اللطیف مجیب
ظریف شوخ چشم انکہین انصاف کی بند کرلیتا ہی اور مونہہ بی انصافی کا کہول دیتا ہی کیا یہہ نہین دیکھتا کہ مستفتی
نی سند حلت متعہ کی حدیث نبوی سی مطابق آیات کلام اللہ کی چاہی تہی سو جناب مستطاب مجتہد العصر دام
ظلہ نی مطابق اوسکی استدعا کی حدیث نبوی اور حکایت حکم نبوی جسکو قول عمر کا متضمن ہے لکھی ورای آن
سند انا قول عمر سی کہ رای اوسکی زعم سینہ مین مطابق وحی و کتاب کی ہوتی ہے اور قول اوسکا سینکڑون
نزدیک حدیث نبوی سی کم نہین درحقیقت استدلال کتاب و سنت ہی سی ہی اور اوہام و ہسکات سینہ مین ابلغ
وانفع اسصورتمین مجیب ظریف کا ایسی جواب کو بی سروپا کہنا بی سروپا اور سراسر خلاف عقل و انصاف ہے
علاوہ اسکی جناب مستطاب نے حدیث شامی اور عبد اللہ بن عمر اور حدیث جابر بن عبد اللہ وغیرہ کی بہی صحاح
ستہ سی کہ مبین سنت معمولہ کی اور مطابق حکم آیہ وافی ہدایہ فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی
الآیہ کی ہین ترقیم فرمائی ہین کہ یہہ سب دلیلین حلت متعہ کی کتاب اور سنت سی ہین مجیب ظریف کی چشم
بصیر اور بصیرت نی کیا کوتاہی کے جو اون دلیلون کو جواب استفتا مین نہین دیکھا جو کہتا ہی دو ایک دلیل ہے
حلت متعہ کی کتاب اور سنت معمولہ سی نہ لاسکی اسجکہہ سوای شعر سعدی کی کیا کہا جای ؎ کرنہ بیند بروز
شپر چشم ؎ چشمہ آفتاب را چہ گناہ **قال** المجیب الظریف بلکہ وہ حدیث کہ اوس سی الزاما حلت متعہ کی اپنے
زعم مین نکالی لائی **اقول** بفضل العلی اللطیف مخفی نہین کہ قول خلیفہ ثانی کا کہ دو متعی زمانہ پیغمبر خدا
مین حلال تہی صریح ہے حلت متعون مین عہد کرامت مہد پیغمبر خدا مین اور مدلول مطابقی قول مذکور کا اور معنی حقیقی

معنا در اوسکی یہی ہین جو خاب مستطاب دام ظلہ نے لکھی ہین اوسکو مدلول التزامی اور بزعوم خاب مستطاب کا
سمجھنا میرا ن عقل سے باہر ہے اور زعم باطل مجیب عطریف کا ہی قال المجیب الظریف اور معنی اوسکی اپنی مدعا کے
موافق بنہائی اقول بفضل العلی اللطیف معنی قول خلیفہ جی کے مدعای خاب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ کے
اگر بزعم باطل مجیب کے بنہائی ہوئی معنی ہین تو وہ معنی خلیفہ زادہ فقہ صحابہ اور شیخ البصرہ اور رجایل شامی اور ماہون
رشید صاحب السرسینان کے کہ یہہ سب اہل لسان اور محاورہ وان ہین بنہائی ہوئی ہین نہ بنہائی ہوئی خاب مستطاب
کی کما سیاتی تفصیلہ اور حقیقت حال یہہ ہی کہ اگر مجیب عطریف بہی انکار بدیہی کو چہوڑی اور انصاف سی موانہہ
نہ موری تو سمجہی کہ قول خلیفہ جی کے یہی معنی حقیقی متبادر بلکہ متعین ہین جو موافق مدعای خاب مستطاب کے
ہین اور وہ معنی جو اسلاف مجیب کے بنہائی ہین وہ معنی یہان ہرگز نہین بنہتی کہ مصداق المعنی فی بطن الشاعر
کی ہین کسواسطی کہ عرب عربا جو اہل لسان اور محاورہ وان تہی قول خلیفہ جی سی وہ معنی بنہائی ہوئی اسلاف
مجیب کے نہین بہی بلکہ وہ لوگ قول خلیفہ جی سی وہی معنی متبادر حقیقی سمجہی جو خاب مستطاب نی لکہی ہین چنانچہ
شیخ بصرہ نے کہ از اہل لسان اور محاورہ وان تہا قول مذکور خلیفہ جی کو دلیل حلت متعہ پر لاکر یحیی بن اکثم کو کہ
معتقد حرمت متعہ کا بتقلید خلیفہ جی کے تہا محجوج کیا ہی اگر وہ معنی جو موافق مدعای خاب مستطاب کی ہین معنے
متبادر حقیقی قول خلیفہ کے ہوتی اور معنی بنہائی ہوئی اسلاف مجیب کی قول خلیفہ جی سے نکل سکتی تو شیخ بصرہ
اوس قول سے استدلال حلت متعہ پر نکرتا اور یحیی بن اکثم بہی محجوج نہوتا وَاِذْ لَیْسَ فَلَیْسَ محاضرات امام راغب
اصفہانی امام سنیون مذکور ہے کہ یحیی بن اکثم نی ایک شیخ بصرہ سی کہا کہ تو متعہ کو حلال جانی ہین کسکی پیرو
کرتا ہی شیخ بصرہ نی کہا عمر بن خطاب کے یحیی بن اکثم نی متعجب ہوکر کہا یہہ کیونکر ہوسکی تو حلت متعہ مین عمر کا
پیرو ہی عمر تو اوسکی حرام کرنی مین بہت سخت تہا شیخ بصرہ نی کہا روایت صحیح مجکو پہونچی ہے کہ عمر نی منبر پر
خطبہ کی کہا تحقیق خدا اور رسول نے دونو متعہ کو حلال کی ہین اور مین اون دونو کو حرام کرتا ہون تمپر اور اون پر عقاب
کرتا ہون پس مین نے گواہی عمر کی متعون کی حلال ہونی پر قبول کی اور اوسکی حرام کرنی کو نہین مانتا ہون انتہی اب
مجیب عطریف دیکہی کہ شیخ بصرہ کہ اہل لسان اور محاورہ وان تہا خلیفہ جی کے وہی معنی متبادر حقیقی سمجہا جو خاب
مستطاب مجتہد العصر نی لکہی ہین اور متعون کو حلال خدا و رسول اور خلیفہ جی کو حرام کرنی والا جانا اور یحیی بن اکثم
نی بہی کہ وہ بہی اہل لسان و محاورہ وان تہا اوسکی قول کو تسلیم کیا اور علی ہذا القیاس مامون رشید خلیفہ عباسی
و صاحب السرسینون کا کہ با عتراف سیوطی کی تاریخ الخلفا مین علم اور فقہ مین نسبت اکثر فقہا کی تہا اور اہل لسان اور محاورہ وان

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہونا ہی اوسکا ظاہر ہی وہ بہی قول خلیفہ جی کی وہی معنی حقیقی متبادر سمجہا جو موافق مدعای جناب مستطاب کے
ہین اور نا مون خلیفہ مذکور نی خلیفہ جی کو حرام کرنی والا جانکر اونکی شان مین بی ادبی کی اور کہا من انت یا عجل حتی
تنہی عما فعلہ رسول اللہ وابوبکر یعنی تو لوگون مے ای عجل کہ نہی کرتا ہی اوس چیز سی یعنی متعہ سی جسکو رسول خدا اور ابوبکر
نی کیا ہی کما فی تاریخ یافعی اور عجل بضم جیم وفتح عین مہملہ ایک کیڑا ہی کہ براز کی گولیان بناکر لی پہرتا ہی ور اے ان
صحیح ترمذی مین ہی عن ابن عمر وقد ساله رجل من اهل الشام عن متعة النساء فقال هی حلال
فقال ان اباك قد نهی عنها فقال ابن عمر ارایت ان كان ابی قد نهی عنها وصنعها رسول الله
نترك السنة ونتبع ابی یعنی ایکمرد شامی نی ابن عمر سی متعہ نسا کو پوچہا ابن عمر نی کہا وہ حلال ہی شامی نے
کہا تیری باپ نی اوسہی منہی کی ہی ابن عمر نی کہا خبر دی تو مجکو اگر میری باپ نی اوس سی نہی کی ہی اور پیغمبر خدا نی اوسکو
کیا ہی تو کیا مین ترک سنت کرون اور اپنی باپ کی پیروی کرون انتہی ملخصاً عجیب عطریف دیکہی کہ مرد شامی اوند خلیفہ
زادہ کہ عرب عربا سی تہی وہ بہی متعہ کو حلال اور خلیفہ جی کو حرام کرنی والا اور نہی کرنی والا سمجہتی تہی اور قول خلیفہ
سی وہی معنی حقیقی متبادر سمجہی تہی جو موافق مدعای انکے ہین اور جناب مستطاب نے تحریر فرمائی ہین نہ
معنی ٹہہائی ہوئی اسلاف مجیب کے اور بعض جو اس حدیث صحیح ترمذی کو متعہ الحج مین ٹہراکر اپنا اور خلیفہ جی کا
پیچہا چہوڑنا چاہا دو صرف قول عامیہ سی بچاتی ہین سو باین جملہ کچہہ اونکا بچانا نہین چہوٹتا اور اس تاویل علیل سے
علت خلیفہ جی کے نہین جاتی اور نا فلح اور رستگار نہین ہوسکتی کسواسطی کہ خلیفہ جی نے انا انهی عنهما و
انا احرمهما کہکی دونو متعون کو سلک تحریم مین کیہا ہی جو ایک کا حال وہی دوسری کا حال قال
العجیب العطریف غور کرنا چاہیی کہ اس حدیث مین متعتان محللتان کہان ہی جسکی ترجمہ مین ارشاد ہوتا ہے
کہ دو متعی زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین حلال تہی اور مین اونکو حرام کرتا ہون شاید یہہ غلطی لفظ کا بتا
سی پڑی اور انا احرمهما کو اوسپر قرینہ ٹہرایا اقول بتفضل العلی اللطیف عجیب عطریف عجب بی مغزی اور رونکو
عور کرنی کو کہتا ہی اور خود عور نہین کرتا کہ ترجمہ قول عمر مین جو جناب مستطاب نے تحریر فرمایا ہی ناحق چون وچرا
کرتا ہی اور اوسکو غلط ٹہراتا ہی حال انکہ یہہ عجیب عطریف کی محض غلط فہمی ہے کئی وجہونسی اقو لا سلمنا
کہ قول عمر مین لفظ محللتان نہین ہی نسہی اوس سے بزہ کر لفظ مشروعتین کا موجود ہی اوسکا امام رازی نے
تفسیر کبیر مین لکہتا ہی روی ان عمر قال علی المنبر متعتان کانتا مشروعتین فی عهد رسول الله
وانا انهی عنهما متعة الحج ومتعة النكاح اور اس روایت کو اکثر علمای سنیون نی بثبوت پیرا ہی کتاب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

مین للہاہی اور ثانیاً خود مجیب عطریف قبل ازین اسی رسالہ کی مجبت اول مین جو ہ قران مجید مین ہے
ایاب عبارت تفسیر کبیر کے لکھہ چکا ہی اوسمین لفظ مشروعہ کما موجود ہی وہ سکو شاید بسبب فقدان حافظہ کی بہول
گیا یا اوس سے دیدہ و دانستہ تجاہل و چشم پوشی کر گیی اوسکی متناقص بیان کلام کرنا ہی وہ عبارت رازی کے
یہہ ہی وھذہ القراءۃ علی تقدیر ثبوتھا لا تدل الا علی ان المتعۃ کانت مشروعۃ ونحن
لا ننازع فیہ انما الذی نقولہ ان النسخ طرء علیہ اور ثالثاً رشید الا نبیانی عارستان شوکہ عمر
مین وجہ چہارم فائدہ ثالثہ کی جواب مین لکھا ہی ومعنی قول حضرت عمر اعنی کانتا متعتین علی عہد رسول
اللہ الخ آنست کہ متعہ کہ در وقتی از اوقات عہد کرامت مہد الحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ مجوز شدہ بود و بعد انوقت
معہود نا شدہ انتہی مجیب عطریف دیکھہ لی کہ اس ترجمہ رشیدی مین بہی لفظ مجوز شدہ بود موجود ہی اور ظاہر ہے
کہ مجوز و رخص و حلال و مشروع متقارب المعنی ہین مجیب عطریف کو چاہئی کہ ان کلامون مین اپنی اسلاف کی عور
کری اور بچشم بصیرت دیکہی اور معلوم کری کہ ترجمہ جناب مستطاب کا صحیح ہے اور مجیب عطریف خود مصداق
خود غلط املا غلط انشا غلط کا ہی اور رابعاً علی سبیل التنزل کہا جاتا ہی کہ اگر لفظ مشروعین مجللین کا
قول عمر مین موجود بہی نہو تب بہی قول مذکور کے وہی معنی متعین ہین اور وہی ترجمہ صحیح ہے کہ جناب مستطاب مجتہد
العصر دام ظلہ نی رقم فرمایا ہی کسلئی کہ بر تقدیر نہونی لفظ محللتان کے قول مذکور مین قول مذکور دو حال سے
خالی نہین یا یہہ کہ لفظ محللتان وما فی معناہ اوسمین مقدر کیا جاوی یا لفظ محرمتان کا لا کن مقدر کرنا لفظ محرمتان
کا تو ہو نہین سکتا پس متعین ہوا کہ لفظ محللتان کا اوسمین مقدر ہی پس ترجمہ جناب مستطاب کا صحیح اور مطلب
ہمارا ثابت ہوا بیان اسکا یہہ ہی کہ اگر لفظ محرمتان کا قول مذکور مین مقدر کیا جاوی تو او لا خلیفہ جی سنیونکی
نزدیک بہی کاذب ٹہرین گے کسواسطی کہ بقول سنیونکی بہی دونو متعی عہد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین حرام مستمر
نہتی بلکہ بقول علمای سنیونکی کبہی موصوف بوصف حلت ہوتی تہی کبہی متصف بصفت حرمت پہر اونکو محرم
علی الاطلاق کہنا کذب صریح ہی اور ثانیاً اس تقدیر پر مجعولیت ذاتی لازم آتی ہی کیونکہ در صورت مقدر کرنے
لفظ محرمتان کے قول مذکور مین ثابت ہوتا ہی کہ وہ دونو متعی عہد پیغمبر خدا مین حرام ہی تہی اور پہر جو خلیفہ جی نے
فرمایا انا احرمہما تو خلیفہ جی نے حرام کو حرام کیا بالجملہ مقدر کرنا لفظ محرمتان کا قول مذکور مین ثابت کرنا مجعولیت
ذاتی کا ہی وہو کما تری اور ثالثاً احادیث صحاح سنیونسی ظاہر ہی کہ متعہ نسا کا عہد پیغمبر خدا اسی
نصف عہد خلیفہ جی تک اصحاب پیغمبر خدا مین جاری و معمول رہا ہی خلیفہ جی نی ماجرای عمر بن حریث

Presented by: Rana Jabir Abbas

مین اوسکو حرام کیا ہی اگر وہ قبل باجرای عمر بن حریث کی ہی حرام تہا تو متعہ کرنی والی اصحاب حرام کار ٹہرتی
ہین العیاذ باللہ منہ اور کلیہ کلہم صدول کا برہم اور بنا نشتن کی درہم ہوتی ہی تو بوجوہ مذکورہ قول خلیفہ
حجی مین لفظ محرمتان کے مقدر نہین ہوسکتا بلکہ بالیقین لفظ محللتان کا اوسمین مقدر ہی اسصورتمین ترجمہ جناب مستطاب
کا بہرحال صحیح اور تعرض مجیب غطریف کا سراسر بیجا نہین معلوم مجیب غطریف کو کون سی لفظ سی غلطی پڑی
قال المجیب الغطریف نسمجہی کہ کسی عہد مین کسی شی کا ہونا نہ استیعاب کو لازم ہی اور نہ وصف حلت کو مستلزم
اقول بفضل العلی اللطیف مجیب غطریف نی براہ اعوجاج کی راہ کج مغلطہ اور انکار بدیہیات کی پکڑ لی ہی جو
واہی تقریر کرتا ہی ورنہ جس کسیکو تہوڑا سا فہم بہی ہوگا کہ عہد کرامت مہد جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ
مین کسی شی کا باذن و رخصت آنحضرت کے ہونا بلاشبہ وصف حلت کو مستلزم ہی کسواسطی کہ ممکن نہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ اذن اور اجازت محرمات شرعیہ کی دین اور اذن دینا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کا اصحاب کو
متعہ کرنیکا احادیث صحاح ستہ سینہ سی ثابت ہی کہ اونمین لفظ اذن لنا رسول اللہ اور رخص لنا
رسول اللہ بارہ متعہ نسا مین موجود ہی اسصورتمین ہونا متعہ کا عہد کرامت مہد آنحضرت مین وصف حلت کو مستلزم
ہی انکار اسکا مکابرہ محض ہے اور جاری رہنا متعہ کا اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین از زوراذن تا حیات
آنجناب بلکہ تا تمام عہد خلیفہ اول بلکہ تا نصف عہد خلیفہ حجی کی کہ صحاح وغیرہ کتب سنیہ سی بخوبی ثابت ہی استیعاب کو
لازم ہی اسکا انکار ہی سوفسطائیت بحت ہی اور سند بین حلت واذن متعہ کی اور اوسکی استیعاب کے عہد کرامت مہد
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین صحاح ستہ اور تفاسیر معتمدہ سنیون مین بکثرت موجود ہین یہان روگا لاجتصار
چند احادیث اور روایات معتمدہ پر اکتفا کرتا ہون عاقل کو اشارہ کافی ہے اور جاہل کو ہزار تصریح غیر وافی
صحیح مسلم مین سبرہ جہنی سے مروی ہی کہ اوسنی کہا مین غزوہ فتح مکہ مین ہمراہ پیغمبر خدا کی تہا پس اذن دیا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ہمکو متعہ کرنی کا تو مین اور ایکمرد دوسرا ایک عورت کی پاس بنی عامر سی کہ جوان اور
گردن اوسکی دراز باعتدال تہی گئی اور ہم دونون نی اوس عورت سی درخواست متعہ کی کی اوس عورت نی کہا
تم مجکو کیا دوگی مین نی کہا اپنی چادر دونگا اور ہمراہی میری نی بہی یہی کہا کہ مین اپنی چادر دونگا اوسکی چادر اچہی تہی
اور مین جوان اچہا تہا وہ عورت جب اوس مرد کی چادر کو دیکہتی تہی اوسکو پسند کرتی تہی اور جب میری جوانی
دیکہتی تہی مجکو پسند کرتی تہی بالآخر مجکو پسند کیا مین تین دن اوسکی پاس رہا اور یہی صحیح بخاری و صحیح مسلم
مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ کہا اوسنی ہم ہمراہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی قتال مشرکین مین تہے

ہماری عورتین ہماری ساتھ تھین پس ہم نسبب غلبہ رغبت اور اشتیاق عورتونکی دلتنگ ہوتی اور حضرت
کی خدمت مین عرض کے آیا ہم اپنی اعضای تناسل کو قطع کرڈالین حضرت نی ہمکو اس فعل سی منع کی اور رخصت متعہ
کرنی کی دی پس لوگ نکاح متعہ کرتی تھی عورتون سی عوض جامہ کی مدت معین تک اور ابن مسعود نی یہ آیہ پڑہا
یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم اور عینی شرح صحیح بخاری مین باب غزوہ خیبر مین
ابو سعید خدری اور جابر بن عبد اللہ انصاری سی روایت کی ہی اون دونون نی ہم متعہ کیا کرتی تھی نصف زمانہ
خلافت عمر تک تا اینکہ منع کیا عمر نی متعہ کرنی سی ماجرای عمرو بن حریث مین اور جمع بین الصحیحین حمیدی
مین جابر سی مروی ہی کہا اونہون نی ہم متعہ کیا کرتی تھی عورتونکی ساتھ عوض اکیمشت خرما اور آٹی کی تین دن اور
زیادہ تک زمانہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین اور زمانہ خلافت ابی بکر مین تا اینکہ منع کیا عمر نی لوگون کو متعہ کرنے
سی بسبب عمرو بن حریث کی جب اوسنی متعہ کیا تھا اور تفسیر کبیر اور مسند احمد بن حنبل مین عمران بن حصین سے
مروی ہی کہ کہا اوسنی نازل ہوا متعہ نساکا کتاب خدا مین اور متعہ کیا ہمنی پیغمبر خدا کی وقت مین اور پیر قران نازل
ہوا اوسکی تحریم مین اور نہی نکی پیغمبر خدا نی متعہ سی تا دم وفات اپنی اور بعض کتب معتمدہ سنیہ مین جگہ خارستان
شوکت عمر یہ رشید الانبیا مین لحراس روایت مین فقرہ فقال رجل برایہ ماشاء سی موجود ہی یعنی پیر کہا
ایک شخص نے اپنی راے سی جو چاہا مراد اوس شخص سے عمر ہی عجیب عطریف نی کہا یہ احادیث و روایات نہین
دیکھین یا دیدہ دانستہ تجاہل کرتا ہی ان احادیث سی کالشمس فی رابعۃ النہار ثابت ہی کہ تمام زمانہ جناب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ مین بالاستیعاب متعہ بوصف حلت جاری رہا اسصورتمین عجب عطریف کی اقوال مرطات
بعیری ہین اور جاری رہی متعہ سی تمام زمانہ جناب پیغمبر خدا مین بلکہ تا نصف عہد خلیفہ حی کے
دو امر ظاہر ہوتی ایک یہ کہ رسولخدا تا دم وفات متعہ کو ممنوع اور حرام نہین کیا دوسرا یہ کہ خلیفہ حی نی اپنی رای
و اجتہاد سی اوس حلال خدا کو حرام کیا ہی جیسا کہ عمران بن حصین نے اسکی تصریح کی ہی اور کہا ثم قال رجل برایہ
ماشاء اب سنیونکو چارہ نہین اس سے یا تشریع خلیفہ حی کے قائل ہون یا اپنی اصحاب عدول کو فاسق کہین
لکن اصحاب عدول کو فاسق نہین کہسکتی کہ اجماع اونکی عدالت پر مبنی ای کلہم عدول کے ہوچکا ہی پس واجب
و متعین ہوا کہ تشریع خلیفہ حی کے قایل ہون او کہین کہ خلیفہ حی نی اپنی اجتہاد سی حلال خدا کو حرام کیا سوا اسکے
کہ متعہ کرنی والون اصحاب کو بی خبر اور لاعلم تحریم پیغمبر سی کہنا بعد بسکی کہ پیغمبر نی مرای تحریم اصحاب مین کر دے
تہی بعض بہو نسطامیت ہی قال خود حضرات شیعہ قایل ہین کہ عباسیونکی عہد مین بہاوہ تشنگی بہت تہی حال

میہ فضل

یہہ فضل نہ موصوف بصفت حلت تہا اور نہ تمام اوس عہد کو نارم والا اکثر ایسہ کیونکر سمجہ رہتی **اقول** بفضل تعلی
القوی اللطیف **اولاً** قیاس کرنا مجیب عطریف کا عہد کرہت عہد جناب سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ
علیہ وآلہ کو عہد ضلالت عہد عباسیہ پر اور تشبیہ دینا جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو ساتہہ خلفای جور عباسیہ کے
اور حضرت کی عہد کو اونکی عہد سی کہ معاذ اللہ نعوذ باللہ اور **ثانیاً** قیاس کرنا متعہ مشروعہ ماذونہ مرخصہ کا اوس
سادات کشتی محرم اور منہی عنہ کی قیاس مع الفارق ہے نہیں معلوم کہ مجیب عطریف کے عقل و دیانت پر کیا پتہر
پڑی ہیں جو بیروی اول من قاس اور ایسا قیاس فاسد الاساس کرتا ہی **قال** المجیب العطریف اس تقدیر پر معنے
احرمهما کے **اخبر عن حرمتها** یعنی حضرت عمر فرماتی ہین کہ دو متعی جو عہد کرہت عہد جناب سرور
کائنات مین تہی اور بہت لوگون کو اونکی حرمت کی خبر نہین پہونچی سو اب مین خبر کی دیتا ہون کہ وہ دونو
حرام ہین **اقول** بفضل العلی اللطیف **اولاً** مشار الیہ لفظ اس تقدیر پر کا کون ہی مجیب عطریف اوسکو
بتاوی اور **ثانیاً** مجیب نے اس آیے عبارت مین کہ دو متعی جو عہد کرہت عہد جناب سرور کائنات مین تہی اس حال
و ہیئت عجیب کیا اور ہچکچہ دم دبا کر نکل گیا صاف کہتا کہ وہ دونو متعی عہد کرہت عہد مین بوصف حلت تہی
یا بوصف حرمت اور **ثالثاً** نہین معلوم کہ مجیب عطریف نی بیان معنی قول خلیفہ جی مین کہ متعتان کانتا علی
عهد رسول الله وانا احرمهما ہی یہہ فقرہ کہ بہت لوگون کو اونکی حرمت کی خبر نہین پہونچی کس لفظ
کا ترجمہ کیا اور **رابعاً** بہت لوگون اور اکثر اصحابون کو درصورت تحریم پیغمبر خدا حرمت متعہ کی خبر
پہونچی خیال باطل ہے کسواسطے کہ یہہ تو ظاہر ہے کہ پیغمبر خدا نی حکم تحریم متعون کا خلیفہ جی کی کانین دیگر اصحاب
سی مخفی تو نہ کہا ہوگا بلکہ بتصریح صاحب تحفہ مسروقہ کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی حکم مذای تحریم متعہ کا دیا تہا
تو اسصورتمین اصحاب کو حرمت متعہ کی خبر نہ پہونچی غیر ممکن ہے بالجملہ سنی لوگ جو معنی انا احرمهما کے
اخبر عن حرمتهما کہتی ہین ٹہیک نہین مبنی بہت وجہونسی **اولاً** ظاہر ہی کہ اخبر عن حرمتهما
نہ تو معنی ظاہر حقیقی متبادر لفظ انا احرمهما کی ہین نہ موافق محاورہ اور استعمال عرب کی ہین بلکہ یہہ معنی تو تاویل
اور صرف عن الظاہر ہے اور جبورنا معنی ظاہر متبادر حقیقی کا اور پہیرنا طرف معنی غیر متبادر غیر ظاہر غیر حقیقی کی محتاج
نصب قرینہ کا ہی سو یہان کوئی قرینہ سارفہ عن الظاہر پایا نہین جاتا بلکہ تقدیم مسند الیہ کی جملہ اخبر مہا مین قرینہ اختیار
کرنی معنی حقیقی متبادر کا ہی تو معنی حقیقی متبادر و موافق محاورہ و استعمال عرب کی کلام مذکور کی متعین ہوے
اور وہ یہہ ہین کہ مین حرام کرتا ہون اپنی رای سی اون دونو متعون کو جو پیغمبر خدا کی عہد مین مشروع تہی اور عمران

بن حصین کی قول سی بھی یہی ثابت ہوتا ہی کہ خلیفہ جی لی متعون مشروع کو اپنی رای سی حرام کیا ہی تفسیر بیضاوی
وغیرہ تفاسیر سنیہ اور احادیث صحاح سنیہ مین موجود ہی عن عمران بن الحصین قال نزلت آیۃ المتعۃ
فی کتاب اللہ تعالی ولم تنزل آیۃ بعدھا تنسخھا وامرنا بھا رسول اللہ وتمتعنا مع رسول اللہ
ومات ولم ینھنا عنھا قال رجل بعد برایہ ما شاء اور یہہ اسر ظاہر ہی کہ اخبر عن حرمتہا معنی حقیقی
متبادر انا اخر مہا کی ہین نہ موافق محاورہ واستعمال عرب کی ہین کیونکہ اگر وہ معنی متبادر حقیقی یا موافق محاورہ
واستعمال عرب کی ہوتی تو عرب عربا اوسکو سمجھتی چنانچہ ابن عمر خلیفہ زادہ افقہ صحابہ سنیان اور سائل شامی کہ اہل
لسان اور محاورہ دان تہی خلیفہ جی کو خبر کرنیوالی حرمت متعہ کی نسمجھی بلکہ حضرت خلیفہ کو حرام کرنیوالا سمجھی اگر
مرد شامی خلیفہ جی کو خبر دینی والا حرمت متعہ کا سمجھتا تو خلیفہ زادہ سی یہہ نہ کہتا ان اباک قد نھی عنھا
یعنی تیری باپ نی متعہ سی نہی کی ہی اور علی ہذا القیاس خلیفہ زادہ بھی اپنی باپ کو خبر دینی والا سمجھتا تو شامی
سی یہہ نہ کہتا ارایت ان کان ابی قد نھی عنھا وصنعھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
السنۃ ونتبع قول ابی یعنی خبر دی تو مجکو اگر میری باپ نی متعہ سی نہی کیے اور پیغمبر خدا نی اوسکو کیا ہے
تو کیا مین سنت کو ترک کرون اور اپنی باپ کی قول کی پیروی کرون بلکہ ابن عمر شامی سی یون کہتی کہ
میری باپ نی پیغمبر خدا کی حکم کے خبر دی ہی لیکن اپنی اجتہاد سی متعہ کو حرام نہین کیا ہی تو میری باپ کو کیون
حرام کرنیوالا کہتا ہی اور یہہ سوال وجواب شامی اور خلیفہ زادہ کا کہ صحیح ترمذی مین موجود ہی اور سابق مین
مفصل مذکور ہوچکا ہی دلیل ہی اس امر پر کہ خلیفہ جی نی اپنی رای ناقص سے متعون مشروع کو حرام
کیا ہی خبر حرمت سابقہ کی نہین دی ہی اسصورتمین انا اخر مہا کو معنی اخبر عن حرمتہا کی بہانا درست نہین ہوتا
اور جواب اسکا کہ یہہ حدیث بعض نسخ صحیح ترمذی مین باب متعۃ الحج مین وارد ہی اوپر گذرا فانظر ثمہ اور
علی ہذا القیاس گفتگو یحیی بن اکثم اور شیخ بصرہ کی جو محاضرات راغب اصفہانی امام سنیون سی اوپر گذری اور
بھی قول مامون رشید خلیفہ صاحب ارسینونکا خلیفہ جی کے شانمین من انت یا جعل حتی تنھی عما فعلہ
رسول اللہ وابو بکر یعنی تو کون ہے ای جعل کہ نہی کرتا ہی تو اوس متعہ سی جسکو رسولخدا اور ابو بکر نی کیا ہے
کہ قول مذکور تاریخ یافعی وغیرہ مین مذکور ہوچکا ہی ادلہ قویہ ہین اس امر پر کہ انا اخر مہا کی معنی اخبر عن
حرمتہا نہین ہوسکتی اگر ہوسکتی تو یہہ عرب عربا بھی معنی لیتی حالانکہ اوپر نون نی یہہ معنی نہین لیئی اور ثانیا
جلال الدین سیوطی اور عسکری کہمانند علمای سنیہ سی ہین عمر کو مجرد حرمت متعہ کا نہین جانتی بلکہ بیجا حرام کرنی والا

کہتی ہین

کہتی ہین تاریخ الخلفا مین سیوطی نے طبقات عمر مین کہا ہی ھو اول من حرم المتعہ یعنی عمر پہلا وہ شخص ہی جسنی متعہ کو حرام کیا اور یہہ کلام صریح ہی اس امر مین کہ عمر سی پہلی کسی اور نی متعہ کو حرام نہین کیا اور جب عمر پہلا حرام کرنی والا متعہ کا ہوا تو اما اخبر مہما کی معنی لیسکتے عن حرمتہما نہین ہوسکتی و ای آن اسصورت تعین لازم آتا ہی کہ معنی ہو اول من حرم المتعہ کی یہی ہو اول من اخبر بحرمتہ اور یہہ معنی یہان ہرگز صحیح نہین ہوسکتے کیونکہ بقول سنیونکی ہے اول من اخبر بحرمتہ المتعہ پیغمبر خدا ہی نہ عمر علاوہ یران اگر اول من حرم المتعہ کی معنی اول من اخبر بحرمتہ المتعہ لی جاوین تو قطع نظر اسکی کہ وہ پہلا مخبر حرمت کا سنیونکی نزدیک بہی نہین ہوسکتا دیگر اولیات عمر مین جو تاریخ الخلفا مین مذکور ہی منسی خبر دینی کی لیی جاہین اور یہہ غیر معقول ہی تو مناسب ہوا کہ اما اخبر عن حرمتہما کی معنی اخبر عن حرمتہما نہین نہ تی اور ثانیا یہہ کلام کہ دو متعی پیغمبر خدا کی عہد مین مشروع تہی مین اونکی حرمت کی خبر دیتا ہون کلام مجنونانہ اور سراسر بی ربط ہی اسلئی کہ صدر بس کلام یعنی یہہ فقرہ کہ دو متعی پیغمبر خدا کی عہد مین مشروع تہا شروع ہی نی متعون ہوا اور عجز کلام مذکور کا یعنی یہہ فقرہ کہ مین اونکی حرمت کی خبر دیتا ہون صریح ہی اخبار حرمت اونہین متعون مشروع ہی قبل طاری ہونی حرمت کی شارع کی طرف سی اونپر اور عدم ارتباط ان فقرون کا باہم ظاہر ہی ہان اگر یون کہتی کہ دو متعی پیغمبر خدا کی عہد مین جنکو فی الحال حرمت کیوسبب مباح ہوی تہی اور بعد ازان خود پیغمبر خدا نی اونکو بحکم خدا بعد رفع اوس ضرورت کی حرام کردیا تہا مین اونکی حرمت کی خبر دیتا ہون تو معنی خبر دینی کے ہوسکتے وَاَدْلَیْسَ فَلَیْسَ اور رابعا علی تقدیر التنزل اگر اما اخبر مہما کو بمعنے اخبر عن حرمتہما کی فرض کیا جاوی اور بقول ذناب خلیفہ جی کے حرام ہوگیا متعون کا عہد پیغمبر خدا مین اور خلیفہ جی کو خبر کرنیوالا حرمت متعون کا تسلیم کیا جاوی تو مذہب تسنن باطل بلکہ متاصل ہوتا ہی کیونکہ متعون اصحاب صدول سنیونکی حرام کرنیوالی اور فساق اور خلیفہ جی حرام کروانی والا اور اس رئیس فساق کی شرف تبعیہ کہ پیغمبر خدا نی تو بقول سنیونکی بروز خیبر جا و طاس علی اخلاف اقوال السنہ متعہ کو حرام کردیا تہا اور منادی بہی کی تحریم کی کروادی تہی مگر اصحاب سنیونکی باہمہ نہی و منادی بہی ماجرای عمر مین حیث تک حرام کاری سے باز نہی اور خلیفہ جی تو باوصفیکہ زمانہ عمداری کا اونکی اثنا تہا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سی تاکہ واجب تہا ماجرای مذکور کہ عرصہ سالہای دراز کا ہوتا ہی باز رہی اور شیوع متعہ محرمہ کو کہ بین الاصحاب جاری تہا دیکہکر اور گونگی کا گڑ کہائی بیٹہی رہی اور اس ماجرا سی پہلی کسیکو متعہ کی حرمت کی خبر نہ دی اور جاننا چاہئی کہ خبر کے دینی کو اسکو کہتا ہی کہ تحریم متعہ ثبوتی ہین ماجرای عمر مین حیث تک بڑا عرصہ ہوا وقت اوطاس بہی بہی

کرکبھی وسکو تاریخ تحریم متعہ کہتی ہین بلکہ ابی مذنور تک کہ نصف خلافت خلیفہ جی مین ہوا ہی کم سی کم دس برس ہوے
اسقدر عرصہ در ازتک کان مین تیل ڈالی بیٹھی رہنا خلیفہ جی کا اور سکوت خلیفہ جی کا نہی عن المنکر نہی اور خلاف شرعنا
اصحاب عدول کا اعلیٰ کیہ ہرگز مقبول سینان نہوگا بالجملہ بوجوہ مذکورہ انا احرمہما کی معنی اخبر عن حرمتہما نہین ہوسکتی
اور سوفسطائیت کا کیا علاج قال المجیب الظریف اور دلیل حرمت متعۃ النسا پر وہی قیود ثلثہ اقول المتغزل
العلی اللطیف مطاوی جواب استفتای متعلقہ قران شریف مین جسجگہ مجیب ظریف نی ذکر قیود ثلثہ کا کیا ہے
ہم تفصیل لکہہ چکی ہین کہ وہ قیود ثلثہ کسیطرح حرمت متعۃ النسا پر دلالت نہین کرتی صرف ڈکہوسلا مجیب کا ہی
اور اب یہان بطرز دیگر جواب اوسکا لکہتا ہون کہ وہ قیود ثلثہ جنکو مجیب اپنی زعم باطل مین دلیل حرمت متعۃ النسا
ٹہراتا ہی اوس آیہ مین ہین جو باتفاق اکثر مفسرین سنیونکی وہ آیہ حلت مین نازل ہوا ہی اگر وہ قیود ثلثہ پر ہو
تو خلاف کثیر قران مین اور ہونا قران شریف کا کلام غیر خدا تعالی اَفَلَا یَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلٰی قُلُوبٍ اَقْفَالُہَا
لازم آتا ہی کہ ایک آیہ دو مضمون متناقض پر مشتمل ہو حلت پر بہی اور حرمت پر بہی اور یہ امر سراسر خلاف عقل
ہی کہ خدای حکیم و علیم جس آیہ کو حلت متعہ مین نازل کری اوسمین ایسی قیدین لگادی کہ دلیل حرمت متعہ کی ہون
نعوذ باللہ منہ شاید خدای سبحانہ مجیب کے زعم باطل مین دیوانہ ہی کہ مثل کلام عمر کی کہ متعتان کانتا ۷۱۴۲
مشروعتین علی عہد رسول اللہ وانا احرمہما کلام متناقض نازل کرتا ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ
تجویز کرنا ایسی اختلاف کثیر کا قران مجید مین قرار کلام غیر خدای تبارک و تعالی نہرا تا ہی خدای پاک فرماتا ہی وَلَوْ
کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ وہ قیود ثلثہ جو زعم باطل مجیب
مین دلیل حرمت متعۃ نسا کی ہین ایک ان تبتغوا باموالکم دوسری محصنین غیر مسافحین تیسرے
فما استمتعتم بہ منہن فاتوہن اجورہن فریضۃ الآیہ
مقبول اسلاف مجیب ظریف کی مثل عمران بن حصین اور مقاتل اور مجاہد اور سدی وغیرہ کی اور تصریح اکابر مفسرین
سنیونکی حلت متعۃ النسا مین نازل ہوئی ہی تفسیر بیضاوی مین ہی کہا گیا نازل ہوئی یہہ آیہ اوس متعہ مین کہ تین روز
تک فتح مکہ مین تہا اور پہر منسوخ ہوا اور تفسیر کشاف اور تفسیر مدارک سبی مین ایسا ہی لکہا ہی اور تفسیر کبیر سبی یون ہی عمران
بن حصین سی مروی ہی کہ اوسنی کہا نازل ہوا آیہ متعہ کا قرانمین اور بعد اوسکی کوئی آیہ ناسخ اوسکا نازل نہین ہوا اور متعہ
کیا ہی پیغمبر خدا کی سامنی اور تخفیف دی اپنی زندگی مین تا دم وفات اوس سی نہی نہین کی پہر کہا اکبر دلی اپنی رای سے

جو یا ہا

جو چاہا اور تفسیر قرطبی مین ہی کہا مقاتل نے مراد اس آیہ سے متعہ ہی اور تفسیر زاہدی مین یون ہی خدائی لفظ
ابجر کا کہا مہر اور صداق کہا دلیل ہے کہ اس آیہ سے متعہ مراد ہی اور تفسیر درمنثور مین مجاہد سے روایت ہی کہ اس آیہ سے
نکاح متعہ مراد ہی بالجملہ وجوہ ثلثہ ہرگز دلیل فرست متعۃ النسا نہین ہوسکتی اور نہ موجب اخلاف اکثر کی قرانین ہونگے
اور اختلاف کثیر کا ہونا قرانین عقلاً و نقلاً غیر ممکن ہے **قال** المجیب الظریف اور آیہ محکمہ ماضیہ الی قولہ تعالی
از واجھم الآیہ **اقول** بفضل العلی اللطیف جواب مذان تمکن اسکا بھی مطاوی جواب استفتای قران
شریف مین کمذر افاظر ثمہ **قال** المجیب الظریف اور احادیث آیتہ **اقول** بفضل العلی اللطیف احادیث
آیتہ اگر موافق داب مناظرہ کی مسلمات امامیہ سے ہونگی جواب اونکا انشاء اللہ المستعان لکھا جاویگا اور اگر مجیب ظریف موافق
اپنی عادت کی خلاف فن مناظرہ اپنی بیان کی روایات خانگی پیش کریگا تو وہ خود مدخول و مجروح ہین **قال**
المجیب الظریف اور ارشاد جناب عمر کہ واللہ اللھم انی لا احل لھم شیئا حرمت علیھم ولا
احرم علیھم شیئا احللتہ **اقول** بفضل العلی اللطیف اولاً قول مجیب ظریف کا کہ دلیل حرمت
متعہ نسا کی یہہ قول عمر ہی قبیل ہذیانات سے ہی کہ محصل اسکا معلوم نہین ہوتا قول عمر کو دلیل اور گواہ اوسی کے
فعل پر لانا سفاہت بحت اور من قبیل شہادۃ الاصب علی ذنبہ ہی اور ثانیاً روایات عامیہ مناظرہ امامیہ مین پیش
کرنا جہالت و خلاف داب مناظرہ ہی اور ثالثاً یہہ قول نا روق سنیونکا واللہ اللھم اہ وکیف یخلف
خطایا الی اللہ تعالی نہین معلوم کہ خطاب ابتدا ہی یا جواب کسی کلام خدا کا ہی اور بہرحال محتمل المعنی ہے
اور رابعاً یہہ قول مثل بول اوس کاذب و غادر کا کذب بحت اور جمع خرج زبانی ہی اور مناقض ہے
اوسکی قول دوانا احرمھما کا کہ یہہ قول معاصد بروایات کثیرہ سنیہ ہی طرفہ بات ہی کہ باآنکہ اوس سے کوئی حلف
نہین لیتا اور بسوداے ولا تطع کل حلاف مہین کے قسم کھانا خوب نہین ہی بلکہ حلف کرنا بلا احتیاج
اپنی ایکو منسوب بکذب اور مخاطب کو منسوب بسوظن کرنا ہی خلیفہ حجی خدا تعالی سے خطاب کرکی اوالعیاذ باللہ
جناب احدیت جلشانہ کو مدگمانی سے منسوب کرکی خود بخود ہوکہ بقسم کہتا ہی کہ مین تیری حلال کو حرام نہین کرتا اور
لطف یہہ ہی کہ باوصف ایسی حلاف شدید کی متعون مشروع و حلال کو حرام کرتی ہین فرماتی ہین متعتان کانتا
مشروعتین علی عہد رسول اللہ وانا احرمھما محض یہہ ہی کہ یہہ جمع خرج زبانی ایسی کاذب و غادر
کا جسکی کذب و غدر کی گواہ حضرت عباس عم رسول اور جناب امیر برادر یجان برابر پیغمبر خدا کی ہون بھلا
کی نزدیک کب پایہ اعتبار مین ہوسکتا ہے اور معارضہ اوسکی قول انا احرمھما کا کہ معاضدت اوسکی روایات

معتمدہ سنیون مین زیادہ ارخد حصا ہین کیونکر کرسکتا ہی حقیر وسطی رکون نقش سامع کی اسکیلئے چند معاضدات انا
عشریہ کی اور مکذب اس قول کی لکھتا ہی باب عقول سلیمہ بچشم انصاف دیکھین اور بگوش ہوش سنین کہ منجملہ
معاضدات اناعشریہ کی یہہ روایت جامع الاصول کے ہی کہ ابن عباس نی ما کانت المتعۃ الا رخصۃ رحم
اللہ بہا ھذہ الامۃ ولو لا نھی ابن الخطاب عنھا ما زنی الا شقی اور تفسیر محمد جریر طبری مین اور تفسیر
نیشاپوری مین یون ہی کہ مروی ہی امیر المومنین علی سی لو لا نھی عمر لما زنی الا شقی اور اسیطرح
تفسیر درمنثور مین ہی اور خلاصہ ان روایات کا یہہ ہی کہ ابن عباس اور جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا اگر عمر متعہ نسا کے
نہی نکرتا تو زنا محمر نگر بہ بخشبد زنا نکرتی مگر تھوڑی اور یہی منجملہ معاضدات واناعشریہ کی قول عمر بن حصین
ہی ثم قال رجل بوا بمثل ما شاء کہ تفسیر کبیر و مسند احمد حنبل وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ مین موجود ہے
اور یہی منجملہ معاضدات اناعشریہ کی روایت سودہ بیضی ہی کہ تاریخ طبری مین مذکور ہی اور عبد والہ دہلوی والد
شاہ عبد العزیز دہلوی نی کہ بمواجی سنہ ۱۲۰۰ بر عکس نہند نام زنگی کافور کی معروف بہ ولی اللہ تہانیسری کتاب
ازالۃ الخفا اور مسوی مین بھی اوسکو لکھا ہی وہ روایت فی الجملہ طولانی ہی خلاصہ اوسکی دو فقرونکا جو ذکر متعون
مین مین لکھتا ہون کہا سودہ بیضی نی کہ مین نی عمر سی کہا لوگ کہتی ہین تمتع متعہ الحج کو حج کی مہینون مین حرام
کیا ہی حالانکہ رسول خدا اور ابو بکر نی اوسکو حرام نہین کیا عمر نی کہا ہان سچ ہے مین نی اوسکو حرام کیا ہے
اسواسطی کہ اگر تم لوگ مہینون مین حج کی متعہ کروگی تو اوسکو تم حج سی کافی جانوگی پھر حج نکروگی اور یہہ تمام
سال عمرہ کرنی والونسی خالی رہیگا اور یہہ کام مین نی اچھا کیا ہی پھر سودہ بیضی نی کہا لوگ کہتی ہین کہ تمتع متعہ نسا کو
حرام کیا حالانکہ خدا تعالی نی اوسکی رخصت دی ہی اور ہم متعہ کرتی تھی الکمشت آرد وغیرہ پر اور تین دن کے
بعد چھوڑ دیتی تھی عمر نی کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی متعہ کو حلال کیا تھا عورت مین اور ہم اوسکو
بغیر ضرورت کی کرتی نکلی پس اب جو شخص چاہی نکاح کری الکمشت آرد وغیرہ پر اور تین دن کی بعد چھوڑ دی بطلاق
اور یہہ کام بھی مین نی اچھا کیا ہی و رای میری صواب پر ہی انتہی عجیب غریب دیکھی کہ خلیفہ جی نی سودہ سی
سی یہہ نہین کہا کہ پیغمبر خدا نی اون دونو متعون کو حرام کر چکی تھی مین نی خبر اونکی حرمت کی دی ہی بلکہ یہی کہا
کہ رای میری صواب پر ہی اور مین نی اونکا حرام کرنا اچھا کام کیا ہی اور خلیفہ جی سی سودہ بیضی نی جو کہ
لوگ کہتی ہین تمتع متعون کو حرام کیا ہی خلیفہ جی نی قول سودہ بیضی کو تسلیم کیا ورا واللہ اللھم
انی لا احل لھم شیئا حرمت علیھم ولا احرم علیھم شیئا احللتہ کہا اگر اپنی اس قول

زن علیہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

بین خلیفہ صادق تہی موسودہ تھی سی کیون نہ کہا بالجملہ روایت سودہ کی کذب روہیت واللہ اللھم انی ہ اجل
شیئا حرمتہ آہ کی ہی اور منجملہ معاضدات انا حرمہا کی وہ روایت ہی کہ صاحب جامع الاصول مسلم اور رسائی ہے
لایا ہی محصل اوسکا یہہ ہی کہ ابو موسی فتوی جواز حج تمتع کا دیتا تہا ایک شخص نے اوس سی کہا بہتر یہہ ہی کہ تو فتوی
مذی تجکو معلوم نہین کہ عمر نی کیا احداث کیا ہی ابو موسی نی عمر سی ملاقات کی اوحقیقت حال پوچہی عمر نی کہا مین جانتا ہون
کہ پیغمبر خدا نی اور اونکی اصحاب نے حج تمتع کیا ہی لاکن مین مکروہ جانتا ہون اور تجکو اچہا نہین معلوم ہوتا کہ لوگ محلہ ہو
عورتونسی مقاربت کرین پہر غسل کرکی حج کی لیی آوین اوسحالت مین کہ آب غسل کا اونکی سر سی ٹپکتا ہوا ہتے
مجیب عجب طریف دیکہی کہ خلیفہ حجی نی ابو موسی سی اقرار کیا کہ اوسنی متعہ حلال کو اپنی رای سی حرام کیا ہی اور خلیفہ حجی نے
ابو موسی سے اللھم واللہ انی لا احل لھم شیئا حرمت علیھم ولا احرم لھم شیئا احللتہ
مکہا کہ یہہ قول صرف جمع وخرج زبانی ہی اور منجملہ معاضدات انا حرمہا کی اور منجملہ مکذبات اللھم واللہ انی
لا احرم شیئا احللتہ کی وہ روایت ہی جو ولی اللہ مدرس صاحب تحفہ مسروقہ نے
ازالۃ الخفا مین لکہی ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ کہا جابر بن عبداللہ نی متعہ کیا ہمنی ساتہہ پیغمبر خدا اور ساتہہ ابوبکر کے
جب عمر خلیفہ ہوا اوسنی خطبہ پڑہا اور خطبہ مین کہا کہ قران وہی قران ہی اور رسول وہی رسول ہین دو متعی پیغمبر خدا ۱۴۵
کی عہد مین تہی منع حج ومتعہ نسا منع کیا مینی اون دونون کو اور وہ دونون نہین ہین بعد پیغمبر کی انتہی یہ شنید
نہین کہ لفظ منعنا ہما اور لیسا بعدہ اور انا حرمہما متحد المعنی ہین اور یہہ روایت بہی تکذیب واللہ اللھم
انی لا احرم شیئا کی کرتی ہی اور منجملہ معاضدات انا حرمہما و مکذبات واللہ اللھم انی لا احرم کی یہہ ہے
کہ علامہ تفتازانی اور علامہ قوشجی نی مسئلہ تحریم متعتین کو اجتہادات عمر مین شمار کیا ہی فذلکہ کلام یہہ ہے
کہ جمع خرج زبانی عمر کا واللہ اللھم انی لا احل لھم شیئا حرمت علیھم ولا احرم علیھم
شیئا احللتہ معارضہ اوسکی قول متعتان کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ وانا
احرمھما کہ معاضدات اسکی کتب سنیہ مین بہت ہین بیان نہین کرسکتا اور جمع خرج زبانی مذکور دلیل حرمت
متعہ نسا نہین ہوسکتا اور ثالثا تشریعات عمر کی دین خدا مین کتب سنیون مین بہت مذکور ہین اور وہ
تکذیب مین لا احل لھم شیئا حرمت علیھم ولا احرم شیئا احللتہ کی کافی اور وافی ہین حقیقت حال یہہ ہی کہ جو کچہ
عمر کی دل مین آتا تہا وہی کرتا تہا امر ونہی اور حلت وحرمت شرعی کا کچہہ لحاظ نہین کرتا تہا لا احل الخ اور لا احرم الخ اوسکا
کہنا اعتبار نہین رکہتا مشکوۃ مین مالک کہتا ہی مجکو یہان روایت پہنچی کہ مؤذن نماز صبح کی خبر دیی کہ عمر

باس گیا او کو خواب غفلت مین پایا تب موذن نی کہا الصلوٰۃ خیر من النوم عمر نی موذن کو حکم دیا کہ اس فقرہ
کو اذان صبح مین داخل کر انتہی عجیب عطریف دیکھی کہ حی علی خیر العمل کو کہ پیغمبر خدا کی عہد مین داخل اذان تہا
بکمال ذالت اور الصلوٰۃ خیر من النوم کو جو حضرت کی عہد مین داخل اذان تہا داخل کرنا تشریع فی الدین ہی یا نہین
اور تکذیب لا اہل حراماً ولا احرم حلالاً کی ہی یا نہین اور نہایہ ابن اثیر مین ہی کہ عمر ایام قحط مین اجازت نکاح کرنی کے
نہین دیتا تہا اور احیاء العلوم غزالی مین ہی کہ عمر نے قصد جزیرہ ایکانی کا کیا اون لوگون پر کہ باوصف استطاعت
کی حج نکرین اور بہی احیاء العلوم مذکور مین ہی کہ حاجی لوگ جب حج کر چکتی تہی تو عمر اونکو مارتا تہا اور مکہ معظمہ سی نکالتا تہا
اور کہتا تہا اپنی وطنون کو چلی جاؤ اور آدمیون کو کثرت طواف سی منع کرتا تہا اور کہتا تہا مین ڈرتا ہون کہ آدمی
کعبہ سی کہین مانوس نہو جاوین باوجودیکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آدمیون کو حکم کثرت طواف کا کرتی تہے
اور شیخ عبد الحق دہلوی نی لکہا ہی کہ خلیفہ جی کہڑی ہوکر پیشاب کیا کرتی تہی باوجودیکہ پیغمبر خدا نی اس فعل سی اوسکو
نہی کی تہی عبارت شیخ عبد الحق کے بعینہا یہہ ہی بول کردن ایستادہ یا از بقایای عادت جاہلیت بود یا بجہت عذرے
کہ اورا عارض شدہ بود و در حق عمر وجہی دیگر گفتہ اند کہ وی گفتہ کہ ایستادہ بول کردن نگاہدارندہ تر است دبررا
پس تواند کہ در انوقت اورا علتی عارض بود کہ بدان ملاحظہ داشت کہ چیزی از طرف دیگر مدر آید و باوجود آن کہ نہی کرد
ازان حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر را چنانچہ در حدیث وارد شدہ یا عمر کن مثل قائماً النتہی
سنی ہوگی لطایف اس عبارت کی اور خوارق عادت اپنی شیخ المشایخ اور بڑی پیر کی دیکہین کہ پیغمبر خدا نی تو
نہی کی اوسکو کہڑی ہوکر پیشاب کرنی سی اور وہ شیخ المشایخ اپنی دبر کی علت کی ملاحظہ سی کہڑا ہوکر پیشاب کرتا
رہا اور پیغمبر کے نہی پر صلا التفات کیا ظاہرا موافق اعتقاد سنیون کی کہ وہ انا لیق پیغمبر کا تہا اور رای اسکے
موافق وحی و کتاب کے تہی اوسنی بعض اون احکام کو جو پیغمبر خدا نی بحکم خدای تبارک و تعالی امت کو پہونچائے
تہی اگر اپنی رای و اجتہاد سی منسوخ کیا تو سنیونکو اوسمین تاویل کے کون ضرورت ہی رای اوسکی موافق
وحی و کتاب کی تہی اوسکو نسخ احکام کا اختیار ہوگا تاویل علیل انا احرمہا کی بہ اخبر عن حرمتہا اور بقول مثل بول
اوسکی واللہ اللہم لا احرم علیہم شیئاً احللتہ کی کرنا تصدیق نبی فایدہ ہی حقیر اسجگہہ یہہ کہتا ہے
کہ صلا تفتازانی اور اوسکی اذناب نی انا احرمہا کی تو تاویل نہیں اپنی دانست مین کرلی کہ وہ ٹہیک نہین منتہی ان
تشریعات عمری او تحریم حلال اور تحلیل حرام کی کیا تاویل کرین گی اور قول مثل بول اوسکا اللہم لا احل
لہم شیئاً حرمتہ علیہم ولا احرم شیئاً احللتہ ان امور پر کیونکر دلالت اوسی کا کہ خدای تعالی تو فرماتا ہے

فانکحوا ما طاب لکم من النساء اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتی ہین النکاح سنتی فمن
رغب عن سنتی فلیس منی اور ذات شریف ایسی حلال کو ایام قحط مین حرام کرتی ہی اور یہی ذات شریف مسلمانون
پر خریہ تجویز کرتی ہین اور حرام خدا کو حلال فرماتی ہین اور خدا و رسول خدا آدمیونکو حج کرنی اور طواف کا حکم کرتی ہین
اور ذات شریف کثرت طواف سی آدمیونکو منع کرتی ہین اور حاجیونکو مار مار کر مکہ معظمہ سی بھگاتی ہین اور پیغمبر خدا تو
فرماتی ہین ای عمر کہنی ہوکر پشیاب نکرا اور ذات شریف علی الرغم حکم پیغمبر کے کھڑی ہوکر
پیشاب کرتی ہین اور ناگ اوٹھاکر کتی کی طرح موتتی ہین اور خطبہ نکاح پیغمبر خدا کو مرغوب تہا اور ذات شریف کو ناگوار
اور شاق کما فی نہایۃ ابن الاثیر بالجملہ کتب معتمدہ سینیونکی تشریعات عمر سی مملو ہین اندکی از بسیاری یہان مذکور
ہوئی اور یہہ سب تشریعات معاضد اوسکی قول لا احرم علیہم ما احللہ کے ہین اسمعو تمین
حیلہ انگیز سے عمر کی بقول اللھم انی لا احل لھم شیئا حرمت علیھم ولا احرم علیھم شیئا احللتہ
کی بکار آمد عمر و مجیب عطریف کی نہین اور یہہ قول کہ صرف سخن سازی اور جمع خرج زبانی ہی اور یہہ قول مخالف اوسکے
فعل کے ہی معارض اما حرمہا کا کہ محفوف بقراین قویہ اور معاضد بمعاضدات کثیرہ ہی نہین ہوسکتا مجیب عطریف
نی جو قول مذکور دلیل حرمت متعہ کی اور دلیل براءت عمر کی تشریع سی تہرایا یہہ اوسکا خیال باطل باندہنا اور
دماغ بہبودہ بکانا ہی **قال** المجیب العطریف اور حدیث استبصار اور تہذیب کے احرمہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ **اقول** بفضل العلی اللطیف **اولا** مجیب عطریف
نی نقل حدیث تہذیب مین خیانت کی کہ وراثہ کا ذیون اور غادرون اور خائنون سی باقی ہی عبارت اوسکی
یون ہے واما ما رواہ محمد بن احمد بن یحیی المکتب یا بی جعفر عن ابی الجوزاء عن الحسین بن علوان
عن عمرو بن خالد عن زید بن علی عن آبائہ عن علی علیہ السلام قال حرمہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ یوم خیبر لحوم الحمر الاھلیۃ ونکاح المتعۃ فان ھذہ الروایۃ وردت مورد
وعلی ما یذھب الیہ فی الفوالشیعۃ والعلم حاصل الکل من سمع الاخبار ان من دین
امتنا اباحۃ المتعۃ فلا یحتاج الی الاطناب انتہی مصنف لوگ دیکہین کہ مجیب عطریف نے
براہ خیانت حدیث مذکور سی لفظ یوم خیبر کا اوڑ دیا اور یہی صاحب تہذیب نی اوسکی تضعیف جمع کی ہے اور اوسکو
مورد تقیہ مین جو کہا ہی مجیب نی اوس سی بہی غماض عین کیا اور ثانیا بعض راوی حدیث مذکور کی باتفاق
شیعہ وسنی کے متروک و ہالک ہین تو حدیث مذکور من حیث السند ضعیف ٹہری اور قابل احتجاج کی نہوئی اور

Presented by: Rana Jabir Abbas

وئی محل صحیح اوسکا سوای تقیہ کی نہین ہوسکتا اور یہصورتمین تمسک و استدلال بحدیث مذکور شیعہ پر روا اور
جائز نہین ہوتا کسواسطے کہ حسین بن علوان کلبی جو سلسلہ روات حدیث مذکورمین ہی بتصریح شمس الدین ذہبی سنے
ی کتاب مغنی مین کہ سنیونکی نزدیک کتاب مذکور اور اوسکا مصنف دونو معتمد ہین متروک اور ہالک ہی اور
بتصریح صاحب نقد الرجال اور صاحب رجال کبیر کی حسین بن علوان مذکور سنی ہے غیر معتمدین اور ضعفا سی اکثر روات
ترتاہی وعلی ہذا القیاس باقی روایات بہی حدیث مذکور کی مروج ہین تو یہہ حدیث ضعیف الاسناد کہ مورد تقیہ مین
وارد ہی معارض نہین ہوسکتی حدیث متفق علیہ بین الفریقین اور مقبول الطرفین کو کہ نہی ابن الخطاب عنہا
ماذنی کا متفق کے کہ مجرد حلت متعہ سی ہی اور ابن عباس اور جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کتب معتمدہ
سنیونمین ہی مثل نہایہ ابن اثیر اور تفسیر ثعلبی اور تفسیر ثعالبی اور تفسیر نیشاپوری اور تفسیر در منثور سیوطی اور تفسیر محمد
جریر طبری اور تفسیر قرطبی اور کنز العمال مین مذکور ہی اسصورتمین حدیث تہذیب کے جو مورد تقیہ مین وارد ہی اور مجیب نے
اوسکو بخیانت نقل کیا ہی کسیطرح دلیل حرمت متعہ کی نہین ہوسکتی اور ثانیاً علی تقدیر فرض المحال تسلیما
کہ حدیث تہذیب مورد تقیہ مین وارد نہین ہوا اور اوسکی حال روات اور ضعف اسناد سی ہی اوسکی ہمنی بخاطر مجیب غطریف
کی اغماض عین اور غض بصر کیا پہر بہی اوس سی حرمت دائمی متعہ کی ثابت نہین ہوتی جو مدعا مجیب کا ہی اسواسطے
کہ حدیث مذکورمین تصریح تحریم متعہ کی بروز خیبر ہے فرض کردم کہ بروز خیبر پیغمبر خدا نی اوسکو حرام کیا ہو لاکن بعد روز
خیبر کی جو باتفاق فریقین و بتصریح صنادید سنیہ کے حلت متعہ کی بار دگر اوطاس وغیرہ مین ثابت ہی اوسکی تحریم
مجیب کہانسی ثابت کریگا پس حدیث تہذیب و استبصار سی مطلب مجیب و سنیونکا ثابت نہین ہوتا اگر کتب
شیعہ سی کوئی حدیث تحریم متعہ کی بعد اوطاس کے ہووی تو مجیب لاوے اور اوسکی اضراب پیش کرین واذنہم
ذلک اور یہہ حدیث تہذیب کی بمعاد الاحادیث تفسیر بعضہم بعضاً مفسر حدیث استبصار کے بلکہ من حیث
الاسناد والرواۃ عین اوسکی ہے **قال** المجیب الظریف اور متعہ الحج کہ جسمین سعی مین الصفا والمروہ بجے
طواف قدوم کی اور بہلی طواف زیارت کی کرتی ہین یا وہ کہ اشہر حج مین عمرہ بجا لاکر اوسی سفر مین حج ادا
کرتی ہین یہہ دونون ابتک مشروع ہین کسی نے اونکو حرام نہین کیا **اقول** بفضل العلی اللطیف اولاً
یہان مثل مشہور مدعی سست اور گواہ چست تہیک مبنی عمر تو خود کہتا ہی متعتان کانتا علی عہد
رسول اللہ وانا احرمہما مجیب ظریف کہتا ہی کسی نے متعہ حج کو حرام نہین کیا پہلا مجیب ظریف
کی یہہ وکالت فضولے کون مانتا ہے ہان ؎ کس نشنود یا نشنود من گفتگوئی میکنم * دوسرا

امر ہی

امر ہی اور ثانیاً بنا بر تصریح فخر رازی کی متعۃ الحج کی صورت یہہ ہی کہ احرام عمرہ کا حج کی مہینونمین باندہ کر اعمال
عمرہ کی بجالاوین اور بعد ازان اوسی سال مین حج کرین سو اس متعۃ الحج کو بلاشبہ عمرتی حرام کیا ہی مجیب خطریف جو
چاہی سو کہی انکار بدہی کا کیا علاج صاحب جامع الاصول مسلم اور نسائی سی جو روایت ابو موسی کے لایا ہی جسکو ہم اوپر
معا ضدات ناہر مہا مین ذکر کر چکی ہین اوسکی آخر مین یون ہی کہ عمرتی ابو موسی سی کہا مین جانتا ہون کہ پیغمبر خدا
اور اوسکی اصحاب نے حج تمتع کیا ہی لاکن مین مکروہ جانتا ہون اور مجکو برا معلوم ہوتا ہی کہ لوگ محل ہوکر عورتون
سی مقاربت کرین اور غسل کرکی حج کو آوین اوس حالتمین کہ آب غسل اونکی سر ونسی ٹپکتا ہو مجیب خطریف دیکھی کہ
اس حدیث صحیح مسلم اور صحیح نسائی مین اقرار عمر کا بتصریح ہی کہ حج تمتع کو پیغمبر خدا اور اونکی اصحاب نی کیا ہے
اور ہی اقرار اپنی حرام کرنی کا باین عبارت کہ مجکو برا معلوم ہوتا ہی لوگون کا مقاربت عورتونسی کرکے اور غسل
کرکی [illegible] موجود ہی سبحان اللہ عمر خدا اور رسول خدا سی اعلم اور برا عبرت دار بنا نعوذ باللہ منہ کہ خدا
اور رسول کو وہ برا اور مکروہ معلوم ہوا عمر کو برا اور مکروہ معلوم ہوا یہہ تو ہادی المفسرین بھی صریح تشریع فی الدین بلکہ
صریح نسخ شریعت خاتم المرسلین اور مشاقت و معاندہ خدا و رسول ہے ان الذین یحادون اللہ ورسولہ اولئک
فی الاذلین قال المجیب الظریف لاکن متعۃ الحج کہ طواف کے بعد اگر ہدی میسر ہو تو افعال عمرہ کی بجا لاکر
حج کو فسخ کرین البتہ یہہ حرام ہی ولیکن اسکی حرمت کے کریہ وانموا الحج والعمرۃ للہ اور امر موسی کا اخر ہمہ
السنوی ہی کیونکہ یہہ مخصص حجۃ الوداع ہین تہا و اصلی معانی رسم جاہلیت کی کہ کفار باکار تمتع کو اشہر حج مین
اخیر محرم جانتی تہی جیسا بخاری مین ہی قولہ افضل العلی اللطیف اقول اولاً یہہ معنی متعۃ الحج کی جو مجیب خطریف
نی استفادہ کیا بیحد بعید و بلوی اور رشید لاغبی نہ لکہی تاویل بلا طائل ہی کیونکہ مجیب اور اوسکی اسلاف کو مفید نہین سوا بسطے
کہ مطلب اہل حق امامیہ کا ہر طرح حاصل ہے کہ باعتراف خود خلیفہ حجی اور اکثر اکابر صحابہ سیونکے ثابت ہی کہ حج تمتع
الحج عہد پیغمبر خدا مین مباح اور ایسے تہا خلیفہ حجی نی اوسکو حرام کیا خواہ بایمعنی فرض کیا جائی خواہ بمعنی دیگر گردن خلیفہ حجر
طوق تشریع فی الدین اور ابداع فی الدین سی باین حیلہ و حوالہ نہین نکل سکتی اور ثانیاً حدیث ابو موسی مین
جو جامع الاصول سے قبل ازین ہم لکہ چکی ہین مصرح ہی کہ عمرتی اوس متعۃ الحج کو حرام کیا ہی کہ عبارت ہے
اوس سے کہ حج کی مہینون مین بحرام عمرہ کا باندہ کر اعمال عمرہ کی بجا لائی اور محل ہو جائی اور پہر اوسی سال مین اوسی سفر
مین حج کری مجیب نے جو کہا کہ وہ متعۃ الحج حرام ہی کہ طواف کے بعد اگر ہدی میسر نہو تو افعال عمرہ کی بجا لاکر حج کو
فسخ کرنا یہہ ذلکونسا مجیب کا ہی اور ثالثاً بڑا تعجب ہے کہ مجیب عظریف اور اوسکی اسلاف اسقدر نہین سمجہے

ترخ حج نسبوی عمرہ بین ثم یروحون فی الحج تقطر رؤسھم جسکو عمر کروہ جانتا ہی اور اپنی زعم باطل
مین اوسکو سبب تحریم متعہ کا بتاتا ہے کہان ہی وہان تو حج فسخ ہی کیا گیا اس بلادت اور جمود ذہنی کے
انتہا ہین اور رابعاً فرض کردم کہ متعۃ الحج سی قول عمر اما اہر مہا مین فسخ حج نسبوی عمرہ ہی مراد ہی اور تقول مجیب
غطریف اور اوسکی اسلاف کے آیہ واتموا الحج والعمرۃ للہ دلیل حرمت فسخ حج الی العمرہ کی ہوسی۔
لاکن پیغمبر اور اونکی اصحاب جو اوسکو کرتی رہے تو وہ جناب زعم باطل مجیب کے معنی آیہ واتموا الحج والعمرۃ
للہ کی نہ سمجھی اور اوسکو دلیل حرمت فسخ حج الی العمرہ کی بتان سکی نہ خود بھی کیا اور اصحاب کو بھی اوسکی کرنی کا حکم
دیا اور خلیفہ جی اور مجیب غطریف آیہ واتموا الحج والعمرۃ للہ کی معنی اور اوسکی دلالت کو سمجھی اور فسخ حج الی العمرہ
کو حرام کیا اس تقدیر پر خدای تبارک وتعالی کو لازم تہا کہ عمر کو نبی اور مجیب غطریف اور اوسکی اضراب کو اوصیا نبی کرتا کہ
کہ عقل وفہم مین پیغمبر خدا پر بعد مالتدسہ فائق ہین یا رب مگر یہہ کہ زعم مجیب آیہ مذکورہ بعد پیغمبر خدا کی عمر پر نازل ہوا
ہو اور مجیب غطریف عوام کی دلمین یہہ وسوسہ نہین ڈال سکتا کہ پیغمبر خدا اور اونکی اصحاب کا فسخ حج الی العمرہ کرنا ثابت نہین
کسواسطی کہ حدیث صحیح مسلم اور نسائی مین جو جامع الاصول مین سی مذکور ہوسی یہہ فقرہ موجود ہی فقال عمر قد
علمت ان النبی قد فعلہ واصحابہ ولکن کرھت ان یظلوا بھا معرسین بھن فی الاراک ثم
یروحون فی الحج تقطر رؤسھم بالجملہ یہہ سخن سازی مجیب کی کہ وہ متعۃ الحج حرام ہی کہ طواف کی بعد اگر ہدے
میسر نہو تو افعال عمرہ کی بجا لاکر حج کو فسخ کرین کسیطرح ٹہیک نہین منہیتی اور خامساً فسخ حج کو مخصوص حجۃ الوداع
کہنا دلیل ہی اثبات اسکا بدلیل مسبول الخصم لازم اور روایات نووی اور بخاری کی امامیہ کی مقابلہ مین پیش کرنا سفاہت
بحت ہی وتکو اپنی بخاری مین رکہہ چہوڑنا مناسب قال المجیب الغطریف اب حلت دونون متعون کی مفہوم مخالف
ارشاد فاروق اعظم سی کہان ثابت ہی اقول بفضل العلی اللطیف جب نزعومات باطلہ اور توہمات فاسدہ
مجیب غطریف کی اوسی کی صحاح ستہ اور کتب معتمدہ کی روایات سی دہی ہیرا پہیری مطالعہ اور دلایل قاطعہ ہم رد کر چکی
اور اوسکی ترہات اور ہفوات کو قابلیت احتجاج اور لیاقت استدلال سی گرا چکی تو حلت دونون متعون کی ثابت
وماقی رہی وحرام کرنا عمر کا بیکار اور وہ حرام کرنی مین زبانگا ہوا قد جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل
کان زھوقا اور مجیب غطریف نے خلیفہ جی کو فاروق اعظم کا جو خطاب دیا غالباً بمعنی ہوگا کہ خلیفہ جی بڑی بات کے
دلی ہین کہ ماری ڈر کی ہمیشہ فرار عن الرخص وتوبی دیر کرتی رہی قال المجیب الغطریف اور وحی آلہی کی کسکی تائید کے
اقول بفضل العلی اللطیف ظاہراً مافی الضمیر مجیب غطریف کا اس عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ آیات قرآن کے

(۱۵۰)

دعوی ۱۱

مہید عذر ۱۱

سوید عمر کی اور مجیب مخطرف کی تحریم متعتین مین ہی حالانکہ مجیب نے کوئی آیہ موید تحریم نہین لکھی پھر یہہ غلط کوئی
در مغلطہ بازی کسواسطی اور حقیقت حال یہہ ہے کہ مجیب نے اپنا مدار کار مغلطہ بازی پر رکھا ہی ورنہ کیا اوسکو قول اپنی عمر ان
بن حصین کا ولم ینزل بعدها آیة تنسخها یاد نہین اور کیا مجیب یہہ نہین سمجھتا کہ اگر کوئی آیہ تحریم متعتین مین نازل
ہوتی ہوتی تو خلیفہ جی منبر پر انا احرمهما کیون کہتی وہ آیات تحریم ہی پڑہ دیتی وَاِذْ لَيْسَ فَلَيْسَ اور مخفی نہین کہ نزول
آیہ فما استمتعتم به منهن الآیہ کا حلت متعہ نسا مین باعتراف مجاہد اور مقاتل اور سدی اور ابن عباس اور ابی
ابن کعب وغیرہ اکابر سنیونکی اور با قرار ثعلبی اور زاہدی وغیرہ مفسرین سنیونکی اور نزول آیہ فمن تمتع بالعمرة
الی الحج الآیہ وجوب حج تمتع مین جیسا کہ رشید الانبیا بحبی خارستان شوکت عمریہ مین جواب وہ پنجم قاعدہ ثالثہ مین لکھا ہے
نص ہے اس امر کہ وحی الہی اور آیات قرانی موید الحق امامیہ کی حلت متعتین مین ہین نہ موید حرام کرنیوالی کی نہ اوسکی اذناب کے
اور مجیب عطریف نی افظ وحی الہی کا کہ بظاہر موہم نزول وحی کا عمر پر ہوتا ہی استعمال کیا یہہ مغلطہ در مغلطہ ہی **قال**
المجیب العطریف پھر باوجود اسکی اگر فرماسی کہ ہم معنی اخبر کی مجاز ہی حقیقت کی ہوتی ہم مجاز کو نہین مانتی پس اس تقدیر پر
اگر یہہ معنی لیجئی کا تو ارشاد ایمہ مین کنتم المحللون حلالا و انتم المحرمون حراما مین کیا کیجئی کا اگر معنی حقیقی پر رکھئے گا
تو ممنوع ہی والا مصورت مین جو جناب فاروق پر وارد ہوا وہ بعینہ حضرات ایمہ پر وارد ہی اور اگر معنی مجازی پر رکھئے گا
تو مسلم لاکن مانحن فیہ مین اس ارادی کا کون مانع ہی **اقول** بفضل العلی اللطیف خلاصہ اس قول مجیب عطریف کا یہہ ہے
کہ انا احرمهما قول خلیفہ جی کا معنی اخبر عن حرمتهما کی اگرچہ مجاز ہی لاکن اوس سی یہی معنی مجازی لیتا چاہتی کہ ارشاد ایمہ
نحن المحللون حلالا ابدا و انتم المحرمون حراما ابدا مین لیتی ہین کسواسطی کہ قول عمر اور ارشاد ایمہ مین کوئی امر مابہ الافتراق نہین
جواب جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ قیاس مجیب کا فاسد الاساس اور قیاسی اوس من قاس ہی کسواسطی کہ **اولا** ارادہ معنی
مجازی کی لئی قرینہ صارفہ عن الحقیقت یعنی قرینہ مجاز کا کہ اوس قرینہ سی سامعین کو معنی مجازی لیسنی کا جزم حاصل ہوجائے
ضرور ہی سو وہ قرینہ ارشاد ایمہ علیہم السلام نحن المحللون حلالا ابدا و انتم المحرمون حراما ابدا مین لفظ حلالہ و حرامہ کا کہ قرینہ
متعین ہونی معنی مجازی کا ہی موجود ہی ایمہ علیہم السلام فرماتی ہین کہ ہم خبر دینی والی ہین حلال ہونی سی حلال خدا کی اور ہم
خبر دینی والی ہین حرام دینی والی ہین حرام ہونی سی حرام خدا کی بخلاف قول خلیفہ جی کی متعتان کانتا مشروعتین
فی عهد رسول الله و انا احرمهما کی کہ اسمین قرینہ ارادہ معنی مجازی کا مفقود بلکہ قرائن اوسکی خلاف کی موجود ہین
کہ لفظ کانتا اور لفظ مشروعتین اور تقدیم مسند الیہ کی ہے اور **ثانیا** ارشاد ایمہ علیہم السلام مین معنی حقیقی حلت و
حرمت کی لفظ محللون اور محرمون مین مراد نہین ہوسکتی کہ مجعولیت ذاتی لازم آتی ہی کہ وہ محال عقلی ہی حلال کا

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

حلال کرنا اور حرام کا حرام کرنا یعنی جب تو معنی مجازی اوسمین متعین ہوتی اور یہہ دوسرا قرینہ تھا یہ ارادہ معنی مجازی کا ہوا
بخلاف قول عمر کی کہ اوسمین ارادہ معنی مجازی کا بسبب فقدان قرینہ کی ممنوع اور ارادہ معنی حقیقی مین کوئی محال لازم نہین آتا
تو قول خلیفہ جی مین ارادہ معنی حقیقی کا متعین ہوا پس یہ جواب غریب بنا بری کہ قول خلیفہ جی متعتان کانتا مشروعتین
فی عہد رسول اللہ وانا احرمہما مین کونسا قرینہ ہی کہ معنی خبر دینی کی لی جاوین اگر قول خلیفہ جی کا یون ہوتا
متعتان کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ ثم حرمتہما فی عہدی فانا احرمہما تو البتہ معنی خبر
دینی کے ہوسکتی واذلیس فلیس بالجملہ قول خلیفہ جی وانا احرمہما کی یہی معنی ہین کہ عمر فرماتی ہین دونون متعون مشروع تھے
نی حرام کیا ہی جیسا کہ سودہ لیثی سی عمر نی متعہ [illegible] سودہ لیثی کی کہا تہا ہان صحیح ہی نی متعہ کو حرام کیا ہی اوس
روایت سودہ لیثی کی سابق مین ازالۃ الخفا سی مرقوم ہی واس تحریم اجتہادی کا موید ہی حکم کرنا خلیفہ جی کا عدم
متعہ حج کا جیسا کہ جمع بین الصحیحین حمیدی مین قول خلیفہ جی کا موجود ہی فان اوتی برجل نکح امرأۃ الی الحج
بالحج فقط یعنی عمر فرماتی ہین اگر کسی مرد کو جسنی متعہ کیا ہو میری پاس لاوین گی تو مین اوسکو سنگسار کرونگا اور یہہ
ظاہر ہی کہ حکم خلیفہ جی کا بعدم متعہ اپنی طرف سی بغیر حکم شارع کی تہا اور نہ بتصریحات امام رازی وبیضاوی
وغیرہ کی جب حکم جسم متعہ کا تحریم اوسکی حلیت کے ہی خلیفہ جی کے طرف سی بغیر حکم شارع کی [illegible]
اوسکو حلال و جائز سمجہکر [illegible] شعار حکم شارع کا ہو کر [illegible] حرام کرنا خلیفہ جی کا
مستحل متعہ کو بہی [illegible] طرف سی بغیر حکم شارع کی [illegible]
خلیفہ جی کا برعم ممتنع جو [illegible] کہ [illegible]
لن سعود اور حمران [illegible] حضرت سجاد [illegible] کو حلال جانتی اور کرتی ہوں اور نہ لازم ہوا حد کا اوس شخص پر کہ اوسنے
محارم شرعیہ سی نکاح و جماع کری ابو حنیفہ کی نزدیک کتب فقہیہ سنیون مین مسرح ہی فتاوی قاضی خان مین ہے
لو تزوج بنتا من الزنا حرم علیہ بنت ولدہا من الحلال وبنت ولدہا من الزنا وجامعہا لا حد علیہ فی
قول ابی حنیفہ وان قال علمت انہا حرام علی یعنی اگر کوئی تزوج کری اپنی بیٹی اور بہن اور ماں اور پہوپہی
اور خالہ کی ساتہہ اور اوس سی جماع کری تو اوسپر حد نہین ابی حنیفہ کی نزدیک اگرچہ وہ ناکح اوسکو حرام بہی مانتا
ہو الغرض قول خلیفہ جی انا احرمہما مین مانع ارادہ معنی مجازی کا فقدان قرینہ مجاز کا اور وجود قرائن حقیقت کا

اور قیاس

اور قیاس کرنا اناهر مہا اور یہ کہ محللون متعہ کو والمحرمون حرام کہتے ہی قرینہ مجاز کا موجود
ہی قیاس مع الفارق ہی **قال** المجیب الظریف اور معہذا اپنی والد بزرگوار کو کیا جواب دیجی گا کہ وہ اسی قول
ایمہ کی تفسیر اپنی کتاب حسام مین بایں عبارت افادہ فرماتی ہین یعنی در عہد و خطاب ایمہ است کہ بایشان اخبار فرمایند نہ بر
مقام ہی کہ ملازمان و اذانی گہر کی ہی خبر نہین کہتے اور کا کیا ذکر **ص** گر یہی بی خبری حضرت والا ہوگی * تا رو بود دیدہ نمی
تہ و بالا ہوگی * **اقول** بفضل العلی اللطیف قول سابق مین باتم تفصیل ہم لکہ چکے کہ ارشاد ایمہ علیہم السلام
نحن المحلون حلالہ و نحن المحرمون حرامہ مین سب وجود قرینہ مجاز کی معنی مجازی متعین ہین اور معنی حقیقی ماراد
مین لینا مستلزم محال عقلی کو ہی بخلاف قول خلیفہ عمر متعتان کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ وانا احرمہما
کی کہ بسبب فقدان قرینہ مجاز کی معنی حقیقی اوسکی متعین ہین اور عنقریب آپ جناب ثراہ نی ہی کتاب مستطاب حسام مین ارشاد
ایمہ علیہم السلام کی بسبب وجود قرینہ کی معنی مجازی ہی تحریر فرمائی ہین اور جناب مجتہد العصر دام ظلہ نی کچہہ خلاف اپنی والد ماجد کے
توہین فرمایا جو مجیب عنظریف راہ نادانی کلام عامیانہ کرتا ہی اور کہتا ہی کہ اپنی والد بزرگوار کو کیا جواب دیجی گا اور لطف
یہہ ہی کہ یہان مجیب عنظریف نی بر خلاف اپنی اسلاف کی رستہ پکڑا کہ اخبر عن حرمتہما کو معنی مجازی اناحرمہما کی کہا
اوسکی اسلاف تو اس معنی کو معنی حقیقی اور متبادر اور موافق محاورہ کی کہتی چلی آئی ہین بہلا مجیب عنظریف اپنی اسلاف
کو اس اپنی خلاف کا کیا جواب دیگا جبکہ اوسکو اپنی گہر کا حال معلوم نہین اور اگر معلوم نہین تو خدا حافظ ہی **ص**
تو بر اوج فلک دانی حلیمی * چون ندانی کہ در ہوای تو کیست **قال** المجتہد العلام العریف و صحیح ترمذی
مین روایت ہی کہ ایک شخص نے کہ اہل شام سی تہا ابن عمر سی حال متعہ کا پوچہا ابن عمر نی کہا وہ حلال ہی اوس شخص نی
کہا کہ تمہارے باپ نی تو اوسکو منع کیا ہی ابن عمر نی کہا کہ تو مجکو بتا کہ اگر میری باپ نی اوس سی ممانعت کی اور کیا
اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی آیا مین ترک کرون سنت پیغمبر کو اور تابع ہون اپنی باپ کی قول کا **قال**
المجیب الظریف جناب اجتہاد مآب کی دیانت سی بہت دور ہی کہ اسقدر نقل لفظ اور معنی مین خیانت کرین صحیح ترمذی
مین حدیث حرمت متعہ کی البتہ ابن عباس سی یون موجود ہی کہ قال انما کانت المتعۃ فی اول الاسلام وکان
الرجل یقدم البلدۃ لیس لہا معرفۃ فیتزوج المرأۃ بقدر ما یری انہ یقیم فتحفظ لہ متاعہ و
تصلح لہ شیئہ حتی اذا نزلت الآیۃ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم قال
ابن عباس کل فرج سواہما فہو حرام **اقول** بفضل العلی اللطیف ملاہی دانشمندان روی
زمین کو کہ مجیب عنظریف کی عقل و فہم و استعداد و فطانت کو دیکہین کہ جناب مستطاب مجتہد العصر نی تو حدیث ابن عمر کی

jabir.abbas@yahoo.com

ترمذی سی کہ سنیون پر محبت ہی نقل کی ہی آپ روپ کہتی ہین کہ مجتہد نی اسکی نقل لفظ اور معنی مین خیانت
کی ہی اور تصحیح خیانت کی لئی حدیث ابن عباس کے ترمذی ہی ذکر کی ماری کہنا ہوئی انکہہ کہان حدیث ابن عمر کی اور کہان
حدیث ابن عباس خاب مستطاب نے اسجگہہ حدیث ابن عباس کے ذکر ہی نہین کی پہر خیانت نقل لفظ اور معنی مین کہان اور
کسطرح ہوئی ظاہرًا عجیب عظریف کو خلل دماغ ہی جو ایسی بی ٹہکانی کی کہتا ہی اور نسبت خیانت کی خاب مستطاب کے
طرف ملاوجہ کرتا ہی ان ھذا فریۃ یلا مریۃ اور چاہئی کہ عجیب عظریف کان کہول کر سنی کہ خائن لوگ وہ مین جنکے
خیانت کی خبر خدای عزاسمہ نی وحی مین دی ہی اور فرمایا ہی علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم اور خاب امیر علیہ السلام
اور حضرت عباس عم رسول مقبول اونکو خائن اور کاذب اور غادر جانتی تہی عجیب عظریف اپنی تفاسیر اور اپنی صحاح مین
نام اونکی دیکہہ لی پہر اوسنی نسبت خیانت کی مصداق علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل پر جو ملاوجہ کے
مصداق خود غلط انشا غلط املا غلط کا ہی آمدم برسنکہ عجیب عظریف نے براہ مغالطہ کی اسجگہ حدیث ابن عباس جو ترمذی
سی ذکر کی صریح وضعی اور ابن عباس پر افتراء و بہتان ہی کسواسطی کہ مضمون اوسکا یہہ ہی کہ ابن عباس کے نزدیک متعہ اول
اسلام مین تہا اور جب نازل ہوا آیہ الا علی ازواجہم تو ابن عباس نی کہا کہ وہ حرام ہی اور مخفی نہین کہ آیہ مذکورہ
کی ہے تو اس حدیث سی ثابت ہوتا ہی کہ متعہ ابن عباس کے نزدیک مکہ ہی مین حرام ہوچکا تہا اور بعد ہجرت کی ابن
عباس اوسکو حلال نجانتی تہی حال آنکہ برخلاف واقع ہی کیونکہ ابن عباس حکم حلت متعہ کا اپنی آخر عمر تک دیتی
تہی چنانچہ عہد حکومت عبداللہ بن زبیر مین گفتگوی ابن عباس و ابن زبیر کی درباره متعہ کتب معتمدہ سنیون مین مصرح
ہی اسصورت مین عجیب عظریف اور اوسکا ترمذی بتاوی کہ آیہ الا علی ازواجہم کیا بعد عہد حکومت عبداللہ بن زبیر کے
ترمذی پر نازل ہوا ہی اگر عجیب عظریف مشوخ چشتی سی کہی کہ ہان آیہ مذکورہ بعد عہد مذکور کی ترمذی ہی پر نازل ہوا ہی تو
قابل خطاب کے نہین اور یہہ امر اظہر من الشمس ہے کہ اگر ابن عباس کے نزدیک متعہ اہل اسلام مین مکہ ہی مین بعد نزول آیہ
مذکورہ کی حرام ہوچکا تہا تو ابن عباس اپنی آخر عمر تک عہد عبداللہ بن زبیر مین فتوی اوسکی حلت کا کیون دیتی تہی
کتاب عقد ابن عبدربہ مین مذکور ہی کہ عبداللہ بن زبیر نی خطبہ پڑہا اور کہا ایہا الناس تم مین ایکمرد ہی کہ خدانی اوسکی
انکہہ کو اندہا کیا ہی جیساکہ اوسکی دلکو اندہا کیا ہی مراد اوس مرد سی ابن عباس تہی وہ مرد ام المومنین اور اصحاب
رسول سی لڑا اور فتوی حلت متعہ کا اوسنی دیا اوسوقت ابن عباس مسجد مین موجود تہی کہنی ہوگئی اور اپنی غلام
عکرمہ سی کہا میرا موندہ ابن زبیر کی طرف کردی پہر ابن عباس نے ابن زبیر کی طرف موندہ کر کی کہا اگر خدانی میری انکہہ
کا نور لی لیا ہی پس میری دلمین اور میری عقل مین نور دیا ہی اور ای ابن زبیر تو نی جو کہا کہ مین ام المومنین سی لڑا

Presented by: Rana Jabir Abbas

پس تونی اور تیری باپ نی اور تیری ماموں نی ام المومنین کو گھر سی نکالا حالانکہ ہماری سبب سی اوسکا نام
ام المومنین ہوا اور ہم اوسکی بہترین اولاد ہین اللہ تعالی اوسکی خطا سی درگذر کری اور تو اور باپ تیرا علی سی لڑی اگر وہ ملعون
تہی تو تم مومنون سی لڑکی گمراہ ہوئی اور اگر وہ کافر تہی تو تم بسبب ہمارے گنی ی لڑائی سی کافر ہوئی اور متعہ کا یہہ حال ہی کہ مین نے
امیرالمومنین علی سی سنا کہ وہ کہتی تہی رسولخدا آنی اوسکی رخصت دی ہی پس مین نی اوسکا فتوی دیا اور اول محرم متعہ کی جو اسلام
مین روشن ہوئی ہی آل زبیر مین روشن ہوئی ہی انتہی اور ابن ابی الحدید معتزلی نی کہ کرہای سینونکا ہی شرح نہج البلاغہ مین اس
مضمون کو زیادہ تر مصرح لکھا ہی کہ ابن عباس نے ابن زبیر سی متعہ کی بارہ مین کہا تو اپنی مادر اسما سی حال دریافت کر جا در عوسجہ کا
پوچھنا عبداللہ زبیر اپنی ماکی پاس گیا حال و جادر عوسجہ کا اوس سی پوچھا اوسکی مانی کہا آیا مین نی تجکو منع نہین کیا تہا
ابن عباس اور بنی ہاشم سی کہ یہہ حاضر جواب ہین ابن زبیر نی کہا سچ ہی مین نی نافرمانی تمہاری کی پہر اوسکی مانی کہا
اس اندہی سی پرہیز کر کہ جن و انس اوس سی طاقت گفتگو کی نہین رکہتی اور جان لی کہ فضایح اور عیوب قریش کے اوسکو
معلوم ہین اوس سے تمام عمر پرہیز کرنا اور دوسری روایت مین تصریح دو جادر عوسجہ کی اسطرح پر ہی کہ جب ابن زبیر نی اپنے
مادر سی حال و جادر عوسجہ کا پوچھا تو اوس نے کہا کہ باپ تمہارا پیغمبر خدا کی پاس تہا عوسجہ نی دو جادر حضرت کی خدمت مین
بطور ہدیہ کی نذر کی حضرت نی وہ جادرین تمہاری باپ کو عطا کین تمہاری باپ نی اونہین جادرون کی عوض مین
مجہسی متعہ کیا اور مجکو تمہارا حمل رہا اور تم متعہ سی پیدا ہوئی انتہی اور صحیح مسلم مین سبرہ بن معبد سی مروی ہی اوسنے
کہا کہ عروہ بن زبیر نی کہا کہ بہائی اوسکا عبداللہ بن زبیر مکہ مین آیا اور کہا کہ وہ لوگ کہ جنکی دلون کو خدا نی اندہا کیا ہی
اونکی انکہون کو فتوی حلت متعہ کا دیتی ہین اور یہہ تعریض تہی ایک شخص پر اوس شخص نے عبداللہ بن زبیر کو پکارا کہ
اور کہا کہ تو رذیل طبع ہیگا بتحقیق کہ متعہ عہد پیغمبر خدا مین کیا جاتا تہا ابن زبیر نی اوس شخص سے کہا تو ترک مجور کا
ہوا قسم بخدا کہ اگر تو متعہ کریگا تو ضرور تجکو مین سنگسار کرونگا ابن شہاب کہتا ہی کہ مجکو خبر دی خالد بن مہاجر بن
سیف اللہ نی کہ ایکروز مین ایک شخص کی پاس بیٹہا تہا اوس شخص کی پاس ایکمرد اور آیا اور حکم متعہ کا پوچھا اوس
شخص نے اوسکو حکم متعہ کرنی کا دیا پس اوس شخص سی ابن ابی عمرہ نی کہا بس کرو اور چپ رہو اوس شخص نی کہا مین نی کیا
برا کہا قسم بخدا کہ متعہ عہد پیغمبر خدا مین کیا جاتا تہا انتہی اور صاحب فتح القدیر نی لکہا ہی کہ ابن زبیر نی تعریض ابن
عباس کی تہی اور ابن عباس اندہی ہوگئی تہی اسیواسطی ابن زبیر نی کہا کہ اعمی ابصار هم اور یہہ گفتگو بعد وفات علیہ نقض
کی عہد خلافت عبداللہ بن زبیر مین ہوئی تہی اس سے ثابت ہوتا ہی کہ ابن عباس ہمیشہ متعہ کو حلال جانتی رہی اور
رجوع اوسکی حلت سی نہین کیا اور اوسکی حلت سی نہین پہری انتہی اور تفسیر کشاف مین ہی کہ ابن عباس

(۱۵۵)

جیساکہ اندہا کیا ہی

فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی پر بنی تھی اور اس آیہ کو محکمہ کہتی تھی اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے
کہ ابن عباس کا مذہب یہہ ہی کہ آیہ متعہ کی محکمہ ہی نہ منسوخہ اور وہ نکاح متعہ کی رخصت دیتی تھی اور تفسیر قرطبی اور تفسیر درمنثور
اور جامع الاصول اور نہایہ ابن اثیر میں ہی کہ ابن عباس نے کہا متعہ تھا مگر رحمت کہ خدا نی اس امت پر رحم کیا تھا اگر عمر
اوس سے نہی نکرتا تو زنا نکرتا مگر مدبخت یا تھوزی آدمی اور فتح الباری میں ہی کہا ابن عبد البر نی کہ مذہب اصحاب ابن
عباس کا اہل یمن اور اہل مکہ سی اباحت متعہ ہی بعد رسولخدا کی ابن عباس اور ابن مسعود اور معاویہ اور ابو سعید اور سلمہ
اور معبد بنی امیہ بن خلف کی اور جابر اور عمرو بن حریث اور روایت کی ہی جابر نی جمیع صحابہ سی اباحت متعہ کی عہد رسولخدا
اور ابو بکر اور عمر میں اور ثابت رہی اباحت متعہ پر تابعین سی طاوس اور سعید بن جبیر اور عطا اور سائر فقہای مکہ اور
بھی فتح الباری میں ہی کہا ابن بطال نی روایت کی ہے اہل یمن اور اہل مکہ نی ابن عباس سی اباحت متعہ کی اور
روایت کیا کسی ابن عباس سے رجوع کہ سند اوسکی ضعیف ہی اور اجازت متعہ کی ابن عباس سی صحیح ہی اور امام محمد
زرقانی نے شرح موطا میں کہا ہی کہ ثابت ہوا جواز متعہ کا ایک جماعت صحابہ کی مثل جابر و ابن مسعود و ابو سعید و معاویہ
و اسماء بنت ابو بکر اور ابن عباس اور عمرو بن حویرث اور سلمہ کے اور ایک جماعت تابعین سی اور شارح کنز کہتا ہی مشہور
ہی حلت متعہ کی ابن عباس سی اور تابع ابن عباس کے ہیں اکثر اصحاب اونکی اہل یمن اور اہل مکہ سی اور ابطال الکمال
میں ہی نکاح ملا ولی ابو حنیفہ کی نزدیک صحیح ہے اور نکاح باسٹھود مالک کی نزدیک اور متعہ ابن عباس کی تو دیک
صحیح ہی الغرض بیان ان جم غفیر علمای سنیہ سی کہ بحد تواتر و شیاع کو پہونچا ثابت ہی کہ مذہب ابن عباس کا حلت متعہ
ہی اور رجوع اونکا حلت متعہ سی ثابت نہیں اسصورت میں روایت متعہ کی ابن عباس سی جو مجیب ظریف نی اپنی صحیح
ترمذی سی اسجگہ بی محل نقل کے ہی صریح مجہول و مخلق ہی ترمذی اور مجیب کو سعد بی خبری اور جلبیت اپنی مذہب کے
کتب معتمدہ سی مناسب نہیں ؎ گر ہی بخیر سے حضرت والا ہو گے * نا رو لیو د بدری سب تہ و بالا ہو گے *
اور جب مجیب ظریف کو اپنی گھر کا حال معلوم نہیں تو یہہ شعر سعدی کا اوسکی حسب حال ہے ؎ تو بر اوج فلک چہ
دانی چیست * چون ندانی کہ در سرای تو کیست **قال** المجیب الظریف اور جس حدیث کو ملا زمان والا نی نقل
کیا ہی ہرگز کتاب مذکور کی ابواب النکاح کیا باب متعۃ النساء میں بہی نہیں ہان ابواب الحج کی باب ما جاء فی التمتع
میں تصریح متعہ الحج البتہ یا ین عبارت موجود ہی کہ عن شہاب ان سالم بن عبد اللہ حدثہ انہ سمع رجلا
من اہل الشام وھو یسأل عبد اللہ بن عمر کیف ترای الی آخر ما نقلتم بحاصلہ پس یہہ حدیث
متعۃ النساء میں کہان تہیری شاید اسی موضوعہ کی فرسی ترجمہ لفظ عن التمتع بالعمرۃ الی الحج کو حذف کیا اور

(۱۵۶)

مغالطہ دینی کو صرف متعہ کا لیا سبحان اللہ جب یہہ حال مجتہدون کا ہو کہ دیدہ و دانستہ حدیثون مین دخل کرین
تو مقلد کس گنتی مین ہاری کہتا پھونی اگمہہ کہان کی بات کہان ٹہہائی ؎ چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا **اقول** بفضل العلی اللطیف **اولاً** تصریح ابن اثیر کی جامع الاصول مین بجوبے
ثابت ہی کہ نسخی صحاح ستہ سینکی قدیم اور جدید باہم مختلف ہین اسصورت مین نکلنی حدیث مذکور ہی اول باب النکاح
اور باب متعۃ النسا بعض نسخہ ترمذی مین حکم ہونی حدیث مذکور کا ترمذی کی ابواب النکاح مین لمبرہ نہین ہوسکتا اگر
بجیب عطریف اور اوسکی اضراب جمیع نسخ ترمذی منتشرہ فی الارض کو جمع اور پیدا کرکی تجسس اور تفحص حدیث مذکور کا
کرین اور اون سب مین حدیث مذکور کو نپاوین تو حکم اوسکی نفی کا ترمذی مین البتہ ہوسکتا ہی اور ایسا تتبع و تجسس مستحیلات
عقلیہ اور علمیہ سی ہی تو یہہ عذر بجیب عطریف کا بارد من الثلج اور اوہن من العنکبوت ہی اور جب باعتراف ابن البیر
کی کہ اکابر صناد یہ سینہ سی ہی اختلاف نسخون صحاح کا ثابت ہوا تو دخل علمای فرقہ حقہ کا حدیث مذکور مین اور مغالطہ
دینا علمای اہلسنت کے طرف سی ہرگز ثابت نہین ہوتا بلکہ دخل اور تصرف حدیث مذکور مین دیدہ و دانستہ یا لاعلمی
قصہ جسطرح پر ہو روایت سنیون ہی کی طرف عاید ہوتا ہی کہین کی بات کہین ٹہہانی قدمای متاخرین سنیون کا ہیت
کہنڈا آبائی اور محلہ قدمائی ہی قدمثل ہاری کہتا پھونی اگمہہ اونہین پر ٹھیک بیٹہتی ہی اور **ثانیاً** سلمنا کہ حدیث مذکور کا
بقول بجیب عطریف کی صحیح ترمذی کی باب الحج مین مذکور ہی پہر بجیب عطریف کو کیا مفید اور ہمکو کیا مضر ہی حرام
کرنا حلیفہ حجی کا حلال خدا کو پہر حال ثابت ہی ہمارا للوکہتی نہین جاتا اور اگر بجیب عطریف براہ حوصلت کہی کہ
یہان ذکر متعہ نسا کا ہی حدیث متعہ حج کا ذکر کرنا یعنی چہ تو جواب اسکا یہہ ہی کہ حوصلہ حجی نی دونون متعون
کو لیکہ ہی سلک مین دخل کیا ہی اور کہا ہی متعتان کانتا فی عہد رسول اللہ وانا احرمہما تو مسلم
مین جو ایک کا حال وہی دوسری کا حال اور ایک کا ثبوت بعینہ دوسری کا ثبوت ہی بجیب عطریف کا ہٹ
دہرمی کرنا بکار آمد نہین **قال** لبجیب العطریف اتنا ہی نہین جانتی کہ عبداللہ بن عمر سی تو متعی کی حرمت مین
احادیث متعددہ مشہور ہین اور کتب معتبرہ مین مذکور منہا ما اخرجہ الامام احمد فی مسندہ عن عبدالرحمن
بن نعیم الاعرجی قال سال رجل ابن عمر عن متعۃ النساء فغضب وقال ما کنا علی عہد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زانین ولا مسافحین ومنہا ما اخرج ابن ابی شیبۃ عن
نافع عن ابن عمر سئل عن المتعۃ فقال حرام ومنہا ما اخرج البیہقی منہ انہ قال لا
لرجل ان ینکح امراۃ الا بنکاح رشدہ او میراث او ثمانیہ وتنشر پہر اباحت اوسکی اولنی کیونکر مروی

ہو یہہ آپکی مہملی عذر مانی ہین بلکہ ہٹ کہنڈی آبائی اقول بفضل العلی اللطیف نہین معلوم مجیب ظریف
کی سمجہہ پر کیا بلا آئی ہی کہ جو کچہہ کہتا ہی خلاف عقل و نقل کہتا ہی اولاً ہنگام مناظرہ امامیہ کی مقابلہ مین
احادیث اپنی کتب کی سند مین لاما بالفعل اور ثانیاً قطع نظر اس سی کہ مجیب کو یہان احادیث اپنی کتب کی لانا غیر صحیح
و ناجایز ہی جناب مستطاب مجتہد العصر والزمان دام ظلہ نی صحیح ترمذی سی کہ منجملہ صحاح ستہ کی ہی حدیث ابن عمر کی
حلت متعہ مین موجود فرمائی ہی مجیب ظریف اپنی جودت سی خواہ اوسکو متعۃ الحج مین ٹہراوی خواہ متعۃ النسا مین پہر
اوسکی معارضہ مین احادیث ابن ابی شیبہ اور بیہقی کے لکہنا سفاہت بحت ہی کسواسطی کہ جب صحاح ستہ کی صحت پر
اجماع اکابر و اصاغر سنیونکا یہان تک ہوچکا کہ اونکی خلف سی سنیون کی یہان جوروون پر طلاق واقع ہوجاتے
ہی تو مرویات ابن ابی شیبہ اور بیہقی کہ اونکی صحت پر اجماع اکابر سنیون کا مثل صحاح ستہ کی ہی زا اونکی خلف سے
سنیون کی جوروون پر طلاق واقع ہوتی ہی معارض احادیث صحاح ستہ کی نہین ہوسکتی اور ثالثاً یہہ قول مجیب
ظریف کا کہ ابن عمر سی متعہ کی حرمت مین احادیث متعدد مشہور ہین پہر اجت اوسکی اونسی کیونکر مروی ہوہیہ اوسکا
مہملہ عذر مانی بلکہ ہٹ کنڈ آبائی ہی یہہ نہین دیکہتا کہ اوسکی صحیح مسلم وغیرہ مین ابن عباس سی مثلاً متعہ کی حلت مین
احادیث متعددہ مذکور ہین اور اوسکی حرمت مین بہی حدیثین موجود ہین اور علی ہذا القیاس اکثر روایات سنیون
سی کتب معتمدہ سنیونمین احادیث متناقضہ مذکور ہین پہر ابن عمر سی ایسی حدیثونکا مروی ہونا کیونکر مستبعد ہوسکتا ہے
راوی لوگ جو سنیونکی چاہتی ہین وہ روایت کردیتی ہین مجیب ظریف کو کیا حال حضرت ابوہریرہ کا مثلاً معلوم
نہین یا تجاہل کرتا ہی بہرحال اوسکو لازم ہی کہ ہوش مین آوی اور جو کچہہ لکہی سمجہہ کر لکہی اسقدر بیہوشی باعث ہنسی
ہوتی ہی ہان شرم و حیا چہ کنی است کہ پیش مردان بیاید ثالثاً حدیث مسند احمد حنبل کو جو مجیب ظریف
اپنی خوش فہمی سی متعہ کی حرمت پر سند لایا ہی اوسکی سمجہہ کا پیر ہی ورنہ مخفی نہین کہ حدیث مذکور صریح ہی حلت
متعہ مین اوس سے حرمت کا نکالنا توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ ہی ظاہر اجیب ظریف کی زعم باطل مین یہہ
ہی کہ جسی عمر نی متعتان کانتا مشروعتین علی عہد رسول اللہ وانا احرمہما کے معنی یہ ہین کہ سنیون
کی ظن سنیونمین رکہی ہین ویسی ہی ابن عمر نی بمقتضای الولد سر کا بید کی اپنی قول واللہ ما کنا علی عہد
رسول اللہ زانین ولا مسافحین نی معنی کے لئی بطن مجیب ظریف کو مسنود کیا ہی اور یہہ اوسکا خیال خام
ہی کہ بطن متخیلہ مین اوسکی مستقر ہوا ہی حقیقت حال یہہ ہی کہ نہ قول عمر کی معنی موافق مزعوم سنیونکی مبنی ہین کما صرحنا
نہ قول ابن عمر کی معنی وہین جو مجیب بنا تا ہی جس کسیکو سمجہہ بہی فہم اور مناسبت لسان عرب سی ہوگی وہ سمجہہ لیگا کہ حاصل

قول ابن عمر کا

قول ابن عمر کا اور معنی ظاہر متبادر اوسکی یہی ہین کہ ایک شخص نے ابن عمر سی متعہ نسا کو پوچھا تو ابن عمر جھجکی
ہوئی اور کہا قسم بخدا کہ ہم اصحاب رسول کے عہد مین پیغمبر خدا مین جو متعہ کیا کرتی تہی زانی اور مسافح تہی یعنی اگر متعہ حرام ہوتا
تو ہم اصحاب رسول کی اوسکو کیون کرتی چونکہ وہ حلال ہی ہم لوگ اصحاب رسول کی عہد رسول مین اوسکو کرتی تہی اور
غضبناک ہونا ابن عمر کا سوال سائل سی اور کہنا واللہ ما کنا علی عہد رسول اللہ زانین ولا مسافحین
موکد بحلف اور بضعہ متکلم مع الغیر جواب سائل مین اور متعہ کو حرام نکہنا قرائن جلیہ اور دلایل واضحہ مین حلت متعہ
پر اگر متعہ ابن عمر کی نزدیک حرام ہوتا تو ابن عمر سوال سائل سی غضبناک نہوتی اور واللہ ما کنا علی عہد
رسول اللہ زانین ولا مسافحین کہ مودای سوال از آسمان وجواب از ریسمان ہی نہ کہتی بلکہ صاف صاف
کہدیتی کہ انہا حرام یعنی وہ حرام ہی اور یہہ تو ظاہر ہی کہ جو کوئی مسئلہ پوچھی اوس سی غضبناک ہونا یعنی جو اور مسئلہ
پوچھنی والی کی جواب مین معما اور چیستانا چیزی مجیب غطریف کیا یہہ نہین سمجھتا کہ لفظ واللہ ما کنا علی عہد
رسول اللہ زانین ولا مسافحین تو منادی با علی صوت ہی حلت متعہ پر کسوا سطی کہ جابر اور ابو سعید خدری
اور عمران بن حصین وغیرہ اصحاب رسول خدا کی باذن وخصت پیغمبر خدا کی بالاتفاق عہد پیغمبر خدا مین بالاتفاق مین
الفریقین متعہ کیا کرتی تہی اور عہد آنحضرت سی تا نصف خلافت عمر متعہ مین الاصحاب جاری اور رایج رہا تہا کما فی
صحاح الستینہ تو ابن عمر اوس متعہ مروجہ بین الاصحاب کو سفاح اور زنا عہد پیغمبر مین اور اصحاب رسول خدا کو زانی اور مسافح
کیونکر کہتی اور ابن عمر نی جیسی سائل سامی سی خشونت اور غیظ کا کلام کیا تہا کہ اتبع امر رسول اللہ ام امری
ویسی ہی اس سائل پر غیظ وغضب کیا اور متعہ کو فعل اصحاب رسول خدا بیان کرکی اوسکی حلت سی سائل کو متنبہ
کیا مگر مقام حیرت ہی کہ مجیب غطریف اور اوسکی اسلاف واذناب متنبہ نہین ہوتی ولنعم ما قیل ؎ آب کم جو تشنگی آور بدست
زانکہ نرم سعید نتوان کرد ✽ گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ ✽ بالجملہ شعر فہمی عالم بالا معلوم ہوتی مجیب غطریف
کو اس سمجھہ پر کہ عبارت عربی صاف واضح الدلالت کا مطلب نہین سمجھنا اور تمیز بین الضار والنافع نہین رکھتا
متصدی تصنیف وتالیف کتاب علی الخصوص ربی جواب اس مسئلہ لاجواب کے ہونا اور ناحق دخل در معقول کرنا کیا
ضرور تہا اور خامسا حدیث ابن ابی شیبہ مین لفظ متعہ کا بلا قید نسا واقع ہی اوسکو دلیل حرمت متعہ نسا ٹہرانا
بحکم بحت اور حدیث مذکور کو حرمت متعہ پر سند لانا سفاہت محض ہے محتمل ہی کہ ابن عمر نی متعہ الحج کو حرام کہا ہو
جسکو اوسکی باپ نے کہا ہی کرہت ان یظلوا بہا معرسین اور ابن عمر اپنی باپ کی قول کرہت سی کراہت
تحریمی بقرینہ انا احرمہا کی سمجھا ہو واحتجاج بالاحتمال بطل الاستدلال قاعدہ مشہور ہی اور اگر مجیب غطریف

کہی کہ یہہ حدیث کتاب ابن ابی شیبہ مین باب النکاح اور متعہ مین واقع ہی اس سبب سی حرمت متعہ نسا کی دلیل ہے
جواب اسکا یہہ ہی کہ ہرگاہ بتصریح صاحب جامع الاصول کے جب صحاح ستہ مین جنکی صحت پر اجماع سنیون کا ہے
ایسا غلط وخبط ہو کہ کسی باب کی حدیث کسی باب مین پائی جاوی تو مولفات ابن ابی شیبہ وغیرہ کہ رتبہ صحاح کو نہین
پہونچی کس شمار مین اور اونکی تالیف و ترتیب کا کیا ٹہکانا اور سہ آدسہ سیمای وضع اوحبل کا حدیث بیہقی
کی بہی ناصبیہ پر ظاہر ہی کیونکہ اوسمین حلت کو حصر کر دیا ہی نکاح مین بلکہ اوس نکاح مین جو سبب ارث کی یعنی اور
دینی کا ہو اسصورت مین بغوای حدیث مذکور ملک یمین بہی حرام ہوگئی اور یہہ صریح تحریم حلال و خلاف نص قرآن مجید
کی ہی اور اگر مجیب عطریف براہ تغلیط کی کہی کہ حدیث مذکور بیان نکاح مین ہی ملک یمین دوسری چیز ہی تو ہم کہین گے
کہ ساتہہ قطع نظر کی اس امر سی کہ اوس حدیث سی حرام نہونی تو متعہ بہی حرام نہوگا اور اگر مجیب قیدیتھا و تزوجہ
سی متعہ کو حرام ٹہرای تو قید مذکور سی نکاح دائمی لونڈیون کے ساتہہ او نکاح باکافرہ اور مرتدہ بہی حرام ٹہریگا
کماسطی کہ لونڈی منکوحہ او کافرہ اور مرتدہ منکوحہ ترکہ شوہر سی میراث نہین پاتی ہین اور یہہ فتوی بیہقی و مجیب عطریف کا
سنیون کی مذہب کی بہی خلاف ہی تو ظاہر ہوا کہ حدیث بیہقی و سعی محض ہے بالجملہ یہہ احادیث موضوعہ معارضہ
حدیث صحیح ترمذی کا جو جناب مخدوم الصرام ظلانی تحریر فرمائی ہے نہین کرسکتی مجیب کو ذکران احادیث موضوعہ
سی کچہہ فایدہ نہوا **قال** المجیب العطریف شیخ حلبی نے کتاب نہج الحق مین لکہا ہی کہ شافعی کی نزدیک نماز سفر مین
قصر کرنا معصیت ہی اور والد بزرگوار خاب کے کتاب صوارم مین شیخین کے طرف نسبت کرکے مایں عبارت فرماتی ہین کہ
ابن عمرو بن عاص شخصی است کہ بخاری و مسلم ہر دو در صحیحین خود از و روایت نمودہ اند کہ گفت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ان آل ابیطالب لیسوا بی باولیاء حالانکہ کتب شافعیہ مین نہ معصیت کا
نام ہی نہ اون دونون کتابون مین نام ابیطالب کا نشان خدا آپ کی تقصیر معاف کرہی **اقول** بفضل العلی
اللطیف **اقول** اولا مزار مجیب عطریف کا اصل مطلب سے اور فضول باتین خارج از مطلب کرنا قابل دید اہل دید ہے
کلام تو متعہ کی حلت مین ہو رہا ہی مجیب عطریف اس معرکہ سی فرار و تولی دبر کی نماز سفر و حدیث آل ابیطالب
کی ذکر مین جا چہپا کہ یہہ صریح دلیل عجز کی ہے اور ثانیا ارباب انصاف پر مخفی نہین کہ کتاب نہج الحق کثیر الوجود
ہی جو کوئی چاہی دیکہہ لے کہ اوسمین کہین نہین لکہا کہ شافعی کی نزدیک نماز سفر مین قصر کرنا معصیت ہے مجیب عطریف
خوگر افترا ہی اور وہابی دہلوی کی سنت پر چلتا ہی کہ سارق مذکور بہی اپنی تحفہ مسروقہ مین اکثر مفتریات ہی لکہا ہے
مثلا اوسنی لکہا ہی تحفہ مسروقہ مین کہ امامیہ کی نزدیک باتفاق متعہ کنامدت العمر کا صحیح ہی حالانکہ یہہ افترای

بحث ہی

بحث ہی کہ مذہب حق مین متعہ عمرت العمر کا بالاتفاق صحیح نہین اور رجال حدیث صحیحین کا جو عمرو بن عاص سی بروایت ہی نہ یہ ہی کہ حدیث مذکور مین صریح لفظ آل ابیطالب کے نسخ قدیمہ صحیحین مین موجود تھی متاخرین سنیون نی اوسکی شناعت معلوم ہوکر اوسمین طرح خلط وضبط اور تحریف وتصحیف کے ہی کہ وہ قابل دید اہل دید کی ہی مجیب غطریف نی جو کہا صحیحین مین نام ابیطالب کا نشان نہین یہ کیدا وضع اوسکا ہی یخادعون اللہ والذین امنوا وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا ولھم عذاب الیم مجیب غطریف نی کیا اپنی اسلاف کی مصنفات اور اپنی مذہب کی کتابین نہین دیکھین ہین کھول کر آنکھہ دیکھہ لو صاحب ہاتھہ کنگن کو آرسی کیا ہی ابن ابی الحدید معتزلی کو کر بہائی سنیونکا ہی وحسن عقیدت اصحاب سنیونسی سنیونکی برابر رکھتا ہی کہتا ہی روایت کی کئی ہی عمرو عاص سی وہ حدیث جو بخاری ومسلم نی اپنی صحیحین مین روایت کی ہی مسند ومتصل اوس سی کہ کہا اوسنی سنا مین نی رسول اللہ کو فرماتی تھی تحقیق آل ابیطالب میری اولیا اور دوستدار نہین ہین بجز اسکی نہین کہ میرا دوست وولی نہین ہی مگر خدا اور صالح مومنین اور شاہ عبدالعزیز دہلوی نی حاشیہ تحفہ مسروقہ کی بحث حدیث من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ مین حدیث مذکور کو نواصب کی طرف سی نقل کیا ہی اور انکار اوسکی صحت کا یا انکار اوسکی ہونی کا صحیحین مین نہین کیا ہی اور ابن حجر نی فتح الباری مین کہا کہ اکثر نی ان ابی نجیح عن مصاف الیہ لفظ انی کے روایت کیا ہی اور مسلم نی ان آل فلان ابی فلان کہا ہی اور قرطبی نی کہا کہ نسخہ صحیح مسلم مین لفظ فلان کے جگہ چھوڑی گئی تھی بعد ازان بعضون نی لفظ فلان کا واسطے اصلاح کی لکھدیا تھی اور کتاب محمد بن جعفر مین ان آل ابی بیاض واقع ہی اور صاحب فتح الباری نی کہا عرب مین کوئی قبیلہ نہین ہے جسکو آل بیاض کہتی ہون چہ جاکہ قریش مین اور سیاق حدیث مشعر ہے کہ وہ لوگ جنکو پیغمبر خدا نی نسبوا الی داولیا فرمایا قریش سے ہین اور پھر ابن حجر تھوڑی فاصلہ کے بعد لکھتا ہی کہ ابوبکر ابن العربی نی سراج المریدین مین کہا ہے کہ اصل حدیث عمرو عاص مین لفظ آل ابیطالب کا تھا اوسکو تغیر دی کر آل فلان بنایا گیا اور ابن حجر نی یہہ بھی کہا ہی کہ لفظ آل ابیطالب کا موجود ہی مستخرج ابی نعیم مین طریق فضل بن موفق ہی کہ مروی ہے عینیہ بن عبدالواحد سید بخاری سی سلیمان بن سیرین بن قیس بن ابی حازم سی انتہی ماحصلہ ہونا لفظ ابیطالب کا نسخ قدیمہ صحیحین سنیہ مین بگواہی صاحب فتح الباری کی کہ صنادید سنیہ سی ہین اور تحریف وتصحیف سنیونکی ماسمین ثابت ہی مجیب غطریف نی جو کہا کہ اون دونون کتابون مین نام ابیطالب کا نشان نہین یہہ پہلی قدمائی اوسکی اوہبت لکھنڈی آبائی مین جنکا کام ہے اور غادرون اور خائنون کے تقصیر معاف کرنی اور چونکہ مجیب غطریف نے یہان مدح وستایش اپنی صحیحین کی کنایہ کے ہے حقیر کو مناسب معلوم ہوا کہ چند فقری مشعر حال صحیحین سنیان کتب معتمدہ سنیونسی یہان لکھدے اور حال مختصر بعض روایات

(۱۶۱)

وعلی ہذا القیاس اکثر مقامات اور یہی اوسنی لکھی ہے

الا ما من احیاہ کہ کی شوخ چشمی کو چھوڑدین شرح نزدوی من ہے ان البخاری قد احتج بجماعۃ سبق
من غیر الجرح ھم کعکرمۃ مولی ابن عباس واسمعیل بن ابی اویس وعاصم بن علی وعمر بن مرزوق وغیرھم
واحتج مسلم بسوید بن سعید وجماعۃ اشتھر الطعن فیھم وھکذا فعل ابو داؤد انتھی یعنی بخاری
ومسلم نے مجروحین ومطعونین سی احتجاج کیا ہے کہ اسما اونکی یہ ہے بخاری نی عکرمہ واسمعیل بن ابی اویس وعاصم بن علی
وعمر بن مرزوق وغیرہ سی اور مسلم نی سعید بن سوید وایک جماعت سی جو مطعون مشہور ہی اور ایسا ہی کیا ہی ابو داؤد نی
اور جامع الاصول ابن اثیر مین ہے روی ابا للبدعۃ وھما الا ھو اشھد عند اکثر اھل الحدیث مقبولۃ اذا کانوا
فیھا صادقین مثلا خرج البخاری فی صحیحہ عن محمد بن زیاد وحریز بن عثمان وھما مشھوران بالنصب انتھی
یعنی روایات مبتدعہ واصحاب اہوا کی مقبول ہین نزدیک اکثر اہل حدیث کی جبکہ وہ صادق ہون چنانچہ بخاری نی اپنی صحیح مین
محمد بن زیاد وحریز بن عثمان سی جو ناصبی ہین روایت کی ہے اور کتاب رجال ملا علی قاری مین ہے وقد وقع فی ھذا
الشیاء کثیر فی مسلم لا تقوی عند المعارضۃ وما یقولہ الناس ان من روی لہ الشیخان فقد فاز القنطرۃ ھذا ایضا من
الجاھل والناھل فقد روی مسلم فی کتابہ عن اللیث وعن ابی مسلم غیرہ من الضعفاء وقد قال الحاکم
ان مسلما لما وضع کتابہ الصحیح عرضہ علی ابی زرعۃ فکل علیہ وتغیظ وقال قد سمیتہ الصحیح
وحملتہ سلا الی اھل البدع وغیرھم انتھی خلاصہ یہ ہی کہ مسلم نی اپنی کتاب مین روایت کی ہی لیث و
ابی مسلم وغیرہ ضعفا سی اور حاکم نی کہا کہ مسلم جب اپنے کتاب صحیح کو بنا تو نی ابی زرعہ کو دکھائی ابی زرعہ نی موبنہ
پھیر لیا اور غصہ کیا اور کہا کہ تو نی نام اسکا صحیح رکھا ہی اور اوسکو اہل بدعت کی لیی زبان بنایا ہی اور مقدمہ
فتح الباری مین ہے کہ بخاری نی عکرمہ مولی ابن عباس سی کہ خارجی ہی روایت کی ہے اور ولید بن کثیر سی مدلسی نی
کہ خارجی ہی اور اسحاق بن سوید عدوی سی اور حریز بن عثمان حمص سی اور حصین بن نمیر ابو ہاشم سی
سی اور قیس بن حارثہ سی کہ یہہ سب نواصب ہین اور عمران بن حطان خارجی خبیث سی کہ اوسنی مرثیہ ابن ملجم ملعون
کا کہا ہی اور کتاب انساب سمعانی مین ہے کہ عمران بن حطان مفتی خوارج کا اور زاہد وشاعر اونکا ہی اوسنی مرثیہ ابن
ملجم کا کہا ہی اور اوسنی خرید علی مین یہہ دو شعر بن کہی ہین ۵ یا ضربۃ من شقی ما اراد بھا * الا
لیبلغ من ذی العرش رضوانا * انی لاذکرہ یوما فاحسبہ * اوفی البریۃ عند اللہ میزانا *
خلاصہ ان اشعار کا یہہ ہی کہ عمران بن حطان ملعون کہتا ہی کہ ابن ملجم ملعون نی علی کے ضربہ جو لگا ہی خدا کی خوشنودی کے
لیی لگا ہی

لئی لکھا ہی اور ہین جو کئی دن تاوس صرف کا ذکر کرنا ہون تو ہین اوسکو ساری عمر نے حسنات کی برابر سمجھتا ہون
اور صاحب زہۃ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ فرماتی ہین صحاح ستہ مین سیما صحیح بخاری کہ اصح الکتب بعد کتاب الباری ہیدا
از روایات خوارج مملو ہست منہم عکرمہ کہ خود جمیع از وفیات الاعیان ابن خلکان دمل وکامل واضح میشود و منہم عمران بن حطان
کہ بخاری و ابوداود و نسائی بلور روایت کیلئے ہین صحیح عبد الحق در رجال مشکوۃ گفتہ کان خارجیا مدح ابن ملجم ویرا و
عن عمر والی موسی و ابی ذر روی عنہ البخاری و ابو داود النسائی و منہم بجدہ الحروری کہ شیخ عبد الحق دہلوی در رجال
مشکوۃ آنرا از تمیس خوارج نوشتہ و منہم حریز بن عثمان حمصی کہ از رجال بخاری است در نصب و خروج ہمرتبہ علیا بود و جناب
امیر علیہ السلام را ناصبی گفت کما فی لسان المیزان و منہم سمرہ بن جندب شیخ عبد الحق در رجال مشکوۃ نوشتہ سمرہ
بن جندب صحابی مشہور کان علی رای الحروریۃ و الخوارج و منہم مغیرہ بن شعبہ جناب امیر علیہ السلام را ناصبی گفت کما
فی مستدرک حاکم انتہی مختصرا اور مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق دہلوی مین ہے اکابر محدثین اہلسنت مانند قتادہ
و محمد بن مسلم ابن شہاب زہری و ابو اسحاق سبیعی و نسائی و غیرہا روایت از عمر بن سعد بن ابی وقاص کہ بر اہلبیت پیغمبر ظلمہا
کردہ روایت میکنند فی تہذیب الکمال قال احمد بن عبد اللہ العجلی عمر کان یروی عن ابیہ احادیث و دوی
الناس عنہ وھو الذی قتل الحسین و ھو تابعی ثقۃ انتہی اور ترمذی و ابن ماجہ روایت کرتی ہین عبد اللہ
بن ابی سرح برادر رضاعی عثمان سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فتح مکہ مین نکال دیا تہا اور فرمایا تہا کہ مین اوسکو
امان نہین دیتا نہ حل مین نہ حرم مین کما فی مدارج النبوۃ اور شمر ذی الجوشن قاتل جناب امام حسین علیہ السلام بہی رواۃ و
محدثین سنیونسی ہے ابو اسحاق سبیعی نے کہ اعاظم محدثین سنیونسی ہی اخذ روایات کا شمر ذی الجوشن سے کیا ہی کما فی
الاستیعاب اور بخاری صاحب صحیح بخاری جناب صادق علیہ السلام کو صادق اللہجہ نہین جانتا اور ضعفا مین شمار کرتا ہے
کما فی میزان الذہبی فضل اللہ فاویہ ہی حال صحاح ستہ سنیونکا اور راویونکا اونکی اب منصفین دیندار اور دیندار ان
نصف شعار ملاحظہ فرمائین کہ صحاح ستہ سنیونکی مملو ہین روایات خوارج و دشمنان اہلبیت علیہم السلام سی اور اکابر
محدثین اور رواۃ سنیونکی بقول شیخ عبد الحق دہلوی کہ عمر سعد ملعون باقی قتل امام حسین علیہ السلام سی اور بقول صاحب
استیعاب کی شمر ذی الجوشن ملعون قاتل جناب امام حسین علیہ السلام اخذ روایات کرتی ہین خوشا حال سنیون کا کہ عمران
بن حطان و عمر سعد و شمر ذی الجوشن انکی اکابر محدثین سے ہین تو عمران بن حطان مداح و مرثیہ گو ابن ملجم ملعون کا
اور عمر سعد و شمر ذی الجوشن ملاعنہ قاتلان سردار جوانان اہل بہشت ایمہ حدیث سنیونکی اور سنی لوگ اتباع ان
ملاعنہ کی ہین اور ہمارا تو ظہر من الشمس و ابین من الامس ہے کہ اہل حق امامیہ اثنا عشریہ ایدہم اللہ تعالی بالطافہ الخفیۃ

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

والجلیۃ اتباع وشیعیان جناب حسنین سید شباب اہل الجنۃ سی ہین ۵ بہین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار قال المجیب اللطیف رہی یہہ بات کہ یہہ حدیث متعۃ الحج مین سہی لاکن عبداللہ نی کیون اپنی باپ کی حق مین یہہ بی استغفائے کی جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ شامی عامی تہا تفصیل تمتع کی نجانتا تہا سمجہا کہ مطلق تمتع حرام ہی اور محرم اوسکی حضرت عمر ہین اسیواسطی جب عبداللہ نی اوسکی جواب مین مطلق فرمایا کہ یہہ حلال ہی اوسنی بطریق اعتراض کہا کہ ان ابانا قد نہی عنہا تب عبداللہ نی اوسکی ساکت کرنی کو کہا کہ ارایت ان کان ابی نہی عنہا وصنعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ابی تتبع امر رسول اللہ تب کہا اوسنے بل امر رسول اللہ پس کہا عبداللہ نی لقد صنعہا رسول اللہ گویا اوسکو الزام دیا کہ جس تمتع کو رسول اللہ کرتی تہے وہ تو ابتک جاری ہے میری باپ نی کیونکر حرام کیا پس معلوم ہوا کہ یہہ ارشاد عبداللہ کا اوسکی اسکات کو تہا نجہ استغفائے کی طور پر تہا اقول بفضل العلی اللطیف یہہ مکالمات اور دعاوی طویل مجیب غطریف کی سراسر ہیچ اور باطل ہوا ہین اولاً عامی ہونا شامی کا تفصیل تمتع سی ممنوع وغیر مسلم ہی مجیب پہلی اوسکو بدلیل مقبول الخصم ثابت کری پہر اوسپر اپنی کلام کی بناڈالی ثبت العرش ثم انقش اور ثانیاً الحمد للہ کہ مجیب غطریف نی اقرار کیا کہ شامی خلیفہ جی کو حرام کرنی والا سمجہا تہا اس سے ثابت ہوا کہ سنی لوگ انا ہرمہا قول خلیفہ جی کے معنی حوالہ بین حرمتہا یا ہم حرمنہا ظہراتی ہین نہ معنی حقیقی ہین نہ مجاز متعارف نہ موافق محاورہ عرب کی ورنہ شامی اوسکو کیون نہ سمجہتا یعنی اگر انا ہرمہا کے معنی ابین حرمتہا معنی حقیقی یا مجاز متعارف یا موافق محاورہ عرب کی ہوتی تو شامی اون معنی کو ضرور سمجہتا وَاِذْ لَمْ یَکُنْ فَلَیْسَ ۵ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ۔ خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ ہے اور ثالثاً مجیب غطریف نی اپنی حودت طبع وخوش فہمی سے قول عبداللہ بن عمر کو جو معنی بیان کیا وہ معنی نہ تو شعرین ہین نہ بطن شاعر ہین بلکہ اسکا ڈہنگ جدا اور رنگ نیا ہی کہ وہ معنی بطن مجیب غطریف ہین ہین کسواسطی کہ جسکو عالم الغیب والشہادۃ نی دل دانا اور چشم بینا دیا ہی وہ خوب سمجہتا ہی کہ خلیفہ زادہ نی اپنی اس قول مین زبان حال سی ترنم بایں شعر کیا ہے ۵ مردمان گر بہ ناخلف نپرانند ۔ من بجایرہ ناخلف پدرم ۔ اور اوسنی خلیفہ جی کو الزام دیا ہے نہ سائل شامی کو کیونکہ یہہ امر واضح ہی کچہ پوشیدہ نہین کہ مجیب شامی نے ابن عمر سی حال متعہ کا پوچہا ابن عمر نی اوسکو جواب مین متعہ کو حلال بتلایا پہر شامی نے تقریر قول ابن عمر کی لئی کہا تمہاری باپ نی تو اوسکو حرام کیا ہی ابن عمر نے اپنی قول کے تقریر مین قول شامی کو تسلیم کیا اور کہا باپ اوس شخص کا حرام کیا کری مین تابع پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہون کہ آنحضرت نی متعہ کیا ہی کیا مین اتباع اپنی باپ کا کرون اور سنت رسول کو ترک کرون شامی نے

کہا بکہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہین اور تمام عہد ابوبکر اور اوایل عہد عمر مین منع کرنے کی جامی تھا پس صاحب انصاف کو اسی قدر کافی ہی
اور بحث اور جدل کا کچھ ٹھکانا نہین فقط **قال المجیب الظریف** اقول بفضل العزیز العلام جابر بن عبد اللہ انصاری جو از
متعی کی روایت کی فتوی جواز کا نہین دیا خود ملازمان و انصار و حنیفیہ مین یا ین عبارت افادہ فرما چکی ہین کہ روایت
کردن چیزی مستلزم فتوای راوی بمضمون ان نیست **اقول** بفضل المولی اللطیف مجیب ظریف نی جو فائدہ
تقلید سو عثمانیہ کا طوق لعنتی گردن کا کر کے انکار بدیہیات پر کمر باندہی ہی اور اوسنی جیانکی آنکھ بند کر لی ہے
جو جا ہی سو کہی ورنہ ظاہر ہی کہ جابر بن عبد اللہ انصاری ہیہ جو کہا کہ ہم متعہ کرتی تھی عہد پیغمبر خدا مین اور عہد ابوبکر مین
اور وسوقت تک کہ منع کیا عمر نی متعہ کو مقصد عمرو بن حریث مین ہیہ تو جابر نی اپنا اور اصحاب رسول خدا کا معمول بیان
اور فتوی اور مفتی ہونا کہان کیا ہی روایت محض نہین کے ہی اور مخفی نہین کہ ہر مفتی معمول جمیع غفیر صحابہ رسول کا
کیونکر ہو سکتا ہی تعجب ہے کہ مجیب کو روایت راوی اور معمول بہ راوی مین تمیز نہین ہی اور روایت راوی کی اگرچہ مستلزم
فتوای راوی کو نہین لاکن عمل کرنا راوی کا بلاشبہ مستلزم فتوای راوی کو ہی کما لایخفی **قال المجیب الظریف**
صحیح ہی ہیہ کیونکر ہو سکتا ہی حالانکہ روایات تجسیم اور تشبیہ وغیرہا کہ خلاف ضروریات دینیہ ہی کتب شیعہ مین جسی
سی زیادہ موجود ہین چنانچہ کلینی مین بسیارہ سی روایت ہی کہ اوسنی کہا سمعت امیر المؤمنین یقول انا
واللہ انا جنب اللہ اور اوسی کتاب مین اسوقت بسیارہ سی روایت کی نحن لسان اللہ نحن وجہ اللہ
نحن عین اللہ وعلی ھذا القیاس پس معلوم ہوا کہ روایت راوی کی مستلزم فتوی کو نہین ہوتی **۵**
چہ کاری بی فضولی سخن بر آید * ہا در وی سخن گفتن نشاید **اقول** بفضل العلی اللطیف کج بحثی اور سوء فہمی
مجیب کی حد سی گذر گئی **اولاً** قیاس کرنا اوسکا حدیث جابر بن عبد اللہ کو مشعر و مبین فتوی اور عمل جابر و دیگر
اصحاب پیغمبر خدا کی متعہ کرنی پر ہی نا ماجرای عمرو بن حریث کی اور احادیث تجسیم و تشبیہ کی قیاس مع الفارق اور
پیروی اول من قاس ہی کہان حدیث فتوای و عمل متعہ کی کہ باتفاق اہل اسلام کی جائز اور ماجرای عمرو بن
حریث تک اصحاب پیغمبر خدا مین معمول و رایج تھا اور کہان روایات تجسیم و تشبیہ کہ باتفاق اہل اسلام کی بلکہ باتفاق
جملہ ارباب ملل و نحل کے الا ماشاء و مدرج تجسیم و تشبیہ مطلقا باطل و نا روا ہی یہان تو بلی شائبہ تکلف مجیب نی جو زور
سی کان کاٹنی ثانیاً ان ارشادات ایمہ علیہم السلام مین کہ انا ید اللہ انا جنب اللہ نحن لسان اللہ نحن وجہ اللہ
نحن عین اللہ ہرگز شائبہ تجسیم و تشبیہ کا نہین ان ارشادات مین سی تجسیم و تشبیہ پیدا کرنا خوش فہمی مجیب ظریف
کی ہے اگر نعوذ باللہ ائمہ علیہم السلام یون فرماتی ہوتی ید کید الانسان و لسان کلسان و وجہ کوجہ و عین کعین

کالمخلوقا تو البتہ تجسیم اور تشبیہ ہوئی سو تو حضرت علیہم السلام کی فرمایا ہی نہین بلکہ انحضرت کی اپنی مرتبہ الیہ
اور اپنی خصوصیتون کو جو جناب احدیت جلشانہ سے کہتی ہین ان عبارتون سے تعبیر کیا ہی یعنی ہمکو خطاب خالق عالم جلشانہ
سے ایسا اختصاص ہے کہ ہم جسکو ہاتھ اور آنکھ اور زبان کی اوسکی ہین ہمارا کہنا اوسکا کہنا ہی ہمارا کرنا اوسکا کرنا ہے
ہمارا دیکھنا اوسکا دیکھنا ہے مثلاً ان عبارتون کی یہہ معنی نہین ہوسکتی کہ خدا کی ہاتھ یا نون آنکھ زبان ہی اور
خدا تعالی جسم صاحب اعضا جارح ہے مثل ممکنات کی تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا اور چونکہ یہہ مقام استطرادی ہے
یہان معانی اور مالہ وما علیہ وشان نزول احادیث مذکور کا تفصیل لکھنا موجب طوالت وملالت ہی ثالثاً
عرض کیا ہمنے کہ روایات کلینی کے موافق فہم مجیب عطریف کی دال تجسیم وتشبیہ پر ہین تو بہی مجیب عطریف کو
لازم تہا کہ اونکو مانتا احادیث صحاح سے جنکے مذہب کے تجسیم وتشبیہ مین صریح ہین سمجھ کر راہ تعریض وتعرض کے نچلتا اور
جو جواب ہمنے احادیث کی جانتا وہی جواب ان احادیث کی بہی جانتا چاہی کہ کتب سنیون مین احادیث تجسیم
وتشبیہ حد سی زیادہ بہری ہین کہ ایک حدیث بطور مشتی نمونہ از خروارے لکھتا ہون صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سی مروی
ہی کہا رسول خدا نے خلق اللہ آدم علی صورتہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اپنی صورت پر شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوۃ مین کہا ہے
حدیث مین آیا ہی پیدا کیا گیا آدم اوپر صورت خدای رحمان کے اور مشکوۃ مین حدیث جو عبد الرحمن بن عباس سے
مروی ہی اوسمین یہہ فقرہ بہی فوضع کفہ بین کتفی کہا پیغمبر خدا نے کہ خدای تعالی نے ہتیلی اپنی میری شانون کے
درمیان مین رکہی اور صحیح ترمذی مین ابن عباس اور معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا آیا حد امیر
پاس اپنی صورت مین اور ابن اثیر نے جامع الاصول مین اور مسلم نے اپنی صحیح مین اثنای حدیث طویل مین روایت
کی ہے کہ خدا تعالی مومنون کی پاس آویگا دوسری صورت مین غیر اوس صورت کی جسمین پہلی دیکہا تہا اور کہی گا کہ مین
تمہارا خدا ہون مومنون کو جو شک ہوگا کہین گے ہم اوسکی ساق کو پہچانتے ہین تو خدا اپنی ساق یعنی پنڈری کہولکر اونکو
دکہائی گا اور صاحب مجمع البحار نے اس حدیث کو صحیح کہا ہی رایت ربی فی صورۃ شاب امرد ورایت ربی فی صورۃ
شاب لہ وفرۃ دیکہا مین نے خدا کو صورت جوان مین کہ اوسکی سر پر بال ہین مجیب عطریف اور اوسکی اضراب دیکہین
کہ ان احادیث صحاح سیتہ مین کف اور ساق اور جسم مثل انسان امرد وغیرہ کی خدای تبارک وتعالی کی واسطی ثابت ہے
تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا بجواب روایات کلینی کے جو مجیب نی ذکر کی کہ اونمین جسم واعضا
خدا کی لغتی ہرگز ثابت نہین اور بتقدیر عرض الجواب الجواب قال المجیب العطریف اور جابر یا بعض اصحاب دیکہے
کہ عمد پیغمبر اور ابو بکر مین متعہ کرتی تہی حقیقت اوسکی یہہ ہی کہ یہہ فعل اونکا مدت معلوم تک بعد حرام ہونی متعہ کے

(167)

صورت جوان کی اور ساق اور جسم مثل انسان امرد وغیرہ کی خدای تبارک وتعالی کی واسطی ثابت ہے

چہار کہا اور اتنی مدت دراز تک کہ دو جمعہ بھی تو ماجرا نی مذکور تک بڑا عرصہ ہوا وقت اوطاس سی بھی لا اقل عرصہ دس گیارہ مہینہ کا ہوا خلیفہ جی کیون کان مین تیل ڈالی بیٹھے رہے اور اجلہ اصحاب کو اوسکی اطلاع کیون نہ کی کہ اصحاب بیچارے مدت دراز تک بقول مجیب کے ترک تعیش حرام کی رہی و خلیفہ جی باوجیکہ ذمہ احتساب کا اونکی اٹکا تہا اصحاب سے حرام کروانی رہی اور وبال حرام کروانی کا اپنی گردن پر لیتی رہی کیا امر بالمعروف و نہی عن المنکر خلیفہ جی پر واجب نتہا اما جو مہمانہ مذکور کی بعد جو کہا جسدن پیغمبر خدا نی اونکی کان مین چوری سی العیاذ باللہ منہ نہی متعہ سی کی تہی اوسی دن سر منبر اپ روپ نی کہدیا ہوتا یا جیسی بقول مجیبون کی منصب تالیق پیغمبر خدا کا رکہتی تہی اوسی وقت تالیفی کو کام فرمایا ہوتا اور پیغمبر سی کہا ہوتا کہ اپ علی الاعلان سب اصحاب کو اس حکم سی مطلع فرمائی اور لا اقل حسدن ابوبکر کو تقمیص بخلافت کے تہی اور مہاجرین و انصار سی لڑکی اور پیغمبر خدا کی تجہیز و تکفین و مشایعت جنازہ سی اعراض کرکے ابوبکر کو خلیفہ بنایا تہا اوسدن سر منبر ابوبکر سی کہدیا ہوتا یا روز اول اپنی خلافت کی سب اصحاب کو تبلیغ اس حکم شرعی کی کردی ہوتے کہ اصحاب سینونکی ارتکاب حرام سی باز رہتی اور خلیفہ جی حرام کروانی کی ورزو وبال سے محفوظ رہتی اپنی نصف خلافت تک کیون گونگی کا گڑ کہائی بیٹھی رہی بالجملہ مجیب عطریف نی مذہب سنینو کو خوب رونق دی کہ خلیفہ جی کو خائن احکام شرعیہ اور حرام کروانی والا اور اپنی اجلہ اصحاب عدول کو حرام کرنی والا ٹہرایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ٥ مرحبا شاباش ای جرئت خدا کی آفرین * ایہا رتوانید وچنین ہا تو کنے * الغرض اجلہ اصحاب کو کہ سینونکی نزدیک وسایط تبلیغ احکام شرعیہ کی ہین احکام شرعیہ سی بی خبر کہنا تیشہ اپنی پانون پر مارنا ہی ولنعم ما قیل ٥ دشمن دانا کہ بی جان لود * بہتر از ان دوست کہ نادان لود قال المجیب الظریف حسبی ابن عباس کو اول اطلاع نتہی آخر جب حضرت لمیزنی فرمایا انک رجل تائہ ان رسول اللہ نہی عن المتعۃ تب اپ نی رجعت فرمائے جانچہ شرح مقاصد مین جابر سی روایت ہی کہ ما خرج ابن عباس من الدنیا حتی رجع عن قولہ فی الصرف والمتعۃ اور صاحب کشاف وغیرہ مفسرین نی لکہا ہی کہ وہ عند الموت فرماتی تہی اللہم انی اتوب الیک من قولی بالمتعۃ وقولی فی الصرف اور علاوہ ازین مسلم مین سبرہ جہنی سی روایت ہی انہ غزا مع النبی یوم فتح مکۃ قال فاقمنا بہا خمسۃ عشر یوما فاذن لنا رسول اللہ فی المتعۃ النساء ولم یخرج حتی نہانا عنہا اور قسطلانی مین بروایت بیہقی حضرت امام جعفر صادق سی موجود ہی کہ انہ سئل عن المتعۃ فقال ہی الزنا بعینہ اقول یفضل العلی اللطیف مجیب عطریف عجب رجل تائہ ہی یا اوسکو رجعت ہوئی ہی کہ ہنگام مناظرہ امامیہ کی مقابلہ مین احادیث اپنی کتب کی لکہتا ہی اور قبل ازین اسی رسالہ مین لکہ چکا ہی کہ ابن عباس نے

رجوع حلت متعہ سی بعد نزول ایہ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانھم کے ہے اور یہان
لکھتا ہی کہ جب حضرت امیر نے ابن عباس کو فرمایا انک جہل تایہ تب ابن عباس نے حلت متعہ سی رجوع کی ہے دلیل
ہذا الاتہافت اور یہہ تہافت مجیب کا مثل حافظہ نباشد گویا دولتا ہی بالجملہ مجیب عطریف کو موجب دراب
مناظرہ کی واجب تہا کہ بنا اپنی استدلالات کی روایات مقبولہ الخصم پر رکہنا اور اپنی روایات خانگی محمول امامیہ کے
مناظرہ مین پیش نکرنا و انی ذلک و طرفہ تر یہہ ہی کہ کتب سنیونسی بہی ثابت نہین ہوتا کہ خباب امیر علیہ السلام نے
ابن عباس کو کب رجل تایہ فرمایا اور ابن عباس نے حلت متعہ سی کب رجعت کی وہ اپنی آخر عمر تک متعہ کی حلت پر قایم اور
مصر رہی جیسا کہ صحیح مسلم اور عقد ابن عبد ربہ وغیرہ کتب معتمدہ سنیون کی نزاع ابن زبیر اور ابن عباس سی حلت متعہ
مین کہ آخر عمر مین ابن عباس کے ہوئی تہی معلوم ہین اور فتح الباری مین ہی کہا ابن حزم نی ثابت رہی اور اباحت متعہ کے
بعد رسولخدا کی ابن عباس سی کما مر ہذہ الروایات مع الروایات الاخر مرارا فتذکر ولا تکن من الحاجبین
اور عجب تر یہ ہی کہ خباب مجتہد العصر دام ظلہ نی جو تقریم فرمایا ہی بقول صاحب کشاف کی متمتع بہا ازواج مین داخل ہی
تو مجیب عطریف بہت کڑوی ہوی اور کہا وہ تو متعہ لے ہی اوسکا قول کب مستند ہی کہا سیانے اور آپ یہان جو
کوچک امال اہل اعتزال کے بن گئی اور اوسکی قول سے سدلائی او اوسکا پس از خستہ تلاش کرنی لگی انکو ہاتہ
دوسری کو آخ تہو اور روایت بیہقی کے خباب امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت عامیہ ہی لیاقت استدلال
کی امامیہ پر نہین رکہتی اور حق تو یہہ ہی کہ وہ افترای محب ہی امام معصوم پر عادۃ کیا ممکن ہے کہ وہ معصوم متعہ مشروعہ
کو زنا کہی عجیب دیکہی کہ کتب [illegible] معلوم کہ [illegible] متعہ ہی اور احادیث کثیرہ حلت متعہ
اوس معصوم او دیگر ائمہ علیہم السلام سی کہ عامہ بروایت سنیہ کتب صحاح مین موجود ہین اور ہین
معلوم کہ مجیب عطریف کو نکر روہیت اوس خباب پر لوٹا اسرا عت ہوا کیونکہ سنیونکی اسلاف اخلاف مجیب
عطریف کے تو خباب صادق سی صاف نہین ہین بہتی اور بخاری صاحب صحیح بخاری کے دلین خباب صادق
کی طرف سی بخاری ہی کہ وہ آنحضرت کو صادق اللہجہ نہین جانتا اور اوس معصوم کو ضعفا مین شمار کرتا ہی میزان ذہبی مین ہے
کہ بخاری حضرت صادق سی ثابت نہین کرتا اور شیخ بخاری کا اوس خباب کے حق مین کہتا ہی اجد منہ فی نفسی شیئا
یعنی دل شیخ بخاری کا اوس معصوم سی صاف نہین اور مصعب کہتا ہی کہ مالک جعفر صادق سے بغیر حلم کرنے دوسرے کے
روہیت نہین کرتا انتہی سبحان اللہ بخاری کے نزدیک عمران بن حطان مداح ابن ملجم ملعون و دیگر خوارج صادق اللہجہ اور موثوق
ہین کہ صحیح بخاری روایات خوارج سی مملو ہی کما مر اور خباب صادق علیہ السلام معاذ اللہ اوسکی نزدیک غیر موثوق

Presented by: Rana Jabir Abbas

ع واد ریعا دیدہ انصاف کر بنیادی ع بسط پیمبر جرا فدکر بلا شہادی قال المجیب الظریف اور حدیث
تہذیب و استبصار کے جو گذر چکی شاہد عادل ہے اقول بفضل العلی اللطیف جواب حدیث مذکور کا بھی گذر چکا کہ
وہ بخوف من الخطاء حرمت متعہ پر بعد اوطاس وغیرہ کی گواہی نہیں دیتی خلاصہ اوس حدیث کا اسی قدر ہی کہ متعہ روز
خیبر حرام ہوا فقط مجیب ظریف تھوڑی سی عقل کہیں سی مستعار لیکر سمجھی کہ متعہ پر خیبر کی بعد جو اعتراف سنیون کے
حلال ہوا اوسکی حرمت حدیث مذکور سی قطعاً ثابت نہیں ہوتی فتح الباری مین ہی کہ متعہ چند مرتبہ حلال ہوا بعد
خیبر مین ہر عمرۃ القضا مین پھر فتح مکہ مین پھر اوطاس مین پھر تبوک مین پھر حجۃ الوداع مین قال المجیب الظریف
عرض معلوم ہوا کہ یہہ حدیث جابر کی مبین وقت تاکید حرمت متعہ ہی پس ارشاد جناب کا کہ اسی روایت سی معلوم ہوتا ہے
الی آخرہ محض بی نہکانی کے بات ہی ٥ پایان نہین جدال کا انصاف شرط ہی ٭ بی اصل بات اشتر کرگین کا مرط
ہی اقول بفضل العلی اللطیف مجیب ظریف نے بی اصل بی نہکانی کے کر رہا ہی اور وہ شعر جو لکھی ہے
اوسنے اپنی رض مین لکھی ہے اوسنی یہہ جو کہا کہ عرض معلوم ہوا کہ یہہ حدیث جابر کی مبین وقت تاکید حرمت متعہ کے
یہہ قول وسکا سراسر مہمل ہے کیونکہ مخفی نہین کہ تاکید فرع تاسیس کے ہی مجیب نی ہوتے تک کہین تاسیس متعہ ثابت نہین کی
پھر تاکید کیسی اور کس کے عرض کہ صحاح وغیرہ کتب معتمدہ سنیون سی بخوبی معلوم ہوچکا کہ قبل ماجرای عمر و بن حریث کے (١٧١)
متعہ بین الاصحاب جاری اور رایج اور معمول تھا کسی نے قبل ماجرای مذکور کی اوسکو حرام نہین کیا تھا کہ عمر نی ماجرای مذکور مین
اوسکی تاکید کے ہو بلکہ اوسی بیوقوف احمق نے ماجرای مذکور کے وقت اپنی رای ناقص سے تاسیس حرمت متعہ کے
کی ہے نہ تاکید اور یہہ تاسیس عمری سبب اصل حرمت متعہ کے اوسی بعیر الاصحاب کا ضرر ہی اور حدیث جابر کے
مبین وقت تاسیس عمری ہے نہ مبین وقت تاکید حرمت متعہ قال المجتہد العلام الحریف بعد لکھنی جواب استضا
اضافہ کرنا بعض مضامین کا مناسب معلوم ہوا اسواسطی بطور خاتمہ کی لکھا گیا کہ جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفا مین
بیچ فصل ولیات عمر کے لکھا ہی کہ عمر پہلا وہ شخص ہے کہ جسنی تراویح کا ماہ رمضان مین مقرر کیا اور پہلا وہ
شخص ہے کہ جسنی متعہ کو حرام کیا اس سے ثابت ہوتا ہی کہ آخر عہد ابوبکر تک تراویح نتھی اور متعہ حلال اور جاری تھا
کسواسطی کہ اگر متعہ عہد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ مین حرام ہوگیا ہوتو تا عمر پہلی حرام کرنی والی نہ ٹھہرتی اور تمام
عہد ابوبکر اور بعض عہد عمر مین جاری کیونکر رہتا اور اکثر اصحاب کبار مانند جابر ابن عبد اللہ انصاری وغیرہ کی کیون متعہ
کرتے قال المجیب الظریف اقول بفضل العزیز العلام یہہ عجب انصافی کی بات ہی کہ جواب پائی جای پھر بات
بنائی جای باتفاق اہلسنت اور بتصریح اپنی والد بزرگوار کے کہ کتاب حسام سی ہی یعنی تحریم اور تحلیل کے واسطہ کہ جگی کہ مراد

jabir.abbas@yahoo.com

اوس سی اخبار ہی یا اظہار پر استدلال بمانیا فی افعال المحتشم بجا میل کیا معنی ہا قول بعضل العلی اللطیف نا
انصافی مجیب عطریف کے مد سی گذر گئی کہ جواب دندان شکن پایا جاتا ہی اور ہٹ دھرمی کو نہیں چھوڑتا آری عقل کے
دشمن جب سائل شامی اور خلیفہ زادہ افقہ اصحاب سیستان اور مامون غیر رشید اور شیخ نصبوا دیکھی بن اکثم اکابر صاحبو
سفینہ انا ہر جہا کی معنی اخبار یا اظہار حرمت نسبجھی کلام معضلا تو مجیب عطریف اتفاق اہلسنت کا کہان سی کہتا ہے
اور ناحق باتین کیون بناتا ہی کیا یہ لوگ مجیب کے نزدیک سنی نہتی یا اہل لسان اور محاورہ دان نتھی اور متاخرین
سنیون فی مثل تفتازانی وغیرہ کے برخلاف محاورہ جو انا ہر جہا کو اخبر عن حرمتہا کی معنی بہنا کر اوسپر چند مجابل نے
اتفاق کیا اور توجیہ القول بما لا یرضی بہ قایلہ کی یہہ اتفاق اونکا کہ تحشم بجا میل ہے کس کام آتا ہی حق تو یہہ ہی کہ مجیب
عطریف نی حیا کر جواب صاف دیا ہی اور بموجب ای قول مشہور خود فضیحت دیگران رفضیحت آپ استدلال بمانیا فی
القائل کر رہا ہی اور ملحق کو ناحق منسوب باستدلال بمانیا فی القائل کرتا ہی کسواسطی کہ قائل قول انا ہر جہا کا خود
سر سبز کا پر رہا ہی کہ متعون مشروعکو حرام کرتا ہون یہہ نہین کہتا کہ متعون مشروعہ کو پیغمبر خدا نی حرام کیا تہا ہین
اوس حرمت کی خبر دیتا ہون اور اوسکو ظاہر کرتا ہون مجیب عطریف اور تفتازانی وغیرہ ناحق انا لیتی پیغمبر کی کرتے
ہین بھلا یہہ بتاوین کہ قول قائل ہین قرینہ کہان ہی کہ اخبار یا اظہار حرمت کا مراد لیا جاوی اور جناب عقران مآب طاب ثراہ
نی جو اخبار اور اظہار حلت اور حرمت کی معنی قول امیر نحن المحللون حلالہ و المحرمون حرامہ مین کہی ہین وہان لفظ حلالہ
اور حرامہ کا قرینہ اوس معنی کا موجود ہی صورت مین قیاس کرنا انا ہر جہا کا کہ بی قرینہ ہی اور نحن المحللون حلالہ
کہ با قرینہ ہی قیاس مع الفارق ہے کما مر مفصلا فتذکر ولا تکن من الجاہلین **قال** المجیب العطریف مقصود
سیوطی کا اولیات سی اول من اخبر بحرمۃ المتعۃ ہی یعنی عمر اول وہ شخص ہے جسنی حرمت متعہ کی خبر دی
اور اسیطرح معنی اول من سن صیام شہر رمضان ہے یعنی عمر اول وہ شخص ہے کہ جسنی سنت تراویح کو
ظاہر کیا سیوطی کہ کتب احادیث اہلسنت مین متواتر ثابت ہی کہ اصل تراویح کی پیغمبر سی ہی کہ خلاف اونکے
تین شب آپ نے اسکو بجماعت ادا فرمائی اور ترک مواظبت کی علت بتائی کہ انی خشیت ان یفرض علیکم
پھر جب آفتاب نبوت نی غروب کیا تو یہہ عذر جاتا رہا حضرت عمر نی بحکم قاعدہ اصولیہ شیعہ و سنی کہ الحکم للعلل
بعلۃ یزیل اذا زالت علتہ اس سنت کا جیا فرمایا اسمین کیا گناہ لازم آیا **اقول** بفضل العلی اللطیف
مجیب عطریف مجیب مسلوب الحواس ہے کہ بار بار کتب اہلسنت سی استشہاد و استناد جواب امامیہ مین خلاف واقع
مناظرہ کرتا ہی اور اوسنی فعل سیوطی اول من حرم المتعۃ کا حرا اول من اخبر بحرمۃ المتعۃ مقصود ٹہرایا

مصداق المعنے فی بطن المجیب کا ہوا کہ یہہ مقصود نہ قول سیوطی مین ہے نہ بطن سیوطی مین بلکہ بطن مجیب
مین ہی اور یہہ تاویل علیل اور توجیہ غیر سدید مجیب کی اسمقام مین کسیطرح صحیح نہین ہوسکتی بچند وجوہ اوّلا
سیوطی نے کہا ہی فصل فی اولیات عمر اور ہر کسی پر جو عبارت عربی کا ترجمہ کرسکتا ہی ظاہر ہی کہ اس فقرہ کی یہی معنی ہے
کہ یہہ فصل بیان اون چیزون مین ہے، کہ اونکو عمر نے سب سی پہلی کیا ہی کسی دوسرے نے عمر پر اون امور مین سبقت نہین کی
سیوطی نے یہہ نہین لکھا ثانیاً جب مجیب عطریف نی اول من حرم المتعة واول من سن قیام شهر رمضان
فقرات سیوطی کو معنی خبر دینی اور ظاہر کرنی کے پہنائی تو قیاس یہان مجیب کو چاہئی کہ دیگر فقرات سیوطی اور اولیات عمر کو
لامحالہ وہی معنی پہنائے کہ سیوطی بجایرہ اختلاف و انتشار تحریر و تقریر سے بچی اور ترجیح بلا مرجح بھی لازم نہ آئے
تو اسصورت مین اول من سمی امیر المؤمنین واول من کتب التاریخ من الهجرة واول من اتخذ بیت
المال واول من عس باللیل واول من عاقب علی الهجاء واول من ضرب علی الخمر ثمانین کے
یہہ معنی ہوئی کہ عمر پہلا وہ شخص ہے کہ خبر دیا گیا نام رکھنی کا امیر المومنین اور عمر پہلا وہ شخص ہے کہ خبر دی اوسنی اہنی تازیانہ
مارنی کے شراب پر اور پہلی اصل ہونا ان معنونکا کسی پر مخفی نہین اور یہہ ویسا لطیفہ ہوا کہ ایک قابلیت دستگاہ نے
کہ مثل مجیب عطریف کی تہی ایک مجمع مین اپنی قابلیت ظاہر کرنی کے شعر مشہور گلستان سعدی کا یون پڑہا ؎
در مبشیہ گمان مبر کہ خالیست * شاید کہ پلنگ خفتہ باشد * یعنی سعدی نی جو لفظ خفتہ بمعنی سونی والی کے کہا ہے
اوسکو قابلیت دستگاہ نی اپنی بیدار مغزی سی خفیہ بمعنی چھپی کے ٹہرایا ایک ظریف بہی اوس مجمع مین موجود تہی اونہون
نی کہا سبحان اللہ آپ کیا ذہن رسا اور فکر صحیح رکھتی ہین یہہ لفظ آپ نی شعر سعدی مین خوب نکالا فی الواقع سعدی
نی یون ہی کہا ہی اور اوسکی اوپر کا شعر بہی اسیطرح ہی ؎ تا مرد سخن نگفتہ باشد * عیب و ہنرش نہفتہ باشد *
در مبشیہ گمان مبر کہ خالیست * شاید کہ پلنگ خفتہ باشد + مرد ظریف نی تای دو نقطہ فوقانی کے جگہ گفتہ اور نہفتہ
مین بہی یای دو نقطہ تحتانی پڑہا یہہ ظرافت سنکر ارباب مجمع ہنسی اور قابلیت دستگاہ شرمندہ ہوئی اوچپنی مگر
مجیب عطریف نی تو اپنی قوة متفعلہ حضرت عثمان باحیا کی پیشکش کردی ہے یہہ منفعل نہون گے اور ثانیاً بیان
مجیب عطریف سے ظاہر ہوا کہ خالفہ اول بجایرہ کو قاعدہ اصولیہ شیعہ و سنی سی کہ الحکم المعلل بعلة یزیل
اذا زالت علة ہے خبر تہی اگر اوس بجایرہ کو یہہ قاعدہ معلوم ہوتا تو بعد غروب آفتاب نبوت کی عذر خشیت ان یفرض علیکم
تو جاتا رہا تہا اوسکو لازم تہا کہ وہ اپنی عہد حکومت من احیا اس سنت کا کرتا یا رب مگر یہہ کہا جای کہ عمر کو سنت
پر چلنی کا شوق تہا اور قاعدہ اصولیہ اونکی بطن شریف مین تہا بخلاف ابوبکر کی کہ وہ احکام شرعیہ اور قواعد اصولیہ سے

(۱۷۳)

(۳ منہ) اور اسی طرح ہر اس امر کی خبر دی اوسنی جو اسکے زمانہ مین نہین تہا

Presented by: Rana Jabir Abbas

حاصل تمام اس صورت میں بدولت تدقیق مجیب عطریف کے خلافت خالفا اول کے کہ قواعد اصولیہ سی واقف تہا بی حاصل
ہوئی اور یہی وہ حدیث جو سنیون نی ابوبکر کے شان مین بنائی ہے کہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہی ما صبّ اللہ شیئاً
فی صدری الا وقد صببتہ فی صدر ابی بکر یہی اصل ٹہری اور رابعاً معنی قول سیوطی کے ھو اول من حرم
المتعۃ واول من قام بمنع رمضان اسطرح پر کہ عمر پہلا خبر کرنی والا حرمت متعہ کا ہی اور عمر پہلا ظاہر کرنی والا
سنت تراویح کا ہی جیسا کہ زعوم مجیب کا ہی درست اور صحیح نہین ہوسکتی کیونکہ بزعم سنیون ہی کے پہلی حرکرنے
والی حرمت متعہ اور پہلی ظاہر کرنی والی سنت تراویح کی تو خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ تہی نہ عمر اور جب یہہ معنی بنای
تقتازانی ومجیب وغیرہ کے درست نہ بیٹہی تو وہ ہی معنی منباد حقیقی کہ عمر پہلا حرام کرنی والا ہی متعین ہوئی اور تاویل علیل
مجیب عطریف کے کہ تقلید تفتازانی کے تہی کچہہ کام نہ آئی اور عمر بیچارہ ہی پر گناہ تحریم حلال اور تشریع فی الدین کا لازم آیا
قال المجیب العطریف شیعون نے تو وہ چیزین نکالی ہین کہ جنکی شرع مین کچہہ اصل نہین جیسی عید مباہلہ عید غدیر عید
شجاع عید نوروز وغیرہ یہہ کیا انصاف ہی کہ آپ کو سب سب اور کو آخ تہو اقول بفضل العلی اللطیف مجیب
عطریف غلط کہتا ہی کہ عید مباہلہ وغیرہ کی شرع مین اصل نہین وہ غالباً کبھی قران مجید کو نہین پڑہتا پڑہتا اور سمجہتا
کیون پڑہی پڑائی کہ قران لیپی خلیفون کو سکوک القران اور لایق جلانی کے جانتا ہی کما اقر مراراً فی ھذہ
الرسالۃ اور اس قران عثمانی مروج کی بہی اوسکی مذہب مین کچہہ قدر ومنزلت نہین کہ لکہنا اوسکا بثیاب سی العیاذ
باللہ منہ اوسکی مذہب مین جایز ہے کما مر من فتاوی قاضی خان سبروہ کیون ایسی قران کو بڑہی پڑائی اگر کبھی وہ قران
کو پڑہا پڑہا ہوتا تو ایسی بی اصل باتین بنکر تا کہ عید مباہلہ کی شرع مین اصل نہین ارباب انصاف اس امر کو دیکہین کہ لوگون کے
دہوکا دینی کو زبان سی تو اظہار تعظیم قران کا اور عقیدہ اس خرابی کا کہنا اوسکا بثیاب سی العیاذ باللہ منہ جایز جاننا اور پہر
ساتہہ اس عقیدہ کذائی کے اہلحق کے ساتہہ ہنسی پڑہ پڑہ کر باتین کرنا ؎ یہہ دلا وراست دزدی کہ بکف چراغ دارد*
الزم مطلب کہ آیہ وافی ہدایہ ندع ابنائنا وابنائکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل
لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہ حکایت حال مباہلہ کی کرتا ہی اور آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من
ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ الایہ اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی
ورضیت لکم الاسلام دینا کہ حکایت حال غدیر خم ہے قران شریف مین موجود اور ابتک دست برد
جلانی والون سے محفوظ ہی اور باتفاق اکثر مفسرین اور محدثین اور مورخین فریقین کے ثابت ہی کہ مباہلہ کے دن
مغلوب ہونی وفد نصاری نجران اور اونکی جزیہ قبول کرنے سے اور بروز غدیر خم نصیب وصی کرنی جناب امیر علیہ السلام کے

اور نصیب

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور سبب اکمال دین اور اتمام نعمت الہی اور رضای رب العالمین و منصب عظم سلطانہ کی جسے سید المرسلین صلی اللہ علیہ
وآلہ کو سرور ہو فور حاصل ہوا تھا پھر شیعہ کہ معتقد آثار رسول مقبول مختار اور اہلبیت اطہار علیہم الصلوات والتسلیمات کی ہین کیونکر
تاسی اور پیروی اپنی مقتداؤن اور پیشوایان جن و انس کے نکرین مجیب عظریف نے جو کہا کہ انکی شرع مین اصل نہین دروغ
بیفروغ اور دلیل اوسکی اجنبیت کے قران مجید سی ہے ورای آن سب عاقل و جاہل جانتی ہین کہ تہنیت اور مبارکباد
باہم ایام شادی و عید من عرب و عجم مین متعارف ہی مجیب عظریف بتائی کہ اگر روز عید غدیر خم عید کا دن تہا تو اوسکی عمر نے
جناب امیر علیہ السلام سی بعد بیعت کرنی کی کیون کہا تہا ھنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت و امسیت مولی
کل مؤمن و مؤمنۃ کما فی المشکوۃ وغیرہا اور بروایت مسند احمد بن حنبل اور ابن مغازلی شافعی وغیرہ کے
بخ بخ لک یا ابن ابیطالب اصبحت و امسیت مولای و مولی کل مؤمن و مؤمنۃ کیون کہا تہا اور
علی ہذا القیاس عید نوروز بہی وہی عید روز غدیر خم ہی کہ سال حجۃ الوداع مین اٹہارہوین ذیحجہ کو ہی کہ روز غدیر خم تہا تحویل آفتاب
برج حمل مین ہوئی تہی تو بحساب قمری عید غدیر خم اٹہارہوین ذیحجہ کو اور بحساب شمسی روز نوروز کو کہ روز تحویل آفتاب برج
حمل مین ہے عید غدیر ٹہری اور عید شجاع کہ روز قتل مرعون آل محمد ہی بلاشبہ مومنون کی عید نہی کہ مومنون کو
اسوہ اپنی مقتداؤن کا سرور اور غم مین علامت ایمان کے ہی طرفہ بات ہی کہ مجیب عظریف عید مباہلہ وغیرہ کو کہ روز سرور
پیغمبر خدا اور اونکی اہلبیت کا ہی اور اصل اونکی قران مجید سی ثابت ہی بی اصل کہتا ہی اور تعریض بیجا اوسپر کرتا ہے
اور عید روز عاشورا پر کہ روز قتل سردار جوانان اہل بہشت اور روز اسیری اہلبیت پیغمبر اور روز مصیبت و گریہ رسول
خدا ہی تعریض و تعرض پر تلا بلکہ اور تباسی یزید پلید اور ابن زیاد مدہاد وغیرہ کی اوسکو روز عید کا ٹہہراتا ہی چنانچہ
دستگیر سپیوس نے غلبہ مین اور دیگر سنیون نی اپنی کتابون مین اوسکی تصریح کی ہے اور باینہمہ دعوی مسلمانی کا بہی چلا
جاتا ہی اگر عید کرنا روز عاشورا کا اور مخالفت و مشاقت پیغمبر خدا کی اور تباسی یزید پلید کے مجیب عظریف اور اوسکی
اولیا کی نزدیک اسلام و ایمان ہی تو اوسکو اور اوسکی بڑی پیر کو ایسا ایمان روز افزون رہی اور روز عاشورا کو جو ہم
روز مصیبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا کہا اگر مجیب عظریف کو اسمین کچہ شبہہ ہو تو اپنی صحیح ترمذی اور صواعق محرقہ ابن
حجر اور شرح مرزخ وغیرہ مین دیکہہ لی کہ حضرت ام سلمہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روز عاشورا وقت شہادت جناب
امام حسین علیہ السلام کی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ کو خواب مین دیکہا کہ گریان ہین اور خاک و غبار آنحضرت
کی سر و ریش مبارک پر ہی حضرت ام سلمہ اور ابن عباس نے حضرت سی سبب اوسکا پوچہا تو آپ نی ارشاد فرمایا کہ ابہی حسین
حسین کو قتل ہوتی دیکہا اور بمضمون حدیث صحیح متفق علیہ من رآنی فقد رای الحق فان الشیطان لا یتمثل کی

کوئی وسوسہ کسی موسوس کا حدیث حضرت ام سلمہ اور ابن عباس مین خلل انداز نہو گا اور عمر بکر کا عدو اہلبیت و فرعون
آل محمد ہونا کچھ امر مخفی نہین طشت از بام افتادہ ہی کہ جم غفیر صنادید علمای سنیہ فی روایات کثیرہ اپنی کتب معتمدہ مین
لکھی ہین کہ بسبب کثرت روایات اور تظافر اخبار کی حدیثون کو پہونچتی ہین اور وہ روایات صریح ہین عداوت و اغضاب و ایذائے
عمر مین جناب سیدہ اور جناب امیر علیہما السلام کو اور آزردگی بضعہ رسول خدا مین اور وس فرعون آل محمد سی حقیر اسجگہ چند روایات
بطور مشتی نمونہ از خروارے ذکر کرتا ہی کون نفس مجیب عطراف کی لئی لکھتا ہی ابن قتیبہ جسکی شان مین ابن اثیر جامع الاصول مین
لکھتا ہی کان ثقۃ دینا صدقا

اوسی ابن قتیبہ نے کتاب الامامہ والسیاسۃ مین روایت کی ہے ان عمر قال لابی بکر انطلق
بنا الی فاطمۃ فانا قد اغضبناھا فانطلقا جمیعا فاستاذنا علی فاطمۃ فلم تاذن لھما فاتیا علیا
فکلماہ فادخلھما علیھا فلما قعدا عند ھا حول وجھھا الی الحائط فسلما علیھا فلم ترد علیھما السلام
فتکلم ابوبکر فقال یا سیدۃ رسول اللہ واللہ ان قرابۃ رسول اللہ احب الی ان اصل من قرابتی
وانک احب الی من عائشۃ ابنتی ولوددت یوم مات ابوک انی مت ولا انقی بعدہ افترای
اعرفک وانعرف فضلک وشرفک وامنعک حقک وبرائک من رسول اللہ الا ولانی سمعت (۱۷۶)
رسول اللہ یقول لا نورث ما ترکناہ صدقۃ فقالت ارایتکما ان حدثتکما حدیثا عن رسول اللہ
اتعرفانہ وتفعلانہ قالا نعم فقالت انشدکما باللہ الم تسمعا من رسول اللہ یقول رضاء فاطمۃ
من رضائی وسخطھا من سخطی ومن احب فاطمۃ ابنتی فقد احبنی ومن ارضی فاطمۃ فقد ارضانی
ومن اسخط فاطمۃ فقد اسخطنی قالا نعم سمعناہ من رسول اللہ قالت فانی اشھد اللہ وملائکتہ
انکما اسخطتمانی وما ارضیتمانی ولئن لقیت النبی لاشکونکما الیہ فقال ابوبکر عائذا باللہ من
سخطہ وسخطک یا فاطمۃ ثم انتحب ابوبکر باکیا کاد نفسہ ان تزھق وھی تقول لادعون اللہ
علیک فی کل صلوۃ یعنی عمر نی ابوبکر سی کہا چلو فاطمہ کی پاس چلین پس تحقیق کہ ہمنی غضبناک و آزردہ کیا ہے
اوسکو پس وہ دونو خانہ فاطمہ پر گئی اور اجازت چاہی دونون نی فاطمہ سی آنی کے فاطمہ نی اونکو اجازت اپنی روبرو
آنی کے ندی تب وہ دونو علی ابن ابیطالب کے پاس گئی اور کہا کہ ہمکو فاطمہ سے روبرو لیچلو پس علی اپنی ہمراہ اونکو
روبرو فاطمہ کے لی گئی جب وہ دونون علی کے پاس بیٹہی فاطمہ نی اپنا موہہ اونکی طرف سی پہیر کر دیوار کی طرف کیا
پہر اون دونون نی فاطمہ کو سلام کیا فاطمہ نی جواب اونکی سلام کا ندیا ابوبکر نی کہا ای دختر رسول خدا کی قسم تحقیق

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ قرابت رسولخدا کی دوست تر ہی میری نزدیک اس سے کہ صلہ رحم و نیکی کرون مین اپنی اقربا و اولاد سی اور تحقیق
تو مجکو عائشہ میری بیٹی سی زیادہ محبوب ہے اور تحقیق حسدن باپ تیرا موا مین چاہتا تہا کہ مین مرجاؤن اور بعد تیرے
باپ کے زہون آیا تو جانتی ہے کہ مین باوجودیکہ تجکو جانتا ہون اور تیری شرف و فضل سے آگاہ ہون تجکو تیرے
حق سے منع کرون اور تجکو میراث رسولخدا سی محروم کرون لاکن مین نے رسولخدا سی سنا ہی کہ وہ کہتی تہی لانورث ماترکنا
صدقۃ یعنی ہم گروہ انبیا کی میراث نہین دیتی جو کچھ ہمنی چھوڑا وہ صدقہ ہی پس فاطمہ نی کہا کہو اگر مین حدیث رسولخدا کی بیان
کرون تم اوسکو سمجھوگے اور اوسکا اعتراف کروگی اون دونون نی کہا ہم سمجھینگے اور اعتراف کرینگی پس فاطمہ نے
کہا مین تمکو خدا کی قسم دیتی ہون آیا تمنے رسولخدا سی نہین سنا ہی کہ خوشنودی فاطمہ کی خوشنودی میری ہے اور سخط
و ناخوشی اوسکی سخط و ناخوشی میری ہے اور جو کوئی دوست رکہی فاطمہ کو اوسنی مجکو دوست رکہا اور جو اوسے
راضی کری فاطمہ کو اوسنی مجکو راضی کیا اور جو کوئی غضبناک و آزردہ کری فاطمہ کو اوسنی مجکو غضبناک و آزردہ کیا ابوبکر
و عمر نی کہا آری ہمنی اس حدیث کو رسولخدا سی سنا ہی فاطمہ نی کہا بتحقیق کہ مین خدا کو اور ملایکہ کو گواہ کرتی ہون
اس امر پر کہ تم دونون نی مجکو غضبناک و آزردہ کیا ہی اگر مین پیغمبر خدا سی ملاقات کرونگی بتحقیق تمہاری شکایت پیغمبر خدا
کی روبرو کرونگی پس ابوبکر نی آواز بگریہ بلند کی اور قریب تہا کہ روح اوسکی بدن سی نکل جاوی اور فاطمہ کہتی تہی
کہ بتحقیق مین نفرین اور بد دعا کرونگی تجہہ پر خدا کی درگاہ مین ہر نماز مین اور ابوبکر جوہری نی داود ابن المبارک سے
روایت کی ہے قال اتینا عبد اللہ بن موسیٰ بن عبد اللہ بن الحسن بن الحسن ونحن راجعون من الحج فی جماعۃ
فسالنا عن مسائل وکنت احدث من سالہ فسالتہ عن ابی بکر وعمر فقال سئل جدی عبد اللہ بن الحسن
بن الحسن عن ھذہ المسئلۃ فقال کانت امی فاطمۃ صدیقۃ بنت نبی مرسل وماتت وھی غضبی
علی فلان فنحن غضاب لغضبھا یعنی داود ابن المبارک کہتا ہی کہ ہماری جماعت ہنگام مراجعت کی حج سی عبد اللہ
حسنی کے پاس آئی لوگون نی عبد اللہ مذکور سی مسائل پوچہی مین نی حال ابوبکر و عمر کا پوچہا عبد اللہ نی فرمایا کہ
لوگون نی میری جد عبد اللہ بن الحسن بن الحسن سے بہی یہی سوال کیا تہا اونہون نی جواب مین فرمایا تہا کہ مادر میری
فاطمہ صدیقہ دختر نبی مرسل کے تہی اور وہ دنیا سی غضبناک گئی کسی شخص پر پس ہم بہی غضبناک ہین لوسپر بسبب غضب
اپنی مادر کی اور صاحب تاریخ آل عباس نے کہ معتمدین اہلسنت سی ہے یون لکہا ہی کہ بعد ازانکہ جماعتی از اولاد حسنین نزد مامون
دعوی فدک کردند مامون دو صد علمای حجاز و عراق وغیرہما را جمع کردہ تاکید کرد کہ کتمان صواب نسازند
پس ایشان روایت وفدی و بشیر ابن ولید وغیرہ نقل کردند کہ بعد از فتح خیبر جبرئیل علیہ السلام با آیہ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واٰت ذا القربی حقہ نازل شد پس رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ گفت کیست ذوالقربی وچیست حق او جبرئیل علیہ السلام
گفت ذوالقربی فاطمہ ہست وفدک حق اوست پس رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ فدک را فاطمہ داد و در وقتیکہ ابوبکر
فاطمہ را از تصرف در فدک مانع شد آنحضرت فرمودہ بدم من داد است ابوبکر او لا قبول کرد و خواست درین باب کتابی نوشتہ
و فدک را با نحضرت باز دہد عمر گفت از فاطمہ بینہ طلب کن پس ابوبکر بینہ طلبید فاطمہ امیر المومنین و ام ایمن و اسمانت
عمیس را بگواہی آورد پس ابوبکر بر طبق آن کاغذ نوشت تا فاطمہ تصرف در حق خود نماید ازانگاہ عمر شنیدہ نزد ابوبکر آمد
و صحیفہ را گرفتہ آن نوشتہ را محو ساخت و گفت فاطمہ زنی است و علی ابن ابیطالب شوہر او ست غرض طلب نفع برائے
خود است و مجرد شہادت دو زن و شوہر ندارد ابوبکر قول او را قبول نمودہ فاطمہ را ازان منع نمود ازانگاہ حضرت فاطمہ قسم
یاد کرد کہ ایشان گواہی بر ہستی داده اند و بابوبکر و عمر گفت شما نشنیدہ اید از رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کہ فرمود کہ اسما
بنت عمیس و ام ایمن از اہل جنت اند ایشان اعتراف کردند کہ شنیدہ ایم و معہذا حق آنحضرت را ندادند پس آنحضرت از ایشان
آزردہ شد و قسم یاد کرد کہ شکایت ہر دو را نزد رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ خواہم کرد و چون بیمار شد وصیت
کرد امیر المومنین را کہ نگذارد ابوبکر و عمر را کہ بر آنحضرت نماز کنند انتہی ملخصاً اور صحیح بخاری کی باب غزوہ ذات
قرد و خیبر میں حدیث طولانی یحیی بن بکیر میں جو عایشہ سی مروی ہی یہ فقرات موجود ہین جو صریح ہین آزردگی جناب امیر
و جناب سیدہ علیہما السلام مین ابوبکر و عمر سی فاابوبکر ان یدفع الی فاطمہ منہا شیئا فوجدت فاطمہ علی
ابی بکر فی ذلک فہجرتہ فلم تکلمہ حتی توفیت وعاشت بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ستۃ اشہر فلما توفیت دفنہا زوجہا لیلا ولم یؤذن بہا ابا بکر وصلی علیہا وکان لعلی
من الناس وجہ حیاۃ فاطمہ فلما توفیت استنکر من علی وجوہ الناس فالتمس مصالحۃ ابی بکر و
مبایعتہ ولم یکن یبایع تلک الاشہر فارسل الی ابی بکر ان ائتنا ولا یاتنا احد معک
کراہۃ لمحضر عمر فقال عمر لا واللہ لا تدخل علیہم وحدک الحدیث یعنی جب ابوبکر نی فدک
اور خمس خیبر فاطمہ کو ندیا تو فاطمہ غضبناک ہوئی ابوبکر پر اور اوس سی ملاقات ترک کی اور اوس سی ہمکلام نہوئین
تا وقت وفات اور زندہ رہین بعد پیغمبر خدا کی چھ مہینی اور جب وفات پائی فاطمہ نی تو اونکی شوہر نی رات کے
وقت اونکو دفن کیا اور نماز جنازہ اونکی پڑہی اور ابوبکر کو اونکی مرنی اور دفن کرنی کے خبر نہ کی اور علی کو
زندگی فاطمہ مین وجاہت اور رو داری تہی لوگون مین جب فاطمہ نی وفات پائی لوگ علی سی پھر گئی پس جب
علی نے ابوبکر سی مصالحہ چاہا اور بیعت کرنی چاہی اور وفات فاطمہ تک علی نی ابوبکر سی بیعت نہ کی

اور

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور علی نے ابوبکر سی کہلا بھیجا کہ تو میری پاس اکیلا آ اور عمر تیری ساتھ نہ آوی کہ علی کو عمر سی کراہت تھی اور کتاب المختار
فی اخبار خیر البشر میں ہی ان ابابکر بعث عمر بن الخطاب الی علی و من معہ لیخرجھم من بیت فاطمہ
وقال ان ابوا علیک فقاتلھم فاقبل عمر بشعلۃ من نار علی ان یضرم الدار فلقیتہ فاطمۃ فقالت
قالت الی این یا ابن الخطاب اجئت لتحرق دارنا قال نعم او تدخلوا فیما دخل فیہ الامۃ
علی حتی ابابکر فبایعہ یعنی ابوبکر نی عمر کو بھیجا طرف علی اور اونکی ہمراہیون کی کہ اونکو خانہ ہدایت کا
جناب سیدہ سی نکالی اور کہا اگر وہ انکار کرین تو تو قتل کر اونکو پس عمر آگ لایا کہ خانہ آنحضرت کو جلادی پس جناب
سیدہ اوسکو ملاقی ہوئین اور کہا ای عمر کہ ہر آیا کیا شیر اگھر جلانی کو آیا ہی عمر نی کہا نان تمہارا گھر جلانی کو آیا ہون
یا یہہ کہ بیعت ابوبکر کی کرو پس اوسوقت علی گھر سی باہر آئی اور بیعت ابوبکر سی کی اور ابن عبد ربہ نی کتاب
عقد مین لکھا ہی فاما علی و العباس فقعدا فی بیت فاطمۃ وقال ابوبکر لعمر ان ابیا عن البیعۃ
فقاتلھما فاقبل عمر بقبس من النار علی ان یضرم علیھما النار فلقیتہ فاطمۃ فقالت
یا ابن الخطاب اجئت لتحرق دارنا قال نعم یعنی علی اور عباس عم رسول دونون خانہ فاطمہ مین بیٹھی
تھی ابوبکر نی عمر سی کہا اگر وہ دونون بیعت کرنی سے انکار کرین تو اونکو توقتل کر پس عمر اون دونون کے
جلانی کو آگ لایا پس جناب فاطمہ اوسکو ملاقی ہوئی اور کہا ای عمر ایا تو میرا گھر جلانی کو آیا ہون اور ابن خزانہ نی
کتاب عزر مین لکھا ہی قال زید بن اسلم کنت من حمل الحطب مع عمر الی باب فاطمۃ حین امتنع
علی من البیعۃ فقال عمر لفاطمۃ لخرجن من فی البیت والا احرقتہ ومن فیہ قال وفی البیت
علی وفاطمۃ والحسن والحسین وجماعۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت فاطمۃ
اتحرق علینا وقد ؟ فقال لہ ؟ واللہ او لیخرجن ولیبایعن یعنی زید بن اسلم نی کہا مین عمر کی ساتھ
تھا جبوقت علی نی انکا بیعت کا کیا تھا پس عمر نی فاطمہ سی کہا تمہاری گھر مین جو لوگ
ہین اونکو نکال دو نہین تو تمہاری گھر کو اور اون لوگون کو جلا دونگا کہا زید بن اسلم نی کہ مین عمر کی ساتھ
فاطمہ اور حسنین اور ایک جماعت اصحاب رسول کے تھی پس فاطمہ نی عمر سی کہا کیا تو علی اور میری بیٹھون کو جلاوے
گا عمر نی کہا ہان قسم بخدا جلا دونگا یا وہ نکلین اور بیعت کرین المختصر لیجانا عمر کا آتش کو جانا ہدایت کا شاہ
جناب اضبعہ رسول سر جلانی کے ہی کتاب استیعاب مین ترجمہ ابی بکر عبد اللہ بن ابی قحافہ اور ترجمہ عبد اللہ بن عثمان
ملقب بابی بکر ہین اور کتاب کنز العمال مین اور تاریخ طبری اور تاریخ واقدی اور کتاب الامامہ والسیاسہ ابن

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن قتیبہ اور کتاب المجالس و انفاس الجواہر اور جمیع الجوامع سیوطی اور مسعودی اور شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید
مین بہی مذکور ہی من شاء فلیرجع الی الکتب المذکورۃ اور روایت اسقاط حضرت محسن کے کتاب ملل و نحل شہرستانی
مین نظام معتزلی سے کہ کر بہائی سینون کا ہی اور حسن عقیدت ابوبکر و عمر سی سینون کے برابر رکہتا ہی یون مرقوم
ہی قال النظام ان عمر ضرب بطن فاطمۃ حتی القت المحسن من بطنہا و کان یصیح احرقوا الدار
بمن فیہا و ما کان فی الدار غیر علی و فاطمۃ و الحسن و الحسین یعنی عمر نی شکم مبارک بضعہ رسول پر ایسا صدمہ
پہونچایا کہ موجب اسقاط حضرت محسن کا ہوا اور عمر آواز بلند شور مچاتا تہا کہ جلا دو اس گہر کو اور اون لوگون کو جو اوس
گہر مین ہین حالانکہ نہتی اوس گہر مین مگر علی و فاطمہ و حسن و حسین اور کتاب توضیح الانوار مین ہی ان عمر اخذ قبسا
من نار و جاء بہ لیحرق بیت علی و دوی ان فاطمۃ ضربت بسوط فالقت جنینا یعنی عمر آگ لایا علی کے
گہر کے جلانی کو اور مروی ہی کہ فاطمہ کو تازیانہ مارا کہ باعث اسقاط جنین ہوا اور میزان ذہبی مین ترجمہ احمد بن محمد
سری مین یون ہی ان عمر رکض فاطمۃ حتی اسقطت محسنا یعنی عمر نی لکد ماری یعنی لات ماری جناب سیدہ
کی کہ اوس سے اسقاط محسن ہوا اور مناقب ابراہیم خانی مین ہی دوی البلاذری و اشتہر بین الشیعۃ ان
عمر ضرب فاطمۃ فی الناحتی اسقطت محسنا یعنی حافظ بلاذری نی کہ علمائے اہلسنت سی ہی روایت کیا ہے
کہ شیعون مین مشہور ہے کہ عمر نی فاطمہ کو دروازہ سی دبایا یہان تک کہ اسقاط محسن کا ہوا مخفی نہین کہ یہہ روایات
معتمدہ کتب سنیہ سی جو انکی ازبسیارے مذکور ہوئین صریح ہین عداوت عمر مین اہلبیت رسول کی سانہہ اللہم
وال من والاہم و عاد من عاداہم واخذل من خذلہم وانصر من نصرہم اور کتب
معتمدہ سنیہ سی یہہ بہی ظاہر ہوتا ہی کہ عمر ہی بانی عصب خلافت و مصنف ہی و تعلیم اسی معلم الملکوت کی کیا ہے
جو کچہہ کیا ہی تاریخ آل عباس سے جسکی عبارت قبل ازین نقل کی گئی اور تفسیر در منثور سیوطی اور کنز العمال
اور کتاب ابن مردویہ اور روضۃ الصفا اور معارج النبوت اور مقصد اقصی وغیرہ کتب معتمدہ سنیون سی ثابت
ہی کہ پیغمبر خدا نی بعد فتح خیبر اور بعد نزول آیہ وات ذا القربی حقہ بحکم رب جلیل و اشارہ حضرت جبرئیل کے
فدک جناب فاطمہ کو بخشا تہا اور بعد وفات جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کی جو ابوبکر با عانت عمر کے
متقمص بخلافت ہوا مشورہ اوسی کی اوس فدک موہوب کو جناب سیدہ علیہا السلام سی بینہ ہبہ پیغمبر کا
طلب کیا جب وہ معصومہ جناب امیر و جناب حسنین و ام ایمن و اسمابنت عمیس کو کہ یہہ سب لوگ ما قرار ابوبکر و
عمر و جملہ اہلبیت کی معتبر بہشت ہین گواہی مین لائین تب گواہی ان معتبرین بہشت کو اون مردود دون نی رد کیا

(۱۸۰)

جیسا کہ

جیسا کہ صواعق محرقہ ابن حجر اور جواہر العقدین سمہودی اور ملل ونحل شہرستانی اور تاریخ علی ابن برہان حلبی شافعی اور کتاب سقیفہ ابوبکر جوہری اور کتاب ابن جوزی وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ میں موجود ہی ملاحظہ جب فدک موہوب ومقبوض کو ابوبکر نی بمشورہ عمر کی چھین لیا تب خاتون جنت سیدہ معصومہ بضعہ رسول خدا نی ناچار ہو کر دعوی میراث کی ابوبکر نی کہ خود غاصب وخود حاکم وخود قاضی وخود مدعا علیہ وخود راوی متفرد اس روایت نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث ما ترکناہ صدقۃ کی ہیں روایت مذکور کو اپنی کلیہ سی نکالا اور مدعی ہوئی کہ میں نی اس حدیث کو پیغمبر سے سنا ہی اور مخفی نہین کہ آثار وضع اور اختلاق کے سیمای روایت مذکور سی ہویدا ہین کئی وجہ سی **وجہ اول** یہ کہ ابوبکر نے بسکام طلب کرنی خاتون سیدہ کی میراث پدر کو متروکات پدری سی جو قضیہ جبری ابوبکر مین تھی روایت مذکور خالی تھی اوس وقت سی پہلی کبھی کسی سے ذکر روایت مذکور کا اوسنی نہین کیا تھا **وجہ دوسری** یہ کہ روایت مذکور کو سوای ابوبکر کی کسی دوسرے صحابی نی پیغمبر خدا سی نہ سنا تھا اور نہ کسی صحابی کو اوسکا علم تھا شاید پیغمبر خدا نی اور اصحاب سی مخفی ابوبکر کے کان مین چپاچور اگر لعوذ باللہ روایت مذکور کہی ہوگی اور روایت مذکور کا معلوم ہونا کسی صحابی کو سوائے ابوبکر کی کتب معتمدہ سنیون مین صحیح ہی وفق محرقہ ابن حجر مین ہے واختلفوا فی میراث صلی اللہ علیہ وسلم فما وجد عمل احد فی ذلک عملا فقال سمعت رسول اللہ یقول انا معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقۃ یعنی اصحاب نی اختلاف کیا میراث پیغمبر مین پس کسی صحابی کو اوسکا علم نہا ابوبکر نے کہا مین نی سنا ہی پیغمبر خدا کو کہ فرمایا انا معشر الانبیاء الحدیث اور صاحب مسلم اور شارح اوسکی بحر العلوم مولوی عبد العلی نی بیان مسئلہ وقوع تعبد بخبر واحد مین لکھا ہی فمن ذلک انہ عمل الکل من الصحابۃ رضوان اللہ علیہم بخبر خلیفۃ رسول اللہ ابی بکر الصدیق الاکبر الائمۃ من قریش ونحن معاشر الانبیاء لا نورث الحدیث یعنی سب صحابہ نی عمل کیا بروایت ابوبکر کی الائمۃ من قریش ونحن معاشر الانبیاء لا نورث الحدیث اور شرح مقاصد اور شرح مواقف اور شرح تجرید علامہ قوشجی اور نہایۃ العقول امام فخر رازی اور ابطال الباطل مین بھی متفرد ہونا ابوبکر کا روایت نحن معاشر الانبیاء لا نورث مین مذکور ہی کہ ان سبھون نی لکھا ہی انا بابکر عمل بمقتضی علمہ بحسب ما سمعہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان لم یحصل للغیر العلم یعنی ابوبکر نی جو پیغمبر سے سنا تھا اوسپر عمل کیا اگرچہ کسی دوسری کو اوسکا علم حاصل نہا وجہ **تیسری** وضعی ہونی روایت نحن معاشر الانبیاء لا نورث کی یہہ ہی کہ روایت مذکورہ اگر صحیح وقول پیغمبر خدا کا فرض کیا

Presented by: Rana Jabir Abbas

جاوی تو نعوذ باللہ منہ خدای تبارک وتعالی و قران خدای تعالی جھوٹی ہین کہ روایت مذکور خدا اور
قران خدا کو جھوٹا کرتی ہے العیاذ باللہ منہ گروہ خنزیر دیدہن و ضعان حدیث کی کیونکر خدای تبارک وتعالی
قران مین تو فرمایا ہی ورث سلیمان داؤد یعنی وارث ہوئی سلیمان داود کی اور روایت مذکور کہتی ہے
کہ گروہ انبیا کا یعنی سب انبیا نہ کسی کے وارث ہوتی ہین نہ کوئی اونکا وارث ہوتا ہی غالبا بدلست نبالے
والی روایت مذکور کی یا تو حضرت داود و سلیمان علی نبینا وآلہ وعلیہما السلام دونون گروہ انبیا سی خارج ہین
یا نہی نہین ہین کہ وارث و مورث ہوئی یا خدای تعالی اور قران دونون جھوٹی ہین العیاذ باللہ منہ اور علی ہذا
القیاس حضرت زکریا اور حضرت یحیی علی نبینا وآلہ وعلیہما السلام بھی اعتقدہ ہین واضع روایت مذکور کے
گروہ انبیا سی نہین ہین کہ حضرت زکریا نی خدا تعالی سی لیا فرزند مانگا کہ وارث اوس خباب کا ہووی اور
خدای تبارک وتعالی نے حضرت یحیی علیہ السلام سا فرزند اونکو عطا کیا کہ وارث حضرت زکریا علیہ السلام کی بھی
ہوئی اور وارث اپنی مادر کی بھی کہ آل یعقوب سی تھی ہوئی اور چونکہ باتفاق جملہ اہل ملل کے حضرت داود و
حضرت سلیمان و حضرت زکریا و حضرت یحیی علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام انبیا اور معاشر انبیا سی ہین اور
وارث و مورث بھی ہوئی ہین تو خدا تعالی و قران خدا سچی اور روایت مذکور وضعی اور جھوٹی ہوئی اور نبالے
والا روایت مذکور کا کہ متعمدا مالا عن قصد تکذیب خدا تعالی اور قران خدا کی کرتا ہی باتفاق جمیع اہل اسلام
بلکہ باتفاق جملہ ملیین کے کافر و مرتد ہوا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اور مخفی نرہے
کہ ابن عباس و حسن بصری اور ضحاک اور سدی اور مجاہد اور شعبی کا برضا دیدسنیون کی آیہ ورث سلیمان
داؤد مین اور آیہ یرثنی ویرث من آل یعقوب مین کہ دعای حضرت زکریا ہی وراثت مال کی مراد لیتی ہین
تفسیر کبیر مین ہے اما قولہ تعالی ورث سلیمان داؤد فقد اختلفوا فیہ فقال الحسن المال لان
النبوۃ عطیۃ مبتدأۃ لا توارث یعنی حسن بصری نی کہا کہ حضرت سلیمان وارث مال حضرت داؤد کے
ہوئی کسواسطی کہ نبوت مورث نہین ہوتی اور ربیع الابرار زمخشری مین ہی ورث سلیمان من ابیہ
المال فوض یعنی حضرت سلیمان نی اپنی باپ سی ہزار گھوڑی میراث مین پائی اور تفسیر کشاف مین ذیل آیہ
اذ عرض علیہ بالعشی الصافنات الجیاد کی ہے روی ان سلیمان غزا اھل دمشق و
نصیبین فافاء الف فرس فقیل ورثہا عن ابیہ واصابہا ابوہ من العمالقۃ یعنی مروی ہے
کہ حضرت سلیمان نی جہاد دمشق اور نصیبین مین ہزار گھوڑی پائی اور کہا گیا ہی کہ اپنی باپ سی میراث مین پائے
تھے

اور اونکی

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور باوجی باپ کی حالت سی پائی اور تفسیر معالم ی مین ہی وقیل اصابها ابوها مما لعاقته فورثها منه
یعنی حضرت داود نی گھوڑی حالت سی جو پائی تہی حضرت سلیمان نی اونکو میراث مین پایا اور تفسیر معالم التنزیل بغوی
مین تفسیر آیہ یرثنی مین ہی قال الحسن یرثنی مالی یعنی حسن بصری نی کہا کہ حضرت زکریا نی کہا اپنی دعا مین خدا سے
کہ مجکو بیٹا دی کہ میرے مال کا وارث ہو اور تفسیر کبیر امام رازی مین اسی آیہ کی تفسیر مین ہی واختلفوا فی المراد بالمیراث
علی وجهین احدهما ان المراد بالمیراث فی الموضعین وراثة المال وهذا قول ابن عباس والضحاک وثانیهما
ان المراد فی الموضعین وراثة النبوة وهو قول ابی صالح وثالثها یرثنی المال ویرث من آل یعقوب
النبوة وهو قول السدی ومجاهد والشعبی وروی ایضا عن ابن عباس والحسن والضحاک یعنی ان
عباس نی کہا کہ یرثنی من آل یعقوب مین دونون مقام مین ورثت مال مراد ہی اور سدی اور مجاہد اور شعبی نی کہا
یرثنی مین ورثت مال مراد ہی اور یرث من آل یعقوب مین ورثت نبوت اب ارباب انصاف دیکھین کہ جب حضرت
داود و حضرت سلیمان و حضرت زکریا و حضرت یحیی علی نبینا و علیهم السلام باوصف نبوت کی وارث و میروث
ہوئی تو روایت نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث وضعی محض ہوئی و جہ چوتھی وضعی ہونی روایت نحن
معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث کی یہہ ہی کہ ابوبکر و عمر خود فدک وغیرہ متروکہ پیغمبر خدا کو صدقہ اور مال سب مسلمانونکا
نہین جانتی تہی کیونکہ اگر وہ دونون فدک کو صدقہ اور مال سب مسلمانونکا جانتی تو اوسکو اپنی جاگیر خاص نہ کر لیتی
لاکن اون دونون نی فدک کو اپنی جاگیر خاص تو کر لیا تہا تو ثابت ہوا کہ فدک کو صدقہ اور مال سب مسلمانون کا
نہین جانتی تہی یا رب مگر یہہ کہا جاوی کہ اون دونون نی دیدہ و دانستہ خدا مال سب مسلمانون کو جوروں برد کیا
اسصورت مین مال مردم خورنہری ہیر ایسی مال مردم خور اور حرام خور کی روایت کا کیا اعتبار تاریخ الخلفای سیوطی مین
ہی ان فدکا جعلها ابوبکر خالصة لنفسه بعد عمر ایضا هکذا جعل یعنی فدک کو ابوبکر نی اپنی ذات کے
لئی خاص کر لیا تہا اور ابوبکر کی بہی بعد عمر نی بہی ایسا ہی کیا تہا بالجملہ فدک موہوب و مقبوض جناب سیدہ کو بجیلہ وحوالہ
صدقہ و بجبر و ظلم چین لینا اور اوس معصومہ پر انواع اقسام کی ظلم کرکی آزردہ کرنا اور پہر اوسکو اپنی ملک خاص کر لینا کمال
بیدینی و محض بیحیائی ہی المختصر عداوت ابوبکر و عمر ہامان و فرعون آل محمد کی ساتھہ جناب سیدہ بضعہ رسول خدا و جناب
امیر علیہما السلام کی اور آمدہ رہنا جناب بضعہ رسول خدا کا ان دونونسی تا حیات خود اور وصیت کرنا اون جناب کا جناب
امیر علیہ السلام کو کہ یہہ دونون میری خانہ برباد ین فقرات فجر وکذ تتکلم احتی ماتت و دفنا دجها کیدا
سی کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و صحیح ابوداؤد و دیگر صحاح و کتب معتمدہ سنیہ مین موجود ہی اور یہی لیجانی سی اوس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کی آتش کرو ہنلی حوالی خانہ مدینت کا شانہ نصبہ رسولخدا کی اور دیگر ستاحیونسی کہ کتب سنیونمین مذکور ہین
بخوبی ثابت ہی اسصورت مین روز قتل اوس عمدہ نصبہ رسولخدا کا شیعیان رسولخدا اور شیعیان علی کی لئی تیقیار روز عید
اور روز سرور ہی اور مخفی نہین کہ ایذا دینا جناب امیر و جناب سیدہ علیہما السلام کو مین ایذای رسولخدا ہی صحیح مسلم
مین ہے کہ پیغمبر خدا نی فرمایا فاطمۃ بضعۃ منی یوذینی ما اذاھا یعنی فاطمہ پارہ جگر میری ہی ایذا دیتی ہی مجکو وہ
چیز جو ایذا دیتی ہی فاطمہ کو اور صحیح بخاری مین ہی فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبھا اغضبنی یعنی فاطمہ پارہ
جگر میری ہی جو کوئی اوسکو غضب دلائی اوسنی مجکو غضب دلایا اور صواعق محرقہ ابن حجر مین ہے عن النبی انہ
قال یا فاطمۃ ان اللہ یغضب لغضبک ویرضی لرضاک یعنی پیغمبر خدا نی فرمایا ای فاطمہ خدا غضب کرتا ہی تیری غضب — پیغمبر خدا غضبناک ہی
سی اور خدا راضی ہوتا ہی تیری رضا سی یعنی جس کسی پر تو غضبناک ہی اور جس کسے سی تو راضی و خورسند ہو
اوس سی خدا تعالی راضی و خورسند ہے اور ہی صواعق محرقہ مین ہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا من احب علیا فقد احبنی
ومن ابغض فقد ابغضنی ومن اذی علیا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ یعنی جس کسی نی علی کو دوست
رکھا بتحقیق مجکو دوست رکھا اور جس کسی نی علی سے بغض رکھا اوسنی مجسی بغض رکھا اور جس کسی نے علی کو ایذا ۱۸۴
دی اوسنی مجکو ایذا دی اور جس کسے نی مجکو ایذا دی اوسنی خدا تعالی کو ایذا دی اور خدای عزاسمہ فرماتا ہے
ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ یعنی جو لوگ کہ ایذا دیتی ہین خدا کو اور
رسولخدا کو اونپر خدا لعنت کرتا ہی دنیا و آخرت مین اور علاوہ ایذای جناب امیر و جناب سیدہ علیہما السلام کی ہیچ
کہ ہامان و فرعون آل محمد ابوبکر و عمر جادسی بھاگا کی اور پیغمبر خدا کو اکیلا دشمنون مین چھوڑا کی اور فرار من الزحف
و تولی ادبار کر کی جہنم کو اپنا مثوا اور ماوا بنایا گئی اور نہیت مذمت ان کی کی مصداق وما ینطق عن الھوی ان ھو
الا وحی یوحی ہی اور پیغمبر خدا کو وصیت نامہ کہ باعث نجات ضلالت سی تمانہ لکھنی دیا اور قوم واغی کا خطاب پاکر
حضرت کی پاس سی نکالی گئی نعوذ باللہ من شرور انفسھم ومن سیئات اعمالھم ایسی صورتون مین
ایسی ناکسون اور موذیان خدا و رسول و بضعہ رسول کے مرنی کے دن دوستان خدا و رسول و شیعیان علی
و اہلبیت نبی کو عید و سرور کرنا ضرور بلکہ باعث خوشنودی خدا و رسول ہی اور اصل اسکی شرع شریف مین موجود
ہی عجیب عطریف عدم کی بھگانی کو بی اصل بات مین بنا تا ہی اور خاطر دریا مقاطر اگرچہ اسجگہ موج زن ہی کہ کجہ حالات
بد انجامی ہامان و فرعون آل محمد کی بہان لکھون لاکن بخوف طوالت مین نی عنان کمیت کو روک لیا اور لیکہ بعد
معتبر سنیون پر اکتفا کی کتاب کنز العمال بترتیب جمع الجوامع سیوطی مین فضایل امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام

موجود ہی

Presented by: Rana Jabir Abbas

سوجودی عن ابی صالح عن علی قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی منامی فشکوت الیہ
ما لقیت من امتہ من التکذیب والاذی فبکیت فقال لی کما تبک یا علی فالتفت فانا
برجلین مصفدین واذا جماعۃ بین یدیہا رووسہا حتی ترضخ ثم تعود الحدیث والملبو نعلی فی مسندہ
یعنی جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے پیغمبر خدا کو خواب میں دیکھا پس میں نے ان حضرت سے شکایت کی اون ایذاؤں
اور تکذیبوں کی جو امت نے مجھکو ایذا میں دی ہیں اور میں تکذیب کی تھی پس میں رویا اس حضرت نے مجھسے فرمایا باز رو
اور گریہ نکر یا علی اور پھر کر دیکھ پس میں نے پھر کر دیکھا کہ دو شخص قید ہیں اور زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں اور پتھر وں سے
اونکی سر توڑی جاتی ہیں یہانتک کہ سر اونکی ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہیں بعدہ سر اونکی پھر درست ہو جاتے
ہیں اور پھر توڑی جاتی ہیں انتہی ارباب انصاف اس معما کو سمجھ لیں اور حدیث صحیح متفق علیہ من رانی فقد رای
الحق فان الشیطان لا یتمثل لی کو خیال میں رکھیں کہ آنحضرت کا خواب میں دیکھنا ویسا ہی ہے جیسا بیداری
میں دیکھنا کچھ خواب وخیال نہیں ہے **قال المجیب** اللطیف جو حرامونسی بجاتی اور عبادت کی طرف بولاتی وہ
ملعون اور مذموم ٹھہری اور جو حرام سی لگاتی اور عبادت سی بہکاتی وہ مصون اور معصوم ہے **اقول** بفضل
العلی اللطیف عجیب لطیف کی اوندھی سمجھ ہے ماحصل وہ مولنی بات کہتا ہے کہ عمر کو حرامونسی بجانے والا اور عبادت
سی لگانے والا کہتا ہے حال انکہ مقدمہ بالعکس کسواسطے کہ خلیفہ جی بشہادت متابعین وادلین اعنی جناب امیر علیہ السلام
اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حرامونسی لگانے والا ہے نہ بجانے والا تفسیر سیوطی اور نہایہ ابن اثیر وغیرہ کتب سنیہ
میں جناب امیر علیہ السلام سے بسند صحیح یہ روایت مروی ہے کہ کہا اومون نے ما کانت المتعۃ الا رحمۃ رحم اللہ بہا
علی ہذہ الامۃ ولو لا نہی ابن الخطاب عنہا ما زنی الا شقی یعنی متعہ رحمت خدا تھا اس امت پر اگر عمر اوس سے
نہی نکرتا تو زنا نکرتا مگر بدبخت یا زنا نکرتی مگر تھوڑی سی اختلاف الروایتین اور اس کلام ہدایت انجام سی ظاہر ہے
کہ عمر نی لوگون کو زنا سی لگایا اور علی ہذا القیاس صحیح ترمذی میں ہے کہ ذات شریف نی متعۃ الحج کو حرام کیا
اور احیاء العلوم امام غزالی میں ہے کہ عمر آدمیون کو کثرت طواف سی منع کرتا تھا اور حاجیون کو مار مار کر بعد حج
کی مکہ معظمہ سی بہکاتا تھا حکام مرقصلا اب مجیب عطریف کہی کہ آدمیون کو کثرت طواف سی منع کرنا اور حاجیونکو
مار مار کر مکہ معظمہ سی نکالنا عبادت سی لگانا ہی یا عبادت سی بہکانا ہوتی موہنہ سنی کچھ تو بولو **قال المجیب** العطریف
ہر کوئی یہی چاہتا ہی کہ کسی پیروی میں لذت نفسانی اور جسمانی حاصل ہو گیا حضرت عمر کا بھی یہی چاہنا تھا کہ اس تکلیف
تراویح سی راحت لیتی یا لطف متعہ سی جیکو لذت دیتی **اقول** بفضل العلی اللطیف یہ تو مجیب عطریف نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سچ کہا کہ ہر کوئی حاصل کرنا لذت نصانی اور حسابی کا چاہتا ہی مگر مجیب کو یہہ بھی جاننا ضرور ہی کہ رغبتین اور خواہشین
اشخاص کے مختلف ہوتی ہین چنانچہ خلیفہ حجی کو رغبت طبعی اور خواہش جبلی صحبت رجال سی اور نفرت کلی
نسا سی تہی کہ کبھی پردی مین منع مغالاۃ مہر کی مانع نکاح کی ہوئی اور زن پردہ نشین سی الزام کہا کر سونہ کی بہل کر
اور کل النا من اخذہ من عمر حتی الخدرات فی الحجال فرمایا کما فی تفسیر الکشاف وغیرہ اور کبھی متعتان کانتا
مشروعتین فی عہد رسول اللہ وانا احرمہما کہکر متعہ کو حرام کیا اور شہر قال رجل برائہ ماشاء سی
مخاطب ہوکر اذہی ہوئی کما فی تفسیر الکبیر وغیرہ اور ذات شریف کو عورتون سی اسقدر نفرت تہی کہ خطبہ نکاح کا
حضرت کو بہت شاق وناگوار تہا کما فی نہایۃ ابن الاثیر اگر حضرت کو خوف الزام کہانی کا زنان پردہ نشین سی
نہوتا تو نکاح کو بہی مثل متعہ کی مطلقا حرام کر دیتی پر بہی اتنا تو کیا کہ ایام قحط مین لوگون کو نکاح کرنی سی
منع کرتی تہی کما فی نہایۃ ابن الاثیر اب مجیب عطریف ہوش مین آکر سمجہی کہ جب خلیفہ حجی بقول سیوطی کے حاشیہ
قاموس وقانون مین وکانت المخانیث کثیرا فی الجاہلیۃ عندہم سیدنا عمر عمر مخنث تہی اور
مار الرجال اونکی دوا تہی اور اونکو نسوان سی اوسقدر نفرت وعداوت تہی تو ہلاوہ متعہ سی اپنی حجی کو کیا لذت
دیتی اونکی حجی کو تو فلیح کی صحبت سی لذت ہوتی تہی اور اونکو کہ لحیم شحیم الجثہ خواہ مخواہ مرد آدمی تہی اور ایک صحابی
حرنا اور ایک گدہا بانی کا نوش جان کرتی تہی کما فی تاریخ بغداد ترجمہ سیبویہ کعت ما تراویح سی کیا تکلیف تہی
یہہ مجیب عطریف کا تکلف ہے اور اگر بالفرض خلیفہ حجی کو تراویح مین کچہہ تکلف ہی ہوتی ہوگی تو جب فلیح سے
کمر اور کولی دبائی حضرت کی دلکو جمعی آتا ہوگا اور کلیجی مین حضرت کی ٹہنڈک پڑتا ہوگی قال المجیب العطریف اور
بموجب روایات شیعہ کے درجہ حسنین اور علی بامرتبہ سید المرسلین ختم النبیین کا حاصل کرتی اقول بفضل اللہ
اللطیف خلیفہ حجی کو اونا نسوان سی عداوت تہی وثانیا اونکو حاصل کرنی مدارج معصومین علیہم السلام سی کیا
کام تہا وہ اپنی رسنکاری وفلاح افلیح کی سواری دینی اور اوسکی بوجہ اوثمانیہ مین منحصر جانی حجی کو کیا لذت
معمول تہا اور اونکو بموجب روایات امامیہ کی متعہ سی حاصل ہونا درجہ حسنین اور خناب امیر المومنین اور خناب سید
المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا کیونکر ممکن تہا کسوا سطی کہ خلیفہ حجی تو قول سیوطی کے مخانیث جاہلیت سے
تہی اور مخفی نہین کہ شہوت مخانیث کی دوسری طرف ہوتی ہے وہ متعہ کی لائق کیونکر ہوسکتی ہے الدم الدم الہدم
ظاہرا غرض مجیب عطریف کی اس فقرہ سی تعریض ہے تو اب متعہ برحال انکہ یہہ تعریض اوسکی سفاہت محض ہے
کسوا سطی کہ ایسی مضامین احادیث ترغیب وترہیب مین شایع ہین سنیونکی یہان فضایل اعمال مستجبہ مین کیا

ہی اونکی

ہی اونکی روایات مین ہی فعل قلیل پر ثواب کثیر موعود ہی یہ کیا بے انصاف کی سر پر ایسی ہی کہ عجیب غطریف
اپنی خانگی روایات پر تعریض و تعرض نہین کرتا دہان دم چرا تا اور دم دبا تا ہی اور یہان بلا وجہ غوغا کرتا ہی
شکیر سینون نے غنیہ مین لکھا ہی کہ مروی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جو کوئی جمعہ کی دن اپنی جورو سی جماع
کری اور نہا کر نماز جمعہ کو جاوی تو اوسکو ہر قدم پر ثواب سال بھر کی روزونکا اور تمام سال کے قیام کا ہوگا
اور سی اوسی کتاب مین ہی کہ جو شخص ماہ رجب مین نو روزی رکھی تو وہ جسوقت قبر سی نکلی گا تو نور اوسکی ہوگا
کا تمام اہل محشر کو روشن کر دیگا اہل محشر کہین گے یہ پیغمبر ہی گزیدہ ہی اور جو کوئی ماہ رجب مین دس روزے
رکھی گا تو وہ مرحمت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اونکی مین کریگا و عجیب غطریف ہف درمی کو
کام نفرمائی و الغاف سی ہاتھہ نہ اوٹھائی اور سمجھی کہ ماہ رجب مین نو روزی رکھنی سی کہ اکثر ارکان صلوۃ
اور صیام رکھتی ہین مثل پیغمبر برگزیدہ کی ہونا اور دس روزی رکھنی سی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ
پیغمبر اولوالعزم کی خانہ کعبہ مین لیجانی کا قصد کرنا اور حضرت ابراہیم سی کشتی لڑنا ثواب متعدد سی کیا کم ہے
اور مشکوۃ شریف سنیون مین انس سے مروی ہی کہ جو شخص چاہی کہ خدا سی ملاقات کری پاک و پاکیزہ
کنا ہوکر نو حرائر سی نکاح کری اور ہی مشکوۃ مین ہی کہ جب دو مسلمان ملتی ہین اور مصافحہ کرتی ہین
تو قبل اوسکی کہ وہ جدا ہون معمور ہوجاتی ہین مجیب غطریف دیکھو کہ ثواب تزویج حرائر کا کہ محض خط
نفس اور شہوت رانی ہی کہان سی کہان پہونچا کہ متزوج طرفۃ العین مین نکاح کرنی کی ساتھہ کبائر اور صغائر سی پاک اور
پاکیزہ ہوگیا اور مصافحہ کیساہی گھٹیا کام اور خسیس ہوا تھہ کی ملانی سی مغفور ہوگیا گناہ اوسکی مثل برگ درخت کی فورًا
جھڑ گئی الغرض مجیب غطریف کو باوجود ہونی ایسی روایات کی اہی کتب معتمدہ مین تعریض کرنا ثواب متعہ
پر داد سفاہت کی دینا ہی جو ان روایات کا جواب دیگا وہی ہماری طرف سی بھی سمجھی **قال المجیب الغطریف**
یہانسی معلوم ہوا کہ ہماری پیشوا کہ خلفای راشدین اور ائمہ طاہرین ہین بڑی زاہد اور ابرار تھی شہوات پرستی سے
دور از عبادت خدا کی حضور رہتی تھی اور باشون نی اپنی عیاشی کی لئی یہ باتین بنائی ہین ہماری معصومون پر
تہمتین لگائی ہین صدا ایسی سمجھی کہ بہتر انتقام لیسی والا ہی **اقول بفضل العلی اللطیف** مجیب غطریف نے
جو کہا یہانسی معلوم ہوا اس بیان کا ٹھکانا معلوم نہین ہوتا کہ مرجع اور مشار الیہ بیان کا کون ہے اور کہان ہے
اور ظاہر لفظ ائمہ طاہرین کا عطف تفسیری خلفای راشدین کا ہی کسواسطی کہ ائمہ مجیب غطریف اور سب سنیون کے
ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ و یزید وغیرہ خلفای ضالین ہین جنکو تعبیر بخلفای راشدین کرتی ہین جیساکہ صواعق

محرقہ ابن حجر مین شفای قاضی عیاض سی ذیل حدیث لا یزال الدین منیعا الی اثنی عشر خلیفۃ کلھم
من قریش مین مصرح ہی اور اقوال و افعال نہین بارہ کسون کے مستند سنیون کی ہین کما لا یخفی سوا ونکو زاہد و ابرار
جو مجیب نی کہا ادعای محض ہے ہان اگر زاہد و ابرار ہونا عبارت ہی مشاقت خدا و رسول سی اور تہمت ہذیان
سی نسبت پیغمبر انس و جان کے مصدق و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی کے اور تخلف جیش اسامہ سے
جسکا تخلف سبب طعونیت کا لفرمودہ پیغمبر خدا ہی اور اعراض تجہیز و تکفین پیغمبر خدا سی اور غصب کرنی فدک سے
اور وضع کرنی روایت نحن معاشر الانبیاء لا نورث سی اور آزردہ کرنی اور ایذا دینی بضعہ رسول خدا سی اور جلانے
خانہ ہدایت کاشانہ فاطمہ سی اور حرام کرنی متعتین حلال کنی خدا سی اور کھڑی ہوکر پشاب کرنی سی با وصف ارشاد
فیض بنیاد پیغمبر خدا کی یا عمر کا قتل قایما اور ہمراق قران سے اور وزیر کرنی مروان طرید رسول
کو مان سی اور فرار عن الزحف و تولی ادبار سی بر خلاف حکم خدای رحمان و تنزیل قران کی و من یولھم
یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ و ماوہ جھنم
و بئس المصیر تو خلفا صالحین مجیب کی ملاشبہ زاہد و ابرار تہی اور سند بیان اوصاف حمیدہ خلفاے
سنیون کی صحاح ستہ اور تفاسیر معتمدہ اور تواریخ معتبرہ سنیون مین موجود ہین کما مر و کما سیجی اور ہمین
معلوم کہ مجیب مطریف نی اوباش اور عیاش اور شہوت پرست اور مفتری اپنی فہم ناقص مین کسکو سمجہا یا ہی کسواسطے
کہ یہہ تو ظاہر ہی کہ ابن عباس اور مقاتل اور مجاہد اور سدی وغیرہ اکابر اسلاف سنیون نی نزول آیہ فما استمتعتم
کو متعہ مین کہا ہی حساکہ تفاسیر سنیہ سی گذرا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی استمتعوا من ھذہ النساء
فرمایا ہی جیسا کہ صحاح سنیہ مین ہی اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید خدری اور عمران بن حصین
و عمرو بن حریث وغیرہ جم غفیر صحابہ سنیون نی بحکم خدا اور رسول متعہ کی ہین اور اوسکی حلت کی بلفظ اذن
لنا رسول اللہ و رخص لنا رسول اللہ اور اوسکی جاری رہنی کی ہین الا اصحاب بعض خلافت عمر تک
روایتین سکی ہین کہ وہ روایتین صحاح ستہ اور تفاسیر معتمدہ سنیہ سی ہم سابق ازین لکھ چکی ہین اگر معاند اللہ
مجیب مطریف نی حمایت عمر مدبر مین اجلہ اصحاب کو بالفاظ اوباش و عیاش و شہوت پرست و مفتری یاد
اور تعبیر کیا ہی تو مشتقم حقیقی عظم سلطانہ اوس سی اور اوسکی پیشواؤن سی انتقام لیوی کہ احکم الحاکمین ہے
قال المجتہد العلام المدقیق اگر کوئی کہی کہ اون اصحاب کو خبر نسخ کی نہ پہونچی تہی اس جہت سی معذور تہی تو ہم
کہین گے کہ ہمکو بہی خبر نسخ کی نہین پہونچی اور ہمپر نسخ اوسکا ثابت نہین ہوا تو ہم بہی معذور ہین قال المجیب المطریف

اقول

اقول بفضل العزیز العلام ماشاء اللہ یہ عجب طرح کی معذوری ہی کہ جان بوجھہ کر مرض ضد سی معذور جتی ہین

اقول بفضل العلی اللطیف مرض ضد منافقون کو تہا کہ قران مجید اوسپر ناطق ہے فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا ولھم عذاب الیم اور سرکردہ منافقون کی خلیفہ ثانی تہی کہ سرور رحمۃ للعالمین سی شک اور نفاق ظاہر کیا اور پیغمبر بحق کے نبوت مین شک کیا جیسا کہ صحاح ستہ و تفاسیر معتمدہ سنیہ اور تواریخ معتبرہ مین ہے اور یہی خلیفہ جی حذیفہ سی پوچھتی تہی کہ کیا پیغمبر خدا نی مجکو بہی منافق بتایا ہی کما فی احیاء العلوم وغیرہ اسصورت مین مجیب ظریف اوراوسکی جناب خلیفہ جی کے کونسا ہی کہ جان بوجھہ کر مرض ضد سے معذور ہین کہ اونکی میراث ہی خلیفہ جی سی ؎ میراث پدر خواہی علم پدر آموز * اور بحول اللہ ولطفہ شیعیان امیر المومنین کو بمفاد صراط علی حق نمسکہ کی رہروان صراط مستقیم اہلبیت علیہم السلام مین مرض ضد اور نفاق سی پاک ومنزہ ہین اور مسلم و مبرہن فکہ چکی ہین کہ بنی خبر ہونا اجلہ اصحاب کا نسخ سی درصورت وقوع نسخ غیر ممکن ہے مجیب ظریف مبتلای مرض ضد جو چاہی سو کہی ؎ اذان مرغی جو دیوی کب سنتا ہے *

قال المجیب الظریف ابہی حضرت ابن عباس سے منقول ہوا کہ دلیل حرمت متعی کے سنتی ہے باز آئی اور مرض الموت مین توبہ فرمائی ملازمان والا اور اون صحابیون مین اتنا فرق ہی کہ وہ نسخ یا حرمت کو سنتی تہی اور مانتی تہی اور آپ دیکہتی ہین اور نہین مانتی جہل کا علاج تو لقمان کے پاس بہی نہین اور کونسی کس شمار مین

اقول بفضل العلی اللطیف اولاً ابن عباس کا حلت متعی سی باز آنا مفتریات سنیون سے ہی اوسکا اثر ونشان کتب فرقہ حقہ امامیہ اثنا عشریہ مین پایا نہین جاتا اور بموجب داب مناظرہ کی ایسی مفتریات لایق احتجاج کی پایہ پر ہرگز نہین ہوسکتی مجیب ظریف ناحق بار بار نتایج افکار اہنی اسلاف کی فحول امامیہ کی حضور مین پیش کرتا ہے اور یہہ نہین دیکہتا کہ وہ سب کی سب مجروح ومنقوض ومدخول فحول امامیہ ہوچکی ہین غالباً مجیب ظریف جہل مرکب مین گرفتار ہے جسکا علاج لقمان کیا کسی کے پاس نہین اور ثانیاً طرفہ حکایت ہی کہ مجیب ظریف نی قبل ازین اسی رسالہ مین ایک جگہ صحیح ترمذی اپنی سی یون لکہا ہی کہ ابن عباس نے کہا متعہ اول اسلام مین تہا جب آدمی کم تہے اور آپ دیکہتے

تو بیدرماتی اس عقل کے دشمن سے کوئی پوچھی کہ مرض موت ابن عباس مین جناب امیر علیہ السلام کہان تک
اور تا آنکہ کتب معتمدہ سنیونسی باقی رہنا ابن عباس کا حلت متعہ پر اونکی آخر عمر تک ثابت ہی رجوع اونکا
حلیہ صحت سی عاری ہے جیساکہ صحیح مسلم وغیرہ مین منازعت عبداللہ بن زبیر اور ابن عباس کے آخر عمر ابن
عباس مین ہنگام حکومت عبداللہ بن زبیر کے حرمت وحلت متعہ مین موجود ہی بن زبیر حرمت متعہ پر اور عبداللہ بن
عباس اوسکی حلت پر مصر تھی اور یہی ابن عباس کا ابن زبیر سی اپنی آخر عمر مین کہنا اور معجم سط فی
عمر فی آل الزبیر یعنی سہلی اسلام مین متعہ سی ابن زبیر سے پیدا ہوا ہی کتاب عقد ابن عبد ربہ و شرح نہج البلاغہ
سی ہم اوپر لکھ چکی ہین اور صاحب فتح القدیر کہتا ہی فقد ثبت انہ اے ابن عباس مستمر القول علی
جوازھا یعنی ثابت ہوا کہ ابن عباس جواز متعہ کی ہمیشہ قائل رہی اور ابن حجر نی فتح الباری مین لکھا ہے
کہا ابن حزم نی ثابت رہی اباحت متعہ پر رسولخدا کی ابن مسعود اور ابن عباس اور ابوسعید اور معاویہ اور
سلمہ اور معبد دو پسران امیہ ابن خلف کی اور جابر اور عمر بن حریث اور روایت کی ہے اباحت متعہ کی جابر نی جمیع
صحابہ سی مدت حیات پیغمبر خدا اور ابوبکر کی اور نصف خلافت عمر تک اور ثابت رہی اباحت متعہ پر تابعین سے
طاوس و سعید ابن جبیر اور عطا او بسب فقہای مکہ انتہی بالجملہ بازآنا ابن عباس کا حلت متعہ سی غلط بحت ہے
قال العجب العلام العریف اور بعض متاخرین علمای اہلسنت جو کہتی ہین کہ آیہ الا علی ازواجہم او ما
ملکت ایمانھم ناسخ متعہ ہی سو اولا زن متمتع بہا باعتراف صاحب کشاف و دیگر صنادید سنیہ کی داخل
ازواج ہی تو یہہ آیت ناسخ نہین ہوسکتی قال الحبیب العطریف اقول بفضل العزیز العلام یہہ وہی مثل ہے
مدعو مکوم بر روی تو کس صنادید سنیہ نی لکھا ہی کہ زن متمتع بہا داخل ازواج ہی صاحب کشاف تو معتزلی ہے
سنی نہین کہ احتمال مزعوم اوسکا اہلسنت کی حق مین حجت الزامی ہو یا دلیل تحقیقی خصوصاً جسوقت اوسکو شبہ ہوا
کہ جیسا منکوحہ عقد کی سبب زوجہ کہلاتی ہی ویسا ہی ممنوعہ بہی زوجہ ہوسکتی ہے اقول بفضل اہلی اللطیف
المجیب عطریف نی جو پوچھا کہ کس صنادید سنیہ کی نزدیک متمتع بہا داخل ازواج ہی وہ کان کھولکر سنے
کہ جو صحابہ اور تابعین اور فقہای مکہ کہ بقول ابن حزم کے اباحت متعہ پر ثابت رہی ہین باعتراف اون
صنادید سنیہ کی زنان متمتع بہا لامحالہ داخل ازواج ہی کسواسطی کہ وہ ملک یمین مین تو کسیطرح داخل نہین اگر
اونکی نزدیک داخل ازواج بہی نہو تو کہان داخل ہو اور وہ صنادید سنیہ متعہ کرنی والی کہ اباحت متعہ پر ثابت
رہی ہین حافظ فروج کی کیونکر ہوسکینگے اب عجیب عطریف سمجھ لے کہ مثل درہ مکوم بر روی تو کس کے حسب حال

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہو سنی اور عجیب نظریف نی یہہ جو کہا کہ صاحب کشاف معتزلی ہے سنی نہین ہین کہ احتمال مرغوم اوسکا
اہلسنت کے حقمین حجت الزامی یا دلیل تحقیقی ہو عجب کلام مہمل ہے کسواسطی کہ اولاً معتزال اور سنن کو
اطلاقات الفاظ عربیہ اور محاورات عرب مین کیا دخل ہے البتہ مسائل فقہ اور اصول وغیرہ مین معتزال و اشعریہ
کو دخل ہو سکتا ہی اور مسائل اعتقادیہ مین مرغوم ہمارا دوسری کے حقمین حجت الزامی و دلیل تحقیق نہین ہو سکتا
کہ اطلاقات الفاظ عربیہ اور محاورات لسان عجرب مین صاحب کشاف کو ضاد یا ارباب عربیہ اور ایمہ فنون ادبیہ اور اعاظم
فقہ تفسیر سی ہے قول اوسکا داخل ہونی مین متمتع بہا کی ازواج مین محاورات عرب مین مثل راہی و قاضی کی مستند اور
دلیل تحقیقی ہے اور ثانیاً طرفہ ماجرا ہی کہ خود مجیب نظریف نے اسی رسالہ مردودہ مین قول صاحب کشاف
سی استناد کی ہی اور لکھا ہی کہ صاحب کشاف و غیرہ مفسرین نی لکھا ہی کہ وہ یعنی ابن عباس فما استمتعتم فرماتی تھی اللھم
انی اتوب الیک من قولی بالمتعۃ وقولی فی الصرف کما من اگر قول صاحب کشاف کا مجیب کے نزدیک معتبر
تہا تو استناد اوسکی قول سے یعنی جو مگر یہہ کہ مثل مشہور کہ خود صیغت دیگران را نصیحت کا کارنہ ہوا اور مثل دیگر
حافظہ نباشد کی یہی یہان حسب حال مجیب نظریف کی ہوئی اور ثالثاً موافق قول مشہور سگ زرد برادر شغال کے
سنی اور معتزلی کہ اعتقاد صحت خلافت و دیگر فضایل ابوبکر و عمر مین اور حرمت متعہ مشروعہ مین فتحد العقیدۃ کا در باہم
گرہائی ہین احتجاج قول صاحب کشاف سی سنیون پر صحیح ہی اور قول صاحب کشاف کا مجیب کی حقمین دلیل
الزامی و حجت تحقیقی ہو سکتا ہی اور یہہ دونون سنی و معتزلی کہ صراط مستقیم علی سی منحرف ہین انکی اقوال سے
امامیہ پر احتجاج مجیب نظریف کا صاحب کشاف کی قول سی امامیہ پر لغو محض اور احتجاج امامیہ کا بقول صاحب
کشاف کی سنیون پر صحیح اور مجیب نظریف نی یہہ جو کہا کہ صاحب کشاف کو زوجہ ہونی متمتع بہا کی شبہ پڑا
یہہ خوش فہمی مجیب کی ہے عبارت کشاف کی یہہ ہے لان المنکوحۃ نکاح المتعہ من جملۃ الازواج
اذا صح النکاح اس عبارت سی ظاہر ہی کہ صاحب کشاف معتزلی کو مثل سنیون کی شبہ حلت و صحت متعہ مین ہے
نہ اطلاق لفظ زوجہ مین متمتع بہا پر یہہ خوش فہمی مجیب کے قابل دیدہ ہے قال المجیب النظریف حالانکہ یہہ
باطل ہے اسواسطی کہ تقیید علامت مجاز کی ہے لہذا احدیثون مین تزوج اور نکاح کا متعہ پر اور تمتعوہ کو زوجہ
کہنا بطریق مجاز ہی نہ بطور حقیقت و الا نکاح بد کا کہ حدیث ناکح الید ملعون مین موجود ہی چاہئی کہ یہہ بہی کوئی
قسم نکاح کا ہو اقول بفضل العلی اللطیف یہہ مضامین جو مجیب نظریف نی بیان لکھی ہین ماخوذ
حافظہ ناشناسان شوکت عمر یہ پرستیدلا نجیا سی ہین جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ نی جواب دندان شکن اوسکی

jabir.abbas@yahoo.com

ضرہ جدیدہ مین مفصل ارقام فرماتی ہین حقیر کچھ خلاصہ اوسی کا لکھتا ہی اور کہتا ہی کہ مجیب عظریف فی تقلیہ
رشید الاغبیا کی یہان خود دہو کا دیکھنا ہی کہ مطلق تقئید کو علامت مجاز کی کہتا ہی آہی عقل کے دشمن اگر مطلق
تقئید امارۃ مجاز کی ہو تو چاہئی کہ اطلاق نکاح دائمی اور نکاح حرائر اور نکاح اماء اور نکاح اکفاء اور نکاح
فضولی وغیرہ کا کہ مقید بلفظ دائمی اور حرائر اور اماء اور اکفاء اور فضولی ہین مستلزم مجازیت نکاح کا ہوا اور جیسے
اطلاق حیوان ناطق کا انسان پر اور مثل اسکی مستلزم مجازیت اطلاق حیوان کا انسان پر ہو ولا یقول بہ الحیوان
الناطق ہان اگر الزام تقئید کا اسطرح پر ہو کہ اطلاق مطلق مدا مصداق مقید پر ہنگام خلو عن القید صحیح نہو تو ایسی تقئید
البتہ علامت مجاز کی ہی اور یہان الزام تقئید کا اسطرح پر ہین ہی کسواسطی کہ احادیث سنیون مین بلکہ قول عمر مین
اطلاق نکاح کا متعہ پر بغیر تقئید کی وارد ہی جمع بین الصحیحین حمیدی مین مسند عبداللہ بن عباس مین موجود ہے
قال ابو نضرۃ کان ابن عباس یامر بالمتعۃ وکان ابن الزبیر ینہی عنہا قال فذکرت ذلک
لجابر بن عبداللہ فقال علی یدی حدث تمتعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلما قام عمر قال ان اللہ کان یحل لرسولہ ما شاء وان القرآن قد نزل منازلہ فاتموا الحج
والعمرۃ کما امرکم اللہ وتبوا نکاح ہذہ النساء فان اوتی برجل نکح امرءۃ الی اجل رجمتہ
بالحجارۃ بیجب عظریف فقرہ وتبوا نکاح ہذہ النساء کو کہ اوسکی عمر نی کہا ہی دیکھی کہ اطلاق نکاح کا متعہ
پر بغیر تقئید کی وارد اور موجود ہی بالجملہ اطلاق زوجہ اور منکوحہ کا متمتع بہا پر اور اطلاق تزوج و نکاح کا متعہ پر
استعمالات شرعیہ مین وارد ہی و کثیر الوقوع ہی اور استعمال اوسکا مثل استعمال سایر حقایق شرعیہ کے ہے
اور متمتع بہا کو زوجہ کہنا بطریق حقیقت کی ہے نہ بطور مجاز کی اور جن حدیثون مین تزوج اور نکاح مقید بلفظ متعہ
آیا ہی مثل اوسکی ہے کہ صلوۃ کا لفظ مثلا مقید بظہر و عصر وغیرہ مستعمل ہوتا ہی کہ زید نی نماز ظہر پڑہی اور
بکر نی نماز عصر کو ترک کیا جیسی کہ ظہر اور عصر دونون افراد نماز کی ہین ویسی ہے نکاح دائمی اور نکاح موجل موقت
افراد نکاح اور تزوج کے ہین کسواسطی کہ نکاح و تزوج شرعا عبارت ہی عقد ناکح سی ساتھہ منکوحہ کی مہر کے
عوض مین بطور مشروع کہ محل وطی کا ہو اسصورت مین نکاح و تزوج حقیقت شرعی ہی نکاح دائمی اور متعہ
اور اپنی دونون فردون کو شامل ہے و ہذا ظاہر المستترۃ فیہ اور مرض ضد کا کیا علاج فی قلوبہم مرض
فزادہم اللہ مرضا ولہم عذاب الیم اور چونکہ معنی لغوی نکاح کی مجامعت و عقد زناشوئی ہے
کہ تحقیق اوسکا بغیر مجامع اور مجامع کی ممتنع ہی اور شرعا عبارت ہے عقد ناکح سی ساتھہ منکوحہ کی بعوض مہر

بطور مشروع

بطور مشروع کہ محل وطی کا ہو تو نکاح ہی نہ بمعنی لغوی یہ ہی اور نہ بمعنی شرعی یہ کہ وہان نہ مجامع ہی نہ مجامع اور
عقد زناشوئی ہے اور نہ ناکح ہی نہ منکوحہ نہ مہر ہی نہ وطی تو اطلاق نکاح کا ناکح لیسہ بین لا محالہ مجاز ہی ہوا پھر قیاس
کرنا ناکح الیسہ کا نکاح متعہ پر قیاس مع الفارق ہی ہان چونکہ فتوی جواز نکاح یدکا عند الضرورۃ کتب فقہیہ سنیہ مین موجود
ہی تو ظاہر اسنیون کی تردیک اگر یہہ بہی کوئی قسم نکاح کی ہو تو ہوسکتا ہی **قال** المجیب اللطریف اور سلمنا
کہ اوسکی تردیک ممتوعہ حقیقۃ زوجہ مین داخل ہے مگر حضرات کو چکہ امدال کو مخترعات اہل اعتزال سی کیا کام
اقول بفضل العلی اللطیف فرقہ حقہ امامیہ کو تو بلاشبہ مخترعات اہل اعتزال سے کچہہ کام نہین مگر اشعریہ
و اشعوریہ کو اگر مبادی معتزلہ کی ہین کیونکر کام نہین سگ رزد برادر شغال وہ دونون اعتقاد حرمت متعہ اور
حقیقت خلافت خلفای متغلبہ اور دیگر مسائل فروعیہ وضوا و نماز وغیرہ مین شریک یکدگر ہین امور مذکورہ مین قول
ہر ایک کا دوسری پر حجت ہی چنانچہ جناب مستطاب مجتہد العصر والزمان دام ظلہ فی رسالہ مارقہ ضیغمیہ کی فایدہ
ثانیہ مین اقوال مفسرین سنیون مین و قول صاحب کشاف کا بہی بطور احتجاج کی ذکر فرمایا ہی اور رشید الاغلبانی نے
اوسکو تسلیم کیا اور انکار اوسکی حجیت کا نہین کیا بلکہ اپنی طرز پر جواب اوسکا لکہا ہی اور قطع نظر اس امر کی او اسکے
اساطین علوم ادبیہ سی ہونی مین کچہہ شک نہین جب بنا بر اوسکی تحقیق کی اطلاق زوجہ کا متمتع بہا پر بسبیل حقیقت
نہی تو یہہ قول اوسکا سنیون پر کہ اوسکی کو چک امدال ہین بلاشبہ حجت الزامی اور دلیل تحقیقی ہی **قال** المجیب
اللطریف لو بصیر کہ روایت حضرت امام صادق علیہ السلام سی بہول گئی کہ انہ سئل عن المتعۃ اہ
من الاربع قال لا ومن السبعین **اقول** بفضل العلی اللطیف حدیث جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
کی ہمکو بخوبی یاد ہی اور حدیث مذکور سی کسطرح پر ثابت نہین ہوتا کہ اطلاق زوجہ کا متمتع بہا پر بسبیل مجاز ہے
یا متمتع بہا داخل ازواج نہین ہی نہ معلوم مجیب لطریف کو ذکر اس حدیث سی کیا مطلب ہے حاصل حدیث مذکور کا
یہی ہے کہ انحصار زن متعہ کا نہ چار مین ہے نہ ستر مین جسقدر کہ آدمی چاہی متعی کر سکتا ہی اسصورت مین احتجاج مجیب
لطریف کا حدیث مذکور سی اور پر داخل ہونی متمتع بہا کی ازواج مین یا اوپر مجاز ہونی اطلاق زوجہ کی متمتع بہا پر
عجائب احتجاجات سی ہی ہاری کہٹنا ہونی انکہہ ٥ مردم امد ز حسرت فہم درست **قال** المجیب اللطریف معتاد
فی کنز العرفان مین اجماع امامیہ کا نقل کیا ہی کہ متمتع بہا مین اعتبار عدد کا نہین اور بعد نقل اسی حدیث کی
لکہتا ہی کہ فقد بان ان متمتع بہا لیست من المنکوحات ولا المتعۃ نکاح **اقول** بفضل العلی اللطیف
کتاب کنز العرفان مین اثر اور نشان اس عبارت کا نہین بلکہ اوسمین خلاف اسکا مصرح ہی غالبا مجیب لطریف نے

اس کلام کو تحفہ مسروقہ سی اخذ کیا اور بغیر تصحیح اور بغیر تطابق النقل بالاصل کے اعتماد سارق دہلوی پر کرکے
اسکو لکھدیا سو مفتری دہلوی تو مصداق من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا
تھا مجیب عطریف کی بصارت پر کیا بلا آئی تھی جو کنز العرفان کی عبارت کی تصحیح النقل نہ کی اور بغیر تصحیح النقل کے
لکھدیا اور یاد وہ کذب و غدر و خیانت شیخین سنیونکا ہوا یارب مگر یہہ کہ اونکی سنت پر چلنا باعث اپنے
شیخی و بزرگے کا سمجھا خدا یتعالی فرماتا ہی الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین باب بین واسطی رکون نفوس
سامعین کے خلاصہ عبارت کنز العرفان کا لکھتا ہون شیخ مقداد کنز العرفان مین فرماتی ہین کہ احتجاج کی سنیون
نی عدم دخول متمتع بہا پر ازواج مین کئی وجہ سی اول قول خدا یتعالی سی فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک
ھم العادون اور کہا کہ متمتع بہا زوجہ نہین کسواسطی کہ اگر وہ زوجہ ہوتی تو اوسکی لئی نفقہ اور ارث اور حصہ
ہوتا اور قسمت شب حوالی اور طلاق وغیرہ احکام زوجیت کی اوسکی واسطی ہوئی جاتی اور لازم باتفاق
آتا مفیہ باطل ہے پس ملزوم بھی باطل ہے اور جواب اس احتجاج سنیونکا یہہ ہی کہ ہم منع کرتی ہین اوسکی زوجہ
ہونی کو کسواسطی کہ ہماری نزدیک اوسکا زوجہ ہونا باجماع ثابت ہی اور جمہور کی نزدیک اوسکا زوجہ ہونا روایت سبرہ سے
ثابت ہی کہا سبرہ نی نزوجت امرأۃ اور سی مروی ہین کہ اگر متمتع بہا زوجہ ہوتی تو اوسکو نفقہ وغیرہ ثابت
ہوتا اور اوسکی جواب مین ہم ملازمہ کو منع کرتی ہن کسواسطی کہ بعض احیان مین احکام مذکورہ زوجہ سی منفک
ہوتی ہین اور زوجیت صادق رہتی ہی اگر زوجہ مین احکام مذکورہ مین نہ ہوتا تو وہ احکام زوجہ سی کیسے
جدا ہوتی ہین تحقیق فقہ سا فقہ ہوا ہی سقوط نفقہ و میراث و ہوتی ہے رقیت و قتل اور کفر
سی اگر زوجہ کنیز ہو یا زوج کو قتل کری یا کافر ہو اور مرتد ہو جاتو اوسکو میراث نملی گی اور احصان نہین ثابت ہوتا
قتل وغیرہ کے اور قسمت ہمیشہ واجب نہین ہوتی ہے اور آزاد زوجہ کنیز مین اگر منیون
نزدیک لعان واقع نہین ہوتا ان صورتون مین جو مذکور ہوئین زوجیت صادق ہی اور امور مذکورہ منتفی ہین پس
ثابت ہوا کہ امور مذکورہ لوازم زوجیت سی نہین ہین علاوہ کی انتفا سی انتفائی زوجیت لازم نہین آتا انتہت خلاصۃ
عبارۃ کنز العرفان مجیب عطریف نی جو کہا کہ کنز العرفان مین ہے فقد ثبت ان المتمتع بہا لیست من المنکوحات
وکالمتعۃ نکاح غلط کیا عبارت مذکور ہرگز کنز العرفان مین نہین ہے قال المجیب العطریف سچ ہے
بحکم الغریق یاخذ بکل حشیشۃ جب ملازمان والالی کہین مفر نپایا تو معتزلیون کی دامن مین چھپی
اقول بفضل العلی اللطیف شیعیان کرار غیر فرار مفر نہین ڈھونڈتی مفرد ہونا کام بھگوڑون کا ہے

جو جین

Presented by: Rana Jabir Abbas

جوخین اور احد اور خیبر وغیرہ مین بہا کی اور اونکی اتباع کا اور معتزلیون کے ذہن مین جیسا سینونکو زیبا ہی کہ اسمین گرفتار ہین اور مہنت دونون کی متحد ہین اور سابق مین مذکور ہوچکا کہ صاحب کشاف کی اعتزال کو اطلاقات الفاظ عربیہ اور محاورات عرب مین کچھہ دخل نہین ہی چونکہ وہ اساطین فنون ادبیہ سے ہی اوسکا متمتع بہا کو ازواج مین داخل لکھنا دلیل ہے کہ اطلاقات عرب مین متمتع بہا پر اطلاق زوجہ کا صحیح ہے اور متمتع بہا از روی محاورہ عرب کی زوجہ مین داخل ہے علاوہ بران فعل اوسکا باوصف اعتزال کے سینون پر حجت ہی بنابر تسلیم رشید الاغبیا کی حکما ترجمہ قال المجیب الظریف اگلی کو نصارے کی پناہ ذہونہ بکی اقول بفضل العلی اللطیف نصاری کی پناہ ہونا اور یہود کی دامن مین چھپنا سینون کو لازم ہی کہ عمر کی سنت پر چلتی ہین خلیفہ حی کو توریت اور دین نصارے اور یہودسی بہت رغبت تہی کہ علی الرغم اور برخلاف مرضی پیغمبر خدا کی ساتھی پڑہتی تہی اور چہرہ آنحضرت کا بسبب غصہ کی متغیر ہوتا تہا کما فی المشکوۃ قال المجیب الظریف ہای یہہ بہی نہین جانتی کہ اگر ممتوعہ زوجہ ہوتی تو چارسی باہر نہوتی اقول بفضل العلی اللطیف یہہ ہای وای تو بول چال علما کی نہین ہی کشاف معاف یہہ روزمرہ تو زنانون اور خسیسون کا ہی جنکی پیشوا العقول سیوطی کے خلیفہ حی ہین اور مجیب ظریف پیرو خلیفہ حی کے جو کہتی ہین کہ اگر ممتوعہ زوجہ ہوتی تو چارسی باہر ہوتی اتنا بہی نہین جانتی کہ اگر متمتع بہا زوجہ ہوتی تو البتہ چارسی باہر نہوتی ورنہ متمتع بہا تو موجب ارشاد جناب صادق علیہ السلام کی چارسی اور ستر دونوسی باہر ہے چنانچہ خود مجیب ظریف نی ارشاد جناب صادق علیہ السلام کا نقل کیا ہی اور مجیب ظریف اسمین عدد مذکور مین اگر لوازم مطلق زوجیت سی جانتا ہی تو اوسکو دلیل مقبول الخصم اولاً ثابت کری بعد ازان ہم سے اوسکا جواب مانگی قال المجیب الظریف اور لوازم زوجیت کی مثل ارث نفقہ طلاق لعان ظہار ایلا سب اسمین متحقق ہوتی حالانکہ یہہ ساری چیزین بشہادت کتب شیعہ کی ممتوعہ مین مفقود ہین اور اونکی انتفا کے دلیلین موجود چنانچہ صاحب منہاج النہایۃ فی بیان خمسمائۃ الایۃ نی اگرچہ بتقلید صاحب کشاف معتزلی کے متمتع بہا کو زوجہ ٹہرایا مگر ان چیزون کو مستثنی عنہا بتایا حیث قال والمستمتع بہا زوجۃ وان تخلفت عنہا فی بعض الصفات کاستحقاق الارث والنفقۃ ووقوع الطلاق واللعان والظہار والایلاء علی قولہ والایلاء علی الاقوی اقول بفضل العلی اللطیف مجیب ظریف نی سابق ازین تو لکہا ہے کہ صاحب کشاف کی نزدیک متمتع بہا کا زوجہ ہونا مشتبہ ہی اور بمودای مثل مشہور حافظہ نباشد کی بہان لکہا ہے کہ صاحب منہاج النہایۃ نی بتقلید صاحب کشاف کی متمتع بہا کو زوجہ ٹہرایا یہہ تناقض بیان مجیب ظریف قابل تماشا

اور مجیب جو حمایق بعاق غیرہ کو ۔ جہل یا تجاہل کے لوازم ذہنیہ زوجیت کی کہتا ہی مغلطہ بحت ہی کیونکہ اگر امور
مذکورہ لوازم ذہنیہ زوجیت سی ہوتی تو لازم تہا کہ کبہی زوجیت سی مفارق نہوتی حالانکہ امور مذکورہ زوجیت سے
مفارق ہوتی ہین جیسا کہ مطاوی مسئلہ قران مین گذرا اور یہی خلاصہ عبارت کنز العرفان کا کہ محتوے
جوابہ ہذا یا نات مجیب ہی ابہی ہم لکہ چکی ہین فتذکر ولا تکن من الغافلین **قال المجیب نعطریف**
اور استہاد کا تو نام نہین جیسا تہذیب الاحکام مین ہے ولیس فی المتعۃ استہاد ولا اعلان
اقول بفضل العلی اللطیف مجیب خطریف اپنی کہہ کی کیون بہول گیا یا دیدہ و دانستہ اوسی مثل پر عمل کرتا ہے
اوسکی پہلی پر سنا اوسنا اپنا سنیا نہ دیکہنا اری حیا کی دشمن تیری امام محمد صاحب ابوحنیفہ اور تیری امام مالک
کی یہان تو نکاح دایم مین بہی استہاد کا نہین کما مر من کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ وخزانۃ الروایات
اور تیری امام اعظم ابوحنیفہ کوفی کی نزدیک جو دو نائم کی ہونی پر نکاح صحیح ہے، وہ کیا استہاد ہے
کما مر من الدر المختار وغیرہ پہر اگر ابلہی کی بیان متعہ مین کہ حقیقت المتوتہ بہ نسبت نکاح کی ہے استہاد ضرور ہوا
تو تجکو اعتراض کب بہونچتا ہی ؎ مزن بی تامل بگفتار دم * نکو گوی گر دیر گوئی چہ غم * منطق آدمی بہتر است
از دواب * دواب از تو بہ گر نکوئی صواب **قال المجیب الخطریف** رہی عدت وہ بہی مثل عدت زوجہ کے (۱۹۶)
نہین کیونکہ مطلقہ کی عدت تین مینی ہین اور متوفی عنہا زوج کی چار مہینے دس دن قال اللہ تعالی والمطلقات
یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء وقال والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن
بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا بلکہ کم ہی جیسا کہ شبد کا متعی مین تفصیل کرتا ہی عدتہا حیضتان
ولو استرابت فخمسۃ واربعون یوما وتعتد من الوفات بشہرین وخمسۃ ایام ان کانت امۃ
وبضعفہا ان کانت حرۃ ولو کانت حاملا فبہا بعد الاجلین **اقول** بفضل العلی اللطیف جانتا
چاہئی کہ بلیدہ دہلوی نے اپنی تحفہ مسروقہ مین راہ جہالت کی لکہا کہ متعہ مین عدت نہین جیسا جناب سیطانا
مجتہد العصر دام ظلہ فی رسالہ بارقہ ضیغمیہ مین اوسکی تکذیب و تجہیل کے اور مدلون متمتع بہا سی لوسکوانگا
کیا تواب اوسکی اویا فہی اوسکی خفت مثانی کے واسطی کہا عدت متمتع بہا کی مثل عدت زوجہ کی نہین بلکہ
کم ہی تو زوجہ مین داخل نہوئی آری عقل کے دشمن **اولا** عدت لوازم زوجیت سی نہین ہے جیسا تو سمجہتا ہے
بلکہ وہ لوازم افتراق متعقب طلاق سے ہی طلاق اور عدت کو لوازم زوجیت سی کہنا داد جہالت کی دینا ہی اور
متعہ مین بانقضای مدت متعہ قایم مقام طلاق کے ہی لاکن چونکہ ثمار عقد منظور ہی کہ اختلاط میاہ وخلط انساب ہوتا

Presented by: Rana Jabir Abbas

صغار ہین بھی بعد افتراق کے کہ بعد انقضای اجل متوفی کی ہونا ہی عدت مقرر کی اور متعہ نوا رسہ خفیف المؤنہ ولیت
نکاح کے تو عدت بہی وسکی عدت نکاح سی کم اور خفیف المؤنہ کے اور ثانیاً کم ہونا عدت کا اگر مجیب
عطریف کے نزدیک دلیل زوجہ نہونی کا ہی کہا وسکی تو یک لونڈی منکوحہ بہی زوجہ نہو کہ اوسکی طلاق اور فسخ
نوج کی عدت حرہ مطلقہ اور حرہ متوفے عنہا الزوج سی کم ہے اور چاہئی کہ حال کے بعد ایکدن بایک ساعت
وفات زوج سی اوسکا وضع حمل ہووے زوجہ مین داخل نہو کہ عدت اوسکی سلینو کی نزدیک بہت کم ہی کہ صرف وضع حمل
ہی ہے اور ثالثاً اگر کم ہونا عدت کا سبب زوجہ نہونی کا ہو تو چاہئی کہ نہونا عدت کا بطریق اولے سبب
زوجہ نہونی کا ہو اور اس صورت مین زوجہ غیر مدخول بہا اور آیسا وصغیرہ کہان سب پہ عدت نہین ہے لامحالہ وقت نظر مجیب
زوجہ نہونگی بالجملہ جودت ذہن مجیب عطریف سی مسائل عجیبہ ظاہر ہوئی اور رابعاً مجیب عطریف نی یہ حکم جو
علی الاطلاق لکہدیا کہ مطلقہ کے عدت تین مہینے اور متوفی عنہا الزوج کی چار مہینے دس دن ہین سراسر غلط
ہی اور دلیل اوسکی جہالت کے ہی اپنی مذہب اور اپنی کتب تفسیر وفقہ سی کسواسطی کہ کلام اوسکا تصحیح ہے
اسمین کہ عدت حرہ مطلقہ اور امہ مطلقہ مدخول بہا اور غیر مدخول بہا اور ایسہ صغیرہ اور حامل اور غیر حامل کے اون سبکے
تین مہینے ہین اور عدت حرہ متوفی عنہا الزوج مدخول بہا اور غیر مدخول بہا اور ایسہ اور صغیرہ اور حامل اور
غیر حامل کے ان سب کے چار مہینے دس دن ہین حالانکہ عدتین ان سب کے مختلف ہین عبارت تفسیر
جلالین کے آیہ والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء مین یون ہی وھذہ فی المدخول بہن من غیرھن
فلا عدۃ لھن لقولہ تعالی فما لکم علیہن من عدۃ تعتدونہا وفی غیر الایسۃ والصغیرۃ وعدتہن
ثلثۃ اشہر والحوامل عدتہن ان یضعن حملہن کما فی سورۃ الطلاق والاماء عدتہن
قرءان بالسنۃ اور عبارت تفسیر مذکور کے آیہ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن
بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا یون ہے وھذہ فی غیر الحوامل فعدتہن ان یضعن حملہن
بایۃ سورۃ الطلاق والامۃ علی النصف من ذلک بالسنۃ اور عبارت تفسیر مذکور کے زیر آیہ
واولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن یہ ہے واولات الاحمال اجلہن الی انقضاء
عدتہن مطلقات او متوفی عنہن ازواجہن ان یضعن حملہن انتہی حاصل ان عبارتون کا یہ ہی کہ مطلقہ
مدخول بہا کی عدت تین قروء ہین اور مطلقہ غیر مدخول بہا اور آیسا وصغیرہ کی نہی کچہہ عدت نہین اور حامل مطلقہ
کی عدت وضع حمل ہے اور حامل متوفی عنہا الزوج کی ہی عدت وضع حمل ہے اور غیر حامل متوفی عنہا الزوج کی عدت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

چار مہینے دس دن ہیں اب منصف لوگ دیکھیں کہ مجیب عطریف کو مسایل ضروریہ نکاح وعدد طلاق کی اپنی مدت کے
بھی یاد نہیں بہر ما استعداد کذائی دخل در معقول چہ ضرور **قال المجیب العطریف** اور احصان تو اصلا نہیں جیسا کہ
چکا اب ممنوعہ کیونکر زوجہ مین داخل ہوئی **اقول** بفضل العلی اللطیف جواب بھی سکا گذر چکا کہ بقول مفسرین
سنیون کی احصان بمعنی عفاف وپارسائی ہے اور وہ متعہ مین بلاشبہ پائی جاتی ہے مثل نکاح کی بغیر تفاوت کے
اور متمتع بہا بلاشبہ زوجہ مین داخل ہے فتذکر **قال المجتہد العلام العریف** ورثانیا تمہاری نزدیک جیسا آیہ
مذکورہ ناسخ متعہ ہوئی تو معلوم ہوا کہ کوئی آیت حلت متعہ مین وارد ہوئی اور وہ منسوخ ہوئی کسواسطے کہ ناسخ
کوئی منسوخ ضرور چاہئی اور آیہ **فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ** الآیہ کو تم بیان متعہ مین نہین کہتی تو بتا اوس آیہ متعہ کا جو
منسوخ ہی تاؤ **قال المجیب العطریف اقول** بفضل العزیز العلام جن لوگون کے تئین مفسرین معتبرین نے
صیغہ تبعیض کا استعمال کیا ہے کہ وہ آیہ فما استمتعتم کو متعہ مین کہتی تہی اور ہر منسوخیت کی قائل ہوئی تو اون
لوگون کے مذہب پر یہہ آیہ منسوخ ہی ورآیہ **الا علی ازواجہم** اوسکی ناسخ **اقول** بفضل العلی اللطیف **اولا**
تفاسیر معتمدہ اہلسنت مین مثل تفسیر کبیر اور درمنثور اور زاہدی اور ثعلبی اور قرطبی وغیرہ کی اور دیگر کتب معتمدہ
سنیہ مین موجود ہے کہ ابن عباس اور ابی بن کعب وعمران بن حصین اور مقاتل اور مجاہد اور ابو نضرہ اور جنید
ابن ثابت اور سعید بن جبیر وغیرہ یہہ سب کے سب اجلہ کہتی ہین کہ آیہ فما استمتعتم متعہ مین نازل ہوئی ہی بہر ان
اجلہ اصحاب اور تابعین کے تمریض کرنے جک وجا نہ مفسرین سنی ماہر ہے اور ظاہر ہی کہ مفسرین سنی تمریض راویون کے
نہین کے بلکہ تمریض روایت کی بلا وجہ وجیہ بسبب تعصب مذہب کے کی ہے کہ وہ بکار آمد نہین ہے طرفہ بات ہے
کہ مجیب عطریف کو تمریض راوی اور تمریض روایت مین امتیاز نہین اور ابن عباس وغیرہ جو آیہ فما استمتعتم
کو متعہ مین کہتی ہین وہ کبھی اوسکی منسوخیت کی قائل نہین ہوئی مجیب عطریف کا قول اور ہر منسوخیت کی قائل ہوئی
دروغ بیفروغ ہی تفسیر معالم التنزیل اور درمنثور اور کشاف مین ہی کہ مذہب ابن عباس کا یہہ ہی کہ آیہ فما استمتعتم
محکمہ ہے منسوخ نہین اور درمنثور اور تفسیر ثعلبی مین ہی کہ حکم اور شعبہ بن الحکم بن عیینہ کہتی ہین کہ یہہ آیہ منسوخ نہین
ہوا اور تفسیر کبیر مین ہے کہ عمران بن حصین قائل بعدم نسخ آیہ مذکورہ ہین اور فتح الباری شرح صحیح بخاری
مین ہے کہ ابن بطال نے کہا روایت کی ہے اہل یمن اور اہل مکہ نے اباحت متعہ کی ابن عباس اور روایات رجوع
ابن عباس کے ضعیف الاسناد ہین اور اجازت متعہ کی ابن عباس سے اصح ہی اور کلام فضل بن روزبہان کا ہے
مشعر ہی عدم رجوع ابن عباس پر اور تفاسیر معتمدہ اور صحاح ستہ سنیہ سی یہہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ جناب امیر علیہ السلام

او عبداللہ

اور عبداللہ بن مسعود اور ابوسعید خدری کا بھی مذہب حلت متعہ ہی ایسی صورت مین صیغہ نہیں کو استعمال
کرنا تنقض متعصبین کا سوای کذب و تعصب مذہب کی کوئی محمل صحیح نہین رکھتا اور ثانیاً مجیب ظریف کے
اسلاف کا فہم و ذکا معلوم ہوا کہ آیہ الا علی ازواجہم کو کہ مکی ہے ناسخ آیہ فما استمتعتم کا کہ مدنی ہے
ٹھہراتی ہین یہہ عجب لطیفہ ہے کہ ناسخ قبل نزول منسوخ کی نازل ہوا وھذا مما یضحک منہ الثکلی قال
المجیب الظریف بلکہ ابوداؤد مین ابن عباس سے مذکور ہی کہ فما استمتعتم کا ناسخ یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء
فطلقوھن لعدتھن والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثۃ قروء واللائی یئسن من
المحیض من نساءکم ان ارتبتم فعدتھن ثلثۃ اشھر ہی ہی اقول بفضل العلی اللطیف اولاً
قول سابق مین تفاسیر معتبرہ اور کتب معتمدہ سنیون سی مذکور ہوا کہ مذہب ابن عباس کا حلت متعہ اور آیہ فما استمتعتم
اونکی نزدیک محکمہ ہے اور تنازع ابن زبیر کا ابن عباس سی اونکی آخر مین جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ
مین ہے صریح ہی اس امر مین کہ ابن عباس نے اپنی آخر عمر تک حلت متعہ سی رجوع نہین کی اسصورت مین ابوداؤد کا
کہنا کہ ابن عباس آیہ یا ایہا النبی کو ناسخ اور آیہ فما استمتعتم کو منسوخ کہتی تھی افترای محت ہی اور ثالثاً
طلاق اور عدت لوازم نکاح سی نہین ہے کما مر و کما سیجئی پھر آیہ طلاق و عدت ناسخ آیہ متعہ کی کیونکر ہوسکتی
ہی اور ثالثاً اگر آیات مذکورہ بقول ابوداؤد اور مجیب کے ناسخ متعہ کی تہین تو خلیفہ جی نے واما آخر مہا کیون کہا
لازم تہا کہ کہتی ان اللہ والقرآن حرمہما یا رب مگر یہہ کہ خلیفہ جی نی پیغمبر خدا کو وصیت نہ لکہنی دینی کو
حسبنا کتاب اللہ زبانسی تو کہا تہا مگر اونکو یہہ آیات بلکہ آیہ تیمم و آیہ قطار بلکہ قران یاد نہا اور نہ اونکی پاس
تہا اور زید سی جمع جو کروایا تہا وہ صحیح نہا اور اوسکی تصحیح کی خلیفہ جی نے فرصت ہی اپنی زندگی مین
نہ پائی تہی قال المجیب الظریف لاکن بنا بر مذہب جمہور چونکہ نسخ عبارت ہی موقوف ہوتا حکم شرعی
کا دوسرے حکم شرعی سی تو اسصورت مین یہہ سب آیتین محرم متعہ کی نہرین گے اقول بفضل العلی اللطیف اولاً
مجیب ظریف نی اس قول مین یہان متعہ کو حکم شرعی کہا اور پھر اسی قول مین آگی چلکی کہا کہ متعہ کرنا لوگون کا
ابتدای اسلام مین بحکم شرع نہا بلکہ بطریق تعامل کے تہا اس تناقض و تہافت کا کیا علاج اور ثانیاً نہین
معلوم کہ یہہ سب آیتین محرم متعہ کی کیونکر نہرین گے ظاہراً ابوداؤد اور مجیب کا کہ اونکی بطن مین ہے نہ عبارت
مین یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اونکی زعم فاسد مین عدت اور طلاق لوازم ذاتیہ زوجیت اور نکاح سی ہین اور جس نکاح
اور زوجیت مین طلاق اور عدت نہو وہ اونکی نزدیک حلال نہین حال انکہ یہہ گمان اونکا باطل ہے کسواسطی کہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ متعہ مین عدت ہی جلیا کہ مجیب خود قبل ازین کہ چکا ہے کہ عدت متعہ کی مثل عدت زوجہ کی نہین رہا طلاق
اوسکو لازم نکاح وزوجیت کا کہنا خبط ہے نکاح وتزویج امر آخر ہے طلاق امر آخر ایک دوسری کا ضدی تلازم
وملزوم اگر طلاق لازم تزویج ونکاح ہوتا تو لازم تھا کہ جہان نکاح پایا جاتا وہان طلاق بہی ضرور ہوتا اور کوئی
نکاح طلاق سے خالے نہوتا ہر نکاح کے بعد طلاق لازم ہوتا حال انکہ ایسا نہین ہی سوا سطی کہ طلاق کسی نکاح مین
اتفاقا ہوتا ہی نہ ہر نکاح کی ساتھہ ورای آن زوجہ مرتد بائن ہوجاتی ہے اور بغیر طلاق کے چھوٹ جاتی ہی سو صورت
مین جاہیئی کہ آیات طلاق کے محرم نکاح مرتد کی تہرین کہ قبل از ارتداد کی وہ نکاح ہوا تہا اور یہہ نکاح قبل ارتداد کے
بہی میرے باطل تہرے وہذا باطل قطعا بالجملہ آیات مذکورہ نہ محرم متعہ کی ٹہرین نہ ناسخ آیہ متعہ کی **قال المجیب**
العظریف سوا سطی کہ متعہ کرنا لوگونکا ابتدای اسلام مین بحکم شرع تہا بلکہ بطریق تعامل کے تہا سوا سطی ترمذی مین
مضمون تعامل کا مذکور ہے کہ اوسپر حرمت طاری ہوئی اب کیا خدشہ رہا جو وہموم دہر کے سی اس شق کو حضور نے
بیان فرمایا ؎ بکدم کہ جہنم فتنہ تخفت بستر نہیار * بیدار باش تا نرود عمر بر فسوس **اقول** بفضل اللہ علے
اللطیف ظاہر اترمذی اور مجیب عظریف کو خلل دماغ ہے کہ بیہودہ سرائی کرتی ہین اور کہتی ہین کہ متعہ کرنا
لوگونکا بحکم شرع تہا وہ صحیح ہے تاوقتیکہ زمانہ نابرسان لی کیسی سوفسطائیون ہی کا مدعا ہی کہ انکا اعلی بدیہیات کا منکر ہی
نہ اپنی مذہب کی کتاب دیکہتی ہین نہ اپنی اسلاف کی سنتی ہین صحیح بخاری اور صحیح مسلم روایت صحابہ سنیان مین
موجود ہی اذن لنا رسول اللہ رخص لنا رسول اللہ او خلیفہ حبی نے سرسبز کیا متعتان کانتا مشروعتین فی عہد
رسول اللہ کما فی التفسیر الکبیر اور یہی تفسیر کبیر مین ہے واتفقوا علی انہا کانت مباحۃ فی ابتداء الاسلام
اور یہی تفسیر کبیر مین ہے، واللہ ہی یجیب ان یعتمد علیہ فی ہذا الباب ان نقول انا لا ننکر ان المتعۃ کانت
مشروعۃ انما اللہ ہی نقول انہا صارت منسوخۃ اور سارق دہلوی تحفہ مسروقہ مین لکہا ہے
اہلسنت اباحت اور ابتدای اسلام بعد ازان تقدیم اول در بعض غزوات بنا بر ضرورت انکار نمیکنند اور مدارج
وغیرہ مین مصرح ہے کہ پیغمبر خدا نے اذن متعہ کا دیا اور خود مجیب عظریف اسے رسالہ مین حدیث جسمین
جسمین اذن لنا رسول اللہ فی متعۃ النزہۃ موجود ہے نقل کر چکا ہی اور اب آگے مین حیا کی بند کر کے
بیان کہتا ہے کہ متعہ کرنا لوگونکا بحکم شرع تہا اور جس متعہ کے رخصت اور اباحت اور تشریعیت اور اذن صحابہ
سنہ اور تفاسیر معتمدہ اور کتب معتبرہ سنیہ مین اس وہموم دہر کے سی موجود ہے اوسکو غیر مشروع اور بطریق
تعامل کے کہتا ہے اور تکذیب اپنی اسلاف کے کرتا ہے اور اپنی دعوی برخلاف مذہب مناظرہ کی ہو رہی

سنیہ مین

Presented by: Rana Jabir Abbas

صحیحین تو ناہی ہمارے صحاح ستہ مین ہی قال محمد العلام الشریف اور مستحق ہی جو پوچھا ہی کہ
کہ کون سی پیمبر یا امام سی مسئلہ جاری ہی جواب سکا یہ ہی کہ منعہ بحکم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کہ
خاتم النبیین ہین اور دین اونکا قویم اور شریعت اونکی ناسخ شرایع سابقہ ہی متعہ ہمیشہ جاری رہا ہی اور احادیث
اون حضرت کی صحاح ستہ مین بحکم مشروعیت متعہ موجود ہین اور جاری رہنا اوسکا تا بعض عہد خلافت خلیفہ ثانی
بہی صحاح مذکورہ سی ثابت ہی قال المجیب الظریف اقول بفضل العزیز العلام فی الحقیقت ابتدای اسلام مین
بحسب ضرورت بطور تعامل بطریق مشروعیت متعہ دو ایکبار جاری ہوا تہا پہر جب ان آیتون کا نزول ہوا تو
حضرت نی ممانعت فرمائی اور اوسمین حرمت مؤبدہ ظہر انی چنانچہ تفاسیر معتبرہ اور صحاح ستہ مین بتفصیل مذکور ہی
اور مشتی نمونہ خروار ی یہان بہی جابجا ذکر کیا گیا اگر زیادہ ہوس ہے تو بالفعل شرح مسلم امام نووی کی مطالعہ
فرمائی خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ تحریم اور اباحت متعہ کی دو مرتبہ ہوئی پہلی چند دنون حلال تہا پہر خیبر لی دن حرام
ہوا پہر تین دن جنگ اوطاس یعنی مکہ معظمہ مین حلال رہا پہر ہمیشہ تک حرام ہوا بعد اوسکی اوسی کتاب مین رفع
دخل کرتا ہی ولا مانع یمنع تکرار تکرار الاباحۃ والتحریم ۵ ساری خدشہ تہی جس بہانی مین
اور گنی چنکیان بجانی مین اقول بفضل العلی اللطیف حسب صحاح ستہ اور تفسیر کبیر وغیرہ تفاسیر معتمدہ
سنیہ اور معارج النبوۃ وغیرہ کتب معتبرہ سنیون سی باحت اور حضرت اور اون دنیا پیغمبر خدا صادق وما ینطق
عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی کا اصحاب کو متعہ کرنی کا ثابت ہی اور اتفاق سنیون کا اباحت متعہ پر ابتدای
اسلام مین تفسیر کبیر و نیشاپوری وغیرہ سی واضح ہی کہ وہ لکہتی ہین واتفقوا علی انہا کانت مباحۃ فی
صدر الاسلام تو ایسی صورتون مین مجیب ظریف کا کہنا کہ بطور تعامل کے تہا نہ بطریق مشروعیت کی قابل
ضبط کی نہین ۵ اون مرغی جو دیوی کب سنتا ہے * اور وہ آیات جنکو ابو داؤد اور مجیب ظریف براہ
جہالت و نادانی محرم متعہ کی ٹہراتی ہین ہرگز کسی طرح محرم متعہ کی نہین ہوسکتی جیسا اوپر مفصل گذرا اور مجیب ظریف
جو مقابلہ مین الحق امامیہ کی اپنی مذہب کی کتابون سنی سند لاتا ہی اور استشہاد کرتا ہی جہالت اوسکی ہے
داب مناظرہ سی اور بڑا لطیفہ یہ ہے کہ مجیب ظریف اسنے اپنی قول مین ادعای جاری ہونی متعہ کا ابتدای
اسلام مین بطور تعامل نہ بطریق مشروعیت کی کرتا ہی اور استشہاد مین اپنی اوس دعوی کی خلاصہ عبارت امام
نووی کا جو لکہا اوس سے جاری ہونا متعہ کا بطریق مشروعیت کی ثابت ہی کہ اوسمین تحریم اور اباحت متعہ
کہ احکام شرعیہ سی ہی مذکور ہی ماشاء اللہ کیا خوب دلیل کو دعوی پر منطبق کیا ۵ بہ حوش کفتہ سنت

سعدی در ریجا * الایا ایہا الساقی ادر کاسًا وناولہا * اور جاننا چاہئی کہ امام نووی نی تحریم اور اباحت متعہ کے
دو بار کہی اور ابن حجر نے فتح الباری مین چھ بار کہی ہے عبارت فتح الباری کے یہہ ہی فحصل مما اشار
الیہ ستۃ مواطن او کخیبر ثم عمرۃ القضاء ثم الفتح ثم اوطاس ثم تبوک ثم حجۃ الوداع
انتہے بالجملہ بقدر اضطراب اور تہافت دلیل بی اصلی تحریم کے ہی وھذا ظاہر کمال الظہور ولکن
من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور قال الجہبذ العلام العریف اور پیغمبر ہمارے نوا ایک ہے
مین یہہ سوال کہ کون سے پیغمبر سے جاری ہوا ویسا ہے کہ کوئی پوچھے کہ یہہ مسئلہ کونسی خدا نی فرمایا ہے
قال الجیب الظریف اقول بفضل المعز الاکرم یہہ سوال مین غلطی یہہ ہوتی تو اوسکا کہنا بجا تہا شاید تصنیف
سلمہ الموخذات اللفظیہ لیست من دأب المحصلین فرماوے خاطر قدسی مظاہر رہا اپکا قصور نہین تقاضای سن ہے
ع یک پیری وصد عیب چنین گفتہ اقول بفضل العلی اللطیف معلوم ہوتا ہے کہ مجیب ظریف پیر مین
ہی لاکن اپنی نئے پیر کے مانند صد عیب پیری مین گرفتار اور محتمل الخطا اس ہے کہ موخذہ معنوی کو موخذہ
لفظی کہتا ہے کیا مجیب نہین دیکہتا کہ جناب مستطاب مجتہد لعطرد ام طلہ نی مستفتی کے کسی لفظ کو غلط یا
بی محاورہ نہین فرمایا ہے کہ موخذہ لفظی عبارت اسی سی ہے بلکہ جناب مستطاب نی تو موخذہ معنوی کیا ہے
کہ ارشاد فرمایا ہی کہ اہل اسلام کو سوای شریعت مقدسہ مصطفوی علی صاحبہا الاف الصلوت والتسلیمات کی شرایع
انبیای سابق سے کہ سب کے سب منسوخ ہوگئی ہین کیا علاقہ اور کون غرض ہے مستفتی جو پوچہتا ہی کہ متعہ کون
سی پیغمبر سے جاری ہوا پوچہنا اس امر کا باوصف ادعای اسلام یعنی چہ افسوس صد افسوس کہ مجیب اپنی خوش
فہمی سے اس موخذہ لفظی کہتا ہے غالبًا مجیب ظریف سوال مستفتی اور جواب جناب مستطاب مجتہد العصر
دام ظلہ کو نہین سمجہا ورنہ اسکو موخذہ لفظی نکہتا بہرحال اہل اسلام کو شرایع انبیای سابق سی کچہہ غرض نہین ہے
ہان مجیب ظریف کو کہ سنت عمر پر چلنا اپنی سعادت جانتا ہے تاسی اوسی پیر نابالغ کی اگر پیغمبران سابق کے
شرایع منسوخہ سی کچہہ غرض اور رغبت ہو ہو اگر ی خلیفہ جی یہی تہود و نصر کے طرف مائل اور راغب ہی جیسا کہ
مشکوۃ مین ہے کہ عمر بن خطاب ایک نسخہ توراۃ کا لایا اور کہا یا رسول اللہ یہہ نسخہ توراۃ کا ہی حضرت خاموش
رہی پہر عمر اوسکو پڑہنی لگا اور رنگ چہرہ مبارک صاحب لولاک کا غصہ سی متغیر ہوا تب ابوبکر نے عمر سے
کہا تیری ماں تجکو روی آیا تو چہرہ مبارک پیغمبر خدا کا نہین دیکہتا تب عمر نی چہرہ مبارک کو دیکہا اور کہا پناہ مانگتا
ہون غضب خدا سی اور غضب رسول خدا سی راضی ہوا میں بربوبیت خدا اور بنبوت محمد سی تب رسول خدا نی فرمایا قسم اوس خدا کی کہ جان محمد کے

اوسکی منجر ہین ہے اگر موسی تمہارے سامنے ظاہر ہو تو تم اوسکی اتباع کرو اتنی اور بھی شکوہ ہین سے کہ عمر
نبی حضرت رسولخدا سے کہا کہ ہم یہود سے ایسی حدیثین سنتی ہین کہ ہمکو جچی معلوم ہوتی ہین آیا ہم کچھ اونمین
لکھ لین پس حضرت نبی فرمایا کہ آیا تم متردد اور متحیر ہو مثل یہود و نصارے کی بعد میری پیغمبر ہونی کے اور اگر
موسی زندہ ہوتے تو اونکو بجز میرے اتباع کے کچھ چارہ نہوتا انتہی اے صاحبان انصاف مقام غور ہی کہ خلیفہ
جی کو تو یہود و نصرکیطرف تو ایسا میلان اور قرآنسے ایسی نفرت کہ زید سی جو جمع کروایا تہا اوسکو کبھی نہ دیکھا
نہ پڑہا نہ صحیح کیا اور پیغمبر خدا کو وصیت نامہ باعث نجات امت ضلالت سی جسنے کتابت کی نہ لکھنی دیا اور آپنے
یتیم یقطار کو نہ سمجھ سکی خاتمہ الماد کو حکم سقوط نماز کا براہ جہالت کی دیا اور خلاف قرآنکی مغالات مہر کو مغ کیا
اور زن پردہ نشین سی مرم ہونی اور حکم رجم مجنونہ کا دیا کما فی صحیح البخاری اور حقیر نی اس محالہ مین بکمتعلم موخذات
لفظیہ سی اغماض عین کیا ہی لفظی خطاون مجیب عطریف کا کہین تعرض نہین کیا مگر بیان اوسکی سمجھانی کو
مثال موخذہ لفظی کے بتاتا ہون کہ اوسنی جو مصراع لکھا ہے ایک پیر ہے صد عیب چنین گفتہ یہ نظم ہے اجز
یا شتر اور نتیجہ طبع مجیب سی ہے یا کسی اور شاعر کا کلام ہے اور گفتہ کا فاصلہ اون ہے لاکن چونکہ مذکور نے
ہی اور تک سی تک نہین ملتی بعید نہین کہ نتایج افکار خلیفہ جی سی ہووی کہ وہ پیر نا بالغ بی جوڑ ہی کہا کرے
نہی جیسی کہا ہے دو متعی پیغمبر خدا کے عہد مین مشروع تہی مین اونکو حرام کرتا ہون بالجملہ موخذہ لعلمی ہے
جو مذکور ہوا اور وہ جو قبلہ و کعبہ نے فرمایا ہے موخذہ معنوی ہے غالبا مجیب کو تمیز موخذہ لفظی و معنوی
کی نہین ۵ گو سالہ ما پیر شد و گاو نشد **قال** المجیب العطریف تامل سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ سوال حق ہی کیونکہ
اکثر بانین عبادات اور عادات اور محرمات اور مباحات وغیرہ اور دینون کے اس دین متین مین باقی ہین بعض
بعینہ بعضی کچھ شروط و قیود ملی جنانچہ بجای خود مقرر ہے اس لئی سائل نے پوچھا کہ متعہ کو نسی پیغمبر یا ایام سے
جاری آیا ہماری حضرات امامیہ سی جاری ہوا یا اگلی بہی کسی پیغمبر یا اونکی خلفا کی وقت مین تہا سمین
کیا قباحت لازم آتی کہ جناب نے یون شد و مد سی بیکار بات بنائی کو ہماری پیغمبر تو ایک ہے ہین اوسنی
پیغمبر کے ایک ہونی کا کب انکار کیا ۵ سمجھ کا پھیر ہے ورنہ سوال سیدہا ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف
جب بالاتفاق دین نبوی ماحی ادیان ماضیہ اور شریعت مصطفوی ناسخ شرایع سابقہ کی ہوئی اور مسائل اور
احادیث شرایع سابقہ کے لکھنی اور پڑہنی کا ترک بالمرہ ماثور ہوا یہان تک کہ پڑہنا عمر کا تو رہا بیت کو ہاتھ
غضب اور یہ رنگ خضاب جناب پاک صاحب لولاک کا ہوا اور خالفہ اول نے خلیفہ جی کو اوس پڑہنی کی اجرا مین

زبر کلمات السوائل کا لیا کما مر من الشکوۃ اسصورت مین مسائل شرایع سابقہ کی دریافت کرنا سوای مجیب مظلیف
کی زعم کے سنت پر چلتا ہی کام اہل اسلام کا نہین کسواسطی کہ مستفتی مسلمانکو دریافت کرنا مسائل شرایع
سابقہ منسوخہ کا ہرلحاظ سے فضول عبث ہی کیونکہ مشروعات شرایع سابقہ جو شریعت متعدسہ نبوی مین غیر مشروع ہوئے
مانند کثرت ازواج حضرت داؤد و سلیمان علی نبینا و آلہ وعلیہما السلام کی اور مانند جمع بین الاختین حضرت یعقوب
علیہ السلام کی مثلا اور ممنوعات شرایع ماضیہ جو اس ملت حنفی مین مشروع ہوئی مانند طہارت بدن و حامہ کے
باب مثلا مفتی و مستفتی اونکو مدبل نہین سکتا پھر اوسکا دریافت کرنا عبث محض ہوا کہ ممنوع عقلی و شرعی
ہی تو یہہ سوال مستفتے کا حق ہوا مجیب عطریف اپنی سمجھہ کے پھیر سی بیکار باتین بناتا ہی اور ناحق اوسکو
حق کہتا ہے اور مجیب عطریف نی یہہ جو کہا کہ اکثر باتین عبادات اور عادات اور محرمات اور مباحات وغیرہ
اور دینون کے اس دین متین مین باقی ہین اولا یہہ دعوی اوسکا اثبات طلب ہے ظاہر اسوای دس
سنتون حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کے مثل ناخن و شارب لینی اور ختنہ وغیرہ کی کوئی بات
اور دینون کے اس دین متین مین باقی نہین ہے اور ثانیا اگر بالفرض کوئی بات باقی بہی ہو تو وہ اسے
دین متین کے نہ ہے اور عمل کرنا اوسپر اسی حیثیت ہوا کہ منجملہ احکام اسی شریعت مقدسہ کی ہی نہ اوس حیثیت
سی کہ منجملہ احکام شرایع منسوخہ کی ہی تو مستفتی مسلمانکو اوسکا دریافت کرنا کہ کونسی شریعت منسوخہ کی یہہ بات
ہی سراسر قباحت ہے ۵ سمجھہ کا پھیر ہے ورنہ یہہ بات سیدھی ہی قال المجیب العطریف بلکہ اگر
غور کیجئی تو اس سوال مین ایک نوع کی انکار اور توبیخ یا تعییر ہے یعنی متعہ تو بارشاد پیغمبر خدا اور بامداد ایمہ ہدی
حرام ثابت ہوتا ہے پھر کونسی پیغمبر یا امام سی ہمارے ہو اپیغمبر اور امام تو ایک ہے ہین یہہ ذہکو سلف
کا بیچ مین کسنی نکالا جیسا عرف مین کوئی کچھہ کام خلاف عقل اور شرع کی کرتا ہو تو اوسکی توبیخ یا تعییر کو
لئی کہتی ہین کہ یہہ بات کونسی خدا نی فرمائی شاید جناب اسی مضمون زجر کو سمجھہ کر خالی دی گئی اقول بفضل
العلی اللطیف جب خلیفہ حی نے اقرار مشروعیت متعہ کا عہد کرامت محمد جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ
مین کیا اور کہا متعتان کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ وانا احرمہما اور عمران بن حصین صحابی
سینون نی کہا نزلت متعۃ النساء فی کتاب اللہ وفعلناہا مع النبی ولم ینہ عنہا حتی
مات ولم ینزل قرآن یحرمہا قال رجل برایہ ماشاء اور حضرات جابر اور ابو سعید خدری نے

نام

(۲۰۴)

وفات اپنی فتوی جواز متعہ کا دیتے رہی اور آیہ فما استمتعتم کو آیہ محکمہ غیر منسوخہ کہتی تہی جیسا کہ یہہ سب امور صحاح ستہ اور تفاسیر معتمدہ سنیہ اور کتب معتبرہ اونکی سے مکرر مذکور ہو چکی تو ایسی صورت مین دعوے ثبوت حرمت متعہ کا بارشاد پیغمبر خدا اور تا ابد ایمہ ہدے دیکھو سلا مجیب ظریف کا ہی یہہ توبیخ اور تشہیر اوس کلام مہمل مستفتی سے نکلتا ہی شتر غمزہ مجیب پیرو بعیر الاصحاب کا ہی بلکہ اگر غور کیجئی تو زجر و توبیخ و تشہیر وہ ہی کہ جب خلیفہ جی نے خلاف عقل و شرع کے متعہ مشروعہ کو اپنی رای ناصواب سی حرام کیا تو خلیفہ ثانی خلیفہ جی پر چوٹ کی اور کہا کہ مین آیا تابع سنت پیغمبر خدا کا ہون یا اپنی باپ کا اتباع کرون تو زجر و توبیخ و تشہیر وہ ہی جو عمران بن حصین نے کی اور کہا کہ ہمنی متعہ کیا پیغمبر خدا کی ساتھہ اور اوس حضرت نی اپنی وفات تک نہی اوسکی نکی اور قران ہی اوسکی تحریم مین نازل نہین ہوا یہہ کہا ایک شخص نے اپنی رای سی جو چاہا کہے تو بیخ و تشہیر وہ ہی جو خلیفہ مامون نا رشید صاحب اثر سنیون نے کی اور کہا ای جہل تو کون ہے جو نہی جانتا اوس چیز سی جسکو پیغمبر خدا اور ابو بکر نے کیا ہی اور مجیب ظریف اپنی دل مین سوچی کہ حالی دینا کام اوس مادہ کو ہی کلہے جو تخت پر مظہور نہا اور مجیب کہ سنت عمر پر چلتا ہے اوسکو ہی خالی دینا زیبا ہے تحول نامیہ کو اور یہان جو زبان قلم پر لفظ نر مادہ کو ہے کا آگیا تو اسجگہ ایک لطیفہ بہی حقیر کو لکھنا مناسب معلوم ہوا کہ باعث انبساط طبایع احباب و موجب انشراح خواطر اولی الالباب کا ہوگا وہ یہہ ہے کہ تفسیر درمنثور سیوطی مین کہ اعاظم علمای اہلسنت سی ہے مزبور ہے کہ خلیفہ جی نے اپنی بہاگنی اور فرار عن الزحف کا حال یون فرمایا لما کان یوم احد هزمت فقررت حتی صعدت الجبل ولقد اثیمت انی وکانی ارى طلحة یعنی روز احد مین منہزم ہوکر بہاگا اور جب بہاڑ پر چڑہ گیا تو مین حبت کرتا تہا اسطرح پر کہ گویا مین نر مادہ کو ہی ہون جاننا چاہئی حضرت خلیفہ جی نے کہ تخت پر مظہور اور تانث پر مجبول نہی اپنی آپ کو نر مادہ کو ہی بتایا حضرت کی مونہہ سی کاکی دعل یعنی نر نر کو ہی نہ نکلا حال حضرت کا مشابہ حال اوس شخص کے ہے جسکا ذکر شاہنامہ مین ہے کہ ایک بادشاہ کا بیٹا زنانہ تہا بادشاہ نی اوسکو شاہنامہ پڑہوایا مابین خیال کہ جو کتاب مذکور مین حکایات جنگ و جدل و مردانگی و دلیری کے ہین اونکی پڑہنی سی شاید زنانہ پن جہوٹ دے وہ بدبخت بعد پڑہنی شاہنامہ کے اپنی باپ کے پاس جو آیا اوسکی باپ نی کہا کوئی شعر پڑہا اوس بدبخت ارزلی نے کہ تانث جبلی رکہتا تہا یہہ شعر پڑہا ؎ منیژه منم دخت افراسیاب * نه نر نهه مذیذ تنم آفتاب

قال المجیب الظریف آپ سے بڑا تعجب ہے کہ یون فرماوین کہ یہہ ولیا ہے کہ کوئی پوچہی کہ یہہ مسئلہ یونسی جہوٹے

فرمایا کیونکہ غایۃ الامر تو یہی ہی کہ اس کلام سی تعدد خدا کا متوہم ہوتا ہی سو موافق مذہب پیشوایان خود
کی اسمین کچھ برائی نہین کتب معتبرۂ شیعہ مین مانند تفسیر مجمع البیان وغیرہ کی لکھا ہے کہ خالق خیر کا خدا
اور خالق شر کا شیطان حالانکہ واللہ خلقکم وما تعملون وسمن شر ما خلق وغیرہ اس عقیدہ کو جھٹلا رہا ہے
اقول بعضل تعالی اظہر من الشمس یہ کلام مہمل عجیب عظریف کا سراسر کذب و افترا ہی بحث ہی معاذ اللہ کہ
عقاید حقہ اہلحق امامیہ سی تعدد اللہ کا متوہم ہوتا ہی یہ عقیدہ تعدد اللہ کا سنیون اور انکی پیشواؤن کو نہا ہے
ہر کس ناکس کو معلوم ہی کہ اعتقاد توحید باری تعالی اصل اصول خمسہ ایمانیہ اہلحق سی ہے اہلحق کا عقیدہ یہ ہی کہ خدا
واجب الوجود مستجمع جمیع کمال ہے اور واحد احد ہی کوئی اوسکا شریک و شبیہ اور مانند نہین ہی اور وہ ازلی
اور ابدی اور سرمدی ہی اور وہ زمانی و مکانی نہین کسی چیز و جہت مین نہین اور کسی چیز مین حلول نہین کرتا اور
محل حوادث نہین اور علیم و سمیع و بصیر و متکلم و مرید و قادر سب اشیا پر ہی اور حی لایموت ہی اوسکو فنا نہین
اور سب عیوب و نقصان سی پاک ہے اور عادل ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین اور یہ بھی ہر جاہل و فاضل کو
معلوم ہی کہ اعتقاد تعدد الہ بلکہ تکثر آلہہ کا عقیدہ خاص پیشوایان مجیب عظریف کا ہی صوفیہ غیر صافیہ پیشوایان
مجیب حلول و اتحاد کا عقیدہ رکھتی ہین سگ و گربہ وغیرہ سب موجودات کو العیاذ باللہ منہ خدا کہتی اور جانتے
ہین اور بعض اکابر صوفیہ نی آپ بھی خدا ہونے کا دعوی کیا ہی چنانچہ منصور حلاج نی انا الحق کہا اور بایزید بسطامی نی سبحانی
ما اعظم شانی اور ابلیس جیسی سوی اللہ کہا اور انی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدون کہا کما فی تذکرۃ الاولیاء
لفرید الدین العطار و تبصرۃ العوام اور یہی تبصرۃ العوام مین ہی کہ حسین بن منصور سرگروہ اتحادیہ کا تھا اور اوسنے
دعوی خدائی کا کیا اور اوسکی مرید خلق خدا کو دعوت کرتی تھی عرف الوہیت جسمین حلاج مذکور کی اور مولوی
روم بایزید کا قول لکھا ہی ؎ گفت مستانہ عیان ان ذوفنون * لا الہ الا انا فاعبدون * اور یہی
مولوی روم قول بایزید کا کہتا ہے ؎ نیست اندر جبہ ہم غیر از خدا * چند جوئی در زمین و در سما * و علی ہذا
القیاس دیگر ملاحدہ غنہ ایسا ہی کچھ بکتی چلی آئی ہین مجیب عظریف عجب ماجرا ہی کہ عیوب خانگی اپنے
ناحق اہلحق کے طرف منسوب کرتا ہے لمطعنہ تعالے شانہ اذیال اعتقاد اہلحق امامیہ اثنا عشریہ کی لوث تعدد
تعدد آلہہ سے پاک ہین حاشا و کلا کہ اہلحق ایسی مزخرفات کی معتقد ہون ھذا سبحانک ھذا
بہتان عظیم **اور ثانیا** بالفعل سر دست تفسیر مجمع البیان مین جو ایک آدہ مقام مین تجسس کے
سے کئے مضمون مذکور دستیاب ہوا مجیب عظریف اوس مقام کا پتا لکھی تو حال اوسکا بعد تصحیح

نقل

النفل کے لکھا جائیگا ہاں تفسیر خلاصۃ المنہج وغیرہ میں البتہ فاعل شر افعال کو تبیع جناب شیطان کو
لکھا ہی نہ خالق اوسکا این الشر یا من الشر یا علاوہ ازاں آیات محکمات فرقان مجید کی صریح ہیں اسی پر
کہ کفر و قتل بناحق و زنا و سرقہ و شرب شراب وغیرہ شرور افعال عباد کے کہ امور قبیحہ و باطلہ ہیں
مخلوق خدا کے نہیں خود عباد کہ مباشر اور مرتکب اونکی ہوتے ہیں اونکی خالق ہیں اور شیطان اونکا
باعث اور فاعل ہے اور یہ مسئلہ متعلق ہے بحث افعال عباد سے کہ اہلحق کے طرف تزدیک افعال عباد مخلوق
عباد اور کسبیونکی تزدیک افعال عباد مخلوق خدا کی ہیں حالانکہ آیات کثیرہ موید حقہ اہلحق کے ہیں اور سنیون کی
عقیدہ کو جھٹلا رہی ہیں نمونہ از خروارے لکھتا ہوں منجملہ آیات موید اہلحق کے آیہ وافی ہدایہ ہے فمن
یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ اور آیہ من جاء بالحسنۃ
فلہ عشر امثالہا و من جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا اور آیہ الیوم تجزون ما کنتم
تعملون اور آیہ من یعمل سوء یجز بہ اور آیہ کل امرئ بما کسبت رہین اور آیہ ما تفعلوا
من خیر فان اللہ یعلمہ اور آیہ جعلوا للہ شرکاء اور آیہ من عمل صالحا فلنفسہ اور آیہ
لیجزی الذین اساؤا بما عملوا اور آیہ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اور آیہ لبئس ما کانوا
یصنعون اور آیہ واللہ یعلم ما یصنعون اور آیہ واذ تخلق من الطین کہیئۃ الطیر
فتنفخ فیہا اور آیہ وہبانیۃ ابتدعوہا اور آیہ وہم علی ما یفعلون بالمؤمنین شہود
اور آیہ فکذبوہ فعقروہا اور آیہ فطوعت لہ نفسہ قتل اخیہ اور آیہ جمع مالا وعدد اور آیہ
ارایت الذی یکذب بالدین اور آیہ الذین ہم یراؤن ویمنعون الماعون اور آیہ فصل
لربک وانحر اور آیہ لا اعبد ما تعبدون اور آیہ الذی یوسوس فی صدور الناس اور آیہ
الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ اور آیہ لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت
اور آیہ الیوم تجزی کل نفس بما کسبت اور آیہ الیوم تجزون ما کنتم تعملون اور آیہ واضلوا الحاز
اور آیہ وفیت کل نفس ما کسبت اور آیہ وما اللہ بغافل عما تعملون اور آیہ وبدا لہم
سیئات ما عملوا اور آیہ لبئس ما کانوا یعملون اور آیہ یا ایہا الذین امنوا ارکعوا واسجدوا
واعبدوا ربکم اور آیہ کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاہا اللہ اور آیہ فویل للذین
یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا

(۷ ۱۲)

فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون اور سوای ایات مذکورہ کے اور
ایات بکثرت ہین کہ سب سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ افعال عباد کی مخلوق عباد ہین اور طایفہ کسیہ جو کہتی ہین کہ
خدا تعالے خالق افعال عباد اور جماد کا سب ہین عند التامل کا سب ہی خالق ہے کی معنی مین ٹہرتا ہے
ورنہ یہ مضمون مہمل محض ہوتا ہی عقل مین کسی عاقل و غافل کے نا ویگا کسواسطی کہ یہ امر کمال مہور ظاہر
ہی کہ مثلا قابیل نی جو ہابیل کو قتل کیا تو یہ قتل فعل قابیل کا اور مخلوق اوسکا ہی اوسی کے ہاتہہ اور
حرکہ سی پیدا ہوا ہی اور شیطان اوسکا باعث ہی اور چونکہ قتل نفس بناحق فعل شیطانی ہے تو اس حیثیت
سی شیطان کہ منسوب ہوا اوس قتل کا فاعل ٹہرا اور علی ہذا القیاس بی کرنا قہار بن سالف کا نافہ حضرت
صالح کو مخلوق قہار کا ہے کہ اوسکی ہاتہہ اور حرکہ سی پیدا ہوا ہمیر بن قیاس تخلف جیش اسامہ سے
اور بہاگنا جہاد سے احد وحنین وخیبر وغیرہ مین افعال اصحاب سبعون کی اور مخلوق اونکی ہین کہ اونکی
جوارح و اعضا سے باغوائے شیطان پیدا ہوئی ہین اور یہی خلیفہ حجی کہ کہتی ہوکر کہتی کے طرح جو پیشاب
کرتے تہی اور عمالعت پیغمبر خدا کو نمانتی تہی کما صرح عبد الحق دہلوی یہہ کہڑی ہوکر پیشاب کرنا فعل خلیفہ
حجی کا اور اونکا مخلوق تہا کہ اونکی جوارح و اعضا سے باغوای شیطان پیدا ہوتا تہا اور علی ہذا القیاس
زانی لوک جو زنا کرتی ہین زنا اونہین کا فعل اور اونہین کا مخلوق ہے کہ اونہون کے ارادہ و اعضا سے
و اعضا سی پیدا ہوتا ہے و علی ہذا القیاس جملہ شرور و قبایح افعال اور چونکہ فعل شرور و قبایح افعال
مین باغوای شیطان شریک ہے شیطان بہی فاعل ان افعال کا ہوا اور ثانیا بر تقدیر تسلیم کہ تعبیر
مجمع البیان وغیرہ مین شیطان ملعون کو خالق ہے شر کا لکہا ہے سلمنا لکن خالق ہونا اوسکا شر کو
مستلزم اوسکی خدا ہونی کو نہین اور اس سی تو ہم تعدد خدا کا نہین ہوسکتا کسواسطی کہ ہر عاقل
کو معلوم ہے کہ خدا تو نام ہے ذات واجب الوجود کا کہ قدیم اور مستجمع صفات کمال ہے اور زوال
سے برا اور عیوب سے پاک و منزہ ہی اور یہہ بہی ہر کوئی جانتا ہے کہ شیطان ملعون تو بخلاف ممکن اور
حادث بلکہ ارذل الممکنات اور مستجمع صفات نقصان ہے تو ہم اوسکی خدا ہونی کا کیا کیا عجیب عطریف
نہین دیکہتا کہ خالق ہونا اشیا کا مستلزم الوہیت کو کلیۃً نہین ہوتا اخیار سی حضرت عیسی علی نبینا
و علیہ السلام نی خلق طیر کا کیا انی اخلق لکم من الطین کہیئۃ الطیر فانفخ فیہا فتکون طیرا
باذن اللہ اور اسرار سی سامری نی خلق عجل گوسالہ کیا ما خرج لھا عجلا جسدا لہ خوار فا

jabir.abbas@yahoo.com

اور یہہ دونون عبادکی عبادت ہی اور تو ہم اونکی خدا ہونی کا [illegible] خالقیت کی جو ان سی ملحدین ای کہتے
ہین اگر نصاری حضرت عیسی کو نظر اونکی بغیر باپ کی پیدا ہونی کے خدا کہتے ہین نہ بنظر خالقیت طیر کے
کما لایخفی بالجملہ الہی اما بیعتہ تعدد خدا ہی ہیں یہہ عقیدہ تعدد آلہہ کا مسینون ہی کو زیبا ہی کہ انکی
پیشوا اون مانند بایزید و منصور وغیرہ صوفیہ غیر صافیہ کا یہی عقیدہ ہی ورای ان تعدد خدا کا عقیدہ مجوس کا ہے
یزدان و اہرمن ایک کو خدا النور کا اور ایک کو خدا الظلمت کا کہتے ہین چونکہ مسنی اکثر عقاید و اعمال مین مشابہ
مجوس مین تو عقیدہ تعدد خدا کا بہی اونکو مثل مجوس کے لازم ہے چنانچہ مذہب مجوس مین ماہن بہنی بہو بہی
خالہ سی نکاح اور مجامعت کرنا صحیح ہے ویسا ہی امام اعظم مسنیون کی نزدیک بہی ماہن بہنی وغیرہ محارم سی
سی نکاح اور مجامعت کرنی سی حد شرعی لازم نہین ہوتی کما فی فتاوی قاضی خان اور شافعی امام مسنیون کے
نزدیک نکاح کرنا اپنی بیٹی سی جو زنا سی پیدا ہوئی ہو لکھا ہی درست ہی کما فی التفسیر الکبیر و رحمۃ الامۃ وغیرہما نعوذ
باللہ من شرور انفسہم من ستیا اعمالہم اور رابعا مجیب عطریف نی جو آیہ واللہ خلقکم
وما تعملون اور آیہ ومن شر ما خلق اسمہام پر لکہین دونون نی محل لکہین کسواسطی کہ ہمارا مطلب
عطریف کا یہہ ہے کہ افعال عباد کی خیر اور شر سب کی مخلوق خدا کی ہین اور آیات مذکورہ کو اس مطلب پر
دلیل لایا سو ارباب فہم پر مخفی نہین کہ آیہ ومن شر ما خلق مین دلیل اور تائید مطلب مجیب کے کسطرح معین ہے
بلکہ اوسکی مطلب کو اور اوسکو جتلا رہی ہے کیونکہ آیہ مذکورہ بلکہ تمام سورہ مین شر کا فعل اور خلق منسوب
محلہ ذات کی طرف ہے کیونکہ ترجمہ سورہ مذکورہ کا یہہ ہے کہہ تو اے محمد پناہ چاہتا ہون مین بخدای صبح شر
مخلوقات سی و شب تاریک سے اور شر حاسد کرنی والی سے
جب حسد [illegible] کرے مجیب عطریف دیکہی کہ ہو کما گرہون مین فعل اور مخلوق
حاسد کرنی والون کا ہا کہ اونکی جوارح و اعضا سی پیدا ہوا تو ہا نی رہے دوسری آیہ سو وہ بہی نظر سیاق
و سیاق کے بثبت دعوی مجیب کے مین ہے ساری آیتون ہے اتعبدون ما تنحتون واللہ خلقکم
وما تعملون یعنی آیا تم عبادت کرتی ہو اوس چیز کے جسکو تمہی تراشتا ہی حال انکہ خدا نی تمکو اور تمہاری بنائے
ہوئی شیون کو پیدا کیا ہی چنانچہ مبصیاوے وغیرہ تفاسیر سنیہ مین پہلی یہی معنی لکہی ہین اور وہ احتمال ہی
لکہا ہے جو مجیب عطریف کا منوی ہے بہرحال نظر قاعدہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کے
یہہ آیہ بہی لایق استدلال کے نہین ہے مجیب عطریف نی براہ جہالت ناحق خامہ فرسائی کے ہی قال المجیب

جوارح اور اعضا سی پیدا ہوتا ہی صحیح

Presented by: Rana Jabir Abbas

التطریف پس بنا بر اس قاعدہ کلی اگر سائل نے اسمیں ایہ بھی اشارہ حقیقہ کیا ہو کہ معاذ اللہ جب حالق دو ہین
تو پیغمبر اور امام بھی دو ہونگی ایک خیر والی کے ایک شر والی کے پس کونسی پیغمبر اور کونسی امام نی اسکو جانے
کیا آیا پیغمبر اور امام شر والی نے یا پیغمبر خیر والی نے ا قول بفضل العلی اللطیف ٥ چشم بد اندیش
کہ برکند ہا: * عیب نماید ہنرش در نظر: * حال قاعدی کا معلوم ہو چکا کہ افترای بحت ہی مذہب حق اہلحق
مین توہم تعدد خدا کا ممکن نہین ہے بلکہ مقدمہ بالعکس ہے کہ نظر بعقیدہ وحدت وجود منصور حلاج و با
یزید بسطامے وغیرہ اکابر سنیون کے عقیدہ مین تعدد بلکہ کثرت آلہہ کا متبقن ہے تو ہتہ اسائل اور مجیب عطریف
کی کہ چیلی اور مریدا وہنون نی صوفیہ غیر صافیہ کی اونہین پر منعکس ہوئی کالای بد بریش خاوند یہ سب کثافات
اور گندہ گی عقیدہ تعدد خدا کی اونہین کے ریش دراز نعثلی مین جا اولجھی اور اونکا ہگا پانی کا اونکی موتہہ پر
ایا اللہ شیاطینہم قد مدھم فی طغیانھم یعمھون بالجملہ مجیب عطریف نی جو وکالت فضولے
کر کے سایل سے طرف سی پوچھا کہ متعہ کو پیغمبر و امام خیر والی نے جاری کیا یا پیغمبر و امام شر والی نی تو مجیب نی
اپنی نیاد تسنن بلکہ اپنی خانہ یان کو منہدم کیا یحسبون انہم یحسنون صنعا الا انہم ہم المفسدون
کسواسطے کہ مجیب عطریف اور سائل کو تصریح بخاری و مسلم وغیرہ صحاح ستہ کی جنکی صحت کی حلف پر سنیون
جورون کو باجماع علماے خلاف واقع ہوئی ہے مجیب عطریف اور مستفتی بلکہ سب سنیون پر ثابت
ہو چکا ہی کہ حضرت خاتم النبیین پیغمبر آخر الزمان نی حکم حلت و اباحت کا اور اون پر حصت متعہ کی رہی
پھر کیا مجیب عطریف اور مستفتی مین جانتی کہ جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ پیغمبر خیر والی کے
یا العوذ باللہ منہ پیغمبر شر والے کی غالبا تک مجیب کو مشتبہ پڑا یا لاچ اپنی کے ثبوت مین سنی صحتی کے
شک ہے نعوذ باللہ من ہذہ العقائد الفاسدۃ الکاسدۃ اگر تسنن اسی کا نام ہے تو لعنت
برین تسنن ٥ گر ولی ہست لعنت بر ولی * حاصل کلام یہہ ہی کہ مذہب الحق امامیہ مین خدا
وحد لا شریک لہ ایک ہی ہے اور حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ اوسی کے بھیجے ہوئے پیغمبر
برحق اور امام خیر ہین اور ایمہ اثنا عشر علیہم السلام اوسی جناب کے اوصیا و مروج اوسی کے شریعت مقدسہ
کی ہین کہ ناسخ جملہ شرایع سابقہ کے ہی اور جاری کرنی والی متعہ مشروعہ کی وہی حضرت خاتم الانبیاین
صلی اللہ علیہ وآلہ کہ متعتان کانتا علی عہد رسول اللہ اوسکی خبر دیتا ہی اور حرام کرنیوالا
اوسکا امام شر ہے کہ وانا احرمہما اوس سے آگاہ کرتا ہی وھذا ظاہر کمال الظہور ولکن

Presented by: Rana Jabir Abbas

من کیجیے اسکو تو بھی ہمارا مذہب ہی قال محمد السلام اسمیں اب تم نے یہ کہا کہ جنہوں نے
حرام کیا وہ کونسی پیغمبر تہی کہ ناسخ شریعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ ہوئی خلیفہ اور امام کا مرتبہ
تو یہ نہین کہ حکم پیغمبر کو نسخ کری ہان اس جہت سی کہ وحی وکتاب موافق اونکی رای کی نازل ہوتی تہی
دعوی ہمسری کا ہوسکتا ہی قال الجیب الظریف اقول بفضل العلی اللطیف عجیب ظریف کلام جاہلانہ یا تجاہل
عارفانہ کرتا ہے کیونکہ کتب معتمدہ سنیہ سی ثابت ہی کہ عمر خلیفہ اور امام سینونکا اکثر تشریعات فی الدین
اور حلال کرتا تہا چنانچہ ابتدای سوم مین بعد نماز عشا کی کہانا پینا جماع کرنا ماہ صیام مین حرام تہا حضرت
عمر اور اونکی بعض اذناب نے براہ خیانت کہ جماع کو کہ بعد عشا کے حرام تہا حلال کیا اور اپنی جوروون پر جبر
بیشی تفاسیر معتمدہ سنیہ مین ریر آیہ علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم یہ ماجرا موجود ہے ورے
آن جہاد سی بہاگنا حرام ہے خلیفہ جی اور اونکی ذریت بہائی نے اس حرام کو بہی حلال کیا جنگ احد اور حنین و
خیبر وغیرہ مین بہاگی کافرون کو پشت دی کما فی صحاح السیرہ وکتب التواریخ اور نیز بموجب آیہ وافی ہدایہ
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کے اطاعت رسول خدا کی واجب اور عصیان و نافرمانی اوس جناب کے
حرام ہے خلیفہ جی نے عصیان و نافرمانی نبی کو کہ حرام ہی حلال کیا بابت ہذیان کیطرف مصداق وما ینطق
عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی کے کری نافع قرطاس ہوا اور قوموا عنی کا خطاب پایا اور جیش اسامہ سے
تخلف کیا نافرمانی نبی کے تہی اور حرام نہی اوسکو حلال کیا کما فی صحاح السنیہ اور عمرہ کو مہینون حج مین
کہ حلال تہا حرام کیا جیسا کہ وہبت سودہ لیستی سے کہ قال زین تاریخ طبری اور ازالۃ الخفا سی سنہ مکہ جگی مین اور
نہایہ ابن اثیر مین بہی لغت قوسین مذکور ہی اور حاجیون کو بعد اتمام حج کی مکہ مین زمہنی دیتی تہی اور کثرت
طواف سی کہ حلال ہے منع کرتی تہی کما فی اجابۃ المعسم اور نکاح کو کہ حلال ہے ایام قحط مین منع کرتی تہی کما فی نہایۃ
ابن الاثیر اور مال مسلمین مین تصرف بہی کہ حرام ہی کیا کرتے تہی تاریخ ابن سعد خلیب مین ہے کہ ایک خلیفہ
حجام خلیفہ جی کے اصلاح ریش وحلق ستر سر کرتا تہا حضرت منہنائی حجام بیچارہ مر گیا اور گویا اوسکا کل
کیا سخاوت پناہونی پانچسو درہم بیت المال سے اوسکو دلوا ہی عجب لطیفہ ہے کہ ایک خلیفہ گوز کرے
دوسرا خلیفہ مال مسلمانونکا اوسمین برباد کری عجیب ظریف نی کیا یہہ تشریعات عمری اور تحلیل حرام اور
تحریم حلال نہین دیکہا جو کہتا ہے کہ ہمارے مذہب مین خلیفہ یا امام کوئی محرم یا محلل نہین قال

المجیب العطریف اسی وسطی معنی کہا کہ ہر مہما معنی اخبر عن حر منہا کی ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف
نقارخانی مین تو نی کی آواز کون سنتا ہی جب خلیفہ زادہ اور شیخ تصبرہ اور یحیی بن اکثم اور مامون رشید اور
سائل شامی کہ اہل لسان ہین نقارہ کی چوٹ اور طشت از بام افتادہ کہہ رہی ہین کہ قول خلیفہ ہی کا معنی متبادر
حقیقی پر ہی نہ بمعنی اخبر عن حر منہا کی کا مر مفصلا تو قول مجیب عطریف کا کونسا سنے ہے **قال المجیب العطریف**
برعذر ہزار زبان والا بدتر از گناہ ہی کیونکہ والد بزرگوار جناب کے کتاب حسام مین تحت ارشاد ایمہ **نفعل ویفعلون**
ما یشاؤن باقر مجلسی سے نقل فرماتی ہین کہ ظاہرہ تفویض الاحکام پس کیونکر فرمانا آپکا کہ خلیفہ یا امام کا مرتبہ
تو یہ نہین کہ حکم پیغمبر کو نسخ کری ماورہوا **اقول** بفضل العلی اللطف مجیب عطریف کی نقل اس کلام مین
خیانت عجیب کے کہ فقرہ ظاہرہ تفویض الاحکام حسام سی تو نقل کیا اور ضمیمہ اوسکا کہ بحاسیاتی تحقیقہ اور ہے
تحقیق معانی تفویض کے جو حسام مین لکھی قلم انداز کیا جقہ کو خلاصہ اوسکا لکھنا ضرور ہوا اگر ناظرین کو عمدہ
خیانت عجیب کے ظاہر ہو حسام مین مرقوم ہے کہ **اولا** حدیث محمد بن سنان جو کتاب ریاض الجنان مین
مروی ہے اوسمین فقرہ مذکور اسطرح پر ہے **فھم ابوابہ وبوابہ وحجابہ یحللون ما شاؤا ویحرمون**
ما شاؤا ولا یفعلون الا ما شاء لفظ ما شاء بصیغہ واحد ہی کہ مرجع اوسکا خدای عزاسمہ ہی اور بحار الانوار
مین بعد جملہ **فھم یحللون ما یشاؤن ویحرمون ما یشاؤن** کے **ولن تشاؤا الا ان یشاء الله**
تبارک وتعالی موجود ہی بصورت مین مزعوم باطل مجیب عطریف کا اس حدیث سی ثابت نہین ہوتا اور
ثانیا بنا بر تحقیق ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی تفویض کے کئی معنی ہین بعض معنی سے ایمہ علیہم السلام کو ثابت
ہی اور بعض معنی سے منفی جنانچہ تفویض بمعنی خلق پیدا کرنی اور رزق دینی اور پرورش کرنی اور جلانی اور مارنی مین بمعنی
قدرت واختیار سے کہ ایمہ علیہم السلام فاعل حقیقی ان امور کی بتسہیل خود ہون ایمہ علیہم السلام سی منفی ہے
اور قائل اسکا کافر اور دوسری تفویض تحریم اور تحلیل اشیا کی اپنی رای سے بغیر حکم خدا کی اور بغیر وحی
والہام کی وہ بھی ایمہ علیہم السلام کو ثابت نہین اور بمعنی تفویض سیاست خلق کے اور اونکی تادیب
وتعلیم کے یہ تفویض پیغمبر خدا اور ایمہ ہدی علیہم السلام کو بلاشبہ ثابت ہی کہ **فھم یحللون حلاله ویحرمون**
حرامه اشارہ اوسی کے طرف ہی یعنی ہم تعلیم کرنے والی حلت حلال خدا کی اور بیان کرنی والی حرمت حرام
خدا کی ہین خدای عزاسمہ فرماتا ہے **ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا** اور جو
تفویض بامعنی ہے کہ ایمہ دین موافق اپنی رای کے جہان مجمل تقیہ کا دیکھین وہان مطابق تقیہ کے احکام کو

(۲۱۲)

بیان کرین

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیان کرین اور جہاں محل تقیہ کا نہو احکام خمس لات بیان فرماوین اور ملتفت سے فکلو الناس علی
قدر عقولھم کی کام فرماوین اور پانچوین تفویض بامعنی ہے کہ جب مصلحت دیکھین مطابق ظاہر شرع
کی حکم دین اور جب مناسب جانین موافق اپنی علم کے کہ خدا اونکو الہام کرتا ہی حکم دین اور چھٹی تفویض یہ ہے
کہ آفریدگار عالم نی تمام زمین کو اونکی واسطی پیدا کیا ہی اور سکا ہمارونکو مفوض ہے کہ جسکو چاہین دین اور جسکو
چاہین مذین انتہی اب منصف لوگ دیکھین کہ ان میانسی صاف واضح ہے کہ عقیدہ فرقہ امامیہ کا یہ ہے
کہ ائمہ علیہم السلام حکم خدا اور پیغمبر کو نسخ نہین کرسکتی اور تحلیل و تحریم اشیا کی اپنی رای سے اونکو مفوض
نہین ہے ہان سنیون کی مذہب مین البتہ تفویض احکام جائز ہی اور تحلیل و تحریم اشیا کی مجتہدون کو
بمذہب سنیان مفوض ہے مجیب ظریف اوس سے جاہل ہے یا تجاہل کرتا ہے صاحب مسلم الثبوت کہتا ہے

هل يصح التفويض وهو ان يقال للعالم او المجتهد احكم بما شئت فهو صواب فالمختار
عند اكثر اشاعرة والماتريدية وبعض منا لجواز عقلا وتردد الامام الشافعي وعليه
امام الحرمين وقيل يجوز للنبي فقط وقال اكثر المعتزلة لا يجوز وعليها الامام الشيخ
ابو بكر الجصاص الرازي انتهى ما اردنا نقله خلاصہ یہ ہی کہ تفویض احکام بامعنی کہ عالم و مجتہد مجاز
و مختار ہین سو جاہین سو حکم کرین کہ حکم اونکا حق و صواب ہی مذہب اکثر ماتریدیہ اور بعض حنفیہ کے
نزدیک صحیح اور جایز ہے سبحان اللہ مجیب ظریف کو اپنی امور خائنی پر بھی اطلاع نہین مصورت مین فرمانا
جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ کا سراسر صحیح اور بجا اور عذر بدتر از گناہ مجیب ظریف کا سراسر باطل و مزخرف
قال المجيب الظريف اور جو افادہ ہوا کہ ہان اس جہت سی کہ وحی اور کتاب موافق اونکی رای کی نازل ہوتی تہی
دعوای تہمر پیغمبر کا ہوسکتا ہی الحمد للہ کہ حق بزبان جاری ہوا فی الحقیقت اکثر وحی و کتاب اونکی رای کے
موافق اوترتی تہی اقول بفضل العلی اللطیف یہ کہ مجیب ظریف کا کہ فی الحقیقت اکثر وحی اور کتاب اونکی
رای کے موافق اترتی تہی خیال خام اوسکا ہی جو کودن ایک سورہ بقر کو بارہ برس مین یاد کری اور آیہ قطار
و آیہ تیمم سی حاصل ہوا اور زانیہ حاملہ کو حکم رجم کا دی اور بہایم کی طرح کہا ہو کر برخلاف حکم پیغمبر خدا اجتہاد کیا
کری اور فصل خصومات مین اکثر اوس سی لغزشین اور خطائین ہوا کرتی ہون اور بتنبیہ جناب امیر علیہ السلام کے
متنبہ ہو کر لولا علی لهلك عمر کہتا ہو سو موافق رای و عقل ایسی بی عقل و کودن کی وحی و کتاب
کیون اترنی لگی یہ سنی لوگ بمقتضای پیران نمی پرند مریدان می پرانند کی پی ہر گے اوڑایا کرتی ہین اور اوس

ر مادہ کو ہی کرنا حق ہے ہیا عقل کا امر رہنا حرمت کا لگانی ہین اور یاد کرنا سورہ بقر کا مارہ برس مین تفسیر
منثور سیوطی مین اور جابل ہونا آیہ قطاع رحم آیہ تسیم سی اور رحم رابینہ خالہ کا صحیحین اور مشکوۃ اور تفسیر کبیر مین
ر قوم ہی اور کھڑی ہوکر پیشاب کرنی کے تصریح شیخ عبد الحق نے کی ہی کما مر غیر مرۃ اور مانند نر مادہ کو ہی کے
ہونا خلیفہ حجی کا اونکی حوذ اقرار سی ثابت ہی در منثور سیوطی مین ہے کہ کہا عمر نی احد کی دن جو مین جہاد کفار سے
بھاگا اور پہاڑ پر چڑہ گیا تو مین ایسی جست کرتا تھا گویا کہ مین نر مادہ کو ہی ہتا جو کہ بکری عرب و عجم مین بحماقت مشہور
ہی اور مثل ہے تو بکری پہاڑ کی زیادہ تر احمق ہوگی ایک تو کم یلا دوسری نیم چڑہا ایک تو بکری دوسرے
تہا کی بالجملہ نر مادہ حماقت پناہ کی رای کی موافق نزول قران اور وحی کا اعتقاد کرنا حر نامشخص کا کام ہے
قال العجیب اللطریف مگر باوجود اسکی کسی اہلسنت کی نزدیک ثابت نہین کہ اس سبب سے وہ دعوی ہمسری
پیغمبر کا کرتی تہی ہیہ خطاب کا ابداع احتمال ہے یا خیام خیال **اقول بفضل العلی اللطیف** انکار عجیب عطریف
کا دعوی کرتی ہمسری پیغمبر کی ابداع احتمال بلکہ خام خیال ہے **اولاً** اگر دعوی ہمسری پیغمبر کا اوس لائق
کو تہا تو ابو ہریرہ بیچارہ کو کہ بحکم پیغمبر خدا کی ندای من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ شوارع مدینہ
طیبہ مین دنبلہا کیون مارا اور دین پیغمبر خدا کا نماز جنازہ عبد اللہ بن ابی سی کیون کیجیا اور لوگون کو بعد
حج کی کہ مظہر سی کیون نکالتا تہا اور کھڑی ہوکر پیشاب مثل ہمایم کی کیون کرتا تہا اور متعتین کو کہ بحکم خدا و پیغمبر
مشروع تہی کہ کانتا متعتین فی عہد رسول اللہ اوسکی مشروعیت کی خبر دنیا ہی کیون حرام کیا و علی ہذا القیاس
اکثر حرکات ناشائستہ ایسی ہے کرتا تہا اگر اوسکو ہمسری پیغمبر کا تہا تو ایسی حرکات ناشائستہ کیون کرتا تہا اور
اگر سنی لوگ اوسکو ہمسر پیغمبر خدا کا نہین جانتی تو اوس بی ادب کی گستاخیون کو کیون اچہا جانتی ہین اور اوسکے
تشریعات کو دین خدا مین کیون مانتی ہین اور **ثانیاً** سینکڑو کی نزدیک پیغمبر خدا کی کچہ حقیقت نہین ہے
نعوذ باللہ منہ ایصورت مین اگر عمر نی دعوی ہمسری کا کیا تو کیا مضایقہ طرفہ یہہ ہی کہ ابو حنیفہ کوفی امام سینکڑو کا
دعوی افضلیت کا پیغمبر خدا پر کرتا تہا کتاب ربیع الابرار زمخشری مین مذکور ہی کہ کہا یوسف بن اسباط نے
کہ رد کی ابو حنیفہ نی چار سو حدیثین پیغمبر خدا کی جیسی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہی کہ دو سہم ہین فرس کے لئے
اور ایک سہم ہی رجل کے لئی ابو حنیفہ نی کہا مین سہم چارپائی کا زیادہ کرتا ہون سہم مسلمان سی نہین کرتا اور پیغمبر خدا نے
اشعار کیا یعنی کوہان شتر کو کہ قربانی کے لئی مکہ کو بہیجا خون آلودہ کیا ابو حنیفہ نی کہا اشعار عقوبت ہی اور پیغمبر
فرمایا بایع اور مشتری کو خیار اور خیار لینی اور رد کرنی مین مبیع کے ہی جب تک کہ جدا نہون مجلس بیع سی ابو حنیفہ

نی کہا

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے کہا جب بیع واجب ہو چکی پھر خیار نہیں ہے اور پیغمبر خدا قرعہ ڈالتی تھی اپنی ازواج میں وقت ارادہ
سفر کے ابو حنیفہ نے کہا قرعہ ڈالنا قمار ہے اور ابن جوزی نے کتاب منتظم فی تاریخ الملوک والامم میں باسناد
خود ابو اسحاق فزاری سے روایت کی کہ کہا اوسنی مین نی ابو حنیفہ سی ایک مسئلہ پوچھا اوسکا اوسنی جواب دیا
تب مین نے کہا پیغمبر خدا سی ایسا اور ایسا ماثور ہے ابو حنیفہ نی کہا اوسکو حک اور محو کر خون خوک سی اور بشیر بن
مفضل سے روایت کی ہے کہ اوسنی کہا کہ قتادہ سی بروایت انس مروی ہی کہ ایک یہودی نی سر ایک دختر کا
پتھر سے توڑا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی سر اوس یہودی کا دو پتھرون مین رکھکر توڑا ابو حنیفہ نی کہا
یہ قبیل ہذیان سے ہی انتہی منصف لوگ یہ گستاخیان عمر اور ابو حنیفہ طالب جیفہ امام سینونکی دیکھین کہ دعوے
ہمسری کیا دعوی تفوق کا پیغمبر خدا پر رکھتی ہین العیاذ باللہ منہ مجیب عطریف نی جو کہا اہلسنت کی نزدیک دعوے
کرنا عمر کا ہمسر پیغمبر ثابت نہین دروغ بیفروغ ہے اگر ثابت نہوتا تو ایسی روایات کو ذریعہ فخر و نازش
کا نجانتی ہان اظہار ان اعتقادات کا اگرچہ بظاہر موہنہ سی علی رؤس الاشہاد بخوف تفضیح نہین کرتی ہین
لاکن دل سی معتقد ہین ورنہ اون بی دبونسی تبرا کرتے **قال** المجیب العطریف ماوجدنہ اترتی وحی اور کتاب
کی موافق رای امامیہ کی شیعہ اللہ دعوی ہمسری آل عبا بلکہ پیغمبر خدا کا کرتی ہین **اقول** بفضل العلی اللطیف (٢١٥)
کیا امکان کہ الحق دعوی ہمسری آل عبال پیغمبر خدا کا کرین مجیب عطریف اس دعوی مین کاذب محض ہے
لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور مخفی نہین کہ امامیہ اثنا عشریہ بظاہر و باطن فرمان بردار و جان نثار و مطیع
و منقاد آل عبا و پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہین دعوی ہمسری کا کیا امکان حکم محکم اطیعوا اللہ و
اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم پر عامل ہین اور بموجب ای آیہ وافی ہدایہ انما ولیکم اللہ و
رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون کی خدا
اور رسول خدا اور ایمہ ہی کو اولی بالتصرف جانتی ہین عمر و ابو حنیفہ نہین ہین کہ محادہ اور مشاقہ خدا و رسول خدا
و ایمہ ہدی کا کرین **قال** المجیب العطریف صاحب تفسیر منہج الصادقین صاف صاف کہتا ہے کہ
جو ایکمرتبہ متعہ کرے حسین کا درجہ پاوی اور جو دو بار متعہ کری رتبہ حسن کا پاوی اور جو تین بار متعہ کرے
مرتبہ علی کا پاوی اور جو چار بار متعہ کرے وہ مرتبہ نبی کا پاوی غور کرنا چاہئی کہ چار مرتبہ کی متعہ مین جب تین
معصوم اور پیغمبر کا مرتبہ حاصل ہو تو ہمسر پیغمبر کے کسنی کی راوی بھول گیا پانچوین مرتبہ بھی کہدیتا
تو خدائی مرتبہ ملتا پھر کیا حد جب تہی مفید ہوتی کے شتر بی مہار جو چاہتا سو کرتا مقام انصاف ہی لاکن حضرات

شیعہ اس خیرالاوصاف سنی صاف معاف ہین فاعلموا ایھا الخذکان اللہ یامر بالعدل الخ

اقول بفضل العلی اللطیف سابق ازین بھی مجیب عطریف اس ثواب متعہ کا جو تفسیر منہج الصادقین مین لکھا ہے ذکر کرچکا ہی اور ہم بھی حسب الشفقۃ وسکا سابق ازین لکھ چکی ہین مفتکر و لا تکن من الغافلین اور ہم یہان ایک نکتہ اور بھی لکھتی ہین کہ مذہب حق مین تو بلا شک ثواب متعہ مشروعہ کا کہ ایک مخلص مردہ دل نے بمشافت خدا و رسولخدا کی امر مشروع کو نامشروع ٹہرایا تھا سبب احیای سنت کی بہت ہے اور کیون نہو کہ احیای سنت جہاد برابر ہے مجیب عطریف اپنی گریبان مین مونہہ ڈالکر دیکھی کہ جب اوسکی پیران طریقت مشایخ صوفیہ غیر صافیہ ہو لکن بجا کرگت پر ناجیتی اور سرود و غنا کو کہ بمنزلہ خدا الغنا اشد من الزنا جسکی حقیقت فرماتی ہین افضل العبادات نہ کرشتان بی مہا بستی ہین اور ان جران ناہنجار کو مدولت اوسی سرود و غنای محرم کی مرتبہ خدا کا ملنے لگی فی حق سوے اللہ اور ملحق کہنے کے لایق و سزاوار ہوجاتی ہین اگر الحق احیای سنت نبوی سے مثاب ثواب کثیر ہون تو کیا مستبعد ہی مجیب عطریف اپنی گھر کے کیون بھول گیا اور یہہ امر توطشتازبام افتادہ ہے کہ اکثر غوث و قطب سینکڑے ہجڑون اور زنانون اور بھارون سے مین ہوتی ہین شتران بی مہار بلکہ خران ناہنجار جو جاہستی ہین سو کرتی ہین اونکو کیا حاجت ہی مقید ہونی کے مجیب عطریف ہٹ دہرمے کو کام نفرماے دیکھی جب اوسکی پیران طریقت کو الغنا اشد من الزنا سی خدا ہونی کا رتبہ ملتا ہے تو مثر الاوصاف مبین کون الودہ ہی اور انصاف خیرالاوصاف سی کون صاف اور معاف ہی سنی عمر یا شیعہ علی مجیب عطریف بھولی مونہہ سی کچھہ تو بولو اور اپنی اور اپنی پیران طریقت کی ایسی شر الاوصاف کو نہ بھولو فاعلموا ایھا الاخلاء ان اللہ یھی عن المنکر والفحشاء قال المجتہد العلام العریف اور اگر منسوخ پہلی سے ہوتا تو امام مالک کے نزدیک بھی جائز نہوتا حالانکہ شمس الایمہ سرخسی اور صاحب ہدایہ اور شارح مقاصد اور صاحب جامع الرموز اور ضیاء صاحب کنز الدقایق اور ملا یوسف وہبطی اور صاحب خزانۃ الروایات اور صاحب فتاوی تاتارخانیہ اور شارح کنز الدقایق اور صاحب حدایق الانہار اور صاحب تبیان الحقایق اور شارح مختصر وقایہ وغیرہ اپنی مصنفات مین مصرح ہین کہ امام مالک کے نزدیک متعہ حلال ہے قال المجیب العطریف اولا نفضل العزیز العلام امام مالک ہرگز مجوز متعہ کی نہین بلکہ اپنی موطا مین یہہ حدیث حرمت متعہ کی لائی کہ ان خولہ بنت الحکم دخلت علی عمر بن الخطاب فقالت ان ربیعۃ بن امیہ استمتع بامرأۃ مولدۃ فحملت منہ فخرج عمر بن الخطاب فزعا یجر ردائہ فقال ھذہ المتعۃ ولو کنت تقدمت فیھا لرجمت اور مالکیہ

جمہور قائل ہین کہ متعہ حرام ہے چنانچہ منہج الوفیہ فی فقہ المالکیہ مین موجود ہی کہ لا یجوز نکاح المتعۃ وھو النکاح الی اجل بلکہ صاحب تحفہ افادہ فرماتے ہین کہ مالک متمتع پر حد تجویز کرتی ہین اقول بفضل العلی اللطیف مجیب عطریف اپنی جہالت ذاتی سی مجبور ہے سوال از آسمان وجواب از ریسمان دیتا ہے اقول اگر جناب مستطاب مجتہد العصر وام ظلہ نے جو ارقام فرمایا ہے کہ جم غفیر اور جمع کثیر صنادید علمای سنیہ کی مصرح ہین کہ متعہ امام مالک کے نزدیک حلال ہے مجیب عطریف نی اوسکا جواب قلم انداز کیا اور حقیقت الحال یہہ ہے کہ اسکا جواب کوئی سنی کیا دی سکتا ہے بجز اسکی کہ اپنی ہانو پر تیشہ ماری اور اپنی علمای اعلام کو جاہل شراوی اور ثانیاً لانا ایک حدیث کا مجہول موطا یا کہ حال اوسکا ظاہر ہوگا اور یہی لانا عبارت منہج الو کہ معلوم نہین کہ وہ کونسی کتاب واقع مین ہے یا وہ صرف اسم بامسمی ہے، ساتھہ قطع نظر اس امر کی کہ تصحیح انسقلا اوسکی سبب نظنی کتب مالکیہ کے اس دیار مین متعسر ہے معارضہ مین اقوال جم غفیر صنادید سنیہ کے سفاہت محض وجہالت بحت ہے اور عبارت تحفہ مسروقہ کی کہ وہ بھی تحکم بحت ہے سند و برہان سے مصداق مثل مشہور ہی کیا بذراو کیا بذر شوربا اور ثالثاً اگر روایت مذکور بعض نسخ موطا مین پائی بھی جاوے تو بھی دلیل حرمت متعہ کی نزدیک مالک کی نہین ہوسکتی جیسی کہ ہو روایت تثنیہ اور تجسیم کا صحاح ستہ مین بسبب اعتقاد مولفین صحاح کے تشبیہ و تجسیم تنزیہ ہی مرتجز نیز ہے اور فتوی مرتجز اور ثالثاً نسخی موطا کی کثیر اور باہم مختلف ہین چنانچہ عزیز الانجبانی بتبان المورثین مین سوا نسخی اوسکی مع اسامی اصحاب نسخ بیان کے ہین اور یہہ بھی لکھا ہی کہ امام مالک کے مرنے کے بعد موطا مسودہ ہے تنہا اوسکی مرنے کی بعد اوسکی شاگردون نی اپنی استعداد کی موافق اوسکو ترتیب کیا در رواج دیا اور احادیث مین اونکی باہم تفاوت اور اختلاف بہت ہی اسصورت مین حدیث موطا کی قابل اعتماد اور لایق احتجاج کے کب ہوسکتی ہے علاوہ بران یہہ حدیث مجیب کے نقل کے نہین معلوم کس موطا کے نقل کے ہی نقل بعض سنیون سنی معلوم ہوتا ہے کہ موطا یحیی امام محمد مین کہ شاگرد امام مالک کا ہی اور لفظ ارجمت کے قال محمد الستہ مکروہہ موجود ہے کہ مجیب نے براہ خیانت اوس لفظ کو اوڑا دیا ہے اور خامساً گو بفرض مجیب عطریف کا کہ امام مالک ہر گز مجوز متعہ کا نہین کہ مفید سلب کلی کو ہی محض ادعا کہ محض ہیچ ہی مجیب کو اطلاق سب فتاوون اور کتابون مالکیہ پر من اولہا الی آخرہا مستحیل عادی وعقلی ہے تو یہہ حکم اوسکا سلب کلی ہرگز صحیح نہین ہوسکتا قطع نظر اسکی کہ یہہ کلام اوسکا شہادت علی النفی ہے کہ وہ بھی خبر متعوا سے ورای اتن اوسکو لازم تہا کہ استشہاد اپنی اس تحکم پر چند کتب فقہ مالکیہ سے کرتا وسطی تکذیب اور تخجیل علمای اعلام

jabir.abbas@yahoo.com

والی زوجک اور متعا دستا اگر بقول مجیب عطریف کی امام مالک سنیونکی نزدیک متعہ جایز نہین اور مالکیہ ہمیشہ اوسکی حرمت ہی کی قائل ہین تو مجیب کو لازم ہی کہ صاحب ہدایہ اور شارح مقاصد اور شمس الائمہ سرخسی اور قاضیخان وغیرہ اپنی صنادید علما کی گریبان پکڑ کر کہیں کہ تم نے جو امام مالک کی قاضی کے پاس لیجاکر حد و تعزیر کذب و افترا و قذف علما کے دلوائے آرہی عقل کے دشمن عقل کو جواب صاف دینا اور الصاف سی بالکلیہ ہاتھ اوٹھانا خوب نہین اتنا نہین سمجھتا کہ کمال مستبعد بلکہ خلاف عقل ہے کہ وہ جم غفیر صنادید علمائے سنیون کی پیچھے چلی ہون اور بغیر تحقیقات اور تدقیقات مسائل فقہ کے مقصدی تصنیف کتب ہوئی ہون اور بغیر سند اور بغیر تحقیق کے متعہ کو مالک کے نزدیک حلال لکھدیا ہو غلطی ایک دو سی ہوتی ہی نہ جماعت کثیر علما سی اپنے اکابر علما کو جھوٹا اور جاہل نہرانا کام عزیز الاغبیا اور مجیب عطریف وغیرہ اوسکی حزب کا ہی مست مشہور راست ہوئی نامردہاتھی گھر کے فوج کو ماری اور سابعًا حلت متعہ کی امام مالک کے نزدیک کتب فقہ مالکیہ مین مثل مختصر مالکی کے موجود ہے اور ماخذ صاحب ہدایہ کا وہی ہے جیسا کہ کید سے وکیم رکاند صاحب تحفہ اور قبہ سی مستفاد ہوتا ہی اور کید صاحب تحفہ کا کہ مختصر مالکی پسی شیعہ نی تصنیف کرکی امام مالک کیطرف منسوب کردی ہے ادعای محض و تحکم صرف ہی بلا بینہ و سند کب مسموع ہوسکتا ہی بلکہ کتاب مذکور بتصریح جلال الدین سیوطی کے بعض رسائل مین تصنیف مالک کے ہی اور ابراہیم بن مرعی شیرازی نی اوسکی شرح لکھی ہے اور ثامنًا حلال ہونا متعہ کا ابن ابی جریج کے نزدیک کہ شیخ اور اوستاد مالک کا ہے بھی فرمنہی ہی کہ امام مالک کے نزدیک متعہ حلال ہے شیخ عبد الحق دہلوی نے رجال مشکوۃ مین ترجمہ ابن ابی جریج مین لکھا ہے کہ یحیی بن سعید نی کہا کہ ابن ابی جریج اثبت اور زیادہ ثقہ اور زیادہ معتمد ہے مالک سی اور کاشف مین ہے کہ ابن ابی جریج متعہ کو مباح جانتا تھا اور متعہ کیا کرتا تھا اور وفات پائی اوسنی مکہ مین سن ۱۵۰ مین اور ابن حجر نی فتح الباری مین قاضی عیاض سی نقل کیا کہ خطابی نے کہا کہ ابن ابی جریج سی جواز متعہ حکایت کیا گیا ہی اور ابو عوانہ نی اپنی صحیح مین کہا کہ ابن ابی جریج شیخ اور اوستاد مالک کا ہی اور اوسنی بھرہ مین اباحت متعہ کی اٹھارہ حدیثین روایت کی ہین اور میزان الاعتدال مین یون ہی کہ عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج ابو خالد مکی اعلام ثقات سی ہے اور اوسکی وثوق اور ثقہ ہونی پر اجماع ہی تا انکہ اوسنی نوی عورتون سے نکاح متعہ کیا اور وہ متعہ کو مباح اور مرخص جانتا تھا اور وہ اپنی زمانہ مین فقیہ اہل مکہ تھا انتہی حاصل کلام ادعا مجیب کا کہ امام مالک ہرگز حرمت متعہ کی نہین غلط اور بے اصل محض سے امام مالک

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہادت جم غفیر اکابر علمای سنیہ کی متعہ کو مباح و حلال جانتا ہے قال الجیب الظریف اور سوا اسکے
اس باب مین شہادت علامہ حلی کے کشف الحق مین کیا کم ہی کہ فرماتی ہین ذھب الکافۃ الی اباحۃ نکاح
المتعۃ وخالف فیھا الفقھاء الاربع اقول بفضل العلی اللطیف یہہ شہادت علامہ حلی علیہ الرحمہ کے
مثبت مدعای مجیب ظریف کی نہین ہے کسواسطی کہ بنا اس کلام علامہ علیہ الرحمہ کا اوپر اوس حدیث موطا کے
رہی جو مجیب نی نقل کے ہی اور موطا بسبب رتبہ اونچی کی زندگے مین مالک کے اور بسبب خلاف اوسکی احادیث
کی اور بسبب کثرت اور تعدد اوسکی نسخ مختلفہ کے جیسا کہ بستان المحدثین مین عزیز الانبیای دہلوی نے
تصریح کی ہے قابل اعتماد کی نہین تو حدیث مذکور ہرگز قابل احتجاج کی نہوئی اور کلام علامہ علیہ الرحمہ کا جو اس
حدیث پر مبنی ہی شہادت مدعای مجیب مین کافی نہو اوسکو شہادت مین اپنی مطلب کے کافی
سمجھنا خیال خام مجیب ظریف کا ہے ؎ سمجھہ کا پھیر ہے ورنہ کلام سیدھا ہی * باقی رہا یہہ کہ
علامہ علیہ الرحمہ نی بنا اپنی اس کلام کی اوس حدیث پر کیون کی سو مخفی نہین کہ جب کہ بموجب تصریحات صاحب ہدایہ
و شمس الائمہ سرخسی وغیرہ صنادید سنیہ کی امام مالک کے نزدیک متعہ حلال ہے اور نظر مضمون حدیث
موطا کی کو درحقیقت قابل احتجاج کی نہین متعہ حرام نہرا تو علامہ علیہ الرحمہ نی بمودای ؎ ولناس فیما
یعشقون مذہب کی نظر کسی مصلحت کے اپنی کلام کی سما اگر حدیث مذکور پر کی تو مقام موخذہ اور تخطیہ کا
یا مستند مجیب کا نہین ہوسکتا قال الجیب الظریف اور اسی طرح حقاق الحق مین بھی مذکور ہے اقول
بفضل العلی اللطیف ہنکام تصحیح النقل اور تطابق النقل بالاصل کے واضح ہو اگر بحث متعہ حقاق الحق مین
ہرگز مذکور نہین کہ متعہ امام مالک کے نزدیک حرام ہی بلکہ کتاب مذکور مین اس مقام مین دلائل ثبوت حلت
متعہ کے امام مالک کے نزدیک مسطور ہین فانظر ثم ہان اگر کہین اوسمین قول کسی سنی کا نقل کیا ہو تو وہ
مستند نہین ہوسکتا قال الجیب الظریف اب نسبت تحلیل متعہ کے امام مالک کے طرف گویا تخطیہ کرنا
شیخ حلبی وغیرہ کا ہے اقول بفضل العلی اللطیف حال کلام علامہ علیہ الرحمہ کا ابھی گذرا کہ اونھون نے
بنظر کسی مصلحت وقت کی اور مقتضای حال کے حدیث موطا پر بنا اپنی اس کلام کی رکھی مجیب ظریف عجب شیخ حلبی
ہی کہ خیال باطل مانند تہا ہی خطا کہان اور تخطیہ کیسا نہ علامہ علیہ الرحمہ نی کچھہ خطا کی ہے نہ اونکا کوئی تخطیہ کرتا ہے
مجیب ظریف اپنی بیان کا سا حال تصور کرتا ہی جیسی سید دہلوی اور رشید الانبیا وغیرہ نی حیا اور انصاف
کو جواب صاف دیا اور جم غفیر اپنی اکابر علما کو جو مصرح حلت متعہ کی امام مالک کے نزدیک مین جیسا تیرا ما

اور کہدا کہ وہ بیتحاشا چلی ہین اور بلید دہلوی وغیرہ ولی اسمقام مین حسبما اوجدنا علیہ اباءنا کو پس پشت پھینکا
کر اسلاف اوسکی اپنی علما کی امانت کی درپی اور اونکی تخطیہ پر مصر ہتی اور بلید دہلوی اور رشید الاغبیا اور مجیب اللطیف
بیتحاشا چلے جاکر اپنی اسلاف کے پیچھی پڑی ہین کہ صاحب ہدایہ وغیرہ جمع کثیر اپنی علما کا تخطیہ کرتی ہین وہ جانتی اور
اونکا کام جکو اوس سے کیا کام گوشت خر دندان سگ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ورینہ امر تو ہر کس ناکس کو
معلوم ہے اور ظہور من الشمس و بین من الامس ہے کہ اس دیار مین کتب فقہ مالکیہ کے حکم عنقا کا رکھتی ہین
اور علی ہذا القیاس کتب فقہ حنبلیہ البتہ بعض کتب فقہ شافعیہ کے بقلت وندرت اور کتب فقہ حنفیہ کے
بکثرت موجود ہین اور مدار علم اختلاف آرای وفتاوای فقہای اربعہ سینہ کا اس دیار مین صرف کتب فقہ
حنفیہ سیما کتاب ہدایہ پر ہے سو فقہ حنفیہ کے کتب معتمدہ کثیرہ مین کہ بقبول علیہم ہین بصراحت تمام مسطور ہے
کہ نکاح متعہ امام مالک کے نزدیک حلال ہے اب باوجود ایسی تصریحات کی اون کتب معتمدہ کثیرہ مین جنکی اسما
مذکور ہوچکی بسبب تحریم متعہ کے امام مالک طرف تکذیب وتخطیہ مرغبا لے صاحب ہدایہ اور شمس الایمہ سرخسی
اور قاضی خان اور ملای تفتازانی وغیرہ علمای اعلام سینہ کا ہی فاعتبروا یا اولی الابصار کہ سنی اس زمانہ
کی تخطیہ اپنی علمای متقدمین کا کرتے ہین **قال** المجیب اللطیف اور ملا زمان والانی جن کتابون کی نام
بہان مذکور فرمائی اونکی مصنفون نی حسب نسبت صاحب ہدایہ کی درجہ کہی **اقول** بفضل العلی اللطیف یہہ کلام
مجیب لطیف کا کمال گستاخی ہی اپنی علمای اعلام کی خدمت مین کہ اونکو گلہ غنم ملا زمانی بنایا کہ وہ سب
بغیر چال چلی اور بغیر تحقیق وتدقیق کے تبعیت صاحب ہدایہ کی کے جدہر کو اوسنی موڑدیا اونہا یا ان
سب نے اوسکی دم پکڑے اور اوسکی پیچھی ہولی ہیہات ہیہات ہنیکا راز تو اید و مردان چنین کنند ★ اور لطف یہہ
ہی کہ اون سب علما کو جنہون نے متعہ کو مالک کے نزدیک حلال لکھا ہے اتباع صاحب ہدایہ کا کہنا خطای صریح
ہی کسوہطی کہ بعض اونمین سے مانند شمس الایمہ سرخسی کے صاحب ہدایہ پر مقدم ہین مقدم کو تابع موخر کا
کہنا مقتضی بخیش سفہا کا ہوتا ہے **قال** المجیب اللطیف لاکن معہذا اوسکی ثبوت مین کلام یہی فرمائی
چنانچہ جامع الرموز وغیرہ مین بعد نقل عبارت ہدایہ وغیرہ کے لکھدیا لاکن فی ثبوتہ کلام جسکو ملا زمان والانی نے
لاسلاف الکرام تکثیر استشہاد کی لئی حذف کیا اور واسطی جنانی کم علمون کے بحکم **ع** نامہ ہندوان
معرکہ ما ہم بنیم ★ اس خیانت کا رستہ لیا حیف اوس فرقہ کے نادانی پر کہ باوصف ان خوبیون کی تقصہ
جانتے ہین اور دین ودنیا کا امام برحق گردانتے ہین **اقول** بفضل العلی اللطیف آولا مجیب لطیف نے

بیہادعا

بیان میدہ او ما کیا ہی کہ جن علما نے سینون کی ما جناب مستطاب دام ظلہم کی ارقام فرماسی ہین اون سب
علما نے بعد نقل مذہب مالک کے بحلت متعہ اپنی کتابون مین ضمیمہ بن نے ثبوتہ کلام کا بہی لگایا ہے اور معرض
استدلال مین ایک فقط جامع الرموز کے عبارت لکہی شاید مجیب غطریف کی نزدیک ثبات ایک فرد اور ایک
خبر ئی سے ثبوت کلیہ کا ہو جاتا ہے وہو باطل قطعاً اور ثانیاً بر تقدیر تسلیم اس امر کے کہ ضمیمہ مذکورہ
جامع الرموز مین پایا جاتا ہے وہ ضمیمہ مجیب غطریف کو کچہہ مفید نہین کسواسطی کہ اس ضمیمہ سے حرمت متعہ کے
مالک کے نزدیک بنحو من انحاء الدلالت ثابت نہین ہوتی غایۃ الامر یہ ہے کہ اوس ضمیمہ سے صاحب
جامع الرموز نے اپنا ما فی الضمیر اور اپنا معتقد بیان کیا ہے نہ معتقد و مذہب مالک کا اور ثالثاً سابق
مین ہم ایما کر چکی ہین کہ رسته خیانت کا لینا اون لوگون کا کام ہی جنکی خیانت کی خبر خدا تعالے نی وحی
مین دی ہے علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم اور پیغمبر خدا نی جنکی حقمین فرمایا ہے آیۃ المنافق
ثلث ذا ائتمن خان الحدیث اور حضرت عباس عم رسول مقبول اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے
جنکی غدر و خیانت کی گواہی دی ہے تقریری دی ہے جب خلیفہ ثانی نے اون دونون سی کہا دانتیاہ کاذبا
غادرا خائنا و دانتیما نے کاذبا غادرا خائنا یعنی تم دونون ابوبکر کو اور مجکو کاذب اور غادر اور
خائن جانتی ہو اور عم رسول اور وصی رسول نے اسکا انکار نکیا کما فی الصحیحین والمشکوۃ وغیرہا مجیب غطریف
بر خلاف خدا اور رسول کے ناحق اور مکو لعنی کرتا ہی اور رابعاً جناب مستطاب مجتہد العصر دام ظلہ فی اسمائے
علمائے سنیہ کے کہ اپنی مصنفات مین ناقل مذہب مالک کے بحلت متعہ ہین ارقام فرماسی ہین عبارتین اونکے
کتابونکی نہین لکہی ہین پہر حذف ضمیمہ کہان کیا مجیب غطریف کی اس خیانت اور کذب کا کوئی محمل صحیح بجز اسکی
کہ اور و غلو یم رروی تو نہین ہو سکتا حیف صد حیف اس طایفہ کسبیہ کی نادانی پر کہ باوصف ایسی کذب صریح
اور خیانت و غدر فضیح کے ایسونکو عالم و فاضل جانتی ہین اور اونکی بیہودہ سرائی کو سنتی ہین کا حول
ولا قوۃ الا باللہ اور خامساً اگر عبارتین بہی کتب سنیہ کی نقل کے جاتین اور ضمیمہ مذکورہ حذف
کیا جاتا تو بہی کسیطرح کی خیانت اسمین نتہی کسواسطی کہ یہان منظور نقل مذہب مالک کے بحلت متعہ کتب سنیہ سے
نتہی اور ضمیمہ مذکورہ تتمہ مذہب مالک کا نتہا بلکہ وہ تو قول مصنف کتاب حنفی کا ہی اور سادساً حیف
ہی کہ مجیب غطریف کو اسقدر بہی معلوم نہین کہ قدیم سی علما ہر فرقہ کے مقتدا اوس فرقہ کے ہر ملت و مذہب
مین ہوتی چلی آئی ہین تو علما کو اپنا پیشوا جاننا مقام حیف کا نہین ہو سکتا بلکہ مقام ہزار حیف و لاکہہ افسوس

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا یہہ ہی کہ جاہل کندہ ناتراش کو کہ سورہ بقر کو بارہ برس مین یاد کری اور آیہ تیمم و آیہ قصار سی حاصل ہو اور
جہاد مین تولی دبر کری اور کفار کو پشت دی اور کنہ اہو کر پیشاب کری اور انکو نر مادہ کو ہی سے مشابہت دی اور انکو
باوصف ان خوبیونکی ثقہ جانین اور اپنا امام و پیشوا کر دینون ہای اس فرقہ کی عقل کہان گئی اور فہم کیا ہوا
ہذا ولا تکن من الجاحدین **قال** المحتد العلام العریف ادراک [illegible] کہ صاحب ہدایہ و غیرہ نے
فقہ مذہب امام مالک مین خطا کی سو نہین معلوم کہ السنی بحر ظاہر ہین نہ خطا صاحب ہدایہ و غیرہ کی معلوم نہین
ہوتی **قال** المجیب العطریف اقول بفضل العزیز العلام ابہی بتصریح مالک اور مالکیون کی معلوم ہوچکا کہ حضرات
اصلا متعہ کو حلال نہین کہتی **اقول** بفضل العلی اللطیف جواب ہی اسکا ابہی معلوم ہوچکا فی نظر ثانی اور جاہا
یہہ ہی کہ مالک اور مالکیون کی تصریح بحرمت متعہ کہین پائی نہین جانی اور نہ مجیب عطریف نی سو ای ایک حدیث
موطا کی کہ نسخی موطا کی بتصریح عزیز الاحبا کے متعدد اور باسم مختلف ہین اور بجز ایک عبارت منہج الوفیہ کی کہ ظاہرا
اسم بلا مسمی ہے کوئی تصریح بفضل نہین ہے پہر مجیب عطریف یہہ کیا کہتا ہے کہ بتصریح مالک اور مالکیون کے معلوم
ہوچکا کہ یہہ حضرات اصلا متعہ کو حلال نہین سمجہی فہذا القول فریۃ بلا مریۃ اور وہ حدیث موطا اور وہ عبارت منہج
الوفیہ جو مجیب نے نقل کی ہے اور اسکا حال بتا چکی ہین لائق اعتماد کی نہین ہے بلکہ ہدایہ و غیرہ کتب معتمدہ
سنیہ سے جو تصریح حلت متعہ کی مالک کے نزدیک سماع و ذیاع کو پہونچی ہے کما مر قابل اعتماد کی ہے
کما لا یخفی **قال** المجیب العطریف اور ظاہر ہے کہ صاحب ہدایہ حنفی المذہب تہا اور بموجب تصریح طازمان والا
رسالہ مارقہ صنیغمیہ مین کہ مذہب ابو حنیفہ را حنفیہ منتر سید ہند و مذہب مالک را مالکیہ و مذہب شافعی احمد حنبل
و حنبلیہ اوسکی نسبت قول مالکیون کا اجری بالقبول ہے کہ اہل البیت ادری بما فی البیت **اقول** بفضل العلی اللطیف
اولا جیسا کہ اسمین شک نہین کہ صاحب ہدایہ حنفی مذہب تہا ویسا ہی اسمین بہی شک نہین کہ صاحب ہدایہ اور
شمس الائمہ سرخسی اور قاضیخان وغیرہ مذہب مالک کو بنسبت مجیب اور اوسکی اخوان کے خوب جانتے
اور اقوال صاحب ہدایہ اور سرخسی وغیرہ کی اجری بالقبول ہین اقوال مجیب عطریف اور اوسکی امثال ہی و علی
ہذا القیاس قاضی شیخ حسین عرف قاضی مالکی عہد اکبر بادشاہ کا سودای اہل البیت ادری بما فی البیت
کی مذہب مالک کو مجیب عطریف وغیرہ سی بہتر جانتا تہا اور قول و فتوی اوسکا بجلت متعہ اجری بالقبول ہے
ثانیا مجیب عطریف نی سو ای عبارت منہج الوفیہ کے قول کسی مالکی کا بنقل نہین کیا اور حال منہج الوفیہ
کا معلوم نہین اور نہ ہی کتاب فقہ مالکی سے سمی بہ منہج ہے بلکہ نام مشتمل غفا کی اسم بلا مسمی

(۲۲۲)

اوسی خطا ہے

اور درصورت وجود واقعی کتاب مذکور کے تصحیح النقل قول مجیب کے سبب ظنی کتب مالکیہ کی متین ہوئی
تو محل اعتماد کب ہوسکتی ہے اور ثالثاً ایک قول صاحب منہج الوصول کا درصورت وجود واقعی اوسکی معارض
اقوال جم غفیر صنادید سنیہ کا نہین کرسکتا ایسی صورت مین قول مجیب عطریف کا کہ قول مالکیون کا نسبت صاحب
ہدایہ کی جرمی بالقبول ہے مغلطہ بحت اور کذب محض ہے بالجملہ اقوال مالکیون کی کہان ہین اور مجیب نی کہان دیکھے
جو نسبت صاحب ہدایہ کی اجری بالقبول ہون قال المجیب العطریف اسصورت مین وجہ غلطی صاحب ہدایہ کے
یہہ ہے کہ علماے امامیہ کا قدیم سی معمول ہے کہ کبھی کسی ایک مذہب اہلسنت مین انکو متہذب کرکر ایسی روایتین
نقل کردیتے ہین تا پچھلی شیعہ اونپر الزام کی قدرت پاوین چنانچہ کشف الغمہ مین لکھا ہی کہ الشیخ ابا عبد
محمد الکبھی کان یتلبس باھل السنۃ بصورۃ الشافعیۃ بالتقیۃ والتزوم اسیطرح شاید کسی شیعہ
نی مالکی بنکر مالک کے طرف جواز متعہ کی نسبت کی ہوگی اس شبہ مین صاحب ہدایہ نی دہوکا کہایا ہی وا
حواشی ہدایہ اور صدہا کتب فقہیہ مین تخطیہ صاحب ہدایہ کا موجود ہے اقول بفضل العلی اللطیف مجیب
عطریف نی عقل وحیا کو جواب صاف دیدیا بی اصل باتین بنا رہا ہی اولاً اوسکو لازم تہا کہ معمول قدیم
علماے امامیہ کا جو تقلید بلید دہلوی افترا کرتا ہے اوسکو باقرار علماے امامیہ بالحجت وبرہان ثابت
کرتا وانی لہ ذلک ایسی بی اصل باتین زبان پر لانا بی ثبوت واثبات کی شان علما سی نہین ہان معمول
قدیم علماے سنیہ کا البتہ ہی کہ وقت محجوج اور ملزم ہونی اور اپنی کتب معتمدہ مین روایات اقوال موید امامیہ
کی پانی کے کوئی مفر سوا اسکی نہین پاتی کہ یا تو اوعاے تشیع مصنف کتاب کا کرتی ہین یا انکار انتساب کتاب
کا اوسکی مصنف کیطرف کرتی ہین یا الحاق روافض کے قائل ہوتی ہین اور کہتی ہین کہ ایسی امور ہماری کتاب
مین رافضیون نے لادی ہین اور مصنف خبیر پر پوشیدہ نہین کہ یہہ اعذار مردودہ سنیہ بغیر اثبات قطعی کے
اوہن من نسج العنکبوت ہین کسواسطی کہ تا حال کسی سنی نے امور مذکورہ کو مدرجہ اثبات قطعی نہین پہونچا
پایا ہنگام تصحیح النقل کے کشف الغمہ مین عبارت جو مجیب عطریف نی بافترا لکہی ہے پائی نہ گئی جسکی
جی چاہی کشف الغمہ مین تلاش کرلی کتاب مذکور نادر الوجود نہین بکثرت موجود ہے بالجملہ بلید دہلوی
نی اور مجیب عطریف نی تقلید اوسکی بنا اپنی تحریرات کی مغلطون اور اکاذیب وافتراؤن پر رکہی ہی اور یہہ
امر کمال بی شرمے کا ہی ہان مسیح ہی شرم جہ کتی است کہ پیش مردان بیاید حقیر چند مغلطی اور اکاذیب
مجیب عطریف کی جو تقلید بلید دہلوی کے اس رسالہ مین اونکا مرتکب ہوا ہی خدمت مین ارباب صدق و

وصفائی عرض کرتا ہے ایک مغلطہ و افترا پھیکنی فرانکا العیاذ باللہ منہ جناب صادق علیہ السلام پر حدیث
ابن جہم ہلالے مین جو کافی سے نقل کرتا ہی چنانچہ ہم اوسکی تکذیب کر چکی ہین کہ مرد و سرا کذب و مغلطہ یہہ کہ
شیخ حلی نے کتاب منہج الحق مین لکھا ہی کہ شافعی کے نزدیک ثمار سفر مین قصر کرنا معصیت ہی حال انکہ منہج الحق
مین یہہ مضمون پایا نہین جاتا کہ مرا **ایضاً** یہہ بھی افترا شیخ حلی کا ہے علامہ حلی پر علیہ الرحمہ
غیر اکذب و مغلطہ یہہ کہ شیخ مقداد نی کنز العرفان مین لکھا ہے فقد بان ان للمتمتع بھا کبست
من المنکوحۃ و لا المتعۃ نکاح حال انکہ کنز العرفان مین ستمتع بھا کا زوجہ ہونا مصرح ہی کہ مرد
مشروحا چوتھا کذب و افترا یہہ جو یہان لکھا ہی کہ کشف العمہ مین ہے الشیخ ابا عبد اللہ ھمل الکبی
کان یلبس لاھل السنۃ بصورۃ الشافعیۃ بالتقیۃ والتزویر حال انکہ ہونا عبارت مذکور
کا کشف العمہ مین محض کذب و تزویر ناسا ہے **ثالثاً** مجیب حریف کا ہی ثالثاً مجیب نے جو کہا شاید کسے
شیعہ نے سنی مالکی ہنکر مالک کیطرف جو امتعی کے نسبت کی ہوگی یہہ مجیب کا ابداع احتمال بلکہ خام خیال
ہی کیا مجیب حریف خیال نہین کرتا کہ بایندے ایسی خیال باطل کے موجب رہی علم کلام اور مناظرہ
کی ہے کسواسطی کہ مرجوح و ملجا مقابل خصم مین ہنگام مناظرہ ایسی باتین بنا سکتا ہی **رابعاً** مطابق قول
مجیب حریف کی اوسکا خصم بھی کہہ سکتا ہی کہ شاید کسی سنی حنفی یا شافعی یا حنبلی نے مالکی ہنکر
منہج الویہ و موطا مین مالک کے طرف حرمت متعہ کی نسبت کی ہوگی مجیب حریف جو اسکا جواب
دیگا وہی ہمارے طرف سے سمجھی **خامساً** مجیب حریف نی یہہ جو کہا صدہا کتب فقہیہ مین تخطیہ صاحب
ہدایہ کا موجود ہے یہہ فقط جمع و خرج زبانی ہے بیان مشل مشہور راست آئی کہ لاکھہ لکھیرہ کی یہان یا جہان
کی زبان مین مجیب حریف کو لازم تہا کہ اسمار اون صدہا کتب کی جنمین تخطیہ صاحب ہدایہ کا موجود ہی اور
اسمار مصنفین اون کتب کی اور وہ عبارتین جو تخطیہ مین وارد ہے تفصیل لکھتا و رای آن فرض کیا ہمنے کہ
شاید بعض کتب فقہ حنفی مین تخطیہ صاحب ہدایہ کا موجود ہونا بھی مجیب کا خصم مطابق ادعای مجیب کے
کہی کا کہ یا مصنف کتاب سنی حنفی نے بر خلاف مذہب مالک کے یہہ لکھدیا ہے یا کسی اور نی بر رغم مصنف
کتاب کے اپنی طرف سے یہہ ضمیمہ لگا دیا ہی بالجملہ بدولت خوش فہمی مجیب کے اوسکی خصم کو یہہ کلیہ خوب ہاتھہ لگا ہے
سادساً نہین معلوم متاخرین سنیون کو مثل رشید دہلوی و مجیب حریف وغیرہ کی صاحب ہدایہ بیچارہ
سے کیا عناد ہے کہ درپی اوسکی تخطیہ کے ہین شمس الائمہ سرخسی کا جو صاحب ہدایہ پر مقدم ہی اور اوسنے

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھی متعہ کو مذہب مالک میں حلال لکھا ہی کیوں تخطیہ نہیں کرتے **قال** المجیب الظریف لاکن ثبوت خطا
بعضی اکابر کا کسی جگہ خصوصاً نقل مذہب غیر مین مستلزم ثبوت خطا کا دوسرے جگہ مین نہین **اقول**
بفضل العلی اللطیف فی الحقیقت ثبوت خطا بعض اکابر کا کسی جگہ مستلزم ثبوت خطا کا دوسری جگہ مین
نہین لاکن بہتیرے جاہل چلتا جم غفیر اکابر کا اور بلا تحقیق و تدقیق کے نقل کرنا مسائل کا بلاشبہ مستلزم جہالت
و بی اعتباری جم غفیر کا ہے اور حق تو یہ ہے کہ جس امر پر جم غفیر اکابر کا اتفاق ہو اوسکو خطا کہنا خطا
مجیب ظریف اور اوسکی ہر لب کی خوش فہمی ہے کہ جمع کثیر اپنی اکابر کو خاطی ٹہرا کر بی اعتبار بنتی اور اپنی مانو تیرہ
مارتی ہین ۵ مرحبا شاباش ای رحمت خدا کی آفرین **قال** المجیب الظریف والا تخطیہ ابن بابویہ قمی کا طہارت
خمر مین کو شیخ ابو جعفر طوسی نے کیا یا تخطیہ شیخ ابو جعفر طوسی کا مسجد عدم جواز مسح ماء آب حدید مین کہ
شیخ عماد الدین طبری نے کیا اور بعد بسط مقال کے شرح اربعین مین کہا کہ وعفلة مثل ذلک الشیخ الجلیل
من هذا عجیب لکن الجواد قد یکبو والصارم قد ینبو مانع خطا کا موضع آخر مین نکلہ سا ریوا
ہین خوگا بعد اپنی ہاتھون اپنی پانو پر تیشہ مارنا پڑیگا **اقول** بفضل العلی اللطیف اولاً اختلاف ابن
بابویہ قمی اور شیخ ابو جعفر طوسی علیہما الرحمہ کا طہارت اور نجاست خمر مین اور علی ہذا القیاس اختلاف ابو جعفر
طوسی اور شیخ عماد الدین طبری علیہما الرحمہ کا جواز و عدم جواز مسح ماء آب حدید مین اختلاف اجتہادی ہے
ابو حنیفہ اور شافعی کے طہارت اور نجاست منی انسان مین اور مثل اختلاف اجتہادی ابو حنیفہ اور مالک کی طہارت
اور نجاست و حلت و حرمت سگ سبلی مین پس اختلاف اجتہادی کو تخطیہ کہنا خلاہی حقیقت الحال یہ ہے
کہ شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ اپنی اجتہاد اور رای کو نجاست خمر مین قوی اور راجح جانتی ہین اور اجتہاد و رای
ابن بابویہ علیہ الرحمہ کو طہارت خمر مین ضعیف و مرجوح جانتی ہین اور ہمیرین قیاس علماء الدین عاملے
علیہ الرحمہ اپنی اجتہاد و رای کو جواز مسح ماء آب حدید مین قوی و راجح جانتی ہین اجتہاد و رای شیخ ابو جعفر
طوسی علیہ الرحمہ جیسا کہ مالک اپنی اجتہاد و رای کو طہارت اور حلت کتی مین مثل رای ابو حنیفہ پر قوی
و راجح جانتا ہی و بالعکس ثانیاً مجیب ظریف نی عبارت شرح اربعین کا جو فقرہ نقل کیا اوس فقرہ
مین کونسی لحن یا تخطیہ شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ پر نہین ہے مجیب ظریف اپنی خانگی فقری کیون بھول
گیا اوسکا امام غزالی منخول مین مطاعن ابو حنیفہ مین لکھتا ہی واما الخمر فانه محرم قلیله وکثیره
الحدیها مثل الاجارة وزعم انها طاهرة امام غزالی سنیون کا مطاعن ابو حنیفہ مین لکھتا ہی کہ ابو حنیفہ نے

شرع کی کمر توڑ دی ہے پہلی نماز ابو حنیفہ کا حال یون لکھا ہی کہ گنتی کی کمال مدبوغ پہن لے اور شانہ بغل کا
اوسپر چڑک لے اور گرد انسان کا چار ماشہ اوسپر لگا لی اور تعویذ کتی کے دہنت کا گلے مین پہن لے اور ایک کتا
کشدہ ہی پھر ملے اور باین ہیئت دو گانہ نماز مین مشغول ہو اور بجای قرات کی دو برگ سبز یا دو باغ کالے
پڑ دے اور سجدہ اسطرح کرے جیسی تو ازمین پر چونچ مارتا ہی اور گوز کرکے نماز سی نکلی بعد ازان کہا ہی کہ ابو حنیفہ
نے باب خروج مین ایسی قواعد نکالی ہین کہ موجب استقاصہ ہین مثلاً اگر کوئی مرد خرچی دیگر عورت سی زنا کرے
تو ابو حنیفہ کے نزدیک اوسپر حد نہین ہے **اقول** جمع کثیر اور جم غفیر اکابر حنفیہ نے مذہب مالک کا اباحت
متعہ مین جو نقل کیا ہے مجیب عطریف اور اوسکی امراب خطا ہر اکر اختلاف اجتہادی مجتہدین پر قیاس کرتی ہین یہ
قیاس فاسد الاساس تاسی اول من قاس ہے ابن السمک من السماک **قال** المجیب العطریف شاید ایسی بیہودہ
سی والد مرحوم جناب کے پہلے ہے کتاب صوارم مین پیش بندی کر گئی کہ کم مذہبی خواہد بود کہ بعضی از روایات
ایشان اصل و ماخذ دران نباشد اور بنا بر ہمی قاعدہ کی جابجا صوارم و حسام مین تاویل احادیث ائمہ کی کرکے جواب
تختہ کر دیا ہی پس اب شاید ملازمان عالا کا کر ظاہر مین تو خطا صاحب ہدایہ وغیرہ کی معلوم نہین ہوتے
اندر ا دہوند ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف مجیب عطریف خود اندر ا دہوند ذکر رہا ہی الحمد للہ جا بجا
کی سند کر لے ہین اور سند بان بے انصافی کے کھول دی ہے یہ نہین دیکھتا کہ صاحب ہدایہ بیچارہ متفرد نقل مذہب
مالک مین بحلت متعہ نہین ہے ایک جماعت کثیر متقدمین اور متاخرین حنفیہ کی نقل مذہب مذکور مین اوسکے
موافق ہے پھر جماعت کثیر اپنی علما کو منسوب بخطا کرنا بعید از صواب اور اپنی بالوپر تیشہ مارنا ہی اور کلام
اوس جماعت کثیرہ مین کہ نقل مذہب دوسری مجتہد مین ہے تاویل کرنی کیا دخل ہے اور بی اصل ہونا روایت
جماعت کثیر علما کا کہ بسبب کثرت روات کی حد استفاضہ کو پہونچا ہی اور متاخرین معاصرات کثیرہ نے
ادعای بی اصل ہے نہین معلوم کہ مجیب نے عبارت صوارم و حسام سی استشہاد کتنا بر کیا ہی بیہودہ اقوال جم
غفیر صنادید سنیہ مثل مولانی و شمس الائمہ سرخسی و ملای تفتازانی و قاضیخان وغیرہ کی بی اصل اور اہوال ہین
ہو سکتی **قال** المجیب العطریف اس تصریحات فریقین سی درحقیقت خطا صاحب ہدایہ وغیرہ کے
اس باب مین معلوم ہوئی گی آپ مجتہد ہین جو چاہین سو رائین ع فان القول ما قالت حذام
اقول بفضل العلی اللطیف مجیب عطریف نی مغالطہ اور خدع کو شعار و دثار بنا لیا ہے کوئی بات
سچی نہین کہتا بولا جاوی تو یہان کو سنی نصیر کہ فریقین کے مذکور کے جس سے خطا صاحب ہدایہ کے

نقل مذہب مالک مین معلوم ہوتی عجب لطیفہ ہے کہ جناب مستطاب محمد العصر دام ظلہ نے قریب پندرہ نا
معتمدہ سنیونکا نام لکھدیا کہ اونمین بتصریح ہی حلت متعہ کی مذہب امام مالک ہین اور عجیب ظریف نے سوای
منہج الوفیہ کی کتاب ظاہر اوسکے مضامین مہم مین سے کسی کتاب کا نام نہین لکھا کہ اوسمین تصریح حرمت متعہ کے
مذہب مالک مین ہو اور یا بیہمہ غوطہ حیا اور شیخ حسین سے لکھتا ہی کہ اس تصریحات فریقین سے معلوم تصریح
فرقہ سنیہ کا بہی کلام عجیب مین کہین وجود نہین ہے اور سنیون کی تردید مصداق مصراع فاق القول
ما قالت حذام * طیبہ بہی ہین کہ اونمین کا قول سنیون کو مقبول ملکہ قول رسول مقبول سے زیادہ تر
مقبول ہے کہ کانتا عشر وعتین علی عہد رسول اللہ وانا احوصہما کہتی ہین وہ ای ان تخت اور
ثانث اوس زیادہ کو بہی مستحق ہے کہ حذام کی قایم مقام ہوا کرے پہر صرف اظلع کے کلام آوین قال
المجتہد العلام العریف اس لفظ کو عبد القادر نی تاریخ بدایون مین لکہا ہے کہ قاضی شیخ حسین عرب نے
نی اکبر بادشاہ کو اجازت متعہ کے دی اور اکبر بادشاہ نی بموجب اونکی اجازت کی بہت سی متعہ کے نی
العجیب الظریف اقول بفضل العزیز العلام یہ بنای فاسد ہے کیونکہ اول صحت تضیف کی مسلم نہین اگر بالفرض
مالکی المذہب تہا تو اوسکی حال پر یہ حکایت منطبق ہوا اقول بفضل العلی اللطیف علیم کہ عجیب
ظریف کا متعہ کرنی اکبر بادشاہ کو بایں دلیل کہ وہ مالکی المذہب تہا خود بنای فاسد علی الفاسد اور دلیل بیجا
عجیب کے مذہب تسنن سے ہی یا ادعای فضیلت اسقدر بیجا سے اپنی مذہب سنی مقام کمال تعجب ہے
کہ اوسکی سنیونکی مذہب مین حنفی المذہب کو عمل کرنا اور بر فتوی امام مالک وغیرہ کی کہ وہ فتوا مخالف مذہب
اور فتوی ابو حنیفہ کے ہو بنظر کسی ضرورت یا مصلحت کے جائز ہے جیسا کہ فتاوی خیریہ لنفع البریہ مین کہ
غایت معتمد لہذا تصنیف استاد صاحب فتاوے درمختار کا ہے موجود ہے کہ جس سنے حنفی المذہب ہونے کتی شکار
وغیرہ کی واسطی پالی ہون اور اوسکو احتراز اپنی ظروف کا ولوغ سگ سے اور احتراز اپنی بدن وکپڑون کا مس
سگ اور سور سگ سے دشوار ہو تو اوسکو عمل کرنا مذہب اور فتوی مالک پر بطہارت سگ جایز ہی اور
اوسکو احتراز اپنی بدن وجامہ وظروف کا چہوتی اور چاٹنی کتے کی سے ضرور نہین اسصورت مین اکبر بادشاہ
کا مالکی ہونا اور حنفی ہونا مانع متعہ کرنی کا اور کسیطرح مفید مطلب عجیب ظریف کا نہین ہو سکتا اور یہ
حکایت منقولہ سے اکبر بادشاہ کی نی نفسہ مسلم الثبوت اور امر واقعی ہے کہ وقوع اوسکا ہوا ہے
انکار عجیب ظریف کا بیکار ہے اور بہ مسلک محقق سنی کو تقلید امام مالک وغیرہ کے جایز ہے

مشہور اور تاریخ بدایونے مین بہی موجود و مصرح ہے عبارت تاریخ مذکور کے بارہ صنیعہ مین بہی مشہور ہے
مجیب عطریف اوس سے جاہل ہے یا تجاہل کرتا ہے اور وہ عبارت تاریخ بدایونی کے جو ملا عبدالقادر بدایونے
حنفی پیش نماز اکبر بادشاہ نی لکہی ہے یہ ہے مگر انکہ قاضی مالکی حکم بمضای آن کند ازمان مذہب
امام اعظم باتفاق مباح میشود و گفتم کہ ہر کہ مختلف فیہ باشد بقضای قاضی مجمع علیہ میگردد و برین دعوے
مسئلہ قرارت فاتحہ عقب امام مستحسن ساختہ قیدات دیگر بسیار آوردم الی آخر ما قال اسعورت مین
منطبق نہونا حکایت مذکور کی حال اکبر بادشاہ پر جو مجیب عطریف نی ادعا کیا مغالطہ بحت ہے **قال**
العجیب العطریف اور بتقدیر تسلیم صعفہ زمان والی عبارت صنیعہ مین عبارت تاریخ بدایونی کے نقل کرنے سے
اوس سے منع کرنا اکبر بادشاہ کا ایکمرتبہ یا زیادہ ہرگز ثابت نہین ہوتا یہ آپکا حاشیہ ہی **اقول** بفضل اللہ
اللطیف یہ اور گرم ہوے آپکا ایسی بدیہی امر مین کا کام مجیب عطریف کا ہے حضرت من تاریخ بدایونے
کی عبارت جو بارہ صنیعہ مین منقول ہے اوسکی ابتدا مین موجود ہی وان مسئلہ کہ دران امام بر سیدہ باین
بود کہ چند زن صبیہ را بنکاح آوردن جائز باشد گفتند بیشتر از چہار مرتبہ در عقد واحد جمع نتوان کرد و در
کہ چون در عنفوان جوانی مقید باین مسئلہ بودیم بمقدار کہ خواستیم زنان آزاد و بندہ جمع کردیم حالا علاج
آن چہ تواند کرد اور اوسکی آخر مین یہ عبارت ہے قاضی یعقوب بجرگفت پس من چہ میگویم مبارک باشد
کہ مباح است بادشاہ فرمود کہ قاضی حسین عرب مالکی را درین باب مشاق الغان ساختند قاضی یعقوب ازین
باز معزول بماند و قاضی حسین موافق مذہب خویش بجواز متعہ حکم کردی بحال قاضی حسین را وکیل ساختند
انتہی اس عبارت سے صریح ظاہر ہے کہ اکبر بادشاہ نی قاضی حسین عرب کو وکیل کرکے اون عورتون سے متعہ کیا
جنکو عنفوان شباب مین جمع کیا تہا اور اونکا جدا کرنا اوسکو منظور نتہا دور اونکی رہنے کا علاج یہ بتہا تہا
لفظ وکیل ساختند اون متعون پر برہان قاطع و دلیل ساطع ہے ورنہ مجیب عطریف بتاوی کہ وکالت
کس چیز کے تہی اور کسواسطے تہی مجیب عطریف کے حاشیہ خیال مین مطلب فارسی عبارت کا بہی نہین آتا
اصل مطلب حاشیہ کو تو کہان آتا ہے ۵ مردم اندر حسرت فہم درمند **قال** العجیب العطریف ہان یہ
البتہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد رد و بدل بسیار بادشاہ کی خاطر سے بعضی دنیا دار علمون نی ماکان کے طرف
نسبت کرکے حکم اباحت کا دیا لاکن ہنکا کیا اعتبار **اقول** بفضل اللہ اللطیف اولاً مجیب عطریف
کی اس بلند پروازسے ظاہر ہوتا ہے اکبر بادشاہ بہی لغو و مہمل تہا اور اوسکی وقت کی علمای سنیہ بہی

بیدن اور

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

سنبوٹکی

امام دینا طلب نی کیا کیا اولت پہیر خوشنودی ہارون رشید کی لینی کی کبھی اوسکی باپ کی مدحولہ کواوسپر حلال کردیا
کبھی وطی کنیز نوخرید کو بی استبرای شرعی کی مباح ٹہراہ یا اور انعام واکرامی فراوان پائی وعلی ہذا القیاس کامہر
شطرمنہ معضلہ قیامت اور حال اولت پہیر زمانہ حال کے علما کا افواہ خلق سے کہ زبان خلق نقارہ خدا ہے
سننا چاہئی اور درجون مین انجانے کے بچشم عبرت وانصاف دیکھنا چاہئی کہ اسوقت کی علمای سنیون نے
خوشنودی حکام اودہ کے واسطے کیا کیا فتوی دئی کہ مولوی امیر علی کو واجب القتل لکھدیا اور اوسکے
اوسکی رفقا کے قتل کروادیا اور اسیون کے جنت نفسی سے بی برکتی کا ظہور ہوا شہر بی نور ہوا بالجملہ برباد
شہر کے بی ایمانی سی اون لوگون کی ہوئی جنہون نی حکام کی خوشنودی کو بہلی فتوی موافق مرضی حکام مخالف
حکم احکم الحاکمین کے دئی عاذنا اللہ وجمیع المؤمنین من ذلک اور یہہ امر مشت ازبام افتادہ ہین خواہ مخواہ
عطریف اقرار کری خواہ انکار اور اغلب کہ اپنی دلمین توخوب سمجھتا ہوگا اگرچہ فرط حیاسی جو چاہی سو کہے
اور عیب خامگی اپنی خلقا کے چھپانے کو دوسرون کو لی مری مگر خدا حیر کرے کہ شامت زدہ نبک ہین فہمی کہ باوصف
ادعای علم فضل کے اقتدا نہین جہوڑتی اور آیہ وافی ہدایہ ان بعض الظن اثم کو پس پشت پھینک کر سورہ طنی
طنی سی موہمہ نہین موڑتی اور افترا وبہتان کو شعار و دثار اپنا کرتے ہین قال اللہ تعالی انما یفتری
الکذب الذین لا یؤمنون وخدر معضلا فحمد ارسالہ بندہ منہا اور حال ثابت کرنی نقصان کلمہ قرآن مین
اوپر مفصل گذر چکا ہی یہان پہر مختصر لکہا جاتا ہے کہ قرآن مین نقصان تو عبداللہ بن عمر اور عائشہ
بنت ابوبکر خلیفہ زادہ وخلیفہ زادی نے ثابت کرکی سنیونکو ناقص الایمان دیا ہی اور غلطی قرآن مین عثمان ماحیا اور عائشہ
باوفا نی ثابت کرکی سنیونکو غلط خوان ٹہرادیا ہی زکسی اور نی عجیب عطریف کو دکر کی نقصان قرآن کی ہیا نہین
دئی کہ اپنی بزرگون کے خوارق عادات باور دلاتا ہی اور اعجب العجاب یہہ ہی کہ کرامات اپنی اولیا کو اورون کی طرف
منسوب کرتا ہے عجیب کو لازم ہے کہ اتقان اور در منثور اور تفسیر کبیر اور معالم التنزیل اور تفسیر قمی
کو دیکہو کہ اوسکو حقیقت احوال معلوم ہو قال العجیب العطریف پانچ چار حدیثین حرمت متعہ کے
اہلبیت سے مطلق کہیں سے خواہ مخواہ روایت کے قال نہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن المتعۃ وانما کانت لمن لم یجد فلما نزل النکاح والطلاق
والعدۃ والمیراث بین الزوج والمرأۃ نسخت اور جابر سے لی حسن اور عبداللہ
سے اور اونون نے اپنے باپ محمد بن حنفیہ سے اور اونون نے اپنی باپ علی مرتضی

سی روایت کی کہ ان علیا قال لابن عباس ما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی
عن طوم الحمر الاھلیۃ وعن المتعۃ اور صاحب تحفہ کی وساطت نہیں راویوں کی حضرت علی سے روایت
کی کہ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اناوی بتحریم المتعۃ اور بیہقی نے
ابو داود سی روایت کی کہ قال انما احلت لنا ساعۃ من نہار رسول اللہ صلعم متعۃ النساء ثلثۃ ایام
ثم نھی عنھا اور قسطلانی نے حضرت امام جعفر صادق سی روایت کی کہ انہ سئل عن المتعۃ فقال ھی
الزنا بعینہ جیسا اوپر مذکور ہوا اور بیان بھی واسطی برکت کے اعادہ کیا ۵ اعدد کر نعمان لنا ان ذکر
ھو المسک ملکورۃ منصوع اقول بفضل اللہ العطیف اولا یہ احادیث جو بحیب عطریف فی اطیبیت
علیہم السلام کی طرف نسبت کر کی نقل کے ہین اور انکی مطالعہ کے استدعا بھی سے کی ہے وہ احادیث نو مصنفین
اہلسنت کے نزدیک بھی قابل مطالعہ کے بلکہ لایق اصغا کے ہین فضلا عن اہل الحق تفصیل اس اجمال
کی یہ ہے کہ حدیث بیہقی مین آثار جعل و وضع کی ظاہر ہین بیہقی نے جناب امیر علیہ السلام پر ناحق افترا
کیا ہے طیب امیر ایسی مضامین و ہی و سست بکہ بی اصل کیون فرماتی حاشا جنابہ عن تلک المضامین
الفی لا اصل لھا حتی نہین کہ حدیث مذکور کا وانما کانت لمن لم یجد مسیح ہی اس امر مین کہ جواز
متعہ مخصوص تھا واسطے محتاج اور غیر مستطیع یا معہ غیر مزوج کے بتعریف لفظ انما کے کہ حصر کے
لیے ہے حال آنکہ بقول اکابر سنیون کے بھی صدر اسلام مین متعہ علی العموم مباح تھا مخصوص محتاج
و غیر مستطیع تھا تفسیر کبیر مین کہتا ہے واتفقوا علی انھا کانت مباحۃ فی صدر الاسلام
اسمین قید غیر مستطیع کے نہین ہے ورای آن دوسرا فقرہ جو حدیث مذکور کا ہی فلما نزل النکاح
والطلاق والعدۃ والمیراث بین الزوج والمرءۃ نسخت دلالت ہے کہ جب نکاح و طلاق
و عدت و میراث نازل ہوئی تب متعہ منسوخ کیا گیا اس مضمون سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح بعد
متعہ کے نازل ہو کر ناسخ متعہ کا ہوا حال آنکہ ہر کس و ناکس کو معلوم ہے کہ نکاح قبل متعہ کے
نازل و رایج تھا چنانچہ جن اصحاب کے گھرون پر ازواج موجود تھی سفر مین بھی ہمراہ نہی جاتی تھین انہون نے
اپنی علقہ شیق اور فرط اشتیاق سی حضرت جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ مین ظاہر کر کی عرض کیا لیس لنا
نساؤنا فما لنا ان نختصی یعنی ازواج ہمارے ہمراہ نہین ہین آیا ہم اپنی اعضای تناسل کو قطع کر ڈالین تب
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ اصحاب مذکور کو قطع اعضای تناسل سے منع کیا اور متعہ کی اجازت و رخصت

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہی اس کے برے سے بخوبی روشن ہے کہ متعہ بعد نکاح کے نازل ہوا ہی نکاح بعد متعہ کے اور حدیث بیہقی سے
جو مجیب فی نقل کے بھی ثابت ہوتا ہے کہ نکاح بعد متعہ کے نازل ہوا ہے تو ثابت ہوا کہ حدیث بیہقی کے
وضعی محض ہے اور علی ہذا القیاس روایت حازمے کے بھی وضعی اور بی اصل محض ہے کسو طلی کہ اگر جناب
امیر علیہ السلام ابن عباس سے فرماتی کہ پیغمبر خدا نے متعہ سی نہی کے ہی تو بیشک ابن عباس متعہ کو حرام جانتی اور
اوسکی حلت سی جانب جناب امیر علیہ السلام سے رجوع کرتے حالانکہ ابن عباس ہمیشہ متعہ کو حلال جانتی رہے
اور ہمیشہ فتوی اوسکی حلت کا دیتی رہے اور کبھی اوسکی حلت سے رجوع نہیں کیا۔ جناب امیر مومنین
بعد جناب امیر علیہ السلام کی بلکہ بنی آخر عمر تک بقول اکابر سنیوں کے حلت متعہ پر قایم رہے جانچہ اپنے
آخر عمر میں ہنگام حکومت ابن زبیر کے ابن زبیر سے درمارہ حلت متعہ کے کلام درشت کیا اور جادو ہونا
کا ذکر کرکے ابن زبیر کو ڈرا دھمکایا جیسا کہ صحیح مسلم میں موجود ہے سو من معدلا اور کتاب عقد ان بعد زیر
اور شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید میں مفصلا مذکور ہے اور ہم بحث میں تفصیل کر چکی ہیں اور وہ ہیئت جب
تحفہ کے بھی کہ مصداق کیا بدرسے اور کیا بدرسے کا شور ہا سے مجہول و مختلف سے کلا تو اول صاحب
تحفہ اور رشید الانبیا اور مجیب لطرفین کے خود اس مسئلہ کی وضعی ہونے پر دلالت کرتے ہیں کسو طلی
کہ یہہ اصحاب ثلثہ ہی کہتی ہیں کہ تا جرائے عمر و بن حریث تک کہ نصف خلافت عمر میں واقع ہوا ہے متعہ
بین الاصحاب جاری رہا ہے بسبب عدم شہرت اوسکی حرمت کے اور بسبب بی خبری صحابہ کے اوسکی
حرمت سے آرے عقل کے دشمنوں اگر پیغمبر خدا نے جناب امیر علیہ السلام کو حکم خدای تحریم متعہ کا دیا ہوتا تو ممکن
تھا کہ جناب امیر علیہ السلام بحکم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے مدا تحریم متعہ کے کرتے تو ممکن تھا کہ تحریم متعہ
اصحاب پیغمبر خدا میں مشتہر ہوتے اور ممکن تھا کہ اصحاب پیغمبر خدا باوجود خدا سے تحریم کے تحریم ہی مطلع ہوتے
اور یہی اگر اصحاب پیغمبر خدا میں خدا سے تحریم ہی ہوتے اور حرمت متعہ کے مشتہر ہوتی ہوتے اور اصحاب
اوسکی حرمت سے مطلع ہوتے تو ممکن تھا کہ اصحاب پیغمبر خدا باوجود تحریم خدا سے تحریم و ناواقف
اشتہار حرمت و اطلاع اوسکی عمر دین حریث تک متعہ کیا کرتے حالانکہ اصحاب مشہور سنیہ سے کتب
پر مقدم اور تالی قرآن ہیں بطلان ثابت ہے کہ متعہ اصحاب پیغمبر خدا میں تا جرائے عمر دین حریث جاری
رہا ہے تو ابن وحیہ سی ثابت ہوا کہ نہ پیغمبر خدا نے حکم خدا سے تحریم متعہ کا جناب امیر کو دیا نہ خدا سے
تحریم عمل میں آئے تو متعہ حرام ہوا۔ جناب امیر علیہ السلام ہی بیشک پیغمبر خدای حکم سے تحریم متعہ دیا

Presented by: Rana Jabir Abbas

ن ثابت ہوا کہ روایت صاحب تحفہ مسروقؒ کے وضعی ملفق ہے اور روایت بیہقی کے ابوذر سبی بھی مجہول ہے
ملوث ہے کسواسطے کہ اوسمین بلفظ حصر جات متعہ کے مین ن ہے کہ وسطی مذکور ہے حالانکہ فتح الباری
غیرہ کتب معتمدہ سنیہ سے ثابت ہے کہ متعہ کئی دفعہ مشروع اور جرم ہوا ہے اور تکرار حلت و حرمت کے
ی و ہو تین دن کے حصر کو باطل کرتے ہی اور اسی طرح رہا اوسکا بین الاصحاب سالمہا ہی در ایک
قصہ عمرو بن حریث کہ صحیح مسلم سے ثابت ہے تین دن کے حصر کو باطل کر رہا ہی اور روایت قسطلانی کے
ہی بی اصل محض ہے اور افترا ہے امام معصوم ۔ رکسواسطے کہ بالاتفاق متعہ صدر اسلام مین مباح تہا اور ہر
ہی متفق علیہ ہے کہ منا کہی مباح منافی حیاتے فرماتا ہے لا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء
سبیلاً اسمین مکلف نہین کہ امام معصوم متعہ مباح کو زنا سے محرم فرمائی کہ بالاتفاق کبھی حلال نہین ہوا
اور ہی اس سے نہیں نکلی امام اعظم وغیرہ کی نزدیک ہوئی متعہ زنا نہین ورنہ امام اعظم وغیرہ کی نزدیک متعہ کرنی والا محکوم
بحد رجم ہوتا و اذلیس علیہن محل وضعی ہونا ان احادیث کا جو مجیب عطریف نی اپنی حرف طمع سے
لکہین ہین براہین قاطعہ مذکورہ ثابت ہے اور مناظرہ مین احادیث وضعی لکہنا محصلین کا کام نہین ہیا
استدلال حرمت متعہ بر روایات موضوعہ اہل سنت سے مقابلہ مین الحق امامیہ کے کم از جنون و خبال
حواس نہین کسواسطے کہ یہہ استدلال بعینہ ویسا ہے کہ اہل شرک و بت پرستی اور بطلان توحید و حدا سے
پر اپنے بوتہیون سے کرین آرے عقل کے دشمن علم مناظرہ مین سر ہن ہے کہ مستدل کو جا اپنی استدلال
کی مقدمات مقبولہ طرفین یا مقبولہ خصم پر چاہئی وہ نہ ہر مستدل کو اپنی خرد عیلات باطلہ سی حوصلہ اسکات
و افحام محق کا ہو جاوے وہو باطل قطعاً اسصورت مین لکہنا مجیب کا احادیث مذکورہ کو معرض استدلال
مین دلیل اوسکی ناواقفیت کے ہی طریقہ استدلال سے **قال** المجیب العطریف اب حضور والا فرمائین
کہ اکبر بادشاہ نے کہان متعہ کیا **اقول** بفضل اللہ العلی اللطیف مجیب عطریف عجب چیز ہی کہ عبارت
خار سے تاریخ عبد القادر بدایونی اکبر بادشاہ کی بہی نہین سمجہتا اوس سے خود ظاہر ہے کہ بادشاہ مذکور نے
کو کالت قاضی حسین عرب مالکی کے اون عورتون کے ساتہہ متعہ کئی جنکو اپنی غسلخانہ شباب مین جمع کیا تہا
اور علاسی اون عورتونکی جدا کرنی کا چارہ پوچہا تہا ایسا امر مدبی نسبہنا خدا کی پناہ ہان مرض جہل و تجاہل کا
علاج نہین فمن لم یجعل اللہ لہ نورا **قال** المجیب العطریف اور مالک نے کیونکر حلال رکہا **اقول** بفضل اللہ
اللطیف مجیب عطریف استفسار اس امر کا شمس الائمہ سرخسی و قاضی خان اور مرغینانی صاحب ہدایہ و

اوکی

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اونکی دنا سے کرہی کہ مالک نے کیونکر حلال رکھا ہمنے سے اوسکا بوجھنا بی عقلی ہے **قال المجیب**
التعریف اور لوسکو حضرت عمر نے حرام کیا یا خود جناب پیغمبر نے **اقول** بفضل العلی اللطیف مجیب عطریف
کو لازم ہے کہ عمران بن حصین اور ابن عباس اور جابر بن عبداللہ اور سودہ لیثی اصحاب عدول سنیون سے
پوچھی کہ متعہ کو عمر نے حرام کیا یا پیغمبر خدا نے تو یہہ اصحاب عدول سنیہ صاف کہدین گے کہ متعہ کو پیغمبر خدا نے
حرام نہین کیا ہے بلکہ عمر حرام کرنے والا ہے اور مجیب کو لازم ہے کہ ان شہود عدول کے گواہی
پر خیال کرے بلکہ اقرار خلیفہ جے کا وانا احرمہما بکوش دل سنی بہر اگر بود اے مصراع مشہور
کہ نتوان شست از زنگی سیاہی * اعوجاج اور کج فہمی کو نچھوڑے تو وہ جانی اور اوسکا دین وایمان جانے
مجیب عطریف ہم سی کیون پوچھتا ہے کہ اوسکو حضرت عمر نے حرام کیا یا خود جناب پیغمبر نے اور ہم اس
محاورہ مین کتب معتمدہ سنیہ سے اس مضمون کو مکرر لکھ چکی ہین اب پھر بموجب استفسار مجیب عطریف کے
تکرار اوسکی اطور خلاصہ کے کرتا ہون تفسیر ثعلبی اور تفسیر کبیر اور مسند احمد بن حنبل وغیرہا مین عمران
بن حصین سے مروی ہے کہ نازل ہوئی آیہ متعہ کے کتاب اللہ مین اور بعد اوسکی کوئی آیہ ناسخ اوسکی
نازل نہین ہوئی اور حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا نے متعہ کرنیکا اور ہمنے متعہ کیا پیغمبر خدا کے سامنی اور پیغمبر خدا
نے وفات پائی اور ہمکو نہی متعہ سی نہین کی پھر کہا ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا اور نہایہ ابن اثیر مین
ابن عباس سے مروی ہے نتھا متعہ مگر رحمت خدا کی کہ خدا تعالے نے رحم کیا تھا اس امت پر اگر نہی نکرتا ابن
الخطاب اوس سے تو زنا کمرتا مگر بدبخت یا زنا کرتے مگر منہ چھپاکے اور تفسیر درمنثور سیوطی مین ابتدا مین
اس حدیث کے غفرہ رحم اللہ عمر بھی موجود ہے کہ یہہ فقرہ استعمال عرب مین تعریض کے وقت بولتے
ہین اور صحیح مسلم مین ابو نضرہ سے مروی ہے کہا اوسنی کہ مین جابر بن عبداللہ کے پاس تھا ایک
شخص آیا اوسنی کہا کہ ابن عباس اور ابن زبیر باہم اختلاف کر رہے ہین متعہ نسا اور متعہ حج کی حلت
مین جابر نی کہا ہمنی دونون متعی پیغمبر خدا کی سامنی کئی پھر ہمکو عمر نے اونسے نہی کے تو ہمنی اونکو نکیا اور
اور ازالۃ الخفا مین جابر بن عبداللہ سے مروے ہی کہ متعہ کیا ہمنی حیات مین پیغمبر خدا کے اور عہد مین ابوبکر
کی جب عمر خلیفہ ہوا تو اوسنی خطبہ پڑہا اور کہا کہ قران وہی ہے قران ہے اور رسول وہی رسول ہین دو
متعی تھی زمانہ پیغمبر خدا مین ایک متعۃ الحج دوسرا متعۃ النسا مین نے اون دونون کو منع کیا ہین وہ دونون
بعد پیغمبر خدا کی اور یہہ ازالۃ الخفا اور مسوی اور تاریخ طبری مین ہے کہ کہا سودہ لیثی نے کہ مین نے

عمر سے کہا لوگ کہتے ہین کہ تمنے متعہ نسا کو حرام کیا حالانکہ خدا نے اوسکی رخصت دی تھی اور ہم متعہ کرتے تھے ایکمشت آدمی وغیرہ پر اور تین دن کی تعجیز دیتے تھے عمر نے کہا ہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ متعہ کو حلال کیا تھا حالت غربت مین اور لوگ اوسکو بغیر ضرورت کی کرنے لگے پس اب جو شخص چاہے نکاح کرے ایکمشت آدمی پر اور تین دن کے تعجیز دے طلاق اور یہہ کام مین نے اچھا کیا ہے اور اسی میرے صواب پر ہے اور تفسیر کبیر مین ہے عمر نے منبر پر چڑھکر کہا دو متعے متروع تھے زمانہ پیغمبر خدا مین اور مین اونکو حرام کرتا ہون ایک متعۃ الحج اور متعۃ النکاح اسکے بعد لطریف ہوش مین آیی اور اپنی حواس کو مجتمع کرکے سمجھ لیوی کہ متعہ کو عمر نے حرام کیا ہے پیغمبر خدا نے **قال** لجیب الظریف ہوش کے باتین لیجئی اگر متعہ حلال ہوتا اور [illegible] اوسکا جیسا [illegible] کہا کہ متعہ کے لوسی لیسنی مین حج و عمری کا ثواب ملتا ہے اور ہر لذت و شہوت سے [illegible] اور جو لذت متعہ کے مرگیا قیامت کی دن مثل اوسکے ہوگا اور ناک اوسکی کٹی ہوگی [illegible] مسلمانون مین کسی نے متعہ نہین کیا علی الخصوص جناب امام حسن کہ باعتراف صاحب [illegible] حضرت امیر کو دن کو فرماتے تھے اگر مین متعہ کی [illegible] کرتا ہے اس سے کنایہ کتنی مرتبہ [illegible] ہم فرماتے ہم ثواب پیر مانا رہتے ہین ان امامون کے احتمال ہے اور استعمال جاری ہے یا ہمین سوا والت بھولون نے یہہ حدیث بنا کر اس حرامکاری کو امامون کے طرف منسوب کیا اور اونکی نفرت سے بر ٹالنا چاہا **ع** دوستی خیر دشمنی است * انصاف شرط ہی ہے انصاف کی جوب ہمین ان اللہ لا یحب الظالمین **اقول** بفضل العلی اللطیف دلایل ساطعہ و براہین قاطعہ الحق امامیہ سے دیکھکر عجیب غریب بہوت و ہوش باختہ ہوگیا ہے کلام محیط نہین رہا ہے اصحاب پیغمبر خدا کو جنکی عدالت پر سنیونکا اجماع ہے اور سنیونکی نزدیک اصحاب رسول اجمعہم عدول ہین اونکو حرامکار کہتا ہے اور متعہ مشروعہ کو کہ اذن و اجازت و رخصت اوسکی پیغمبر خدا نے اپنی اصحاب کو دی اور وہ باذن و اباحت پیغمبر خدا کے بعد خلافت عمر تک ہین لا اصحابہ سے [illegible] کا فی صحیح سنیونکی حرامکاری سے بتاتا ہے پناہ بخدا العوذ باللہ من حمیۃ الجاہلیۃ اور حدیث [illegible] الفتح کا جواب باصواب سابق الذکر مین مفصل گذر چکا ہے فاعتبروا یہ ہی کہ حدیثون ترغیب و ترہیب کی شیعہ اور سنی کہین ایک ہے جو ایک پر ہین ہمارے [illegible] جو اپنی بیان کے [illegible] جواب دیگا ہم [illegible]

طرفسی سمجھی اور مجیب کی یہہ جو کہا کہ کیلہ ظلمون مین کسی کی منعہ نہین کیا اولا یہہ دعوی اوسکا ممنوع اور
اوسکی شہادت علی النفی غیر مسموع ہے ثانیا بر تقدیر تسلیم یہہ امر بدیہی ہے کہ منعہ واجبات و فرائض غیبیہ
سے نہین ہے تارک اوسکا خواہ مخواہ مستحق نکال و وبال کا ہو علاوہ بالاتفاق سنوع اور مستحب ہے اور اعمال حضر
سنن و مستحبات کا بعض اوقات مین بغیر عذر شرعی کی بھی اشتغال زجر کو لازم نہین چہ جاکہ عذر قوی شرعی موجود
ہو لہ جبابرہ اور اونکی اذناب جو مانعین اوس سنت کی ہون مسلط ہون اور بجالانی مین اوس سنت کی اون
جبابرہ کی عہد تسلط مین خوف جان و مال و عرض غالب ہو ایسی صورت مین ترک کرنا اوس سنت کا فعل اوس
سنت پر شعار راجح ہی کیا مجیب عطریف نہین جانتا کہ شریعت مقدسہ رسولحدا ایسی صراط مستقیم ہی کہ اوسمین
ہنگام وجود عذر شرعی کی ترک بعض واجبات بھی اشتغال زجر کو لازم نہین جیسی کہ مثلا شخص مستطیع کو کہ زاد و راحلہ
پر قادر ہو حسب رادہ معطیہ کے رادالله شرفها مثلا مامون ہو تو اوس شخص مستطیع کو بجا حج کی بھی جانی پر
راجح اور اشتغال زجر کو غیر لازم ہے علاوہ ران مجیب عطریف کو بھاگنا ابوبکر و عمر کا جہاد واجب سی کہ بالاتفاق
حرام اور نمود آیہ وافی ہدایہ یا ایها الذین امنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوهم الادبار
ومن یولهم یومئذ دبره الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئة فقد باء بغضب من الله
وماوه جهنم وبئس المصیر کی باعث غضب خدا اور سبب حلول جہنم کا ہی کیون ہو نہین اور یہان
اہمال جہاد اور اشتغال زجر کا کہ بغیر عذر شرعی کے ہی کیون ہوا کیا مجیب عطریف جس ترک واجب کا جواب
دیگا وہی ہماری طرف سی اوس ترک سنت لعذر شرعی کا سمجھی اور مجیب عطریف نے جو کہا جھوٹون کی یہہ حدیث
بنا کر اس ہمکاری کو امامون کی طرف منسوب کیا اور اونکی نقد امامت پر بٹا لگایا یہہ قول مثل قول اوسکا لعینہ
مثل قول نصاری کے ہے جو کہ اونکی نزدیک زیادہ ایک زوجہ سے رکھنا جائز نہین اور طلاق بھی اونکی صحیح
نہین ہے تو وہ کہتی ہین آیہ جمع کرنے چار زوجہ کو اور آیہ طلاق کو عیاشون کی بنا کر خدا کے طرف
منسوب کیا ہے اور اوسکی نقد خدا سے پر بٹا لگایا ہے الزاما للمجیب عطریف جو اوسکا
جواب دے وہی ہمارے طرف سے بھی ہو قل یاتی بما یدل علی ان ما جاء الحق الی
الا و ہمام مجیب عطریف اور اوسکی اسلاف کی کہ من قبیل صفات اصنام تھی سو رمیدہ و باطل ہوا حق
کرسی بر بیتها قد جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا قال المجیب عطریف
تتمہ جب اوبحث کلام کے یہان تک پہونچے تو اب دریافت کرنا اس بات کا ضرور ہے کہ بعضوے

Presented by: Rana Jabir Abbas

کریمہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا اور بعد سے علیہ فلا تکن من المبذرین کے افراط اور تفریط ہر چیز کے دین مین
ممنوع ہے اور اسکی ترتیب کو انہ لا یحب المسرفین وان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین ارشاد فرمایا
[illegible] ناقل و کفی بہ ذما کثروالہی ہے آما سویہ دونون امر مذہب شیعہ مین بہت
مروج ہین **اقول** بفضل العلی اللطیف یہ جو مجیب عطایف نے کہا کہ افراط و تفریط ہر چیز کے دین مین
ممنوع ہے صحیح کہا لیکن طرفہ بات یہ ہے کہ مجیب خود اور اوسکی اسلاف و اخراب افراط و تفریط مین نہایت
مبتلا اور بنجہای کریمہ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون کے گرفتار مقت و غضب خدا ہین
اور طرہ اوسپر یہ ہے کہ شیعیان علی علیہ السلام کو کہ متمسکان صراط مستقیم صراط علی حق نمسکہ کی اور مبشر
باولیت دخول بہشت عنبر سرشت ہین کما فی الصواعق المحرقۃ لابن الحجر کہتا ہے کہ انکی مذہب مین افراط
و تفریط بہت مروج ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین اب حال افراط و تفریط سنیونکا منصف لوگ مبنی
کہ تفریط انکی عقاید مین یہان تک کہ خدای عادل کے عدل کا انکار کرتی ہین اور کہتی ہین کہ جایز ہی کہ خدا تعالے
عابد اور مطیع کو معذب کرے اور عاصی و عاشق کو مثاب کما فی المواقف فلہذا لا یثیب المطیع ولا یعذب
اور افراط یہان تک کہ تارکان صوم و صلوۃ اور مدعیان الوہیت کو مثل منصور حلاج اور بایزید بسطامی
وغیرہ کے قطب اور غوث اور اولیاء اللہ مہر اگر نسبت جیسے اموات و ارزاق مرزوقات و ایلاد مولود ہے
اون دشمنان خدا تعالے و مدعیان الوہیت کے کرتی ہین اور افراط و تفریط سنیونکی نبوت و امامت مین
یہان تک کہ تصدیق متنبیان کاذب کے جایز جانتی ہین اور انبیاء معصومین کے عصمت کا انکار رکھتی ہین
کما فی التحفۃ المرضیۃ اہلسنت صدور صغائر را سہوا تجویز میکنند بشرطیکہ مصر بران نشود انتہی ملخصا اور صدور کبایر
کا انبیا سے قبل موت کی بھی جایز جانتی ہین اور ایمہ اثنا عشر مین جنکی خبر حدیث متفق علیہ انی الدین
منیعا الی اثنی عشر خلیفۃ کلہم من قریش مین ہے یزید پلید کو شمار کرتی ہین اور جناب امام
حسین علیہ السلام کو امام نہین جانتی ہین کہتی ہین ولم ینتظم الحسین امر کما فی شرح عقایدہ والصواعق المحرقۃ لابن الحجر اور افراط و تفریط سنیونکی لذت نفسانیہ مین حد سے گذر گئی اوسکو
جانسی شرم آتی ہے و دہین سرمانے افراط یہان تک کہ ابوحنیفہ کے نزدیک ماہین مبنی وغیرہا محارم
شرعیہ سے نکاح و جماع کرنی مین حد شرعی نہین کما فی الہدایۃ و قاضیخان وغیرہما اور شافعی کے نزدیک بنت
بنون و من ارتسے نکاح صحیح ہے کما فی التفسیر الکبیر و رحمۃ الامۃ وغیرہما اور مالک کے نزدیک امام اپنے

jabir.abbas@yahoo.com

غلام سی جایز ہے جیسا کہ حام جہم فرمدالدین وحدے کرملے سی معلوم ہوتا ہے [illegible]

دفتر بنام خویش مدر * نتوان زد بگفتہ مالک * غوطہ در ورطہ چنین ہالک * [illegible]

وجوز بیع العبد المسلم من * وجود الرجل العبد * یعنی مجرد کوا غلام کرنا جایز ہوا ور تفریط کیے

متعلق کردہ خدا و رسول کو حرام کہتی ہین اور افراط و تفریط سینو نکی طہارت مین مبالغہ اب لہ عبارہ کا فرقہ اہ

بشاشہ بول انسان کا اور مالفات چھوٹی ہوہی مشرکین کے اور امبان مشرکین کے ابو حنیفہ کی نزدیک اور نجی انسان

کی شافعی کے نزدیک اور کتا و پس خوردہ یعنی کلمالک کے نزدیک طاہر اور آب وضو و غسل مسلمانو کا ابو حنیفہ

کی نزدیک نجس ہے کمافی الہدایہ و شرح الوقایہ و الدر المختار و غیرہا **قال** المحبب اللطیف خصوصا لذہبہ

کی باب مین کہ ترک نکاح کو باوجود خواہش کے مستحب جانتی ہین یہہ نہایت درجہ تفریط کہنے **اقول**

بفضل اللہ تعالے اللطیف یہہ بھی افترائے بحت ہے کسواسطی کہ مذہب حق امامیہ مین ہنگام نہونی آرزو اور شہوت

اور خواہش کے نکاح مستحب ہے بہ جاکہ ہنگام خواہش کے کہ اوسوقت واجب ہے فی شرح اللمعہ النکاح مستحب

لمن یمکنہ فعلہ ولا یخاف الوقوع بترکہ فی محرم ولا واجب **قال** اللہ تعالے

فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی و ثلاث و رباع **وقال** وانکحوا الایامی منکم والصالحین

من عبادکم و اماءکم ان یکونوا فقراء یغنہم اللہ من فضلہ واللہ واسع علیم والامر

الامر للاستحباب وقال صلی اللہ علیہ وآلہ من رغب عن سنتی فلیس منی وان من سنتی النکاح

یعنی نکاح کرنا مستحب ہے اوس شخص کو جسکو نکاح کرنا ممکن ہو اور اوسکو خوف وقوع کا حرام مین نہو درصورت

ترک نکاح کے اور اگر خوف وقوع کا حرام مین ہو درصورت ترک نکاح کی تو اوس صورت مین نکاح کرنا واجب ہے

و فی شرایع الاسلام النکاح مستحب لمن تاقت نفسہ من الرجال والنساء ومن لم تتق فیہ

خلاف الخصوص استحبابہ لقولہ علیہ السلام من اراد سنتی فلیتزوج و لقولہ علیہ وآلہ السلام تزوجوا

موثاکم الغر الولود یعنی نکاح کرنا مستحب ہے اوس مرد و عورت کو جسکی نفس کو اوسکی خواہش نہو اور

یہی مذہب مشہور یہان ہے کہ مستحب ہے اب منصف لوگ ان عبارتون کو دیکھین اور آیہ لعنۃ اللہ

علی الکاذبین کو ورد کرین بالجملہ مذہب حق امامیہ مین نکاح باوجود خواہش کے درصورت خوف

وقوع فی الحرام واجب ہے اور ترک اوسکا حرام و ممنوع اور درصورت عدم خواہش کے بھی مستحب ہے

محبب لطیف نی جو کہا کہ ترک نکاح باوجود خواہش کے امامیہ مستحب جانتی ہین کذب محض و افترائے

بحث ہی ہان مجیب عظریف کی پیران طریقت کی تردید تو اللہ ترک نکاح باوجود خواہش کے واجب لازم
ہی سو مجیب عظریف خوارق عادات اپنے پیرون کی اہلحق کے طرف جو کذب و افترا نسبت کرتا ہے
تیاکو کلام فرماتا ہی کہ مشائخ صوفیہ اوسلی ترک نکاح کو ترک کرتے ہین اور زنا اور احتلام کرتے اور کراتے
ہین مصروف رہتے ہین کیا اوسکو معلوم نہین ابن جوزے لی کہ علماے اعلام سنیہ سی ہے کتاب تلبیس ابلیس مین
لکھا ہے کہ لوحامد طوسے نے کہا لایق یہہ ہے کہ نہ مشغول کری مرید اپنی نفس کو ترویج و نکاح کی ساتھہ کسواسطی کہ ترویج
نا کری گئی اوسکو سلوک سے اور وہ مانوس ہوجاویگا زوجہ سی اور جو کوئے مانوس ہوا ساتھہ غیر خدا کی وہ نا رہا
خدا سی اور محرالاسلام نی کتاب زہروی مین جو علم کلام مین ہے کہا ہے کہ اکثر صوفیہ سنی ہین بعض
اوسمین سی طالب کرامات ہین اور بعض اوسمین سی جہلیہ ہین کہتی ہین کہ جب خدا کسی عبد کو دوست رکھتا ہی تو اوس سے
خطا جسکا مرتبہ کا اوتھہ جاتا ہی اور اوسکی واسطی سب نعمتین حلال ہوجاتی ہین اوسب عبادتین اوس سی ساقط ہوجاتے
ہین اور وہ فرقہ جہلیہ نماز پڑہتی ہین نہ روزہ رکھتی ہین نہ ستر عورت کرتی ہین اور نہ طہارت رہتی ہین زنا و شراب نوشی
باقی محرمات سی اور بعض اوسمین سی متکاسلہ ہین کہ راضی ہین ہرسنے پیٹ پر کہانی سی حلال ہو یا حرام اور علم نہین
پڑہتی اور ترویج نہین کرتی اور بہی ابن جوزی نی کتاب تلبیس ابلیس مین کہا کہ ایک گروہ صوفیہ مین سی مدت تک
ریاضت کری گمان کرتی ہین کہ ہم سکتی ساتھہ ملگئی اب ہم جو چاہین سو کرین ہمکو کچہہ باک نہین اور اہل علم اور بہی عوام
کی سی ہین ہم عوام نہین ہین کہ داخل دایرہ تکلیف مین ہین اور گمان اس فرقہ کا یہہ ہی کہ اثر واصل سوی ناحق
کی ساتھہ یہہ ہی کہ غیرت اور حمیت جاتی رہی یہان تک کہ اگر اپنی جورو کو اجنبی سی ہم آغوش دیکہی تب بہی اوسکی مدد کے
رونگٹی نہ کہڑی ہون ورنہ وہ کامل نہین ہی ابن جوزی کہتا ہی کہ اس فرقہ نی بی غیرتی اور بی حمیتی کو کمال ایمان
زعم کیا ہے **قال** المجیب العظریف اور فعل سفاح کو باوجود نہ خواہش کے اور رجب سمجہتی ہین یہہ نہایت مرتبہ
افراط کا ہی **اقول** بفضل العلی اللطیف متعہ مشروعہ کو کہ اذن و رخصت واباحت اوسکی صحاح ستہ

سنیہ مین موجود ہی تعبیر بسفاح کرنا جملہ اصحاب پیغمبر خدا الو[illegible]
خصوصاً پیغمبر کو کہ اوسکو عشرہ مبشرہ سی کہتی ہین اور [illegible]
بران متعہ بموجب آیہ والی مرایہ فما استمتعتم بہ منہن الایہ کی اور موافق حدیث اذن لنا رسول اللہ
و رخص لنا رسول اللہ کی کہ صحاح ستہ سنیہ مین موجود ہین مرخص اور ماذون خدا و رسول ہے اور بقول ابن حزم کی
کما فی فتح الباری باحت برمتعہ کی بعد رسول خدا کی ثابت رہی ہین ابن عباس اور ابن مسعود اور ابو سعید خدری اور عمران بن حصین وغیرہ اور طاوس

ابن خیر

وابن حبیر وشعبی و تابعین اور سب فقہاے کہ اسصورت مین متعہ مشروعہ مرخصہ مادونہ مروجہ ہین واصحاب تحقیق

سفاح کہنا محادہ خدا اور رسولخدا ہے ان الذین یحادون اللہ ورسولہ اولئک فی الاذلین

قال المجیب الظریف اس قوم فی ننگ مازی اور استعمال نجاسات مین دست درازے اس حد کو پہونچا نے

کہ کوئی کام عبادات و عادات کے اس سے خالی نہین بیاسی شرم آتی ہے یہہ نہین شرماتے **اقول**

بفضل العلی اللطیف **اولا** یہہ دعوے مجیب کا کہ بی دلیل و بلے سند ہے افترای محض ہے ہرگز کوئی

عبادت اور عادت الیسی امامیہ کے ایسی نہین کہ جسمین نجاست کو دخل ہو مذہب حق امامیہ مین نجاسات سے

بالکلیہ اجتناب ہی بلکہ مخفی نہین کہ سنیون کی مذہب کا یہہ حال ہے کہ کوئی عبادت اور عادت اونکی نجاسات

سے خالی نہین حقیر جہان مجملا کہتا ہے کہ نماز جو افضل العبادات ہے اوسکا مجیب ظریف کی امام اعظم کی نزدیک

یہہ حال ہے کہ جلد سگ مدبوغ کو پہن کر کہ اوسپر رشاشہ بول کا بہت سا اور گوہ انسان کا قریب اکدرہم کے

سرا ہوا اور دیر تک نماز کثیر زیادہ اکدر ہم سے آلودہ ہو اور کتا گھوڑی مین اور تعویذ دندان سگ کا

زیب گلو یا نماز [illegible] نجاستی سلام کی گوز مارے تو یہہ نماز کہ نجاسات سے ملوث ہے امام اعظم

سنیون کی نزدیک بے فضلی صحیح کما قال العز للے امام اہل السنۃ اور منی انسان سے غسل کرکے اور

اوسمین کپڑے رنگکر نماز پڑہے تو امام شافعی سنیون کی نزدیک یہہ نماز صحیح ہے اور غسل و وضو اب قلیل پس

خوردہ سگ سے اور خنزیر سے کرکے نماز پڑہنا امام مالک سنیون کی یہان صحیح ہے کما بسطہ من العدالۃ فی شرح

الوقایۃ والدر المختار و رحمۃ الامۃ وغیرہا یہہ سے حال عبادت سنیون کا کہ نجاسات سے ملوث ہین اور عادات

سنیون کا حال یہہ ہے کہ مشرکین سے جو موجب کریمہ انما المشرکون نجس کے نجس ہین اونمین سنی لڑکی

کھیلی ملی رہتی ہین دودہ گھی تیل اور سب مائعات جو بنی ہوئی مشرکین کے اونکی نزدیک پاک ہین اور اونکے

استعمال مین ہین اور کھانا پانی پس خوردہ خنزیر اور سگ کا مالکیون کی یہان پاک ہین اور کہان تک نماز

جایز ہی کما فی رحمۃ الامۃ وغیرہ پہر ایسی بدورٹون کو جنکی نماز یا سے پوری ہوتی ہے لحن امامیہ

سا منی پڑہ پڑہ کر باتین کرنا نہایت شنیع چیز ہے بیان کرنیوالون اور سننے والون کو شرم آتی ہے یہ وہ

نہین شرماتے **ثانیا** مجیب ظریف نے متعہ مشروعہ مادونہ مرخصہ کو کہ اباحت اور مشروعیت اور اذن و رخصت

اوسکی احادیث صحاح ستہ و دیگر کتب معتمدہ سنیون سے ثابت ہی جو زنکہ مازی کہا تو اوسنے اپنے

اجلہ اصحاب عدول کو زنکہ باز کہا کیونکہ اونمین تصریح صحاح ستہ وغیرہا متفق رایج تھا اور ای ان طرد ما

Jabir.abbas@yahoo.com

کہ مجیب عطریف کی نزدیک متعہ مشروعہ کرنا زنکہ بازے ٹہرا اور اپنی ماہین بیٹی پوتی خالہ سی نکاح اور زوا
اور جماع کرنا کہ اوسکی امام شافعی کے نزدیک صحیح ہے الحاوی الکبیر و رحمہ الامہ زنکہ بازی ہوئی ان ہذا
لشئی عجاب بالجملہ سنیون نے شرم وحیا کو بالکل کو پہونچایا اور مجیب عطریف نی ناحق گرمی گوہ اور کہروا سے
ہ ایہانتک تو آیدہ وچنین یا تو کنے قال المجیب العطریف سوا سے متعہ محرمہ کے انکی نزدیک ایک متعہ دوریہ
انکا لہ ہے کہ دس بیس آدمی ملکر ایک عورت سی متعہ کرین اور اپنی اپنی باری سے اوسکی ساتھ رہین مصائب النواصب
والا لکہتا ہے کہ یہہ حکم اوس عورت مین ہے جسکا حیض منقطع ہوچکا ہو اقول بعضل اللہ علی اللطیف
لعنۃ اللہ علی الکاذبین حاشا وکلا کہ متعہ دوریہ مذہب حق امامیہ اثنا عشریہ مین جایز ہو یا مصائب النواصب
مین ایسی متعہ کو جایز لکہا ہو یہہ سب افترا مجیب عطریف کا ہی کسو سطلی کہ مطلب کتاب مصائب النواصب کا یہہ نہین
کہ دس بیس آدمی ملکر ایک عورت سی متعہ کرین اور اپنی اپنی باری اوسکی ساتھہ رہین شعر فہمی عالم بالا معلوم ہے
بلکہ اوسکا مطلب تو یہی ہے کہ جس عورت کا حیض منقطع ہوچکا ہو اوس عورت سی عدت نکاح متعہ مشروعہ
ساقط ہے اگر وہ عورت متعہ بالنکاح کسی مرد سی کری تو بعد افتراق کے اوس نکاح سی بطلاق یا اتمام مدت
اوسپر عدت نہین ہے اوسکو اگر چاہے دوسرے مرد سے بی انتظار عدت کی نکاح و متعہ کرنا شرعًا
صحیح ہے اسکو متعہ دوریہ بالمعنی کہ بلید دہلوے و مجیب عطریف وغیرہ نی بنا ئی ہین کہ دس بیس آدمی ملکر ایک
عورت سی متعہ کرین اور اپنی اپنی باری اوسکی ساتھہ رہین کسیطرح نہین کہ سکتی یہہ تو دو متعہ علیحدہ علیحدہ ہوے
اسمین اشتراک دس بیس آدمیونکا ایک متعہ مین کہان ہے اور یہہ جواز متعۂ یکی بعد دیگری بی انتظار عدت
زن آئسہ کو چونکہ وہ احتمال علوق اور خلط میاہ رجال وخبط انساب سی محفوظ ہے نہ شرعًا برا ہی اور نہ باعتبار
طعن کسی طاعن کا ہوسکتا ہے مجیب عطریف اپنی خانگی نکاح دوری کو دیکہی اور شرمائی کہ اوسکی مذہب مین جس عورت کا
حیض بہی منقطع نہوچکا ہو اور وہ سن یاس کو بہی نہ پہونچی ہو اور رحم اوسکی احتمال علوق اور اختلاط میاہ رجال
اور خلط انساب سی بہی محفوظ نہو پس بعض صورتون مین اوس عورت سنیہ سی بمذہب سنیان عدت ساقط ہوجاتی
ہی اور جب عدت اوس سے ساقط ہوئی تو دس بیس مرد سی اکیدن مین اوس عورت سے نکاح دوریہ بالمعنی
مصطلح بلید دہلوی و مجیب عطریف کی کرسکتی ہین اور خلط میاہ رجال ہوکر اوس عورت سنیہ سی ایک بچہ سنے
طرفہ تماشہ پیدا ہوسکتا ہے رحمہ اللہ علی ہذا المذہب واولی المذہب باب مین مجیب عطریف اور سب سنیونسی استفتا
کرتا ہون کہ وہ بچہ کس مرد کا شریکا بینوا توجروا مجیب عطریف اور سب سنیونکو لازم ہے کہ جواب

اس استفتا کا

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس استفتا کا بعجلت تمام رقم فرمائین اور صورت سقوط عدت نکاح کی اور یہی صورت نکاح دوری کے تعین کی
مذہب کی موافق یہہ ہے کہ جب کوئی سنی اپنی جورو کو طلاق بائن دیوی اور بائین عدت کی پیر اوس سے نکاح
کرلی اور اوس نکاح دوسری مین قبل وطی کرنے کی طلاق دی تو امام زفر کی نزدیک کہ شاگرد امام اعظم کا ہے
اوس عورت پر اصلا عدت نہین عدت اوس سے ساقط ہوگئی وہ عورت فورا مرد اجنبی کے ساتھہ بی انتظا
عدت شرعی کے نکاح کرسکتی ہے اور اوس دوسری ناکح کو فورا وطی اوس عورت کی جایز ہی مثلا
کسی نے اپنی جورو ہندہ کو طلاق بائن دی اور پھر کرنے اوسی ہندہ سے بائین عدت کی نکاح کرلیا اور اس
نکاح مین ہندہ سی وطی کی اور قبل وطی کے اوسکو طلاق دی تو عمر کو اوسی وقت نکاح اور وطی ہندا
زن مطلقہ بائن کرکے صحیح ہے اور بعد ایک ساعت کی عمر نے بھی بعد جماع کرنے کی ہندہ مذکورہ کو طلاق بائ
دی اور پھر بین العدہ اوسی ہندہ سے نکاح کیا اور قبل وطی کے طلاق دی تو خالد کو اوسیوقت نکاح و وطی
ہندہ مذکورہ مطلقہ عمر کے ساتھہ صحیح ہے اور بعد ایکساعت کی خالد نی بعد جماع کرنے کی ہندہ مذکورہ کو
طلاق دی اور پھر بائین عدت اوس سے نکاح کرکے قبل وطی کے طلاق دی تو زید کو اوسیوقت نکاح و وطی
ہندہ مذکورہ سے صحیح ہے وھلم جرا مجیب ظریف اپنی آنکھین کھولکر دیکھی کہ اوسکی یہان زن بالغہ سنیہ

(۲۴۳)

سی جسکا حیض منقطع ہوا ہو اور وہ سن یاس کو بھی نہ پہونچی تو دس مہینہ پر دلکر نکاح دوری کرسکتی ہین اور زا
اپنی مارے اوسکی ساتھہ رہ سکتی ہین اور اوس زن بالغہ سنیہ اور دسون پر دسنی سی بچہ ابن کثیر پیدا
ہوسکتا ہے فی شرح الوقایۃ ولو نکح معتدۃ من بائن وطلق قبل الوطی فعلیہ مھر تام
وعدۃ مستقلۃ ھذا الحنیفۃ وابو یوسف فان اثر الوطی فی النکاح الاول باق وھو العدۃ
فصار کان الوطی حاصل فی ھذا النکاح وعند محمد یجب علیہ نصف المھر وعلیھا اتمام
العدۃ الاولی فقط ولا عدۃ للطلاق الثانی لان الزوج طلقھا قبل الوطی منہ وعند
زفر لا عدۃ علیھا اصلا انتھی یعنی جب کوئی اپنی جورو کو طلاق بائن دیوی پھر آپ قبل اتمام مدت عدت
کی اوس سے نکاح کری اور اس نکاح دوسری مین قبل وطی کے اوسکو طلاق دی تو امام زفر کے نزدیک
کوئی عدت اوس عورت پر نہین ہے وفی فصول عمادی ان اصحابنا یعنی اصحاب ابی حنیفۃ یقولون ان کل قول
قلنا بہ فقد کان قول ابی حنیفۃ یعنی اصحاب ابو حنیفہ کہتی ہین کہ ہم جو قول کہتی ہین وہ قول ابحنیفہ
کا ہی تو یہہ قول امام زفر صاحب ابو حنیفہ کا بسقوط عدت قول ابو حنیفہ ہی کا ہے اور رشیدالدین حنیفہ

جو خار ستان شوات عمر یہ تین بجہل یا تجاہل انکار لزوم نکاح دوری کا اس عبارت شرح وقایہ سے کیا ہے
دلیل اوسکی جہالت کی بس ہے کسواسطے کہ ہر غنی وذکی اس عبارت شرح وقایہ سے سمجھ سکتا ہی کہ امام زفر کے
نزدیک صورت مذکورہ مین عورتسی عدت ساقط ہی اور جب سقوط عدت پایا گیا تو نکاح دوری کا لازم پایا جائیگا
کسواسطے کہ مخفی نہین کہ لزوم نکاح دوری کا مخصر سقوط عدت ہے کذا افاد المجتہد المسجد المحقق الاوحد دام
ظلہ العالی فی الحضرۃ: یدریہ بکسر السوکہ العمریہ **قال** العجیب العطریف جامع عباسی مین ہے کہ اپنی لونڈی
کو کسی پر حلال کردینا درست ہے اور تحفہ ومباہات لکھا کہ یہ خواص فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ سے ہے ارشاد
الاذہان مین ہے کہ اپنی لونڈی یا ام الولد یا مدبر کا کسی پر مباح کرنا منع نہین **اقول** بفضل اللطیف
اللطیف عجیب عطریف نے ان سائل کو تحفہ مسروقہ سے سرقہ کیا ہی سلا صاحب تحفہ کی کہ مصداق من کان
فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا انہا ہی کے ہی ہوتے تین عجیب عطریف
کو کیا ہوا کہ ایسی مسائل کو کہ مثل اوسکی بلکہ اشنع وافحش اوس سے علمای علام سنیہ کے نزدیک جایز
بلکہ معمول ومروج ہے مقام طعن مین ذکر کیا عجیب نے کیا مثل مشہور لا یرمی بالحجارۃ من کان بیتہ
من الزجاجۃ نہین یعنی بجملہ حلال کرنا اپنی لونڈی کا کسی پر کہ اسکو تحلیل کہتی ہین مذہب حق امامیہ مین بچند
شروط جایز ومشروط ہے منجملہ اون شروط کے ایجاب وقبول ہے مذہب حق مین تحلیل نہین ہوتے
بخلاف اکابر سنیونکی کہ اونکی نزدیک تحلیل جماری بغیر ایجاب وقبول کے جایز بلکہ معمول ومروج ہی چنانچہ علمای
اہل رباط کہ جملہ تابعین اور مشایخ واساتذہ ومحدثین امام اعظم سنیونسی ہے اور امام اعظم اوسکو افضل اپنے
ملفوظاتون مین کہتا ہی سو وہی علما اپنی لونڈیونکو اپنی مہمانون کی پاس مباشرت کی لئی بہیجتا تہا شیخ عبد الحق
دہلوی نے رجال مشکوۃ مین لکہا ہی کہ ابو حنیفہ نے عطا کی حق مین کہا ہے ما رایت فی من لقیت
افضل من عطا بن ابی رباح اور یہی شیخ مذکور نے رجال مشکوۃ مین ترجمہ عطا بن ابی رباح مین یہہ بہی
لکہا ہے وکان احد علماء مع جلالۃ الفقہا وکان ثقۃ فقیہا عالما کثیر الحدیث اور
طبقات تابعین مین اوسکی احوال مین مرقوم ہے کہ منصب فتوا اور فقاہت کا مکہ مین منحصر مجاہد اور عطا مین
تہا اور طبقات تابعین مین یہہ بہی مسطور ہے کہ از علما وحکم غریب در فقہ مرویست حکم دوم تجویز ویست
وطی جواری را باذن ارباب وصاحبان شان وگویند وی کنیز فرستاد خود را بہ مہمانان میفرستاد تا ہر نفس کہ خواہد
با انشان بجا آرد اور ابن خلکان فی وفیات الاعیان مین لکہا ہے نقل عنہا انہ کان

jabir.abbas@yahoo.com

یرے وعلی الجوار باذن ارباب من وحکی ابو الفرج العجلی ان عطا کان یبعث بجواریہ الی
اصاحابہ ثم یتبعہ ویکون منصف لوگ دیکھین کہ عطا سا فقیہ ومفتی مکہ معظم اور ممدوح امام اعظم سینیان اور ثقہ اور احد الاعلام
وراحد العلماء الفقہا جب اپنی لونڈیونکو اپنی مہمانون کی باس وطی کے واسطی بغیر ایجاب وقبول کے بہیجتا ہو تو مجیب
مطریف کو اماتیہ پر تحلیل جوارے ہین کہ ایجاب وقبول منجملہ اوسکی شروط کے ہنی طعن کربا دا دبجایئے کی دیتا ہے
اور حقیقت مین طعن ہے ممدوح ابحنیفہ بلکہ خود ابی حنیفہ پر کسواسطی کہ ابو حنیفہ عطا کو باوصف ارتکاب ایسی افعال
شنیعہ کے سب اپنی ملاقاتیون سے افضل کہتا ہی تو لامحالہ اوسکی اس فعل شنیع کو برا جانتا تو اوسکی اسقدر
مدح نکرتا بلکہ شمیز از خاطر اوسکی اس فعل شنیع سی ظاہر کرتا واذلیس فلیس بالجملہ تحلیل شرعی مین کوئی شناعت
شرعی اور عرفی نہین ہے اور تحلیل مین کنیز اور ام الولد اور مدبر کیان ہین اور لطیفہ یہہ ہے کہ مزنے
اور ابن جریر طبری کی نزدیک علماے اعلام سنیونسی ہین قرض دینا کنیز کا اور مستعرض یعنی قرض لینے
والے کیلیے کنیز قرض لی ہوئی سے وطی کرنا جائز ہے کتاب رحمالامہ فی اختلاف الائمہ مین کہ کتب معتمدہ
سنیونسی ہے موجود ہے قال المزنی وابن جریر الطبری یجوز قرض الدماء اللواتی یجوز للمعترض
وطیھن **قال** المجیب المطریف استبصار مین ہے کہ عاریت دینا فرج کا روا ہے **اقول** بفضل العلی
اللطیف یہہ افترا ہے بہت اور بہتان مخض ہے حاشا وکلا کہ مذہب حق امامیہ مین عاریت دینا فرج کا روا ہو
جامع عباسی مین فرماتی ہین وعاریت کردن کنیز جہت تمتع ارزو بغیر آنکہ لفظ تحلیل یا اباحت گویند جایز
نیست اور شیخ شہید ثانی علیہ الرحمہ شرح شرایع مین فرماتی ہین واما استعارتھا ای الجاریۃ للاستمتاع
فغیر جائز بالاجماع بالجملہ اعارہ اور استعارہ فرج کا مذہب امامیہ مین بالاجماع غیر جائز ہے اور
تحلیل ہے مذہب حق مین بلفظ عاریت جایز نہین ہے صاحب شرایع علیہ الرحمہ فرماتی ہین ولا یباح
بلفظ العاریۃ بخلاف سنیونکی گراونکی بیان کرخی کے نزدیک کہ شاگرد اعظم امام اعظم سنیونکا ہے
نکاح بلفظ عاریت منعقد ہوجاتا ہے **ف** بین تفاوت ره از کجاست تا بکجا ✦ فی شرح الکنز والکافی
النکاح بلفظ الاجارۃ والاعارۃ فی الصحیح خلافا للکرخی انتہی بہہ محصل ہے کلام صاحب رشید
علیہ الرحمہ کا اور مجیب مطریف نی استبصار کا حوالہ جو لیا ہے تصحیح النقل اوسکی سر دست نہو سکی غالبا
مید نقل بھی مثل اور نقلون کے بی اصل ہوگے اور بر تقدیر تنزل وتسلیم **اقولا** کلام کو اوسکی ذات
کی وثوق اور عدالت مین گنجایش ہے **ثانیا** قطع نظر ان امور کے حال اوسکا مثل روایات تحکیم وشبیہ

jabir.abbas@yahoo.com

سمجھا جاہی فالجواب الجواب **قال** المجیب اللطیف اور بالاجماع وقف کرنا فرج جاریہ کا شیعہ کی مذہب مین درست
ہی اور خرچی اوسکی نوشجان کرنا حلال طیب رحمۃ اللہ علی ہذا المذہب **اقول** بفضل العلی اللطیف مجیب عطریف
فی ما تقفا سے مفتری دہلوی کے یہ طعن ہی بے تحقیق دینی سند لکھدا مجیب عطریف کو کیا ہین معلوم کہ
ہوئی قول کسی قائل کا بغیر سند کے قابل قبول ولائق احتجاج کی نہین ہوتا **ص** بی اصل بات اشتر کہ کا
شرط ہے * بالجملہ وقف کرنا فرج جاریہ کا مذہب امامیہ مین ہرگز کسی مجتہد وفقیہ کے نزدیک جائز نہین
ہی اوسکو جایز بالاجماع کہنا کذب وعمد ہین شیطان پر تفوق کرنا ہے اللہ وقف کرنا حوار سے وعبید کا
مصالح مومنین کے لئی مذہب امامیہ مین بہی مثل مذہب سنیونکی جایز ہے فتاوا سے عالمگیرے مین ہے
وقف الجواری والغلمان علی مصالح الرباط یجوز اور خرچی نوشجان کرنا کام ابوحنیفہ امام اعظم کا
اور سنیونکا ہے جب اوسکی نزدیک جارہ فرج کا جائز ہے تو حرمت اوسکی کہ عبارت خرچی سے ہی
خواہ مخواہ نوشجان اوسکو مقلدین کو ہوگے غزالے امام سنیونکا کتاب منخول مین مطاعن ابوحنیفہ مین لکھتا ہے
واما الفروج فانہ مہد قواعد اسقط الحد بہا مثل الاجارۃ وزعم انہا دارئۃ
یعنی ابوحنیفہ نے قواعد شرعی جو عصمت فروج کی لئی شارع نی مقرر کئی تہی اونکو منہدم کر دیا اور اسقاط
حد کی لئی قواعد بنائی جیسا کہ اجارہ فروج کو سقوط حد کے لئی جایز جانا اور اوسکو صحیح اور شایع زعم کیا
اسصورت مین امام اعظم سنیونکی نزدیک حرمت اس اجارہ کی کہ عبارت خرچی سے ہی حلال وطیب ہے سنیونکو
گوارا ونوشجان ہو ھنیئا ومریئا اور یہہ خرچی وحرمت اجارہ فروج کی مثل اوس مہر کے ہی جو واجب
ہوتا ہے سنیونکی امام اعظم کے نزدیک اوس شخص پر جو اپنی ماہن خالہ پھوپہی بیٹی سے نکاح کری فی الھدایہ
من تزوج امرۃ لا یحل لہ نکاحہا بان کانت من ذوی محارمہ بنیہ کامہ او بنتہ فوطیہا
لم یجب علیہ الحد عند ابی حنیفہ وسفیان الثوری وزفر وان قال علمت انہا علی حرام
ولکن یجب المھر یعنی جو مرد سی نکاح اپنی ماہن بیٹی کے ساتہہ کرے اور اوسکی ساتہہ وطی بہی کری
اور اوسکو حرام بہی جانتا ہوا وسپر حد نہین ابوحنیفہ اور سفیان ثوری اور زفر کے نزدیک اور مہر واجب ہے
رحمۃ اللہ علی ہذا المذہب علاوہ بران مجیب عطریف یہہ تو بتا دے کہ نکاح مرد مشرقی کا زن مغربیہ کے
ساتہہ جب منعقد ہوا اور وہ زن مغربیہ بغیر امکان وطی زوج مشرقی کے بچی جنی اور وہ بچی اوسی زوج مشرقی
کو جو لعین کافی التقصیر الکبیر رحمہ الامر تو یہہ فرج زن مغربیہ سنیہ کی کہین عاریت گئی یا وقف ہوئی یا اجارہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا رہن وقف مین آیا کیا ہوا اور وہ بچی جو بغیر مخت وطی کے مرد مشرقے کو ملی جو رولی حرجی مین ملی یا کسی اور
سبب سے ہاتھ لگی مفصل رشاد ہو **قال** المجیب الظریف استبصار مین ہے کہ عدت کی دو بر مین نا مصنفہ
نہین **اقول** بفضل العلی اللطیف قطع نظر اس امر کی کہ مسئلہ وطی فی الدبر کا مذہب حق امامیہ
مین مختلف بہ بعض علما کے نزدیک حرام اور بعضی کے نزدیک مکروہ کراہت شدیدہ محاظ نزدیک بحرام کے
بحکم فصلہ مالک امام سنیونکی نزدیک حلال بے کراہت ہے اور خلیفہ زادہ افقہ واورع اصحاب نعمان کا
اور نافع کا اور اکثر اکابر سنیونکا بھی یہی مذہب ہے بلکہ اکابر سنیہ اس فعل شنیع کی مرتکب بھی ہوتے
رہی ہین اسصورت مین مجیب ظریف کو الجھ پر ہاین مسئلہ طعن کرنا خود مطعون ہونا اور کشف قبائح
بزرگون کے روا نہین ہے **ف** ہنہار تو آیہ وچنین ہا تو کنی **جواب** پہلی تفصیل مسئلہ مذکور کے مذہب حق
امامیہ تنہا عشریہ مین منصف لوگ سنین اور جنونی کے پیشہ پر نہ ہوکین کہ بعض علما اوسکو حرام جانتے
ہین اور بعض مکروہ مکروہ کراہت شدیدہ مغلظہ کہ قریب بحرام ہے فی شرح اللمعہ الوطی فی دبرها مکروہ
مغلظة من غیر تحریم علی اشہر القولین والروایتین وظاہر الآیة للحرث وفی روایة
سدیر یحرم لانہ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ انہ قال ملعون ملعون من نکح امرأة فی دبرها
اور شرایع الاسلام مین یون ہے الوطی فی الدبر فیہ روایتان احدهما الجواز وهی المشهورة بین
الاصحاب لکن علی کراهة شدیدة اور جامع عباسی مین قسام دخول مکروہ مین فرماتی ہین مقدم
دخول کردن در پس است و مالک کہ یکی از علمای سنیانست بر ین مذہب و بعضی مجتہدین این دخول را حرام میدانند
بالجملہ حرمت باکراہت مغلظہ وطی فی الدبر کے علی اختلاف القولین مذہب امامیہ مین ان مجانین کسی ظاہر
و باہر ہے اب مجیب ظریف اپنی عیوب خانگی کو دیکھین اور سر اپنا چھپائین اوسکی زنا اوسکی بدکاری اس فعل شنیع
کو حلال جانتی ہین اور اوسکی مرتکب بھی ہوتے ہین اور اس عیب کو ہنر بھی سمجھتی ہین کہ اوسکی اپنکو
کو تفخر و مباہات بیان کرتی ہین جلال الدین سیوطی تفسیر درمنثور مین لکھتا ہے اخرج الخطابی عن طلق بن
صبیح بن المبرج عن عبد الرحمن بن القاسم قال ما ادرکت احدا اقتدی بہ فی دینی منہ
فی انہ حلال یعنی وطی المرأة فی دبرها ثم قرأ نساؤکم حرث لکم الآیة ثم قال لم یکن شیء
ابین من هذا یعنی عبد الرحمن بن قاسم نے کہا مین نے اپنی شیخ و مقتدا کو نہین پایا کہ اوسکو شک
ہو حلال ہونی مین وطی فی الدبر کے و اخرج اسحق بن راہویہ فی مسندہ و ہسیق و النجاة فی

(۴۷)

وابن جریر عن نافع قال قرأت ذات یوم نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم و
قال ابن عمر اتدری فیم نزلت هذه الآیة قلت لا قال نزلت فی اتیان النساء فی ادبارهن
واخرج البخاری وابن جریر عن ابن عمر قال فاتوا حرثکم انی شئتم قال فی الدبر
یعنی عمر نے کہا کہ آیہ مذکورہ وطی فی الدبر مین نازل ہوئی ہے واخرج ابن جریر عن ابن ملیکہ
انه سئل عن اتیان النساء فی ادبارهن فقال قد اردت من جاریتی البارحة فاعتاص
علی فاستعنت بدهن یعنی ابن ملیکہ سے کسی نے مسئلہ وطی فی الدبر کا پوچھا ابن ملیکہ نی جواب
مین کہا کہ شبگذشتہ کو مین نی ارادہ وطی فی الدبر کا ایک لونڈی سے کیا جب دخول دشوار ہوا تو مین نے
استعانت روغن سے کی واخرج الخطیب فی روایة مالک عن ابی سلیمان الجورجانی قال سألت
مالک بن انس عن وطی الحلائل فی ادبارها فقال لساعة غسلت رأسه یعنی سلیمان کہتا ہے
کہ مین نے مالک بن انس سے مسئلہ وطی فی الدبر کا پوچھا مالک نے کہا مین نے ابھی اسی فعل کا غسل
کیا ہے سبحان اللہ کیا خوب کردار یہی سنیون کے بزرگون کے عجیب عطایف اس مخزومیات مین سے
بزرگون ابن ملیکہ اور مالک بن انس کو دیکھو اور شرمائی لاکن یقین ہے کہ وہ نشرمائی گا شرم جو کنی ہے
رہبش مردان بیاید **قال** العجیب العطریف کلینی وغیرہ مین لکھا ہے کہ عورت کو برہنہ کرکر اوسکی
ستر کا دیکھنا بہتر اس سے لذت نہین **اقول** بفضل العلی اللطیف زن وشوہر باہم بالاتفاق محرم
ہین دیکھنا ایک کے عورت کا دوسری کو شریعت مقدسہ مین جایز ہے عجیب عطریف عجب چیز ہے جو ایسے
تعریضات بیجا لکھتا ہے اوسکو اپنی گھر کے بھی خبر نہین کہ اوسکی چارون امانون کی نزدیک دیکھنا ایک عورت کا
دوسرے کو جایز ہی کتاب رحمة الامة فی اختلاف الایمہ مین کہتا ہے والاصح من مذهب الشافعی
جواز النظر الی فرج الزوجة والامة وعکسه وبذلک قال مالک وابو حنیفة واحمد
یعنی دیکھنا فرج زوجہ وکنیز کا مرد کو اور دیکھنا فرج مرد کا زوجہ وکنیز کو چارون اماموں سنیون کے
نزدیک جایز ہے بلا یہان تک تو خیر ہے طرفہ اسپر یہ ہے کہ سنیونکی نزدیک دیکھنا غیر محرم کا بھی
جائز ہے اوسی کتاب رحمة الامة مین ہے واذا قصد نکاح امراة لیس نظره الی وجهها
وکفیها بالاتفاق وقال داؤد بجوازها الی سائر جسدها سوی السوءتین یعنی جس عورت کے
ساتھہ نکاح کرنیکا ارادہ ہو تو قبل نکاح کی دیکھنا اوسکی مونہہ اور ہتھیلیونکا مسنون ہے بالاتفاق اور داؤد

Presented by: Rana Jabir Abbas

نزدیک اوسکی سارے بدن کا دیکھنا سوائے عورتین کی جائز ہے اور اس سے بھی بڑھکے کسی کہ
سنیونکی مذہب مین مرد اجنبی کو دیکھنا ساری بدن عورت کا اور ختنہ کرنا عورت کا جائز ہے ملا علی
قاری کہ علماے اعلام و معتمد سنیونسی ہے مرقات شرح مشکوٰۃ مین لکھتا ہے قد خرج علما
ما بدا من غیر المحل ما یبدا عند الضرورۃ الحاجۃ و فیصد ختنۃ قال الطیبی یجوز للرجال
النظر الی جمیع بدنھا للضرورۃ والمعالجۃ سبحان اللہ محرم کی بدن دیکھنا تو عجیب عطریف کے
نزدیک باعث طعن کا ٹھہرا اور غیر محرم و اجنبی کو ختنہ کرنا زن اجنبیہ کا اور اوسکا سارا بدن دیکھنا باعث
طعن کا نہوا اور اوسی مرقات مین ہے وقت الختان من سبع سنین الی عشرین یعنی وقت ختنہ
کرنے کا سات برس کی عمر سے بیس برس تک ہے اب اسصورت مین کہ وہ عورت جسکا ختنہ ہوا تھا بات
برسکی اگر فرض کیجاوے تب بھی اجنبی کو اوسکا عورت دیکھنا خالی شناعت سی نہین چہ جائکہ بیس برس
کی عمر تک جائز ہو عجیب عطریف کی نادانی پر کمال حیرت ہے کہ اوسنی ناحق کیون اپنی کشف عورات
و قبایح کروائے اور چونکہ موداے حبب من دنیاکم الطیب و النساء و قرۃ عینی فی الصلوٰۃ
کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے نسوان بالطبع محبوب رجال ہین اوسکی اعضا کا محرم کو
برہنہ کرکے دیکھنا اگر موجب مسرت و لذت رجال کا ہو تو موجب طعن کا نہین ہوسکتا باعث طعن کا
وہ البتہ ہے جو افلح دیکھنا تھا **قال** لعجیب العطایف علیہ المتقین مین ہے کہ بوسہ لینا فرج کا درست ہے
اقول بتفضیل العلی اللطیف درست ہونا بوسہ فرج کا مستلزم اوسکا بوسہ لینی کو نہین ہے کسواسطے
کہ لازم نہین کہ جو امر جائز ہو وہ خواہ مخواہ عمل مین بھی آوی اور ظاہر ہے کہ عورت اور سب اعضا اوسکی بالطبع
محبوب رجال ہین اور جملہ رجال جنکی رجولیت کامل و رتانث و تخنث سی پاک ہین محبت نسوان پر چونکہ اوہنسے
ہنگام اختلاط کے اکثر حرکات اضطراری واقع ہوتی ہین شارع نی بمقتضای کمال رحمت و شفقت کی صورت
مسئلہ کے بتادی لاکن اوسکا ایقاع اور عمل مین لانا ضرور نہین ہے کہ عجیب عطریف کی نزدیک جواز کسی امر کا
مستلزم اوسکی عمل و ایقاع کو ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا امام اعظم اور سب مسنی حالت وضو
مین فرج ہاتھ ذکر غیرون کی چھوا کرتی ہین کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ مین کہا ہی مس فرج غیرہ قال ابو حنیفہ
لاینقض وضوء الماس والملموس علی کل حال یعنی چھونا ذکر و فرج غیرہ کا حالت وضو مین درست ہے
کہ ماتس وضو کا نہین نہ چھونی والی کے وضو کا نہ جسکا چھو گیا مصنف لوگ دیکھین کہ حلیۃ المتقین کتاب مدہب

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ا ماحیہ یعنی تو تو سہ لینا فرج اپنی منکوحہ اور کنیز کا کہ یہہ دونون بالاتفاق محرم ہین اور امرد مذکور رغبت نسا اور
اور کمال رجولیت پر دال ہے ہنگام اختلاط کی درست لکھا ہے مگر سنیونکی مذہب مین تو بڑا اندھیر ہے کہ حالت
وضو مین چھونا فرج وذکر اجنبی اجنبیہ کا کہ بالاتفاق حرام ہی اور شعار حرام کاروں اور مسخروں اور بوسپیون
کا ہے ہنگام تہیہ واماد گی نماز کے درست لکھا ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہان تو شیطان کی بھی کان
کٹ گئی ؎ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا * اور صبورت مین کہ عجیب عطریف کی وقت نظر مین جواز
کسی امر کا مستلزم اوسکی ایقاع وقوع کو ہے تو سب سنی حنفی مع عجیب عطریف کے چھو اکرتی ہونگی ذکر و فرج
اجنبی اجنبیہ کو اور اس صورت مین جو کچھہ کہ شہرتے ہین ظاہر ہے ہم نہین کہہ سکتی وہ مختار ہے آپکو اور اپنے
ہم مذہبون کو جو چاہی سو نہراوی ہان اتنا ہم بھی کہتی ہین کہ اونکو سنت حضرت عمر پر چلنا اونکی سعادت
ہی **قال** المجیب العطریف ایک شیعہ معتبر نے مری رو برو کہا کہ شرایع کے شرح مین لکھا ہے کہ عورت کے
فرج پر تیمم کرنا مضایقہ نہین **اقول** بفضل العلی اللطیف معلوم ہوا کہ وہ شیعہ معتبر تہتہول اور عجیب عطریف
سادہ لوح ہے اوس شیعہ معتبر نے عجیب عطریف پر در پردہ بنی کہی کسواسطی کہ جاہل و فاضل اور
ہر کس و ناکس کو معلوم ہے کہ مورد آیہ وافی ہدایہ فتیمموا صعیدا طیبا کی تیمم خاک پر یا خاک آلودہ
چیز پر ہوتا ہے سو فرج زن و مرد شیعون کی کہ استنجا مین اونکی یہان پانی مستعمل ہے خاک سے پاک
وصاف ہے تو اونکی یہان تو تیمم فرج پر غیر ممکن ہے لاکن ذکر اور فرج مرد و عورت سنیونکی کہ کلوخ لینا
اونکا شعار ہے آلودہ بخاک ہوتی ہین تو اونکی یہان تیمم فرج عورت پر ہو سکتا ہی واہ واہ کیا صورت
سہولت تیمم کے ہاتھہ گئی اور اگر کوئے سنی راہ نادانی کہی کہ عورات کلوخ نہین لیتی ہین تو ہم کہین گے
سلمنا وہ کلوخ نہین لیتی مگر مرد اونکی جو کلوخ لیتی ہین اور گھریون سر ذکر کو کلوخ سے رگڑتی ہین
سر ذکر اونکا آلودہ بخاک ہوتا ہے اور ہنگام التقای ختانین کے خاک ذکر مرد کی فرج عورت پر ہو بچکر تیمم
کی واسطی کافی ہو جاتی ہے بالجملہ شیعہ معتبر کو خوب سوجھی اور بیچارہ عجیب عطریف سادہ لوحی سنی نسمجھا
اور نہین ظلم نہین عقل کے کوتاہی ہے **قال** المجیب العطریف خلاصۃ المذہب وغیرہ مین ہے کہ جسنی اونکے
کی فلان کے تو اوسکی وجوب غسل اور فساد صوم مین تردد ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف عجیب عطریف
نی ذکر ان مسائل مین ناحق خامہ فرسائی کے اور جہالت اپنی ظاہر کے کسواسطی کہ سنیون کے یہان اشنع
اور افحش اس سے بہت مسائل موجود ہین کما یعرف بالمجالسۃ من کان مبتدہ من الزجاجۃ مشہور ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

فصل مذکور سے اگر امامیہ کی بیان وجوب غسل اور فساد صوم مین تردد ہے تو سینو کی بیان اوس سی اشنع
مین کچھ تردد نہین عدم وجوب غسل اور عدم فساد صوم مذہب سنیہ مین بی تردد ہے تفصیل اس اجمال کے
یہ ہے کہ سینو کی مذہب مین زن صغیرہ اور بہایم اوجنیہ کے غلان کرنی سے غسل بی واجب نہین ہوتا صوم
بھی نہین جاتا حج بھی فاسد نہین ہوتا اور وطی فی الدبر سے بھی حج فاسد نہین ہوتا فتاوای قاضی خان مین
کہتا ہے والایلاج فی البہایم لا یوجب الغسل مالم ینزل والایلاج فی المیتۃ فی البہایم وکذا
الایلاج فی الصغیرۃ التی لا تجامع مثلها لا یوجب الغسل فی قول محمد بلا انزال اور بہی
فتاوای مذکور مین ہے وان وطی بہیمۃ او میتۃ ولم ینزل لا یفسد صومہ ولا یلزمہ
الغسل اور بہی اوسی فتاوی مین ہے وفی روایۃ عن ابی حنیفۃ الوطی فی الدبر لا یفسد الحج
واذا وطی البہیمۃ وانزل کان علیہ الدم ولا یفسد حجہ وان لم ینزل لا شئ علیہ اور ہدایہ
وشرح وقایہ مین بحث صوم مین ہے لا وطی بہیمۃ بلا انزال یعنی وطی بہایم اور وطی میتہ اور وطی
صغیرہ بلا انزال موجب غسل نہین اور وطی فی الدبر بالانزال وبلا انزال مفسد حج نہین اور وطی بہیمہ بہی با
انزال وبلا انزال مفسد حج نہین اور وطی بہیمہ بہی با انزال وبلا انزال مفسد صوم نہین مجیب لطیف ان مسائل
سی جاہل ہے یا تجاہل کرتا ہے **قال** لطیف شرایع مین ہے کہ کہانا پینا حالت نماز مین منع
نہین **اقول** تفصیل العلی اللطیف. اولا یہ کلام مجیب لطیف کا صریح ہے اس امر مین کہ شرایع مین
مرقوم ہے کہ کہانا پینا حالت نماز مین علی الاطلاق اور بالاتفاق منع نہین ہے حالانکہ یہ افترا ہے
بحت ہے کسواسطی کہ عبارت شرایع مین مصرح ہے کہ کہانا پینا حالت نماز مین مختلف فیہ ہے بعض کے
نزدیک مبطل نماز ہے بعض کے نزدیک مبطل نہین ہے جبکہ مستلزم فعل کثیر کو نہو کیونکہ درصورت
استلزام فعل کثیر کے بالاتفاق مبطل نماز ہے صاحب شرایع علیہ الرحمہ نے قواطع صلوۃ کو دو قسم
لکہا ہے ایک قسم تو وہ ہے کہ فعل اوسکا مبطل نماز ہی عمدا ہو وہ فعل یا سہوا اور دوسرے قسم
وہ ہے کہ اگر عمدا ہو تو مبطل ہے اور اسی قسم مین یہ ارقام فرمایا ہے وان یفعل فعلا کثیرا
لیس من الصلوۃ والبکاء لشئ من امور الدنیا واکل والشرب علی قول اور مطلب اس عبارت کا
کچھ دقیق نہین ہر کوئے سمجہہ سکتا ہے کہ کہانا پینا حالت نماز مین اس عبارت سی مختلف فیہ معلوم
ہوتا ہے اور وہ بہی اوسی صورت مین کہ مستلزم فعل کثیر کو نہو اور درصورتیکہ فعل کثیر کو مستلزم ہو کا نفع

(۱۵

ہا وسکا مبطل ہونا مجمع علیہ ہے تمامہ بینا سینوکی بیان بھی تو کہانا کھانا اور پانی پینا اور دانتونکا خون
پی جانا اور قی کا نگل لینا حالت نماز مین جائز ہے مجیب لطیف اپنی ان مہمل بکو کیون بھول گیا احمد حنبل
امام مجیب کی نزدیک نماز نافلہ مین کھانا اور پینا اور نماز فریضہ مین پانی پینا مبطل نماز نہین ہے اور
ابو حنیفہ امام اعظم سینوکی نزدیک نکلنا بعض لقمہ کا اور نکلنا خون دندان اور قی کا حالت نماز مین جائز
مبطل نماز نہین کتاب حمد الامہ مین ہے وان اکل وشرب عامدا بطلت صلوتہ عند الثلثۃ
واختلفت الروایۃ عن احمد والمشہور عنہ انہ قال یبطل الفریضۃ دون النافلۃ الا فی
الشرب فانہ سہل وحکی عن سعید بن جبیر انہ شرب فی النافلۃ وعن طاؤس انہ لا باس
بشرب الماء اور رحمتی شرح مختصر وقایہ مین ہے واکل لعمد للقمۃ وبقایا لمعصر فی فم
فشرع فی الصلوۃ فان لم یلاکہ لا تفسد صلوتہ اور فتاوی عالمگیری مین ہے لو انتزع ودما
خرج من اسنانہ لم تفسد صلوتہ اذا لم یکثر ملاء الفم وفی الخلاصۃ والخانیۃ
الخلاصۃ والمحیط اور بہی فتاوی عالمگیری مین ہے ان قاء ملاء الفم وابتلعہ وہو یقدر
علی لفظہ تفسد صلوتہ وان لم یکن ملاء الفم لا تفسد صلوتہ فی قول ابی یوسف کذا
فی فتاوی قاضیخان **اقول** لجب الطریف استبصار مین ہے کہ یمین نماز مین خصیونسی کھیلنا حرام
ہین **اقول** بفضل العلی اللطیف بصحیح النقل بسبب موجود نہونی استبصار کی محل مین نہین آسکے
غالب یہہ ہے کہ مجیب نے موافق اپنی عادت کی افترا وخلط وخبط وتلبیس وتضلیل عادۃ مین بہی بہولے
ہوگے اور برتقدیر تسلیم مانی جانی حدیث مذکورکے کتاب مزبور مین اول تو صحیح مین اسکی وہو
کلام کو محال ہے ثانیا ہم کہتی ہین کہ کراہت امر مذکور کی ثابت ہوتا ہے اسی مکروہ ہونی مین اسکو
شبہہ نہین ہے کسواسطی کہ کھیلنا علی الخصوص خصیونسی نماز بلکہ غیر نماز مین فعل عبث ہے اور ارتکاب فعل
عبث کا علی الخصوص حالت نماز مین مکروہ ہے بلکہ شعار مومنین کا نہین اور اگر فعل کثیر ہوجاوی تو حرام
ومبطل نماز ہوگا شرح ملعہ مین فرماتی ہین ویکرہ الالتفات یمینا وشمالا والعبث والعبث
الی آخر ما قال اور یہہ امر تو ظاہر ہے کہ حرام یا مکروہ ہونا کسی شے کا نماز مین مستلزم اوسکی
ایقاع کو نماز مین نہین ہے مجیب لطیف عبث عبث ایسی امور کا متعرض ہوا کہ مثل اسکی بلکہ اشنع
اس سے خود مجیب لطیف کی مذہب مین موجود ہے بہلا استبصار مین تو برتقدیری کہ اوسمین ہوا اگر

jabir.abbas@yahoo.com

لکہا ہے

لکھا ہی تو اپنی معصومیت کھیلنا لکھا ہے سینوشی یہاں تو مین نماز مین فرج جنبیہ کا دیکھنا کہ اشیع و احش اولم
سی ہے جائز لکھا ہے فتاوای قاضیخان مین ہے ان نظر الصبی الی فرج امرأۃ جنبۃ وجامعۃ
علیہا و بنتہا و لو نظر الی فرج ام امراتہ حرمت علیہ امراتہ و لو نظر الی فرج امرأۃ
التی لطمہا طلاقا رجعیا یصیر مراجعا و لا تفسد صلوتہ فی الوجوہ کلہا انتہی فقول الحنیفہ
انتہی اور چونکہ زعم مجیب عطریف مین جواز کسی شی کا مستلزم اوسکی ابتاع کو ہے امام اعظم سینوکی اور سب سنے
حالت نماز مین فروج جنبیات کی دیکھا کرتی ہونگی سبحان اللہ کیا خوب نماز ہی اور کہا اچھا وقت فرج جنبیہ کے
دیکھنی کا امام سینوکی اور سینوکی ہاتھ آگا اب سینوکو واجب ہی کہ اس شعر لسان العرب کو اپنا ورد و تحفیظ سمجھ
نماز کے بعد کرین ۵ ما مریدن روسوی لعبہ چون آریم جون * روسوی خانہ خمار دار و پیرہا ۶ ما عمل حالت
نماز مین فرج جنبیہ کا دیکھنا اور وہ بات واجب لاذعان عضوا ابصارکم سعی جسیم لو شی کرنا کام انہین ہا جاوین
کا ہے قال مجیب عطریف و رید سدہ تو ائمی یہاں مسلم ہے کہ الرؤیۃ فی الصلوۃ لضرورۃ رہے ہو گر نہ
اور جنبیہ بیٹی لگا لی اور نماز پڑہے تو ہو سکتا ہے اقول یعنی للاسف اولا یہ افترا
محض ہے گو خنزیر ہو ن مفتریان مذہب حق امامیہ مین سے کسی مین کبھی یہ
نہین حاشا و کلا ہان جسوقت مین کہ مصلی کبیرہ ستر عورت کی نہ ہا سکی تو اوسوقت مین نظر لغا عندہ
الضرورت تبیح المحظورات کی جسطرح ستر عورت کر سکی کری صاحب تزہہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ نی اسکی جواب مین
یون ارقام فرمایا ہے کہ سارق دہلوی علیہ ما علیہ نے اسمقام مین اپنی تحفہ ستر و نی یہہ عبارت اشاد الاذہان
کی بطور حاشیہ کی کہی ہے عورۃ الرجل قبلہ و دبرہ یجب سترہما مع القدرۃ و ہو بالثوب
والطین اور متامل خبیر پر واضح ہے کہ اس عبارت سی ستر عورتین ساتر اختیاری یا ساتر اضطراری سے
کر سکتا ہو تو بر بنہ نماز نہین کر سکتا اور اگر قدرت ساتر اختیاری پر کہ عامہ ہی رکھتا ہو تو اوس سے ورنہ
ساتر اضطراری سے کہ برگ درخت ہی ستر عورت کری اور اگر قدرت برگ درخت پر بہی نہو تو مٹی سی ستر عورت کرے
اور نماز پڑہے بالجملہ جمہور امامیہ کا اجماع ہے کہ ستر عورتین نماز مین واجب ہے اگر قادر ہو ساتر اختیاری سے
پر کہ کپڑا ہے تو اوس سے اور اگر مضطر ہو کہ کپڑے پر قادر نہین ہو ساتر اضطراری سی ستر عورت کرے
جامع عباسی مین فرماتے ہین جیسا ما عورتکا نماز مین واجب ہے خاوند کا بہی دیکھنی والا محرم سوشل زوجہ
و کنیز کے یا غیر محرم ہو اگر کوئی خانہ تاریک مین اور خانہ خالی مین نماز برہنہ پڑہے بہی نماز اوسکی باطل ہے

اور ابن خاتون نی حاشیہ مین لکھا کہ اگر عامہ ہو کہ جس سے ستر عورت کری تو جس چیز سی ہو سکی ستر عورت
کری اگرچہ برگ درخت ہو اور اگر برگ و علف بہم نہو اور مٹی میسر ہو تو واجب ہی کہ مٹی سی ستر عورت کری اور
شرایع مین ہے جب مصلی کیچڑ مین بنا دی تو جو چیز بادی اوس سے ستر عورت کری اگرچہ برگ شجر سی ہو اور غایۃ
المرام شرح شرایع الاسلام مین ہے مصلی اگر سوای مٹی کے کچھ نہ پاوی تو اوسکو واجب ہی کہ عورتین کو مٹی
سی چھپا دی اور واجب ہی مٹی سے چھپانے مین لون اور حجم کا چھپانا اگر قدرت ہو حاصل کہ مٹی سے چھپانا
صورت اضطرار مین ہے اسصورت مین ہے کہا کہ امامیہ کی نزدیک بی ضرورت کی عورتین بر مٹی نگاہ کر نماز پڑہنا
جایز ہے کذب بحت اور وضع ہے لعنۃ اللہ علی الحافر ثانیاً اگر یہ حدیث صحیح ہو تو ہمارے
ہی کہ بغیر ضرورت کی وہی یہان نماز لے مٹی سے عورت مستور سے جایز ہی ظاہر کیدالی ہین ہے لحاصل مصنف
العورت ولو بالطین ورود النص ولطین وغیرہ کی دلیل سے مراد یہ ہے عورت شرط عارضت
ہے [illegible] ثالثاً [illegible] ہمارے مذہب مین برہنہ
[illegible] صحیح [illegible] عورت نماز کی [illegible] واجب ہی لائق شرط صحت نماز کے
[illegible] نماز کی [illegible] صحیح ہے یہ دلیل سے ہمارے
امام مالک کا قایل [illegible] واجب ہوا کہ صحیح ہی [illegible] امامیہ فی اختلاف الامامیہ مین
[illegible] واجب نہ ہو ولیل [illegible] صحت نماز کی [illegible] یہ مسئلہ کو دیکھہ
کر شرمانا چاہیی **قال** بحیب بعد تعریف بوعلی طوسی وغیرہ نی لکھا ہے اگر مصلی مین نماز مین جو بصورت
عورت سی لپیٹی اور بعد دیدہ ہوا اور سر اور لوہا ذی سوراخ عورت کی رکھی اور ندی بہت سی نکلی نماز اوسکے
صحیح ہے **اقول** بفضل اسی تعریف بجب عطریف نی جو تعلیقہ مقتدی دہلوی کے نی تحقیق لکھا ہی کہ مصلی
کو مین نماز مین خو بصورت عورت سی لپیٹنا اور سر ذکر کو محاذی سوراخ عورت کی رکھنا صحیح ہے یہ افترای محض ہے
حاشا و کلا کہ مذہب حق مین ایسی لغویات اور مزخرفات ہون صاحب مزہبہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ ارقام
فرماتی ہین کہ یہ مسئلہ مفتریات سارق دہلوی سے ہی کسی کتاب مین کتب امامیہ مین ہسکا اثر نہین عجب ہے
کہ فاضل ناصب نی پردہ حیا اور شرم کا موند سی اوٹھا کر ہی مسئلہ کو شیخ ابوجعفر طوسی علیہ الرحمہ اور
دوسرے مجتہدون کی طرف [illegible] عالم مین خصوصاً ہندوستان مین موجود

Presented by: Rana Jabir Abbas

دائرہ سایر ہین جسکا جی چاہے دیکھلے کہ کسی بین لسان تک اس مسئلہ کا نہین پایا جاتا اور عجیب تر یہہ ہے کہ عدالت ہین فاضل ناصب کے خلل نہین آتا باوجودیکہ اپنی کتاب کو ایسی کذب و افترا سے بھر دیا ہے کسی کہنی والی نے خوب کہا ہے ؎ این عدالت باوجود این صفات * ہست ایم برفرار و برثبات * برسرش داخل گمرد دلا ولیس * این عدالت ہست کوہ لوقبیس * می نیابد اختلال از بیخ چیز * چون وضوئی محکم بی بی تمیز * انتہی ملخصاً فذلکہ کلام یہہ ہے کہ عجیب عطریف کو نام کتاب شیخ ابوجعفر طوسی علیہ الرحمہ کا اور پتا باب وفصل کا جسمین یہ مسئلہ بقول کذوب دنیوی کے مرقوم ہے لکھ کر تصحیح النقل کرنا اور روسیاہی اوس نامہ سیاہ مغفرت کی تمنا واجب تھا نہ کہ بی تحقیق اوسکی تقلید کرکے اپنا نامہ اعمال بھی کذب و افترا سی سیاہ کرنا تھا لاحول ولاقوۃ الا باللہ قال العجب العطریف من لایحضرہ الفقیہ ہے کہ جس کپڑے مین شراب یا سور کی چربی لگی ہو اوس سے نماز مین حرج نہین اقول بفضل العلی اللطیف قطع نظر اس امر کے کہ عبارت کتاب من لایحضرہ الفقیہ سے طہارت شراب اور سور کی چربی کے ثابت نہین ہوتے صرف معفو ہونا اوسکا ابن بابویہ علیہ الرحمہ کی نزدیک ہنگام ضرورت کی واضح ہوتا ہے اقولاً عجیب عطریف کو اس طعن و تعریض کے جگہ امامیہ پر نہین ہے کہ اوسکی بعض علما کے نزدیک شراب طاہر ہے اور اوسکی امام مالک کے نزدیک خنزیر اور سپیا اور لعاب دہن اوسکا پاک ہے کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الایمۃ مین کہتا ہے اجمع الایمۃ علی نجاسۃ الخمر کما حکی عن داؤد انہ قال بطہارتہ اور یہی کتاب مذکور مین ہے وعند مالک الحیوان کلہ طاہر حتی الکلب والخنزیر وعرقہ وشعرہ ولعابہ ثانیاً جب بعض اکابر سنیون کی نزدیک نجاست خمر کے نجس مین بغیر عذر کے صحیح ہے تو مجیب عطریف کو تعریض معفو ہونے شراب و چربی سور کا بعض ائمہ کے نزدیک بیجا ہے فتاوی ظہیریہ مین ہے رخص بعض المشائخ الصلوٰۃ فی الثوب النجس من غیر عذر ثالثاً سب سے بڑھکر یہہ ہے کہ جب اوسکی امام اعظم کی نزدیک دہ درہم کے نماز کثیر مسی ہوتی ہے زیادۃ مثقال سے برابر مخرج پر لگا ہو وہ بغیر یعنی کلوخ کی اور بغیر استنجا آب کی نماز پڑھی تو مکروہ نہین اور رشاشہ بول سے کپڑون اور بدن پر نماز مین حرج نہین اسصورت مین مجیب عطریف کو اپنی گریبان مین موہہ ڈالنا چاہئی اور علی ہذا القیاس منی انسان کی اوسکی امام شافعی و امام حنبل کے نزدیک پاک ہی اور بول اوس نر کے کا جو طعام نہ کھاتا ہو امام حنبل کے نزدیک پاک ہے تو مجیب دیکھی تو کہ جسکی امامون کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بہت سا گوہ مقعد پر بہرے ہولی سے اور بدن و کپڑے منی انسان اور بھول لڑکے شیر خوار مین رکھین گئے
ہو منی سے نمازی کہنکی صحیح ہو اوسکو الجھن کے سامنی نظر اوٹھانا اور انکھین ملانا کمال بیجا ہے ہی سوب بولے
تو بولی چلنی کیا بولی جسمین ہزار ہا سو رلخ فتاوی درمختار مین باب استنجا مین کہتا ہی کان ما علی المخرج
ساقطا شرعا ولو کثر ولهذا لا یکره الصلوة معراج اور ہدایہ مین ہے وان انتضح البول علیه مثل
رؤس الابر فذلك لیس بشئ لانه لا یستطاع الاحتراز عنه اور رحمة الامہ مین ہے ومنی الآدمی
طاهر عند الشافعی و احمد اور اسی کتاب مین ہے قال احمد بول الصبی مالم یاکل الطعام طاهر
قال المجیب اللطیف جامع عباسی وغیرہ مین ہے کہ نجاست خشک حیوان یا گوہ خشک انسان پر نماز پڑہے اقول
بفضل المعبود اللطیف صاحب تحفہ مسترقہ نی قیہ لاکن بدن و جامہ او نجیسہ کی بہی لگا ہی مجیب لطیف نے
مسترقہ ترجمہ کیا اور اس قیہ کو کہا گیا اور ذکر کرنا محبت کا اس مسئلہ کو معرض طعن مین دلیل اوسکی جہالت
کی اپنی مذہب سنی ہے نصف لوگ دیکہین کہ مذہب امامیہ مین تو نجاست کی خشک ہولی کی اور بدن و جامہ
کو نہ لگہنی کے قید ہے ابو حنیفہ امام اعظم سنیونکی نزدیک بہنا نماز کا نجاست پر صحیح ہے اور اوسکی بیان
خشک ہونی نجاست کی اور بدن و جامہ کو نہ لگہنی کے قید جہان ہین ہے اور صاحب ترجمہ علیہ الرحمہ نی جواب
اسکا یون ارقام فرمایا ہے کہ علماے امامیہ کی نزدیک بالاتفاق طہارت مکان مصلی کے واجب ہے
اختلاف اس امر مین ہے کہ طہارت سب مکان نماز کے واجب ہے یا بعض مکان کے سید مرتضی علم الہدے
طاب ثراہ اور اوسکی اتباع کی نزدیک طہارت سب مکان نماز کی واجب ہے اور وہ نماز کو مکان نجس مین
مطلقا باطل جانتی ہین اگرچہ خشک ہو اور سرایت بدن و جامہ مصلی مین نکری اور ابو الصلاح حلبی اگرچہ
اور بعض دیگر طہارت موضع اعضاے سجود کے واجب جانتی ہین اگر مواضع اعضای سبعہ سجدے کے نجس
ہون اگرچہ خشک ہون کہ نجاست سرایت نکری تو یہی وہ نماز باطل جانتی ہین اور بعض علما طہارت موضع
سجدہ کے واجب جانتی ہین اور در صورت احتمال سرایت نجاست کی بدن یا جامہ مصلی پر کسی کے نزدیک
نماز صحیح نہین ہے یہہ حال ہے طہارت مکان نماز کا نزدیک امامیہ کے اب حال طہارت مکان نماز کا
سنیونکی نزدیک سنی کہ امام اعظم وغیرہ طہارت سب مکان نماز کے شرط نہین جانتی فتاوی برہنہ مین
ہی طہارت جای نماز نیز شرط نماز نہین یعنی جای دو قدم و جاے سجدہ نیز بقول صاحبین بخلاف امام
کہ اکتفا بہی نزدیک اوروایت اصح علامہ در شرح خلاصہ گفتہ کہ طہارت جای زانو در ظاہر روایت شرط نیست

در تحفہ گفتہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

در محیط گفتہ کہ بر مختار نزدیک ہمہ شرط نہ اما طہارت جای دست نزدیک علمای ما شرط نہ بخلاف رفر وشافعی
و در منیہ گفتہ اگر جای قدم و زانو پاکست و جای جبہہ و بینی پلید نزدیک امام سجدہ بر بینی کمذر روا بود بخلاف
صاحبین و اگر جای بینی پلید ہست باتفاق روا بود و اگر جای زانو پلید ہست بر اصح روایت و اگر زیر یک قدم پلید ہست
روا نہ اگر تر و تہ و اگر معلق دارد روا بود انتہی اور فتاوی عالمگیری مین یون ہے لو کان موضع
انفہ نجسا و موضع جبہہ طاہرا یجوز صلوتہ بلا خلاف وکذلک لو کان موضع انفہ
طاہرا و موضع جبہہ نجسا و سجد علی انفہ یجوز صلوتہ بلا خلاف وان کان موضع
انفہ و جبہۃ نجسا ذکر للزندوستی فی نظمہ قال ابو حنیفہ یسجد علی انفہ دون جبہۃ
و یجوز صلوتہ وان لم یکن بجبہۃ عذر کذا فی المحیط وان سجد بہما لا یجوز علی
الاصح کذا فی محیط السرخسی وان کانت النجاسۃ تحت یدیہ و رکبتیہ فی حالۃ السجود
لم یفسد فی ظاہر الروایۃ انتہی عجیب تحریف اور اوسکا پر مغز دیکھی کہ یہ دونون صریح بین
اس باب مین کہ مصلی کے ہاتھون اور گھٹنون اور پیشانی اور بینی کے نیچی نجاست حیوان کے یا گوہ انسان
کا ہو تو نماز اوسکی صحیح ہے فاسد نہین اور طرہ یہہ ہے کہ ان روایتون مین ذکر خشک ہونی نجاست کا نہین
ہی اور سرایت و غیر سرایت کا بہی تعرض نہین تو مستحق طعن و تشنیع کی سنی ہین نہ الحق امامیہ نعوذ باللہ
من سوء الفہم مجیب عظریف نی اپنی عودت طبع پلید سے ناحق اپنی گڑہی گوہ اوکھیڑ وہی اور سنیونکو
ذلیل و رسوا کرواہا مثل مشہور ہست ہوئی نامرد ماہی گہر کے فوج کو مارے **قال المجیب العظریف**
تہذیب مین ہے اگر مصلی نے بعد فراغ نماز کے اپنی کپڑے مین انسان یا کسی حیوان کا گوہ لگا دیکہا یا منے
اور خون سے آلودہ پایا نماز مین خلل نہین **اقول** بفضل العلی اللطیف صاحب تزہہ اثنا عشریہ علیہ الرحمۃ
نی جواب اسکا جوار قام فرمایا ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ یہ کلام معترض سے ظاہر ہوتا ہی کہ مذہب حق
امامیہ مین وجدان نجاست کا ثوب مصلی مین بعد فراغ نماز کے موجب اعادہ نماز کا مطلقا نہین ہے
حالانکہ یہہ افترائے بحت ہے کس لیے کہ تفصیل اس مسئلہ کے مذہب حق امامیہ مین یون ہے کہ اگر مصلی
کو قبل نماز کے علم نجاست کپڑے اور بدن کا تہا اور حالت نماز مین بہی یاد تہا تو اعادہ نماز کا وقت
مین اور قضا اوسکی خارج وقت مین واجب ہے اور اگر پہلی سے تو علم نجاست کا تہا مگر حالت نماز مین بہول
گیا و نفرا منوشے نماز پڑہے تہی اور بعد فراغ نماز کے یاد آیا تو موافق قول اکثر علما کی مانند شیخ طوسی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

شیخ مفید اور سید مرتضی علم الہدی اور ابن ادریس وغیرہم علیہم الرضوان کے نزدیک اس صورت میں بھی وقت میں
اعادہ اور خارج وقت میں قضا واجب ہے اور ابن ادریس علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس حکم پر اجماع ہے اور
اگر مصلی کو قبل نماز کے علم نجاست کا نہ تھا اور بعد فراغ نماز کے علم ہوا تو اس صورت میں موافق قول شیخ
طوسی علیہ الرحمہ کے کتاب مبسوط میں اعادہ وقت میں واجب ہے اور خارج وقت میں قضا نہیں اور موافق
تمامی اکثر علما کے اس صورت میں اعادہ نماز کا واجب نہیں ہے مگر وقت میں مستحب ہے اور طرفہ یہ ہی کہ روایات
مذہب سنیہ میں بھی یہی ہی کہ ایسی صورت میں اعادہ نماز کا مطلقا نہیں ہے فتاوی ولوالجی میں کہتا ہے و
اما اذا وجد نجاسۃ فی الثوب بعد ما صلی فیہ لا یعید شیئا من الصلوٰۃ فی قولھم جمیعا او
علی التحقیق ابن عمر اور ع و فقہ اصحاب سفیان اور ابن مسعود وغیرہ اکثر اصحاب سفیانی اور تابعین و فقہا کے
نزدیک بھی اگر مصلی بعد فراغ نماز کے اپنی کپڑوں میں گوہ انسان وغیرہ نجاسات پاوی تو نماز کا اعادہ
کرے نماز میں اوسکی مطلقا خلل نہیں ہے ایسی صورت میں مسئلہ مذکور سے طعن امامیہ پر کرنا دلیل جہالت
طاعن کے ہی اپنی مذہب سے فتح الباری میں ہے ذکر ابن بطال عن ابن مسعود و ابن عمر و سالم
(۲۵) وعطاء النخعی و مجاھد الزھری و طاؤس انھم قالوا اذا صلی فی ثوب ثم علم بہ بعد بالنجاسۃ
بعد الصلوٰۃ لا اعادۃ علیہ و ھو قول الاوزاعی و اسحق و ابو ثور و عن ربیعہ و
مالک یعید فی الوقت اور اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ بعض علمائے اعلام سنیہ کی ازالہ نجاست کا
نماز کی لئی واجب ہے نہیں فتح الباری میں ہے و منھا ان اشھب المالکی افتی بہ علی ان ازالۃ
النجاسۃ لیست بواجبۃ اور یہی فتح الباری میں ہے و یحتمل الصحۃ مطلقا فقد من مذھب لہ
ان اجتناب النجاسۃ فی الصلوٰۃ لیس بفرض قلت ھذا کما مر من نقل الرافعی عن اصحابنا ان
ازالۃ النجاسۃ عندہ لا یجب للصلوٰۃ پس یہ ایراد مشترک الورود ہے اور یہ قول اور امثال اوسکی
ناشی ہیں جہل اوسکی سے اپنی مذہب سے تمام ہو الحاصل اعادہ صاحب نزہہ علیہ الرحمہ کا اور حقیر یہ
کہتا ہے کہ عجیب غلط اور اوسکی پر کور بی ایمان کی جیا کی انکھیں بند ہیں کہ اونکی نزدیک یہ مسئلہ تو
قابل طعن کے شہر اکہ مصلی کو پہلے سے علم نجاست کا نہ تھا اور بعد نماز کے ظاہر ہوا تو اوسکی نماز میں
کچھ خلل نہیں اور مسئلہ خانگی اوسکا قابل طعن کے ہو اور یہ دلسنہ متعہ مصلی کے آمادہ ہو بہت
سے گوہ ہے اور کپڑوں پر اوسکی شاشہ مشیاب کا ہی ہو اور گوہ بھی در ہم سے کپڑوں میں لگا ہو

اور کتا اگر منہ میں مصلی کے اور تعویذ دندان سگ کا گلی میں اوسکی ہو تو ابو حنیفہ کی نزدیک نماز میں خلل
نہیں اور شافعی و حنبل کے نزدیک کپڑا مصلی کا انسان کی منی میں رنگین ہوا اور مالک کی نزدیک خنزیر کے
عرق اور تھوک اور اوسکی پس خوردہ پانی قلیل میں کپڑا اور بدن مصلی کا دھویا ہوا ہو تب بھی نماز میں
خلل نہیں سبحان اللہ ایسی کھلم کھلا ناپاکے پر شیعیان اہلبیت اطہار کی سامنی ادعا پاکی کا کرنا نہایت
بیباکی ہے **قال** المجیب اللطیف استبصار میں ہے کہ دخول فی الدبر سے اگر انزال نہ ہو تو موجب غسل
نہیں اور عورت ہر حال میں پاک ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف اولاً اصحیح لنقل
بسبب موجود نہونی استبصار کے ہو سکتی غالبا یہہ نقل بھی مثل بیشتر منقولات پلید دہلوی و مجیب خطرہ
کی افترا و بی اصل ہو گی ثانیاً بر تقدیر تسلیم ہونی حدیث مذکور کے کتاب مذکور میں قطع نظر وثوق
و عدم وثوق اوسکی راویوں کی مانند حدیث سبعونکی خلق اللہ آدم علی صورتہ کہ صحیح مسلم میں موجود ہے
اور شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوۃ میں لکھا ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ پیدا کیا گیا آدم اوپر صورت
خدائے رحمان کے اور مانند احادیث دیگر صحاح ستہ کے کہ صریح ہیں تشبیہ میں وجہ اللہ تعالیٰ سے
کسواسطی کہ مذہب حق امامیہ میں غائب ہونا حشفہ قبل یا دبر میں غسل کو موجب رتا ہی شرح معتبر میں
فرماتی ہیں و موجب الجنابۃ شیئان احدھما الانزال للمنی یقظۃ و نوما و الثانی غیبوبۃ
الحشفۃ و فی حکمھا قدرھا من مقطوعھا قبلا او دبرا من آدمی صغیرا حیا و میتا
فاعلا و قابلا انزل الماء او لا اور شرائع میں ہے فان جامع امرأتہ فی قبلھا و التقی الختانان
وجب الغسل و ان کانت الموطوءۃ میتۃ و ان جامع امرأتہ فی دبرھا و لم ینزل وجب
الغسل علی اصح قولی الشافعی جب سنیونکی مذہب میں دخول بہیمہ و میتہ اور صغیرہ سے بدون
انزال کے غسل موجب نہیں ہوتا اور وطی دبر سے اور وطی بہیمہ سے با انزال بلا انزال حج ثابت نہیں ہوتا
اگر عدم وجوب غسل و دخول فی الدبر سے بغیر انزال کے بعض روایات متروکہ امامیہ میں وارد ہوا تو مورد
طعن نہیں ہو سکتا **رابعاً** داود و اکثر صحابہ سنیونکی نزدیک تو اس سے برئہ کرہے کہ دخول سے
دبر میں ہو یا قبل میں بغیر انزال کے غسل واجب نہیں ہوتا مجیب عطریف اور اوسکا پیر اپنی ان مسائل خانگیہ
کو کیا نہیں دیکھتا اور کیوں نہیں شرحتا رحمہ اللہ میں ہے وحکی عن داؤد وھو قول احمد
ان العسل لا یجب الا بانزال **قال** المجیب اللطیف ابن مظہر نے منتہی میں اجماعی شیعہ امامیہ

کہ جس پانی سے استنجا کیا اور اجزای نجاست کی پانی مین مل گئے اور منتشر ہوئی تا آنکہ وزن پانی کا زیادہ ہوا
وہ پانی پاک ہے **اقول** نفضل العلی اللطیف **اولاً** یہہ افترای محض ہے ابن مطہر حلی علیہ الرحمہ نے
یہہ نہین لکھا کہ جب استنجا کی پانے مین اجزاے نجاست کی مل گئی اور وزن پانی کا زیادہ ہوگیا تب بھی وہ
پانی پاک ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین ماخذ اس کلام عجیب عطریف کا تحفہ مترقبہ ہے سواوس سارق نے یون
لکھا ہی اینک منتہی ابن مطہر حلی حاضر طہارت آب استنجا وجواز استعمال او را بار دگر از احیاجیات فرقہ
نوشتہ است انتہی قطع نظر قطع بریدہ سارق سے عبارت مذکور سے ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ اب استنجا
بعد ملنی اجزای نجاست کی اور زیادہ ہوجانی وزن پانی کے امامیہ کے نزدیک پاک ہے **ثانیاً** جن لوگون کے
مذہب مین خنزیر اور کتی کا تھوک اور پسینا اور پس جوزدہ پاک ہو اور مثل انسان کے بھی پاک ہو حکم من
رحمہ الامہ اون پاک مشربون کو طہارت آب استنجا مین کہ مشروط بشرایط ہی کلام کرنا حیا کو حجاب صاف
دینا ہے اور مخفی نرہے کہ حنفی سنیو کو بھی بعض اوقات مین تقلید امام مالک کے طہارت سگ وخنزیر وطہارت
تھوک وپسینی وپس جوزدہ کتی مین جایز ہے فتاوی خیریہ لنفع البریہ کے کتاب ادب القاضی مین ہے
سئل فی العرب والترکمان الذین یقتنون الکلاب لاجل اصطیاد وحراسۃ البیوت
وحفظ المواشی متلغ فی اوانیہم ھل اذا قلتم بانہا عند الائمۃ الثلاثۃ ابی حنیفہ والشافعی
واحمد یتنجس ما اصابتہ بفمہا او مبلل اضاجلدہا ونجاسۃ سورہا وعند الامام مالک کل
ذلک طاھر وکذلک بقیۃ ما اکلت او شربت طاھر انما یغسل الاناء سبعا تعبدا
ایجوز لمن ذکر تقلید الامام مالک فی ذلک حیث دعت الضرورۃ الی ذلک ام لا وما حقیقۃ
التقلید لمن اراد ہ فی مسئلۃ اضطر الیہا علی خلاف مذہبہ اجابنعم یجوز لمن ذکر
تقلید الامام مالک لانہ یجوز للمقلد تقلید غیر امامہ من الائمۃ الثلاثۃ فیما یدعوہ الیہ
الضرورۃ بشرط ان یستوعب جمیع ما یوجبہ الامام فی مثل ذلک انتہی خلاصہ اس عبارت کا
یہی ہے کہ حنفیون وشافعیون وحنبلیون کو تقلید امام مالک کے طہارت سگ وعرق ولعاب وپس جوزدہ
اوسکی مین ہنگام ضرورۃ کی جائز ہے اور صاحب نزہہ علیہ الرحمہ نے اسمقام کو بسط وتفصیل سے ارقام فرمایا ہے
ملخص اوسکا یہہ ہے کہ اکثر اوقات مین رشحات آب استنجا کی بدن مستنجی پر پہونچتی ہین اور تحرز اوسی دشوار
ہے صورت مین نظر بفحواے کریمہ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر اور کریمہ وما جعل علیکم فی الدین

من حرج اور بموجب قاعدہ اصولیہ کے المشقۃ موجبۃ للیسر رفع حرج کی واسطے رخصت اور تخفیف
اب استنجا مین واقع ہوئی و بعض روایات مین نفی باس وارد ہوا اور چونکہ نفی باس مجمل ہے حل کو خلاف
ہی یا منسوخ سید مرتضی علم الہدی علیہ الرحمہ نی مصباح مین اور محقق شیخ علی نے شرح مواہد مین اور شیخ نجم الدین
ابو القاسم صاحب شرایع نے اپنی کتب مین اور اکثر علما نے لکھا ہے کہ آب استنجا کا معفو ہے اور بعض علما
قائل اوسکی طہارت کی ہین ان شرطونسی کہ وہ متغیر بنجاست ہوا ہو اور کسی نجاست سے ملاقی بھی ہوا ہو اور کسے
نجاست پر بھی وارد ہوا ہو شرایع مین ہے والماء المستعمل فی الاجناس نجس سواء تغیر بالنجاسۃ اولم
یتغیر عدا ماء الاستنجاء فانہ طاہر مالم یتغیر بالنجاسۃ او یلاقیہ نجاسۃ من خارج
اور ارشاد الاذہان مین علامہ حلی علیہ الرحمہ نی بعض شرایط اور بھی زیادہ کی ہین ایک یہہ کہ استنجا عایط غیر متعدے
عن المخرج سے ہوا اور دوسرے شرط یہہ کہ محل استنجا سے پانی کے ساتھہ جزای متمیزہ نجاست کی منفصل ہوے
ہون بالجملہ جب یہہ شرایط آب استنجا مین پائی جاوینگی تو پاک ہونا اوسکا مستبعد نہین ہے کہ وہ آب محض ہے
اصلا جزای نجاست کے اوسمین نہین ہین اور وہ متغیر بنجاست نہین ہوا اور طہارت ما قلیل کے جب تک متغیر
بنجاست نہو کچھہ مخصوص مذہب حق مین نہین ہے بلکہ مالک و احمد حنبل اور بہت سے [illegible]
اور بہت محدثین اہلسنت کے اوسکی قائل ہین تفسیر کبیر مین ضمن تفسیر قل لا اجد و اما ماء [illegible] معفوا
طیبا کی کہتا ہے قال مالک الماء اذا وقعت فیہ نجاسۃ ولم تغیر تلک النجاسۃ لہ طعما
طاہرا وطہورا سواء کان قلیلا او کثیرا وہو قول اکثر الصحابۃ والتابعین ومن بعدہم من فقہاء الامصار
شافعی امام سنیون کا بھی طہارت آب قلیل ہے محقق شرح شکوۃ مین لکھا ہے قال ابو حامد الغزالی رحمہ اللہ
ان مذہب الشافعی کمذہب مالک فی الماء القلیل انہ لا باس بہ الا بالتغیر اذ الحاقہ ماسۃ
الیہ وثار الوسواس من اشتراط القلتین ولا حاجۃ الی الناس لک ولعمری ان کان الحال
علی ما قالہ ولو کان ما ذکر شرطا لکان اعسر الینابیع فی الطہارۃ مکۃ ومدینۃ او لا یکثر فیہما
الماء الجاریۃ ولا الراکدۃ الکثیرۃ من اول عصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی اخر القرن الثانی
ولم ینقل واقعۃ فی الطہارۃ وکیفیۃ حفظ الماء من النجاسات وکانت اوانی میاہہم
یتعاطاہا الصبیان والاماء وتوضی عمر رضی اللہ عنہ من ماء فی جرۃ نصرانیۃ کالصریح
فی انہ لم یکونوا یعللون عدم تغیر الماء وکان استعمالہم فی تطہیر القلوب وتباہہم

فی امر الطاہر انتہی اور شرح مسند شافعی مین کہا ہے وذھب طائفۃ الی ان القلیل والکثیر سواء لا ینجس الا بالتغیر وروی ذلک عن ابن عباس وحذیفۃ وابی ھریرۃ والحسن البصری وابن المسیب وعکرمۃ وابن ابی لیلی وجابر بن زید والیہ ذھب مالک واللاوزاعی واللیث وداود واختارہ ابن المنذر اور ظاہر ہے کہ بنا بر اس مذہب کے اگر گروہ آدمی کا پانی مین گرے اور حقارت سے گروہ کے پانی کے اوصاف ثلثہ مین تغیر نہو تو وہ پانی طاہر و مطہر ہوگا اور اگر کوئی ایک پیالہ بھر پانی مین پیشاب کرے تو وہ پانی باوصف زیادہ ہوجانے دس کے پاک اور پاک کرنی والا رہیگا معہذا مین طعن کرنا طہارت آب استنجا مین کہ بعض علماے امامیہ بجہت عموم بلوی کے اوسکی طہارت کی شرائط مذکورہ خیال مین طعن بجا ہے علاوہ بران مذہب محدثین اہلسنت کا اور بھی اصح ہے کہ اونکی نزدیک پانی متغیر بخاست بھی پاک ہے کھانے اور پینے اور طہارت مین استعمال اوسکا اونکی نزدیک صحیح ہے آخر ہو ؎ مست ہرگندہ پیرے راگندہ خور ☆ شیخ عبدالحق دہلوے ترجمہ مشکوۃ مین کہتا ہے کہ مذہب اصحاب ظواہر یعنی اخباریین اہلسنت کہ بظاہر احادیث عمل مے نمایند آنست کہ آب قلیلی گردد بیچ چیز خواہ روان باشد یا ایستادہ کم باشد یا بسیار خواہ تغیر یابد بزنگ ولوی ومزہ وی یا نیابد آنچہ ورآے اسکی قواعد فقہ حنفی کے بھی مقتضی طہارت آب استنجا کے ہین کہ ابوحنیفہ کے نزدیک ملاقات نجاست کے باقی سے حال جریان مین پانے کو نجس نہین کرتے تو آب استنجا کا ابوحنیفہ کے نزدیک پاک ہے چاہئی کہ ابوحنیفہ ہی مطعون ہو فتاوے بزازیہ مین کہ تصنیف محمد بن محمد کردری حنفی کا ہے کہتا ہے انا اذا ان طاھر ونجس صبا وامتزجا فی الھواء او علی الارض وصب علی یدہ ماء قمقمۃ فامتزج بالبول قبل وصولہ الی الید فھو طاھر لما قالوا فی الحریان اور ظہیر الدین اسحق بن ابوبکر ولوالجی فقیہ حنفی ہے اس مسئلہ کو اپنی فتاوی مین لکھتا ہے رجل استنجی من قمقمۃ فاصاب الماء علی یدہ لا فی الاناء الذی یسیل من القمقمۃ البول قبل ان یقع علی یدہ بعد ما خرج من القمقمۃ فھو طاھر یعنے ایک آدمی نے پانی سے پاک ہوا اور دوسری آن مین پانی نجس ہوا وہ دونو پانی اسطرح کہ جاوین کہ ہاری دونو کی ہوا مین ملجاوین یا زمین پر پڑین اور اگر اوسنے پانی لوٹی کا ہاتھ پر استنجی کیا اور وہ پانی پیشاب سے مکر ہاتھ پر گرے تو وہ پانی دونون صورتون مین پاک ہے سو اسطی کہ وہ حالت جریان مین نجاست سے ملا ہی اور واحد حنفی کے بھی مقتضی

ہوتا ہے اب استنجا کی ہین کہ شافعی کے نزدیک لوٹا پانی کا نجاست پر کہ بمنزلہ اب جاری کے ہے
سبب نجاست پانے کا نہین ہوتا اور ظاہر ہے کہ استنجا مین ورود پانی کا نجاست پر ہوتا ہے
شرح جامع صغیر مین کہ کتب فقہ حنفیہ سے ہے کہتا ہے قال الشافعی واذا ورد الماء علی النجاسۃ کان
صب علیہا لا ینجس لانہ یکون بمنزلۃ الماء الجاری اس سے بڑہ کر یہ ہے کہ عدم نجاست کا
مطلقا شافعیہ کے نزدیک پاک ہے کما فی السوی من مصنفات عدو اللہ الدہلوے قالہ صاحب التحفہ
المسترقہ۔ ان صورتون مین اگر بعض امامیہ بھی بلحاظ عموم بلوی کے طہارت آب استنجا کی قائل ہوے
تو موجب طعن نہین ہوسکتا اور یہ امر اگر قابل تشنیع کی ہے تو سنی اور اونکی امام ابو حنیفہ اور شافعی
پہلی قابل تشنیع کی ہین اور طرہ یہ ہے کہ امام اعظم سنیونکی اور ابو یوسف کے تدقیق نجاست موضع استنجا
اگرچہ کثیر ہو درہم سے زیادہ ہو ساقط الاعتبار ہے ازالہ اوسکا کلوخ سے یا پانی سے ضرور نہین
اور یہی اگر مقعد سنیونکو بہت سا گوہ بہرا ہوا اور اوسکو نپیا بھی آوے اور گوہ نپینی مین ملکر بدن
اور جامہ مصلی پر ہو بھی کچھ پاک نہین ہے نماز اونسنی کے صحیح ہے سبحان اللہ سنی لوگ کیا خوب ہین
(۴۳) کہ بعض علماے امامیہ جو نسبت عموم بلوے کی طہارت آب استنجا کی قائل ہوئی تو وہ تو مورد
اعتراض ہوئی اور امام اعظم و قاضی ابو یوسف اوسکا مصاحب جو مقعد کو دو گوہ کپڑے سے نماز پڑہ آتی ہین
اور رہا گوہ کا بہ بھی علت طہارت اور جامہ مصلی پر نجس نہین جانتی وہ مورد طعن نہین ہوتے سخت
تعجب آتا ہے کہ آب استنجا کے طہارت کے قول پر تو کرہ دی ہوئی اور بہت سے کرہ کے طہارت پر
سنی پڑ گئی الجواب ہو آخر نہو رحمہ اللہ فی خلاصۃ الامامیہ مین کہتا ہے قال ابو حنیفہ رحمہ اللہ
صلی وعلیہ ثوب صحت صلوتہ اور فتاوے ولوالجی مین کہتا ہے وہما ای ابو حنیفہ و
ابو یوسف یقولان ان النجاسۃ فی موضع الاستنجا ساقط العبرۃ شرعا فصار کان
لا نجاسۃ علیہ لانہ لا یکرہ ترکہا ولو کان بہا عبرۃ لکرہ کما لو کانت فی غیر ہذا
الموضع فبقیت العبرۃ للنجاسۃ التی فی غیر ہذا الموضع اور شرح منظومہ مین ہے قال ابو حنیفہ
وابو یوسف یو لطخت النجاسۃ نحو الشرج وہو من موضع الاستنجاء لیس
باکثر من الدرہم یکفیہ الاستنجاء بالحجر والمدر وقال محمد لا یکفیہ وہما ان الشرع
اسقط اعتبار ما علی موضع الاستنجاء الا تری انہ لا یکرہ ترکہا ولو کان لکرہ

کا قلیل فی غیر موضع الاستنجاء ولو اصابه العرق فلتبل به البدن والثوب فانه لا یمنع
جواز الصلوٰۃ تمام ہوا ملخص تحفہ صاحب نزہہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ کا اور حقیر کہتا ہے کہ فتاوی درمختار
مین یہی مصرح ہے کہ مصلی کو استنجا غایط سی لازم نہین نہ کلوخ کا لینا لازم ہے نہ پانی کا لینا فتاوے
درمختار مین کہتا ہے لان ما علی المخرج ساقط شرعا وان کثر ولهذا لا یکرہ الصلوٰۃ معه
قال الجیب الظریف صاحب تحفہ نے لکھا کہ شیعہ کے نزدیک اگر پیشاب کرنی مین داڑہی یا موئچہ یا
رخسارہ یا بدن پر کچھہ قطرے بول یا مذے کی اور گر پڑین تو دہونی کے حاجت نہین نماز درست
ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف صاحب نزہہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ اسکی جواب مین لکھہ چکے ہین کہ
یہہ افترا ہے محض ہے کتب امامیہ مین کہین اسکا اثر پایا نہین جاتا اور مین یہہ کہتا ہون کہ مثل مشہور خود
فضیحت دیگراں نصیحت یہان ٹھیک بیٹھی اجی شیخ چلی یہہ مسئلہ تو آپ ہے کا خانگی ہے اوروں کو کیون
حوالہ کرتے ہو ہدایہ مین کہتا ہے وان تنضح علیه البول مثل رؤس الابر یعفی لانه لا یستطاع الامتناع منه اور علی ہذا القیاس مذہب ہی احمد حنبل امام سنیون کی نزدیک پاک ہے
کتاب متفق و مفترق فی فقہ الائمہ الاربعہ مین کہ معروف باصباح فی الخلاف ہے کہتا ہے واجمعوا (۲۶۴)
علی نجاسة المذی الا ما روی عن احمد فی بعض الروایات اسصورت مین اگر سنیون کی ریش مذی یا موئچہ
یا رخسارہ یا بدن پر یا کپڑون پر کچھہ قطرہ بول یا مذے کی اور گر پڑی تو دہونے کی حاجت نہین نماز درست
ہی اور اس سے بڑہ کر یہہ ہے کہ منی انسان کے شافعی اور احمد حنبل امامون سنیون کے نزدیک پاک ہے
کما مر من رحمہ الامہ والتفسیر الکبیر اگر سنی لوگ منی انسان کے جمع کرکے اون سے غسل و وضو کرین یا یوسمین اپنے
کپڑے رنگین کرکے نماز پڑہین تو نماز اون کی درست ہے بالجملہ سنی عجب چیز ہین کہ اپنی مسائل واقعیہ کو اس
حیض کی طرح چہپاتے ہین اور اہل حق پر ناحق افترا کرتے ہین مجیب ظریف کو لازم ہے کہ صاحب تحفہ
کی قول مثل بول کے مسند کتب امامیہ سی لکہی ورنہ مفتری کے موئہہ مین پیشاب کرے **قال** الجیب الظریف
اور اسی طرح اگرچہ بچہ مین کہ کوہ غلیظ بہرا ہے غوطہ لگایا اور جرم نجاست کا اوسکی بدن پر نہین تو بی وہ نماز
نماز ہو جاتے ہے **اقول** بفضل العلی اللطیف صاحب نزہہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ نے ارقام فرمایا ہے
کہ یہہ مفتریات مفتری دہلوے سی ہے کسی کتاب امامیہ مین اسکا اثر پایا نہین جاتا اور مین یہہ کہتا ہون
کہ مفتری دہلوی علیہ ما علیہ اور اوسکی مقلد مجیب ظریف فی فتنہ مجت مین لیسی غنی کے یہہ کلام مستفانہ اور

افترے

اور فقہ سے بخوبی واقف ہے کہ جب کوئی چیز عظیم مین غوطہ کھاوے گا تو عین یقین پر اسمین جرم نجاست کا نہو ان سینگوں کی پیمصرفیہ غیر صافیہ اگر گوہ غلیظ مین غوطہ کھاکر عرق عادت اور کہنے کی راہ سے صاف نکلین تو رہین پر اونکی جرم نجاست کا نہ لگی تو وہ جائین بالجملہ مجیب عظیف کو لازم کی اسکے جو بہتے سنے جو کچھ پیشہ حدا بنی موشہ سے نکالے ہین اوسکی سند کتب امامیہ سے لکھی اور ہمین تو مفتے کو شیطان کے حوالہ کردے **قال المجیب** لعظریف اور اگر اش نقیہ ہین اوسکے پیکا دین اور لوہمین انکے بادوم مسفوح ملاوین یا گھوڑے باگدے کا پیشاب ڈالین تو وہ نجس نہین حلال ہے آج تہوع **اقول** بفضل العلی اللطیف صاحب تزہہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ فی اسکا جواب دین ارفاد فرمایا ہے کہ ظاہر اس کلام کا یہہ ہے کہ سب امامیہ اسکی قائل ہین حالانکہ یہہ کذب محض ہے کسوا طی کہ یہہ مسئلہ مختلف فیہ ہے مختار اکثر علما کا مانند ابن ادریس اور اونکی امثال کے یہہ ہے کہ وہ اش نجس ہے اور حرام ہے اور صاحب شرایع لی بھی اس قول کو مستحسن جانا ہے اور مختار علامہ حلی کا بھی یہی ہے اور اکثر علما کے نزدیک معتمد بھی یہی ہے غایۃ المرام شرح شرایع الاسلام مین فرماتے ہین الثالث نجاسۃ قلیل الدم اوکثیر وھو مذھب ابن ادریس واستحسنہ المصنف واختارہ العلامۃ وھو المعتمد لانہ ماء قلیل ومضاف لاقتہ نجاسۃ فنجس انتہی ملخصا بعض اصحاب التزہۃ اور تقیہ مجید کہتا ہے کہ شیخ طوسی نے اپنی کلام کو تحفہ مسترق سے سرقہ کیا ہی اور سارق اور مسروق علیہ کا علیدی بیان اس مسئلہ مین سرقہ اور افترا کو ملا کر خون حیض کو بول و براز کے ساتھ جمع کرکے طرد مجون اپنی اور اپنی اذناب کے لئی تیار کی ہے کسوا طی کہ اولا کتب امامیہ مین لکھا ہی کہ اش نقیہ تین باد کے پیکا دین اور ہمین ایک باد م مسفوح ملاوین بلکہ کتب مین یہہ مرقوم ہے کہ جس اش مین تہوڑا سا خون یا نشی پیشی ہوتی ہین گرے اور وہ خون طپان اور اوہنی مین جاتا ہے تو بعض کے نزدیک حلال اور بعض کے نزدیک حرام ہے شرایع مین فرماتی ہین ولو وقع قلیل دم کالبعوضۃ وما دون فی قدر وھی تغلی عکل الاشار قبل حل مرقھا اذا ذھب الدم بالغلیان ومن لا یحتاط من ضع الدوات وھو حسن تانیا گھوڑے اور گدہی کے پیشاب کا تو اوسمین ذکر ہر گز نہین ہے مغتر نے اپنی طرف سے اپنی لئی ملایا ہے ؎ سخن چین را تو ہم چارہ کرد ★ کہ تا چیرے گویم او چہ چیند ★ ولاکن مغتر نے را چارہ نیست ★ کہ او از خود سخن سے فگرنید ★ مجیب ظریف مجیب بی مغز ہے ناحق پیروی سارق

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیلوی علیہ ما علیہ کے کرتا ہے اور کرخی کوہ اوکھروا تا ہے اری باجیا تیری مذہب مین تو جس گوشت
کو شراب مین پکاوین طاہر و حلال ہے یا آنکہ شراب کہ باالاتفاق سنیونکی نزدیک نجس ہے اوس گوشت کے
ہرگز پکنے مین فرق نہ کریگی ہے فلجواب بالجواب مختار مین کہتا ہے ویطہر لبن وعسل ودبس وحمر من نفلے
ثلاثا ولحم بعد غسل وتزبیل ثلثا اور حمادیہ مین ہے اجمع الائمۃ علی نجاسۃ الخمر بصورت
یہ تقریر عجیب غریب کے اور اوسکی پیروی ہر ایسے شخص کو جو کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ
اعمی و اضل سبیلا کے لائق کہی ہے کہ اگر جمہاد اور الو کا گوشت شراب مین پکاوین اور لید و پیشاب گھوڑے
کا اور پس خوردہ کا دیکھا اور اوسکو پکا سکے ہین ملاوین تو وہ حنفی سنیون کے نزدیک نجس نہین حلال ہے
یا گوشت بجو یا جنگلی چوہے کا مثلا سنی الخلاق مین پکاوین تو وہ شافعی اور حنبلی سنیونکی نزدیک نجس نہین
حلال طیب ہے یا سگ مسلی کا گوشت آب نہیں مین جو وہ خنزیر مین پکاوین تو مالکی سنیون کو حلال طیب
ہی للجواب کہ اب حمد الامر مین ہے والمشھور انہ لا کراھۃ فیما ھی عن قتلہ کالخطاف والھدھد
وطبوہ والخفاش اور اسی کتاب مین ہے و تعلک الصبح حلال عند الشافعی واحمد وانصب
والیربوع مباح ان عند مالک والشافعی اور اسی کتاب مین ہے والفاکی عندنا اعم عند ۲۶۶
مالک سبع او کلب فجلدہ طاھر بموتہ بعد دبغہ والوضوء فیہ وفاقا مین ن وکلا عند
ابی حنیفہ وان جمیع اجزائہ من لحمہ وجلد طاھر لہ ان الھر عندہ غیر مکروہ
مالک مکروہ اور کافی مین ہے وذکر فی المحیط والایضاح ان الارنب اکلھا طاھر
اور فتاوے و مختار مین ہے کبول ما کول وعنہ الفرس وطاھرہ محمد اور اوسی فتاوے
مین ہے لا یکون نجسا رماد قذر اور ہدایہ مین ہے سور الجنب والحایض والکافر طاھر اور
اسی مین ہے عرق الانسان طاھر عندکافۃ واحمد قال المجیب اطراف اور جو پانی بعد کر
ہوا اور اوسمین آب بستنجا اور خون و حیض اور مذی اور ودی اور پیٹ جانور وغیرہ کی بیٹھا پڑی ہون اور
کپس مین گئے ہون اور کسی نے بھی اوسمین پیشاب کیا ہو اگر اوس پانے سے بو آتی یا فاسد ہوا ہو
اور وہ پانی ظاہر کرین تو کچھ مباحث نہین اقول بفضل الہی الطیف مجیب عطایف نے یہ جو
بھی تحفہ مسترقہ سے سرقہ کیا ہے مشہور ہے کہ جیا و مروت کی جگہ انکہ مین انسان کے بھی اسصورت مین
اگر اعمائے دہلوی بجبھائی کرے تو اوسکا گلہ نہین مجیب عطایف نے کیون اپنے بھائی پر کمر باندھی ہے

جو ایسا ہو جس مشترک الورود کا اوسپر بے وارد ہوتا ہے کہا صاحبان انصاف دیکھین کہ جو پانے
دہ دردہ ہو اور اوسمین آب استنجا اور خون حیض اور منی انسان اور مذی و ودی اور پیشاب جانورون کے
بیشمار پڑے ہون اور کھل مل گئے ہون اور کتی اور سور نے بھی اوسمین گوہ و پیشاب کیا ہو اگر اوس
پانے سے سی آٹہ یا فالودہ بناوین اور حنفی سنے اوس سے روزہ افطار کرین تو کچھ قباحت نہین و علی ہذا
القیاس جو پانے بقدر قلتین یعنی دو مٹکیان ہو اور اوسمین آب استنجا و خون حیض و منی انسان و مذی
و ودی و پیشاب جانورونکی بیشمار پڑے ہون اور کھل مل گئے ہون اور کتی و سورنی بھی اوسمین گوہ
و پیشاب کیا ہو اگر اوس پانے سی آٹہ یا فالودہ بناوین اور شافعی سنے اوس سی روزہ افطار کرین
تو کچھ قباحت نہین اور سب سے بڑہ کر یہ ہے کہ جو پانی بقدر ایک پیالہ خورد کے ہو اور اوسمین آب
استنجا اور منی انسان کے اور مذی و ودی پڑے ہو اور تھوک پسینا اور بیس مردہ خنزیر و سگ
کا بھی اوسمین ملا ہو اور کتی و سورنے اوسمین پیشاب بھی کیا ہو اگر اوس پانے سی آٹہ یا فالودہ بناوین
اور مالکی سنی اوسی سے روزہ افطار کرین تو روا و بجا ہے مگر حنفی و شافعی و حنبلی بھی اوس پانے کے
آٹہ و فالودہ سے روزہ افطار کرین تو کچھ قباحت نہین کہ ایک امام کی مقلد کو تقلید دوسرے امام کے
سنیون کے یہان جایز ہے جیسا کہ فتاوے خیریہ لنفع البریہ سے مین لکھ چکا ہون قد کر ولنعم ما قیل

ہست ہر گندہ پڑے راگندہ خر * آخ تہو ایسے آٹہ و فالودہ پر اور اوسکی نوشجان کرلی والون
پر اب منصف لوگ بر ایخدا حق سے نگہ دین کہ جن لوگون کے یہان افطاری روزہ کی سی آٹہ اور فالودہ
ہو اس پیالہ بھر پانی مین بنی کہ جسمین منی انسان کے اور مذی و ودی و آب استنجا اور تھوک و پسینا اور
پیشاب سور و کتی کا ملا ہو اون لوگون کو روا ہے کے سامنے بڑہ بڑہ کے باتین کرنا بجا ہے ہی یا کچھ
اب سنیدین اپنی ان مسائل کے محبت ظریف سن لے کہ نجس ہونا آب دہ دردہ کا اور قلتین کا اور پانی
بہر کا وقوع نجاست سی بغیر احد الاوصاف کے کتب فقہ سنیہ مین مصرح ہے منیۃ المصلی مین لکھا ہے اما
الحوض اذا کان عشرا فی عشر بذراع الکرباس فھو کثیر لا یتنجس بوقوع النجاسۃ اور
مین کہتا ہے وبعضھم قدروہ بالستۃ عشرا فی عشر بذراع الکرباس توسعۃ لامر
الناس وعلیہ الفتوی والمعتبر فی العمق ان یکون بحال لا ینجر ماؤہ بالاغتراف وھو الصحیح
یعنی گہرا ہو سکا تنا ہو کہ چلو مین پانی اوسکا لیسی سے اوسکی تہ ظاہر نہو جائی اور یہی ہدایہ مین آ

jabirabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تعلیل کے ذکر مین لکھا ہے وکل ماء وقعت فیہ نجاسۃ لایجوز الوضوء بہ قلیلا کان النجاسۃ
او کثیرا وقال مالک یجوز مالم یتغیر احد اوصافہ طعما او لونا او ریحا وقال اللیث یجوز اذا کان الماء
قلتین لقولہ علیہ السلام اذا بلغ الماء قلتین لم یحمل خبثا قال الجیب الطریف علی ف
تذکرہ مین لکھا کہ جس روٹی کا خمیر پانی نجس سے بنا وہ روٹی پاک ہے اقول بفضل العلی اللطیف
صاحب نزہہ علیہ الرحمہ نے جو سکا جواب ارقام فرمایا ہے محصل اوسکا یہہ ہے کہ علامہ حلی علیہ الرحمہ
تذکرہ مین قائل اوس روٹی کے طہارت کی نہین ہے بلکہ برسبیل نقل اوس قول کو ذکر کیا ہے
اور شیخ مفید اور شیخ ابو القاسم صاحب شرائع الاسلام اور اکثر علما اوس روٹی کے نجاست کی قائل ہین شرائع
مین فرماتی ہین ولو عجن بالماء النجس عین لم یطہر بالنار اذا خبز علی الاشہر اور کلام شیخ طوسی
کا کہ کہ متفرد اس قول مین ہین مضطرب ہے کتاب المیاہ نہایہ مین اوس روٹی کے طہارت کی قائل ہوئے
اور کتاب الاطعمہ نہایہ مین اوسکی نجاست کے طرف رجوع کیا صاحب غنائم شرح شرائع الاسلام
مین فرماتی ہین قال الشیخ فی [illegible] من النہایہ بطہارۃ قال فی باب الاطعمۃ منہا
بعد وہو المعتمد لان النار لما طہرت ما حالتہ رمادا او دخانا انتہی فکانہ شریعۃ نسخت
قبل العمل بہا اور روایت حواس باب مین وارد ہے ضعیف السند متروک العمل ہے معذلک راوی
نے سوال اوس کنوی کے بارہ کیا تھا جسمین چوہا گرکر مرا اور پھولا تھا اوسمین گرکر اور اوس کنوی کے پانی
مین اٹا گوندا جاوی تو جواب مطابق سوال سائل کے اوسی کنوی کے پانی کا تھا اور یہہ جواب جو معصوم
نے دیا مبنی ہے نجس ہونی کنوی پر بمجرد ملاقات نجاست کے اور یہی مذہب ہے سنیونکی امام مالک کا
اور اکثر اصحاب و تابعین و علماے سنیونکا مانند ابن عباس و حذیفہ و ابو ہریرہ و حسن بصری و ابن
مسیب و عکرمہ و ابی لیلی و اوزاعی و ثوری و داود و زہری و ابن منذر کے اور مختار بخاری کا
بھی یہی ہے صحیح بخاری مین کتاب باب مایقع النجاسات فی السمن والماء قال الزہری
لا باس بالماء ما لم یتغیر طعمہ او ریحہ او لونہ الی آخر الکتاب بالجملہ مذہب اکثر امامیہ کا نجاست و
حرمت ان مذکور ہے اور بر تقدیر تسلیم طہارت اوس روٹی کے جب وہ پانی اوس کنوی کے جسمین چوہا
گرا ہو یا دو اب گذرے ہون امام مالک وغیرہ اصحاب و علماے سنیونکی نزدیک یہی پاک ہے تو
اگر کوئی عالم فرقہ حقہ کا بھی ہو اوسکی طہارت کا قائل ہوا تو وحشت طعن کا نہین ہو سکتا علاوہ بران امام معظم

سنیونکی

سلینو کی نزدیک وہ روٹی کہ جسکا خمیر شراب مین کیا جاوی حلال ہے باکر ہیت کا ذکر محمد اللہ احمد بن
عمر النسفی فی الکافی اور سوای اسکی اگر مگینی جو نکی گیہون مین ملی ہوئی پیسی جاوی جب تک مزہ اوس
آٹی کا متغیر ہوگا اوسکی روٹی سینو کو حلال ہے فتاوی عالمگیری مین لکہا ہے بعد العجنہ
وقعت فی وقر الحنطۃ فطحنت والبعرۃ فیہا او وقعت فی وقر من لبن او الدقیق
ما لم یتغیر طعمہا قال فقیہ ابو اللیث و بہ ناخذ تمام ہوا المخص نادہ صاحب نزہہ علیہ الرحمہ کا
اور مندیہ یہہ عرض کرتا ہے کہ مجیب عظریف اور اوسکی پیراعمی کے جلکے انکہین مند ہین اور زبان بچہا ئے
کی کہلی ہے اپنی خانگی ہو اونکو نہین دکہائے دیتی اونکی مذہب مین ہے ایسی روٹی پاک بلکہ حلال
و ماکول بہی ہے پہر وجہ طعن کے کیا ہے وہ تو خود مطعون ہین تو ازل مین کہ کتب فقہیہ معتمدہ سنیہ سے
ہی کہتا ہے ولو عجن العجین فی ماء الحمص ثم طبخ منہ الخبز فالخبز طاہر یوکل و رائے
ان وہ روٹی جسکا خمیر مٹی انسان مین بنا ہو یا سگ و خوک کی بیں خورد و آب یا لعاب دہن یا عرق بدن
مین بنا ہوا و بپیاب طفل شیر خوار کا اوسمین بجائے کیورہ و بید مشک کے ملایا گیا ہو مجیب عظریف
کی امام شافعی و امام حنبل و امام مالک کے نزدیک پاک و حلال ہے تو شجان ہو سبحان اللہ سنے
لوگن کیا پاک و پاکیزہ ہین اور کیا اچہی غذاے لطیف اونکی خوراک ہے ماشاء اللہ چرا نباشد بندہ منیر
سے ہے کہ مجیب عظریف دہلوی کو کونسا امر دامی سوا کہ باوجہ الحق کو چہوڑ کر اپنی مذہب نامق کے
خوبیان ظاہر کرو ہے ؎ دشمن دانا کہ بی جان بود * بہتر از ان دوست کہ نادان بود قال
المجیب العظریف العرض یہہ مشتی نمونہ از خروارے و اندک از بسیاری ہے کہ حضرات شیعہ ما و جود دعوے
اتقا و طہارت کے اس فسق و نجاست مین مبتلا ہین اور اپنی عیب پوشی کو ہمیہ طاہرین کو طرف نسبت
کر کر اونکو دامان پاک کو اس چرک سے آلودہ کرتی ہین ع ہر بنا کہ نہند نام زنگی کافور * و ہنا
قد تمت الرسالۃ و استقمت لمقالہ جناب جہتہاد مآب سلطان العلما کے خدمت مین عرض ہے
کہ اس فقیر بے تقصیر کو ہرگز اس تحریر کا خیال نہتا لکن بحکم الامر فوق الادب بموجب ارشاد مخلص بنیاد
اتفاق تسوید کا ہوا الحمد للہ کہ الحق یعلو و لا یعلی حق غالب آیا اب یا تسلیم کیجئی یا لا تسلم کے لیجئی اگر
آپ یہہ عادت نچہوڑین گے تو ہم بہی سونہہ نہ موڑین گے ؎ جوان مردان نتابند از میان رو *
ہمین میدان ہمین گو * ربنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان از خامہ خام محمد یوسف دہلوی این اوراق چند

بحمدہ تمام ہوا مذ فقط **قول** لفضل العلی اللطیف رب نصرنی علی القوم المفسدین مجیب عطر
فی تباسی شیطان رجیم اور ماقصانے سارق عاقبت وخیم شاہ عبد الحلیم کے جاہلون کے دلونمین و
وسوسی ڈالنی کو اور عوام کالانعام کے بہکانے کو جو تسوید قرطاس بالغاظ نادرست ومضامین سست
بامداد مدد وسیاہی بنی سودای دل ظلمت منزل کے کی ہے ہمنی بحولہ وقوتہ تعالی شانہ بستیاری
حجج ساطعہ وبراہین قاطعہ کے اوسکی مکاد ضعیفہ کذب وخلا کو کہ ضعیف ترمکائد شیطان سمی تہی ان
کید الشیطان کان ضعیفا باعلای کلمہ حق کے باطل وعاطل کردیا ان اللہ لا یھدی کید الخائنین
اور اوسکی مصائد ووہم تزویر کو کہ سست ترنسیج عنکبوت سے تہی ان اوھن البیوت لبیت العنکبوت
اوس کیا دسرا پا عناد فی راہ مین رہروان حق ویقین کے بجہائی تہی توڑ تاز کر راہ ایمان کو خار
خاشاک شکوک وشبہات سے بجاروب ادلہ واضحہ پاک صاف کردیا اب چاہئی کہ ندای قد جاء الحق
وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا زمین وآسمان ودر ودیوار کون ومکان سے
بلند ہو **تکملہ** چونکہ مجیب حنیف بدنام کنندہ اسلام فی بیان مسائل فرقہ حقہ امامیہ اثنا عشریہ
ایدہم اللہ تعالے بالطاف خفیہ وعنایہ جلیہ مین واد افترا وکید وخیانت کی دی تو اب ہمارا کمیت قلم
واد ے تحقیق مین جولانی پر آیا اور زمام اختیار کو ہماری ہاتھ سے لیگیا میدان صبر وتحمل کو تنگ
کردیا ہم ناچار ہین ہمارے روکنی سے اب نہین رکتا مخفی نرہے کہ ہفوات وترہات سفینو کی
زیادہ از حد بیان ہے احصا اونکا جلد ضخیم چاہتا ہے فرصت کم ووقت تنگ سے ناچار بفحوای مالا
کلہ للینرک کلہ کے چند مسائل اونکی اونکی کتب معتمدہ کے بطور مشتی نمونہ از خروارے واسطے کے از
بسیارے لکھتا ہون تاکہ احباب کے لیئے تحفہ معقول اور اصحاب کے واسطے ہدیہ لایق قبول ہوجاوے
اور ارباب عقل وانصاف پر واضح ہووی کہ حضرات سلفیہ باوصف دعوی اسلام کی کہ راہ راست اسلام
سی منحرف ہین اور باوجود ادعای اتقا وطہارت کی کیسی فسق ونجاست مین مبتلا ہین اور اپنی عیب پوشی
کی لیے عمر وبکر کے روایات مختلفہ کو رسول مقبول کیطرف نسبت کرکے دامان پاک اوس صاحب لولاک
کو اوس حرکت سے آلودہ کرتی ہین اور دین اسلام کو بٹہ لگاتی ہین ع بدنام کنندہ نکونامی چند

اعاذنا اللہ تعالی من ھفواتھم وترھاتھم فان اشرع فی المقصود مستعینا من مفیض
الخیر والجود وھو حسبی ونعم الوکیل ۵ بشنو بیا ی دوستان این داستان

۲ آپ بچھنا یا دہونا بولوں و براز کا مخرج سے نکلوخ واب حنفی سنیوں کے
مذہب مین ضرور و لازم نہین بلکہ سر دکر پر پیشاب بہری ہوی اور مقعد پر بہت سا گوہ بہری ہوی نماز
پڑہنا صحیح ہے فی الہندیہ لان ما علی المخرج ساقط شرعا وان کثر ولہذا لا یکرہ الصلوٰۃ
معہ اور رحمۃ الامہ مین کہتے ہے قال ابو حنیفہ فان صلی ولم یستنج صحت صلوتہ اور فتاوی
مین ہے وھما اعنی ابو حنیفہ وابو یوسف یقولان ان النجاسۃ فی موضع الاستنجاء
ساقط العبرۃ شرعا فصار کانہ لا نجاسۃ بدلیل انہ لا یکرہ ترکہا اور شرح منظومہ مین ہے
ولو اصابہ العرق فامتل بالبدن والثوب فانہ لا یمنع جواز الصلوٰۃ ۳ پہنسیون
کی کپڑون پر نماز پڑہنے مین تو مضایقہ نہین ہدایہ مین ہے وان انتضح البول علیہ ای علی الثوب
مثل رؤس الابر فذالک لیس بشئ لانہ لا یستطاع الامتناع منہ ۴ سنیون کے
مذہب مین کلام اللہ کا پیشاب سے لکھنا جائز ہے کما مر من فتاوی قاضیخان فتذکر نعوذ باللہ من ہذہ
الاعتقادات الفاسدۃ الکاسدۃ ۵ حنفی سنیون کے بدن پر گوہ یا پیشاب وغیرہ کچھ نجاست ہو تو چاٹنے
سے پاک ہوتا ہے عالمگیری مین ہے اذا اصاب النجاسۃ بعض اعضائہ ولحس لسانہ حتی
ذھب اثرھا یطھر کذا فی فتاوی قاضیخان ۶ حنفی سنیون کی کپڑون پر نجاست ہو تو وہ بھی
چاٹنے سے پاک ہو جاتا ہے فتاوی عالمگیری مین ہے ولحس الثوب بلسانہ حتی ذھب الاثر
فقد طھر کذا فی المحیط ۷ امام شافعی و امام حنبل ائمہ سنیون کی نزدیک منی انسان کے طاہر ہی رحمۃ الامہ
مین ہے منی الادمی طاہر عند الشافعی واحمد ۸ پیشاب طفل شیر خوار کا امام حنبل کے نزدیک پاک
ہی رحمۃ الامہ مین ہے قال احمد بول الصبی ما لم یاکل الطعام طاہر ۸ پیشاب اور گوہ طفل
شیر خوار کا کہ کھانا نہ کھاتا ہو امام مالک کے نزدیک پاک ہے صاحب نزہۃ نے لکھا ہے فی الجواہر المالکیۃ
ان البول والغائط من غلام لا یاکل الطعام نجس ۹ راکھ گوہ کی پاک ہے در مختار مین
لا یکون نجسا وقد رھا ملفوفۃ بخرقۃ ۱۰ سگ و خوک اور انکا پسینہ و تھوک و پس خوردہ امام مالک کی نزدیک پاک ہی
رحمۃ الامہ مین ہے وعند مالک الحیوان کلہ طاہر حتی الکلب والخنزیر وعرقہ وشعرہ ولعابہ فی
قال مالک الطھارۃ فی السور مطلقا ۱۱ حنفی سنی اگر حیض کو کپڑے پر جماع کرے اگر لذت جماع
پائی تو غسل واجب ہے علی اصح فتاوی در مختار مین ہے اولج حشفۃ او قدرھا ملفوفۃ بخرقۃ

ات وجب لذب الجماع وجب الغسل والا لا على الاصح ۱۲ داخل کرنی ذکر حیوان اور ذکر
خنثی مشکل سے اور ذکر میت سے اور ذکر صبی سے دبر و قبل مین غسل واجب نہین ہوتا امام اعظم کی نزدیک
فی الدر المختار لا غسل بعد اولاج الصبی ونحوہ کذکر غیر آدمی وذکر الخنثی المشکل وميت وصبی
لا یشتهی وما یوضع من نحو خشبة فی الدبر او القبل علی المختار ۱۳ امام اعظم کی نزدیک وطی
چارپایہ اور مردہ اور صغیرہ سی بلا انزال کے غسل واجب نہین اور وضو بھی نہین جاتا در مختار مین ہے ولا
عند وطی بهیمة او میتة او صغیرة غیر مشتهاة ما لم تصر مفضاة بالوطی وان
غابت الحشفة بلا انزال ولا ینقض الوضوء فلا یلزم الا غسل الذکر ۱۴ امام اعظم کے
نزدیک وضو و غسل مین نیت شرط نہین ہی فی التفسیر الکبیر قال الشافعی النیة شرط لصحة الوضوء و
الغسل وقال ابو حنیفه لیس کذلک ۱۵ و ۱۶ ترتیب و موالات افعال وضو مین
ابو حنیفہ و مالک کی نزدیک واجب نہین رحمہ الامہ مین ہے، والترتیب فی الوضوء غیر واجب عند ابی حنیفه
و مالک والموالاة فی الوضوء سنة عند ابی حنیفه ۱۷ نکلا منی کا شافعی کے نزدیک شکنندہ وضو
نہین رحمہ الامہ مین ہے والمنی لا ینقض الوضوء عند الشافعی وان اوجب الغسل ۱۸ تنور کو بخس
پانی سے چھڑکنا اور اوسمین روٹی پکانا مصالحہ نہین فتاوی در مختار مین ہے کتنور رش عما نجس لا ماء
بالجنزفیه ۱۹ و ۲۰ لڑکا تنور مین پیشاب کری یا عورت کو تنور کو کپڑی بخس پہنکی ہوئی سے
پر بخبی پہر اوسمین روٹی پکاوین تو روٹی پاک ہے فتاوی قاضی خان مین ہے الصبی اذا بال فی
التنور او مسحت المرءة التنور بخرقة مبلولة نجسة ثم خبزت انکانت النجاسة قد یبست
و لم یتبین بتها قبل لصاق الخبز بالتنور لا یتنجس الخبز ۲۱ کپڑی یا بدن کو کسی جگہ نجاست
لگی اور اسی جگہ کو بھول گیا پھر کسی جگہ اوس بدن و کپڑی کو بغیر تحری کے دھوڈالا تو وہ پاک ہو گیا اور اوس
سی نماز مین کچھ فساد نہین نہ اعادہ نماز کا ہے لعدم ظہور ہونی نجاست مذکور کے دوسری جگہ بدن و
کپڑے حصلی مین فتاوی در مختار مین ہے وغسل طرف ثوب و بدن اصابت نجاسة علامة و نیة
المحل مطهر له وان وقع الغسل بغیر تحری وهو المختار ثم لو ظهر فی طرف آخر هل یعید فی الظاهر
نعم وفی الظهیریة المختار انه لا یعید الا الصلاة التی هو فیها ۲۲ و ۲۳ دودہ بخس اور شہد بخس
دوشاب بخس اور روغن بخس پاک ہو جاتی ہین تین دفعہ جوش کھانی سی اور حبس گوشت کو شراب مین پکاوین

وہ بھی جوش کھانی سے اور تین دفعہ اوپن جانے سے بھی پاک ہوتا ہے فتاوی درمختار میں ہے
وبخمر لبن وعسل ودبس ودھن یغلی ثلاثا ولحم طبخ بخمر نجس یغلی وتزیل ثلاثا
۲۳ ایک ظرف میں پانی پاک ہو اور دوسری میں نجس جب وہ دونوں سوا میں باہم ملا دیں تو وہ
پانی پاک ہے فتاوی قاضی خان میں ہے اذا وقع ان ماء طاھر فی ماء نجس ولا یتغیر احدھما
وجعل ماء ھذا فی طرف فھذا الطرف طاھر اور اسی مسئلہ فتاوی برازیہ او فتاوی ولوالجیہ میں ہے
۲۴ کپڑا نجس سے نماز پڑھنا بغیر دھلے مرخص ہے فتاوی ظہیریہ میں ہے
یصح المتنجس الصلوٰۃ فی الثوب النجس من غیر عذر ۲۵ ذبح کرنے سے بھی پاک ہوتے ہی شرح وقایہ میں ہے
ہوتا ہے اور ذبح کرنے سے بھی پاک ہوتے ہی شرح وقایہ میں ہے کتاب ذبح
الاجلد الخنزیر والادمی اور ہدایہ میں ہے وما یطھر جلدہ بالذکاۃ یطھر بالدباغ
۲۶ زمین نجس بھیگی پر کپڑا خشک پاک بچھایا اور اوس کپڑے میں تری زمین نجس کے ظاہر ہوئی تو کپڑا
کی لایق نہیں وہ کپڑا پاک ہے اگرچہ تری اوسمیں ظاہر ہو فتاوی قاضیخان میں ہے اذا فرش الطاھر
الیابس علی ارض نجسۃ مبتلۃ وظھرت البلۃ فی الثوب لم یصر رطبا ولا
یحال لو عصر یسیل منہ شئ متقاطر لکن موضع الندوۃ یعرف من سائر المواضع الصحیح
انہ لا یصیر نجسا ۲۷ کپڑا نجس بھیگا ہوا کپڑے خشک طاہر میں لپٹا جاوے اور تری نجس کپڑے کے
اوسمیں ظاہر ہووے تو نچوڑنے کی لایق نہ ہو تو وہ کپڑا پاک رہیگا فتاوی قاضیخان میں ہے وکذا لو لف
الثوب النجس فی ثوب طاھر مبتل وظھرت ندوتہ فی الثوب الطاھر لکن لم یصر
یحال لو عصر یسیل منہ شئ متقاطر لا یصیر نجسا ۲۸ پانی نجس رفتہ رفتہ قلتین کے مقدار ہو جاوے
امام شافعی کے نزدیک پاک ہو جاتا ہے صرح بہ الشیخ عبد الحق الدہلوی فی شرح المشکوٰۃ

مسائل الصلوٰۃ

۱ امام اعظم حنفیون کے نزدیک تہبند کے بہاں مذبوح ہیں کر کہ اوسپر رشاشہ بول کا پڑا ہوا اور قریب الید ہم کے
گوہ آدمی کا بھی اوسمیں لگا ہوا اور مقعد پر درہم سے زیادہ گوہ بہرا ہو بغیر استنجا کے نہ کلوخ سی نہ پانی سے
نماز پڑھنا صحیح ہے سندیں ان مسئلون کے ابھی گذریں ۲ کھال کتی مذبوح پر نماز پڑھنا صحیح ہے اور کتے
کی دانتون کا تعویذ گلے میں ہو نماز صحیح ہے فتاوی قاضیخان میں ہے اذا صلی علی جلد کلب او ذئب
قد ذبح جازت صلوتہ ولو صلی وفی عنقہ قلادۃ فیھا سن کلب او ذئب یجوز صلوتہ

۳ کتی کو کاندھے پر یا کود مے مین لیکر نماز پڑھے صحیح ہے کما فی الدر المختار ۴ نجس کپڑے سے
نماز تر ہنا بغیر عذر کے مرخص ہے فتاوی ظہیریہ مین کہتا ہے رخص بعض المشایخ الصلوٰۃ فی الثوب
النجس من غیر عذر ۵ جو شخص عربی زبان جانتا ہو اور عبارت عربی صحیح پڑھ سکتا ہو اور سکو فرائض
پڑہنا نماز مین ضرور و لازم نہین ہے اور ترجمہ و تحریمہ بھی عربی مین کچھ ضرور نہین بلکہ یہ سب کچھ اگر فارسی
مین پڑھے تو نماز صحیح ہے فی الہدایہ فان افتتح الصلوٰۃ بالفارسیۃ او قراء فیھا بالفارسیۃ
وھو یحسن العربیۃ اجزاہ عند ابی حنیفہ ۶ سلام کے بدلی نماز مین گھوکر کرنا نماز سی نکلنے
کی لئے کافی ہے کہ خروج بصنعہ امام اعظم کے نزدیک واجب ہی کما فی الہدایہ وغیرہا ۷ نماز مین فرج اجنبیہ
بشہوت دیکھنا صحیح ہے نماز مین کچھ فساد نہین ہوتا فتاوے قاضی خان ہے ان نظر المصلی الی
فرج امرأۃ بشھوۃ حرمت علیہ امھا و بنتھا ولو نظر الی فرج امرأۃ حرمت علیہ امرأتہ
التی طلقھا طلاقا رجعیا یصیر مراجعا لا تفسد صلوتہ فی الوجوہ کلھا فی قول ابی حنیفہ

مسائل الصوم

۱ آب ما ان کا اور کھانا برش کا سبون کے نزدیک مفسد صوم نہین ہدایہ
مین مفسدات صوم مین ہے واختلفوا فی مضمضۃ الخ ۲ مونہہ مین رکھنا ہلیلہ کا اور اوسکا عرق
جو سنا روزہ مین موجب قضا نہین فتاوی قاضیخان مین ہے ان اخذ الھلیلج بفیہ وجعل یمصھا
ولا یدخل عینھا فی جوفہ لا یلزمہ القضاء ۳ کھانا بادل و ماجرہ اور مسور و ماش کا صوم
مین موجب کفارہ نہین فتاوی عالمگیری مین ہے ولو اکل الارز والجاورس لا یجب الکفارۃ
ولا کفارۃ باکل العدس والماش ۴ چانا مصطلی کا روزہ کو نہین توڑتا فی الہدایہ ومنع
العلک لا یفطر للصائم ۵ جمع کرنا چار پایہ و میتہ سی اور زنق لگانا بلا انزال مفسد صوم
نہین اور با انزال موجب کفارہ نہین فتاوی قاضیخان مین ہے وکذا ای لا یفسد صومہ اذا
جامع البھیمۃ ولم ینزل او میتۃ ولم ینزل او ناکح بیدہ ولم ینزل او جامع فیما دون
الفرج ولم ینزل وان انزل فی ھذہ الوجوہ کان علیہ القضاء دون الکفارۃ ۶
صائم کو غلام با انزال موجب کفارہ نہین فی فتاوے قاضیخان اذا اولج رجل رجلا ھلیہ
القضاء والغسل انزل ولم ینزل وکا کفارۃ فیہ لانہ بمنزلۃ الجماع فیما دون الفرج
۷ صائم کپڑا موٹا لپیٹ کر ذکر پر جماع کرے تو روزہ مین خلل نہین اور تہ او سبر قضا ہے نہ غسل

فتاوی برہنہ میں ہے اگر خرقہ پر ذکر بچیدہ در اور د اگر برہم ماند طہارت و کفارہ و اگر درشت باشد صفا
و غسل لازم نہ کنا فی المجتبیٰ **مسائل الحج** آں کہ کسی کا یا چارپایہ کسیکا بحج نہیں لے اور یوں ل
سی حج کرے یا اوس چارپایہ پر حج کو جاوی صحیح ہے رحمۃ الامہ میں ہے غصبا فحج ہ اولیٰ
فحج علیہا **مسئلہ** ۳ جماع کرنا چارپایہ سے با انزال ہو یا بلا انزال مفسد حج نہیں فی فتاوے
قاضی خان واذا وطی البہیمۃ وانزل کان علیہ الدم ولا یفسد حجہ وان لم ینزل
علیہ **مسئلہ** ۴ عورت اگر لڑکے یا مجنونسی جماع کراوی تو اوس عورت کے حج میں فساد نہیں فتاوی قا
میں ہے وکذا اذا جومعت نائمۃ او مکرھۃ او جامعہا صبی او مجنون **مسئلہ** ۵ وطی فی الدبر
مفسد حج نہیں فتاوے قاضیخان میں ہے وفی روایۃ عن ابی حنیفۃ الوطی فی الدبر لا یفسد
۵ طہارت اور ستر عورت ابو حنیفہ کے یہاں طواف میں شرط نہیں رحمۃ الامہ میں ہے ومن شروط
الطہارۃ وستر العورۃ عند ثلثۃ وقال ابو حنیفۃ لیسا بشرط **مسائل النکاح وغیرہ**
آدمی مشرق میں ہو اور عورت مغرب میں اور اون دونوں میں تزویج واقع ہوا اور ملاقات انمیں نہوا
ہمہ وہ عورت جو بچہ جنی تو اوسی مرد مشرقی کے ہونگی فی رحمۃ الامہ وقال ابو حنیفۃ لو تزوج وھو
بالمشرق وھی بالمغرب وانت بولد لستۃ اشہر من العقد کان الولد ملحقا بہ وان کان بینہما
مسافۃ لا یمکن ان یلتقیا اصلا لوجود العقد اور یہ مسئلہ تفسیر کبیر میں بھی مذکور ہے ۲
مرد کو جاوے اور دس برس اپنی زوجہ سے غائب رہے اور زوجہ اوسکی دوسرے مرد سے تزویج
اور دس برس میں جنی جب بعد دس برسکی زوج اول آوے تو یہہ دسوں بچے زوج اول کے ہونگے فتا
کاوری میں اور رحمۃ الامہ میں اور خزانۃ الروایات وغیرہ میں موجود ہے عبارت فتاوی کافوری کی یہہ ہے
رجل غاب عن امراۃ عشر سنین فتزوجت بآخر وکانت المراۃ تلد کل سنۃ ثلثۃ
للزوج الاول عند ابی حنیفۃ وعلیہ الفتوی **مسئلہ** ۳ حضرت امام اعظم فرماتے ہیں کوی شخص قاضی
سامنے کسی عورتسے نکاح کری اور فوراً اوسی وقت اوسکو طلاق دی اور وہ عورت بعد چھ مہینے کے بچہ
تو وہ بچہ اوسی ناکح کا ہے فی رحمۃ الامہ قال ابو حنیفۃ اذا عقد علیہا بحضرۃ الحاکم ثم طلقہا
عقیب العقد فماتت لستۃ اشہر لحق بہ وان لم یکن ہناک امکان وطی وانما یثبت
بیان یا تے لستۃ اشہر فقط لا اکثر منہا ولا اقل **مسئلہ** ۴ امام شافعی کے نزدیک اپنی بیٹی

من الزنا سے نکاح صحیح ہے کی رحمۃ اللہ وھل یحل نکاح المتولدۃ من زناہ فقال ابو حنیفہ
واحمد لا یحل وقال الشافعی یحل مع الکراھۃ وعن مالک روایتان کلمذھبین اور تنویر کبیر
مین صحت نکاح کے ساتھ اپنی بیٹی متولدہ من الزنا کی شافعی کے نزدیک صحیح ہونا کراہۃ مذکور ہے ۵ اگر کوئی
اپنی بیٹی بہن بیٹی وغیرہ محارم سے نکاح کری اور جماع کری اوسپر حد نہین اگرچہ اوسکی حرمت کو بھی جانتا ہو
ہدایہ مین ہے من تزوج امرأۃ لا یحل لہ نکاحھا ثم کانت من وطء محارمہ بنسبۃ کانت
او بنتہ وطیھا لم یجب علیہ الحد عند ابی حنیفہ وسفیان وقالا علیہ الحد وزفر یقول ان علمت انھا
علی حرام ۶ کوئی مرد خرچی دیکر عورتسی زنا کری تو ابو حنیفہ کے نزدیک اوسپر حد نہین رحمۃ الامہ مین ہے
لو استاجر امرأۃ لیزنی بھا ففعل وجب علیہ الحد بالاتفاق الا ما حکی عن ابی حنیفہ
انہ قال لا حد علیہ ۷ لڑکا یا مجنون کسی عورت سے زنا کری تو حد دونون پر نہین ہدایہ مین ہے
ولا حد فی الصبی والمجنون یامر امرأتہ فطاوعتہ فلا حد علیہ ولا علیھا ۸ امام مالک سنبوکے
امام کی نزدیک غلام اپنی مخدومہ سے جایز ہے شیخ فرید الدین اوحدی ارسلے شنوی حام جمین کہتا ہی ۵
من بخواجہ بر غلامان جورہ کہ بین تکل وستان نماند روزہ روز بزر دست خویش کمین ۹ دل اور انصہ پیش کمن
ای روی غلام خویش مبر ۹ دفتر دیوم خویش مدر ۹ توان زد گفتہ مالک ۹ غوطہ در وطی چنین مالک ۹
اور منظور مالک سے منقول ہے ۵ وجاز نیک لغلام الامرد ۹ وحوز والرجل المجرد ۹
ھذا اذا کان حیا فی سنہ ۹ ولم یجز اشیاخنا الا الذکر ۹ اور کتاب مذکرۃ الادیان مین علی
بن عراق مصری شافعی نے قاضی ابو یعلم مالکی کے طرف سے رباعی کو منسوب کیا ہی ۵ مذھبی تفضیل
خذ مذھبی ۹ سیکفیک ماذا ترکی فی مذھبی ۹ لا تخالف مالکا فی دائہ ۹ فیہ ناخذ
اھل المغرب مسائل الاطعمۃ والاشربۃ والصید والذبائح شراب کا بیان
پیاس مین رخص ہے درمختار مین ہے رخص الخمر للعطشان وعلیہ الفتوی ۲ شراب انگور کے
چیک کہ بین زلاوی اگرچہ نشہ لاوی حرام نہین ہدایہ مین ہے فخمر العنب المسکر لیس بحرام مالم
یقذف بالزبد عند ابی حنیفہ وان اسکر ۳ بوزہ امام اعظم کے نزدیک حلال ہے رحمۃ الامہ مین
سمی والفقاع حلال یجوز شربہ اور ہدایہ مین یون ہے ما یتخذ من الحنطۃ والشعیر والعسل
والذرۃ حلال عند ابی حنیفہ ولا یحد شاربہ عندہ وان اسکر ۴ سب مسکرات سوا ہی مصیر انگور کے

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابو حنیفہ کی نزدیک حلال ہین مرقات شرح مشکوۃ مین ملا علی قاری لکھتی مین قال النووی واختلفوا
فیمن شرب النبیذ وھو ماسوی عصیر العنب من الاشربۃ المسکرۃ فقال مالک والشافعی
والجمھور ھو حرام وقال ابو حنیفہ والکوفیون لا یحرم ۵ پانی اور کھانا بس جو دونون کے
کھانا پینا اور طہارت مین استعمال کرنا امام مالک کے یہان جائز ہی اور حنفیون وغیرہ کو بھی تقلید
امام مالک کے جائز ہے کما مر من فتاوی خیریہ لنفع البریہ ۶ چمگادڑ والو ابو حنیفہ کے نزدیک حلال
ہی فتاوی عالمگیری مین ہے اما الخفاش فقد ذکر فی بعض المواضع انہ لا یوکل و
البوم یوکل ۷ گوہ اور خچلی چوہا امام مالک کے اور امام شافعی کے نزدیک مباح ہین اور ابو حنیفہ
کی نزدیک مکروہ رحمۃ الامہ مین ہے والضب والیربوع مباحان عند مالک والشافعی وقال
ابو حنیفہ یکرہ اکلھما ۸ چھوہارا اور سانپ امام مالک کے نزدیک مباح ہی مگر بسبب کمال نوع
کی کہتا ہے کہ اونکو ذبح کرلے رحمۃ الامہ مین ہے قال مالک لا باس باکل الخلد والحیات اذا ذکیت
۹ سب سبن وحش مثل شیر چیتا وریچھ وبندر وسگ وگرگ وغیرہ اور سب سباع طیور مثل عقاب
وچرغ وباز وشاہین وغیرہ امام مالک کے نزدیک مباح ہین ملا علی قاری مرقات شرح مشکوۃ مین
کہتا ہے عن ابن عباس نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع
ای عن اکلہ واباح مالک ذلک مع الکراھۃ وعن کل ذی مخلب من الطیر واباح
ذلک مالک علی الاطلاق باجملہ اسی طرح اور اسی قسم کے مسائل حضرات سنیہ کے زیادہ ارجحا
ہین اور بندہ کو یاد بھی ہین مگر عدیم الفرصتی زیادہ لکھنے کے مانع ہے انشاء اللہ تعالی ہنگام فرصت
اگر مسبب الاسباب عنایت کریگا رسالہ علیحدہ لکھ کر پیشکش اصحاب ماصدق وصفا کرونگا اور حق تو
یہ ہے کہ ارباب انصاف کے لئی اسقدر بھی کافی ہے اور اصحاب جدل وعناد کو دفاتر غیر وافی خدا تعالی
حمیت جاہلیت سے محفوظ رکھی وھذا آخر ما اردنا ایرادہ فی ھذا المقام وآخر دعوانا ان
الحمد للہ المفضل المنعام والصلوۃ والسلام علی رسولہ خیر الانام وآلہ الذرۃ الکرام
ولعنۃ اللہ علی اعدائھم علی الاطراد الدوام ۵ قصد شہرت بود جاسے را * کین
ہر نظم آبدار نوشت * ہر احباب رصحیفہ دہر * کلمہ چند یادگار نوشت قد وقع الفراغ
من تبییضہ یوم عید الغدیر الثامن عشر من شھر ذی الحجی الحرام سنۃ خمس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وسبعین بعد الف وثلاثین من ہجرۃ سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ
علیہ وآلہ ما دارت السماء حول الارضین والحمد للہ اولا وآخرا ۵ ۵ ۵

	ماده تاریخ اتمام ان قد غلب الحق برآمد ۱۲۷۵	

تاریخ

ایضاً

رقم زد شوق کتابے کہ مادی	بحمد اللہ صاف اہل ایمان خجل شد	کہ ہر بیت او در دین رہ آمد
بتجمیل سرگرم از جان و دل شد	چنان کردہ ام در طعن شتابش	کہ از صدمتش خصم دون بائل شد
چو طعن السنان بود ہمش برآہن	بیاسیخ زہر تہ لعب متصل شد	بگفت چون نسخہ اتمام سالش
	رقم زد خامہ طعن مضمحل شد	

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas